پاک دامنی کے انعامات

اور

بے حیائی کے نقصانات



تالیف

ابو عکاشہ مفتی نور الرحیم اورگزئی

فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی

تقریظ

حضرت مولانا نور محمد صاحب دامت برکاتہم — حضرت مولانا ڈاکٹر محمد منظور مینگل صاحب

حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب مدظلہم العالی

اسلامی کتب خانہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

پاکدامنی کے انعامات
اور
بے حیائی کے نقصانات

مؤلف

ابو عکاشہ مفتی نور الرحیم اورگزئی

فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی

تقریظ

نور المشائخ مولانا نور محمد صاحب — مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب
ڈاکٹر مولانا منظور احمد مینگل صاحب — مولانا تحسین صاحب

اسلامی کتب خانہ کراچی

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔ فون: 021 34927159

نام کتاب: .... پاکدامنی کے انعامات اور بے حیائی کے نقصانات

مؤلف: .... ابوعکاشہ مفتی نورالرحیم اورگزئی

باہتمام: .... محمد سعد

تعداد: ....

ناشر

اسلامی کتب خانہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
فون: 021-34927159

رابطہ ابوعکاشہ مفتی نورالرحیم اورگزئی
0333-2815234
0302-2718613
0314-8008588

ملنے کا پتہ:

مکتبۃ الفرقان
کمال پلازہ، کوہاٹ شہر
0333-9624120

مکتبۃ العلوم بنوری ٹاؤن کراچی

اجمالی فہرست

تفصیلی فہرست

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی شکل میں اپنے بندوں کو ایک ایسا وسیع اور مکمل ضابطہ حیات دیا ہے جو انسان کے اجتماعی اور انفرادی نظام میں ہر لحاظ سے کامل اور بے عیب ہے، جیسے اس کے کلام کی نظیر پیش کرنے سے ساری دنیا کے انسان و جنات عاجز ہیں، اسی طرح اس خدائے برتر نے ایک رسول پر جو پیدائشی یتیم اور اصطلاحی تعلیم کے لحاظ سے امی تھا، ایک ایسا ضابطہ حیات اور قیامت تک تمام بنی نوع انسان کی اجتماعی اور انفرادی رہنمائی کے لیے بہترین قوانین پر مشتمل زندگی گزارنے کا ایک ایسا طریقہ نازل کیا کہ دنیا کے بڑے بڑے عقلاء وحکماء آج بھی اس کی مثل پیش کرنے سے عاجز ہیں وحی الٰہی کی ہدایت کے مقابلے میں محض اپنی عقل کی بنیاد پر عوام کو اپنے گھڑے ہوئے تجربات کی بھینٹ چڑھانے والے اس ظلم وزیادتی کے خود معترف ہیں الغرض جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات کامل و مکمل ہر نقص، زوال وعیب سے پاک ہے، اسی طرح بنی نوع انسان کے لیے اس کی طرف سے نازل کردہ قوانین بھی نہ صرف بے عیب بلکہ انسانوں کی دنیوی اور اخروی فلاح و کامیابی کا واحد ذریعہ ہیں۔ اسلام کے ہر حکم میں اللہ تعالیٰ نے ایک خاص قسم کی برکت رکھی ہے اور وہ برکت کسی فرد یا پورے معاشرے کو صرف اسی نیکی کرنے سے حاصل ہوسکتی ہے جبکہ اس نیکی کے نہ کرنے سے کچھ اس طرح کے مسائل اور الجھنیں پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں جو صرف اس نیک عمل کی طرف واپس آنے سے ہی ختم ہوسکتے ہیں، ان کے حل کی دوسری کوئی صورت نہیں ہوتی، چونکہ اسلام دین فطرت ہے جو انسان کو ایسے طریقے بتاتا ہے جو اسے کامیابی کی منزل تک پہنچاتے ہیں بلکہ ایسے عمدہ اخلاق سے مزین کرتا

ہے جو اسے پاکیزہ اور امن وسکون والی زندگی عطا کرتے ہیں اور ہر ایسے کاموں، برائیوں کا سد باب کرتا ہے جو پریشانیوں اور ہلاکت کا موجب ہوں اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(لا یزنی الزانی حین یزنی وھومؤمن) ''کہ زانی زنا نہیں کرتا اس حال میں کہ وہ مومن بھی رہیں'' اور یہ بھی ارشاد فرمایا **(الحیاء من الایمان)** ''کہ حیا ایمان کا حصہ ہے''یعنی حیاؤ ایمان لازم وملزوم ہیں، جس شخص میں ایمان ہوتا ہے اس میں حیاء بھی لازمی ہوتی ہے اور جس میں حیاء نہیں اس میں ایمان کی بھی کمزوری ہوتی ہے۔ہم آج نام نہاد روشن خیالی کے ایسے تاریک دور سے گزر رہے ہیں جس میں عمومی طور پر انسان اپنے دینی روحانی اور لطیف جذبات کو نہاں خانہ دل کے کسی ویران گوشے میں ڈال کر ہوائے نفس کے گھوڑے پر سوار ہوکر مادیت پرستی کی طرف رواں دواں ہے۔ بلکہ آج کا انسان دین سے دوری، بے حیائی، بے پردگی، اور خواہشات نفس پرستی کی وجہ سے ایسے روحانی اور تباہ کن امراض و پریشانیوں میں مبتلا ہے جس سے وہ خود ہلاکت کے کنارے کھڑا ہے اس لئے کہ کفار کے تہذیب وتمدن کو اپنا کر اور انکے میڈیا کے آئے روز نت نئے فحش مناظر کو دیکھ دیکھ کر ہماری نوجوان نسل فحاشی وعریانی کی دنیا میں ایسی کھوگئی ہے کہ پہلے وقت کی ادبی کتابوں میں لیلیٰ مجنون جیسے کرداروں کے اکادکا واقعات بطور عبرت نظر آتے تھے جبکہ آج جس لڑکے کو اندر سے دیکھ کر ٹٹولو تو وہ مجنوں نظر آتا ہے اور جس لڑکی کو اندر سے کھولیں تو وہ لیلیٰ نکلتی ہے، جسکی وجہ سے نوجوان تباہ کن پریشانیوں میں سرگردان ہیں اور نفسیاتی مریض بنتے چلے جاتے ہیں۔ہاں ضرور آج بھی کچھ ایسے خوش نصیب مرد وعورتیں موجود ہیں جو باوجود حسنِ صورت اور گناہ پر قدرت کے ان لذات دنیاوی پر لات مار کر حیاء و پاکدامنی اور تقویٰ والی زندگی اپنا کر چین، راحت اور سکون والی زندگی گزار رہے ہیں۔آج کا انسان شرم وحیاء والی صفت سے تہی دامن ہو چکا ہے، عریانی وفحاشی کا ایک

طوفان جو اہل کفر کی عشرت گاہوں سے اٹھ کر مسلم ممالک کو اپنی لپیٹ میں لیتا چلا جا رہا ہے، ٹی وی، ویڈیو، سی ڈیز، ڈش، کیبل، انٹرنیٹ اور موبائل وغیرہ ایسے شیطانی ذرائع ہیں جنہوں نے کفر کی اس ثقافتی یلغار کو مسلمان کے گھر گھر پہنچا دیا ہے، چنانچہ بے حیائی اور اخلاق باختگی کے وہ مناظر جو کبھی باطل کا خاصہ تھا آج مسلمانوں میں بھی ترویج پا چکے ہیں۔

فساد قلب و نظر ہے فرنگ کی تہذیب
کہ روح اس مدنیت کی رہ سکی نہ عفیف
رہے نہ روح میں پاکیزگی تو ہے ناپید
ضمیر پاک وخیال بلند وذوق لطیف

یہ تو آپ جانتے ہیں کہ دنیا میں سب سے قدیم مذہب دو ہی ہیں نفس پرستی اور خدا پرستی۔ دنیا کی کوئی جنگ اتنی پرانی نہیں جتنی خدا پرستی اور نفس پرستی کہ درمیان ہے ،ان دونوں مذاہب کے پیروکار دنیا میں بے شمار ہیں، لاکھوں کروڑوں ایسے بھی ہیں جو بظاہر خدا پرستی کے دعوے کرتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ نفس پرست ہوتے ہیں، خدا پرست ہر قدم اللہ رب العزت کی چاہت اور مرضی کو دیکھ کر اٹھاتا ہے اسکی محبت اور نفرت بھی اللہ ہی کی خاطر ہوتی ہے، جبکہ نفس پرست کی پوری زندگی نفس کے تقاضوں اور خواہشات کی تکمیل میں گزر جاتی ہے، خدا پرستی کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ نفس کے ہر تقاضے کو دبا دیا جائے اور دل کی ہر خواہش اور تمنا کو کچل دیا جائے ، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ نفس کے تقاضوں کی تکمیل بھی کی جائے تو اپنے حقیقی مالک کی مرضیات کو سامنے رکھ کر۔ نفس کا کونسا جائز تقاضا ہے جس کی تکمیل کی شارع نے اجازت نہیں دی ۔شہوت ہی کو لے لیجیئے جس کا سیلاب بسا اوقات انسان اور انسانی اقدار کو بہا لے جاتا ہے، آپ کو دوسرے مذاہب میں تو یہ تعلیم ملے گی کہ شہوانی جذبات کو کچل دینا انسان کو

اپنا دیوتا اور پروردگار کا مقرب بنا دیتا ہے مگر ورق گردانی کے باوجود اسلامی لٹریچر میں اس کے جواز کا اشارہ تک نہیں ملے گا بلکہ الٹا کرنے والوں کی مذمت ہی سے کتابیں بھری ہوں گی، ایک صحابی کا واقعہ یاد ہوگا جنہوں نے محض خوف آخرت کی وجہ سے عورت سے الگ تھلگ رہنے کا ارادہ کیا تھا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرما کر سخت تنبیہ فرمائی اور فرمایا کہ دیکھئے میں روزے بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، میں عبادت بھی کرتا ہوں اور ازدواجی زندگی بھی نبھاتا ہوں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دین اسلام جائز طریقے سے سیر وتفریح اور شہوت کو پورا کرنے سے منع ہرگز نہیں کرتا بلکہ یہ حکم دیتا ہے کہ انصاف کے ترازو کو قائم رکھا جائے، جس میں چھوٹے بڑے اور ازدواجی زندگی کے جائز حقوق کی ادائیگی کا حکم ملے گا۔ ہاں ضرور دین اسلام برائیوں اور ایسے کاموں سے روکتا ہے جس میں ذلت وخواری، پریشانی اور ہلاکت اور خدائے برتر کی ناراضگی ہو۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام مخالف عناصر یہود ونصاریٰ مسلمان ملکوں میں اپنے جاسوسوں کو تین اہداف دیکر بھیجتے ہیں کہ وہ مسلم معاشروں میں درجہ بدرجہ مرحلہ وار ان تین اہداف پر کام کریں۔

① تعدد ازدواج ② کثرت اولاد ③ نکاح مسنون یعنی۔

① سب سے پہلے تعدد ازدواج کے بابرکت عمل کو مسلمانوں میں معیوب اور باعث عار بنائیں۔

② اس کے بعد کثرت اولاد کے رجحان اور اس پر افتخار کی حوصلہ شکنی کر کے مسلم آبادی کو کم سے کم سطح پر لانے کی کوشش کریں تاکہ مجاہدین پیدا نہ ہوں۔

③ اس کے بعد نکاح مسنون کے بجائے بغیر نکاح کے مختلف شیطانی ناموں سے مرد وعورت کے اکھٹے رہنے کا رواج ڈالیں تاکہ مسلم معاشرہ میں زنا کا رواج عام ہوجائے۔

ایک دوست نے بتایا کہ ایک مرتبہ انٹرنیٹ پر ایک یہودی سے تفصیلی مکالمہ اور گفتگو کے بعد مسلمانوں کی ذلت اور پستی کے اسباب کا پوچھا تو یہودی نے کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو ذلیل کیا جائے تو تین کام کریں

① مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد نکال دو، جہاد سے نفرت پیدا کردو۔

② مسلمانوں کو آپس کی فرقہ واریت میں، مختلف جماعتوں میں تقسیم کردو۔

③ مسلمانوں کو اور انکی نوجوان نسل کو عریانی، فحاشی، زنا کاری اور ناچ گانے موسیقی میں مبتلا کردو، جب مسلمان قوم ان بیہودہ کاموں میں لگ جائے گی تو ان کے اندر سے ایمانی غیرت کھوکھلی ہوجائے گی اور ان کو گمراہ کرنا ہمارے لیے آسان ہوجائے گا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی پستی کی ایک بڑی وجہ عریانی فحاشی میں مبتلا ہونا بھی ہے۔

(محتاج دعا مولف مفتی ابومحمد عمار بن سید رحیم۔اورگزئی۔یکم ذوالحجہ۔۱۴۳۵ھ بمطابق ۲۶ ستمبر ۲۰۱۴)

مؤلف کی دعا

کتاب ہذا کو بندہ ابو محمد عکاشہ نے حضرت اقدس مولانا تحسین صاحب اطال اللہ عمرہ، مدیر الفاروق انٹرنیشنل کی خدمت میں نظر ثانی کے لئے پیش کیا تو حضرت نے بندہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرمایا کہ دور حاضر کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے فحاشی عریانی اور اس کے انجام بد کو ذکر کر کے بہت عمدہ کوشش کی گئی ہے، اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ حضرت کی صحت، زندگی میں برکتیں نصیب فرمائیں،

اور میرے دوست، بھائی مفتی فضل غفار صاحب زید مجدہم کے پاس موجود ذخیرہ کتب سے استفادہ کیا۔ اللہ رب العزت انکی صحت، علم اور زندگی میں برکتیں نصیب فرمائیں آمین۔ علاوہ ازین بندہ کے ساتھ درس نظامی پڑھنے میں والدین، خاص کر بڑے بھائی نے خلوص دل سے ساتھ دیا ہے اور کمپوزنگ میں، بھائی خرم صاحب، بھائی آصف صاحب، بھائی مولانا عبداللہ صاحب نے، بھائی لاریب صاحب، نے بڑے خلوص دل سے ساتھ دیا ہے۔ بھائی محمد معین صاحب نے ترتیب میں ساتھ دیا ہے۔، بھائی ارشد صاحب نے غلطیوں کی اصلاح فرمائی ہیں۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ بندہ کی اس محنت اور کاوش کو قبول فرمائیں اور میرے والد صاحب مرحوم سمیت تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما کر، انہیں جنت الفردوس میں اعلی مقام نصیب فرمائیں، اور والدہ صاحبہ، بھائی صاحب، بندہ فقیر سمیت تمام دوست احباب کے لئے نجات کا ذریعہ بنائیں آمین۔

(طالب دعا بندہ، ابو محمد عکاشہ، علیشیر زئی)

وجہ تالیف

آئے روز زنا جیسے کبیرہ گناہ میں اضافہ ہو رہا ہے تو اسکی وجہ یہ ہے کہ اسباب زنا میں اضافہ ہو رہا ہے جسکی وجہ سے لوگ گناہوں کے مرتکب ہو کر مرد و عورت دنیا میں ذلت آمیز اور تباہ کن، رسوا کن حالات سے دو چار ہو رہے ہیں اور آخرت میں جہنم کا دردناک عذاب ہوگا تو دل میں یہ داعیہ اور خیال پیدا ہوا کہ حیاء و پاکدامنی کے انعامات اور بے حیائی، بے پردگی کے نقصانات پر کچھ لکھا جائے جس میں معاشرے میں پائی جانے والی بیماریوں کی حرمت اور انکے انجام بد کو ذکر کیا جائے کیا پتہ کسی کیلئے مفید ثابت ہو جائے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ عاجز کی اس محنت اور کاوش کو قبولیت عطا فرما کر انسانیت کے لئے گناہوں سے بچنے کا ذریعہ بنائیں، آمین۔

رائے گرامی

مرشدی نورالمشائخ

حضرت اقدس **مولانا حافظ نور محمد صاحب** دامت برکاتہم العالیہ،

عثمانیہ مسجد، بہادر آباد کراچی

(خلیفہ مجاز حضرت عارف باللہ شاہ حکیم محمد اختر صاحب نوراللہ مرقدہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی امابعد

اللہ رب العزت خالق کائنات ہیں۔ اور انسان کو پیدا کرنے کا ایک مقصد قرآن مجید میں یوں بیان فرمایا ہے۔

(وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون..... (الذریات، ۵۶)

کہ میں نے جنات اور انسانوں کو نہیں پیدا کیا مگر اپنی عبادت کے واسطے) جس سے معلوم ہوا کہ انسان کو پیدا کرنے کا بنیادی مقصد اللہ رب العزت کی معرفت اور اس کی بندگی ہے۔ جب اللہ رب العزت ہمارے خالق ہم اس کی مخلوق، وہ ہمارے معبود ہم اس کے بندے اور غلام۔ تو اللہ رب العزت کی طرف سے عطا کردہ تمام تر اوامر کا پابند رہنا اور تمام تر منہیات اور معاصی سے بچنا ضروری اور بندگی کا حق ہے۔

انسان اشرف المخلوقات میں سے ہے۔ عقل اور حیاء اس کی امتیازی صفات ہیں۔ جانوروں میں عقل کے فقدان کے سبب ماں، باپ کو پہچان کر ان کا ادب کرنے کی تمیز نہیں ہوتی اور حیاء کا تو وہاں کوئی گزر ہی نہیں۔ اب اگر انسان بھی حیوانوں والی زندگی گزارنا شروع کردے اور عقل و حیاء سمیت دیگر صفات کو چھوڑ کر کھلے عام نافرمانی میں مبتلا ہو جائے۔ تو ایسے انسان اور جانوروں میں کوئی فرق نہیں رہتا بلکہ ایسا انسان بل ہم اضل کا مصداق بنکر جانوروں سے بھی گیا گزرا ہوتا ہے۔ انسان اور حیوان کے درمیان اس

فرق کے بعد یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس عالم میں سب سے قدیم جنگ خدا پرستی اور نفس پرستی کے درمیان ہے۔تو مولف موصوف نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے کہ بہت سارے بظاہر خدا پرست نظر آتے ہیں مگر حقیقت میں وہ نفس پرست ہوتے ہیں ۔اس لئے کہ خدا پرست اپنا ہر قدم اپنے رب اور پروردگار کی مرضیات کو سامنے رکھ کر اٹھاتا ہے جب کہ نفس پرست کی ساری زندگی اپنی خواہشات کو پورا کرنے میں گزرتی ہے۔آزاد اور بے لگام زندگی جو کبھی صرف باطل کا خاصہ تھی وہ آج مسلم ممالک کو اپنی لپیٹ میں لیتی ہوئی مسلمانوں میں ترویج پا چکی ہے۔بے لگام آزادی میں بھی بے حیائی، بے پردگی وہ مہلک خطرناک عمل ہے جس سے انسان ظلمت اور گمراہی کے اتنے گہرے کھڈے میں گر جاتا ہے جس سے نکلنا پھر بہت مشکل ہوتا ہے اور اس کے نتائج بھی بڑے سنگین اور بھیانک ہوتے ہیں۔یوں تو سارے معاصی اور گناہ قابل مذمت اور باعث عقاب وعذاب ہیں۔مگر کبیرہ گناہ تو اس لائق ہیں کہ ان سے بچنے کے لئے ہمہ وقت اور ہمہ جہت کوشش کرنا چاہئے پھر گناہ کبیرہ میں بھی زنا ایک ایسا عمل ہے جس کی قباحت محتاج بیان نہیں۔دیگر اخروی عذاب کے علاوہ اس کے سبب انسان کی زندگی اس پر تنگ کردی جاتی ہے۔چہرے کی رونق ختم ہوجاتی ہے۔صرف یہی نہیں بلکہ حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا۔

(لایزنی الزانی حین یزنی وھو مومن)

کہ زانی زنا نہیں کرتا اس حال میں کہ وہ مومن بھی رہے۔زنا سے اللہ رب العزت کا غضب بڑھ جاتا ہے۔اور زانی دیدار الٰہی سے محروم کردیا جاتا ہے:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

(ولاتقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ وسآئ سبیلا (الآسراء)

اور زنا کے قریب بھی مت جاو بے شک وہ بے حیائی اور برا راستہ ہے)

تو اس آیت کریمہ میں زنا اور اسباب زنا سے منع فرمایا گیا ہے۔اسباب زنا میں سے بدنظری بھی ہے جو پہلا سبب ہے۔انسانی آنکھیں جب بے لگام ہوجاتی ہیں

تو اکثر فواحش کی بنیاد بن جاتی ہیں۔ پھر یہی آنکھیں زنا کا سبب بنا کرتی ہیں۔ اسی طرح اسباب زنا میں سے اولاد کی تربیت نہ کرنا اور شادی میں بلاوجہ تاخیر کرنا بھی ہے کہ جن کی سزا بعض دفعہ پوری زندگی ملتی رہتی ہے۔ زیر نظر کتاب میں مولف موصوف نے زنا اور اس تک پہنچنے کے اسباب اور اس کے مہلک نتائج و انجام بد کو ذکر کیا ہے۔۔ دور حاضر کے حالات اور مشاہدہ کو سامنے رکھ کر مولف موصوف نے بے حیائی کے نقصانات اور پاکدامنی کے انعامات پر لکھ کر بہت ہی عمدہ کوشش کی ہے۔

جبکہ حیاء و پاکدامنی وہ مبارک عمل ہے جو ہر اعتبار سے فوائد سے بھرپور دنیا میں عزت وسکون کا ضامن ہے جبکہ آخرت میں دیدار الٰہی، دخول جنت کا سبب ہے۔ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ حیاء دار اور پاکدامن شخص کو اس دن عرش کے سائے میں جگہ نصیب ہوگی جس دن عرش کے جہاں کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ یہ ہوگا اس دن حیاء و پاکدامنی کا انعام۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نصیب فرمائیں آمین۔

میرے شیخ عارف باللہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ خاص موضوع تھا جس پر انہوں نے آخر وقت تک زور دیا۔ اور یہی وجہ تھی کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مجدد غض بصر بھی کہلاتے تھے۔ مولانا مفتی نور الرحیم صاحب زید مجدہم کی اس تحریر کو میں انہی کا فیض و برکت سمجھتا ہوں۔

میری دعا ہے کہ اللہ رب العزت مولف موصوف مولانا مفتی نور رحیم صاحب زید کی اس محنت اور کاوش کو قبولیت عطا فرما کر لوگوں کے لئے گناہوں سے بچنے کا اور باحیاء و پاکدامن زندگیوں کا ذریعہ بنا کر زیادہ سے زیادہ مفید بنائیں۔ آمین۔ اور مولف، ان کے ولدین، اساتذہ کرام اور مشائخ کے لئے نجات کا ذریعہ بنائیں۔

فقط والسلام۔

نور محمد عثمانیہ مسجد، بہادر آباد کراچی۔ ۸ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ۔ بمطابق۔ یکم دسمبر ۲۰۱۴)

Dr. Manzoor Ahmed Maingal
Principal Jamia Siddiquia
P.H.D. Jamshoro University Sindh
0322 - 2870363 , 0333 - 7974023
حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل
رئیس جامعہ صدیقیہ
پی۔ایچ۔ڈی۔سندھ یونیورسٹی جامشورو

رائے گرامی

مناظر اسلام وکیل احناف استاذ محترم حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب
دامت برکاتہم العالیہ،
رئیس جامعہ صدیقیہ گارڈن سٹی گلشن معمار کراچی (سابق استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی)

الحمدلولیہ والصلوۃ علی نبیہ امابعد

قارئین کرام سے یہ بات مخفی نہیں کہ ہمارا خالق، جامع الصفات ہے۔صفات کمالیہ کا مخزن اور منبع آپ کی ذات مقدسہ ہے اور صفات عیب اور نقصان سے آپ منزہ اور پاک ہے، صفات کمال اوران کو اپنانے والے سے آپ کو محبت ہے۔اور صفات نقصان اور عیب سے اوران کو اپنانے والے سے آپ کو شدید نفرت ہے۔آپ کی صفات کاملہ میں سے ایک صفت حیاء ہے، ان اللہ حیی کریم یحب الحیاء والتستر ،آپ نے اپنے پیارے اور برگزیدہ جماعت حضرات انبیاء کو بھی حیاء کا پیکر بنا کرامت کی راہنمائی کے لئے بھیجا ہے۔اسی تناظر میں حیاء اور شرم کے منافی جو بھی عمل ہوگا تو حق تعالی شانہ اور انبیاء کرام کی مبارک نگاہوں میں وہ نہایت ہی مبغوض اور ناپسندیدہ ہوگا۔احادیث مبارکہ میں بہت سے معاصی اور گناہوں کی تصریح فرما کر ان کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موبقات امت کے لئے باعث تباہی اور ہلاکت قرار دیا ہے ۔ہر گناہ کی نحوست اور تاثیر الگ ہے۔لیکن شرک اور قتل، زنا ان کی نحوست سب سے بڑھ کر ہے۔مذکورہ تمام گناہ تو کفر کے لوازمات میں سے ہیں یہ سب ایمان کے منافی ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان گناہوں کا مرتکب رفتہ رفتہ ایمانی سرحد کو پھلانگ کر کفر سے جا

کر ملتا ہے اور کفر کو انجام کار کے لحاظ سے اپنے سینہ میں جگہ دیتا ہے۔ شراب نوشی، ناچ گانا، بدنگاہی یہ سب زنا کے مبادیات میں سے ہیں۔ جس ملک میں شراب نوشی، سودخوری، قتل و غارت، شرک، بدعات کا بازار گرم ہو، اللہ کی قسم وہ ملک ترقی نہیں کرسکتا، وقتی طور پر اگر کسی مسلمان کو شبہ اور تردد ہو، وہ انتظار کریں اور اس قسم کے ممالک کا انجام دیکھ لیں۔

اس امت کا سب سے بڑا خیر خواہ اللہ کی ذات ہے یہ سب کچھ اسی کے فرامین ہیں۔ اور پوری دنیا کے غمخوار حضرات انبیائے کرام کی پاکیزہ جماعت ہے۔ انہوں نے ان تمام بیماریوں کی تشخیص کر کے ان کو مہلک اور تباہ کار بتا چکے ہیں۔ انبیاء کے بعد ان کی روحانی اولاد حضرات علمائے کرام اس امت کے غمخوار اور ہمدرد ہیں۔ خدا غارت کرے گورے انگریز اور یہود کا جنہوں نے زنا، شراب نوشی بے حیائی کے اذن عام اور اجازت عام کا نام جمہوریت رکھ کر اس کو ملک کی ترقی کا باعث اور سبب قرار دیا۔ اپنے چیلوں اور بے دینوں کو امت کا ہمدرد اور غمخوار قرار دیا۔ امت کے غمخوار اور ہمدرد علماء کو امت اور ملک کا دشمن قرار دیا۔ انہی غم خواروں میں سے ایک برادر مکرم، شاگرد، ابوعکاشہ مفتی نورالرحیم ہے جنہوں نے اس عالم کو اور ملک کو تباہی اور امت کو بے حیائی اور خدا کے غضب سے بچانے کی غرض سے زنا جیسے بے حیائی کی تباہ کاریاں اور لغزشوں کو بیان کرنے کے لئے یہ کتاب ترتیب دی ہے۔ کتاب کا موضوع چونکہ ترہیب اور تخویف ہے اس لئے ضعیف الاسانید روایات بھی اس سلسلے میں محل اشکال نہیں۔ فی الجملہ کتاب قابل دید ہے اور مصنف زید مجدہم قابل داد ہے۔ اللہ تعالی شرف قبولیت سے نوازے، آمین۔۔

خویدم العلماء منظور احمد مینگل جامعہ صدیقیہ گارڈن سٹی گلشن معمار کراچی

(خویدالعلماء منظور احمد مینگل، جامعہ صدیقیہ گارڈن سٹی گلشن معمار
کراچی۔۔۱۱۔۲۔۔۱۴۳۶ھج)

رائے گرامی

حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب، دامت برکاتہم العالیۃ،

(مہتمم جامعہ خلفائے راشدین مدنی کالونی کریکس ماڑی پور کراچی) شاگرد رشید
حضرت اقدس مفتی اعظم پاکستان، مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ تعالی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اللہ تعالی نے **(وھدیناہ النجدین)** نازل فرما کر انسان کو متنبہ اور خبر دار کیا ہے۔ کہ راستہ ایک نہیں بلکہ دو ہیں، ایک جنت کا راستہ ہے اور ایک جہنم کا، ایک رحمانی راستہ ہے اور ایک شیطانی ہے، لہذا سوچ سمجھ کر چلنا کہیں جہنم کے راستے پر چل کر برباد نہ ہو جائیں۔ اور **(فالھمھا فجورھا وتقوی ھا)** نازل فرما کر بتا دیا کہ انسان کو اندھیرے اور بے خبری میں نہیں رکھا بلکہ وضاحت کے ساتھ دونوں راستے سمجھا دیئے ہیں کہ جہنم کا راستہ فسق و فجور اور معاصی و نافرمانی کا راستہ ہے اور جنت کا راستہ تقوی کا راستہ ہے، ایمان وطاعات، اعمال صالحہ اور نیکیوں کا راستہ ہے (اور **(فمن شآء فلیومن ومن شآء فلیکفر)** نازل فرما کر انسان کو صاحب قدرت اور مختار بنا کر بتا دیا کہ ہم نے انسان کو مجبور محض نہیں بنایا۔ ہم کسی سے زبردستی ، کفر اور فسق و فجور کے کام نہیں کرواتے ہم نے ہر راستے پر چلنے کا اختیار بھی دیا ہے اور طاقت و استعداد بھی۔ تاکہ کل کوئی عذر نہ کر سکے، نیز یہ کرم فرمایا کہ دونوں راستوں پر چلنے کے اسباب اور ذرائع پیدا فرما کر انسان کو مکلف بنا دیا کہ تقوی وطہارت کی زندگی گزارنے کے اسباب کو اختیار کرو۔ اور فسق و فجور کے اسباب سے دور رہو، فرمایا **(ولاتقربوا الزنا)** زنا کے قریب بھی نہ جاو، یعنی زنا کے اسباب جو کہ بے پردگی، عریانی، بدنظری، نامحرموں کا آپس میں بے تکلفی، مرد وزن کا بے محابا آزادی

،اختلاط، گانا بجانا، موسیقی، رقص وسرور اور بے حیائی کی تمام صورتیں ہیں ان سے دور رہو۔ جیسے حرام خوری سے بچنے کے ساتھ شبہات سے بچنے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ کیونکہ شبہات حرام خوری کے اسباب میں سے ہیں، تو جو مشتبہات سے نہیں بچتے ایسے آخر کار حرام میں مبتلا ہو جاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔

(الحلال بين والحرام بين وبينهما مشتبهات لايعلمهن كثير من الناس فمن اتقى الشبهات استبرا لدينه وعرضه ومن وقع في الشبهات وقع في الحرام (بخاری ومسلم)

جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچے گا حرام (جو جہنم کا راستہ ہے) سے محفوظ رہے گا اور جو ان سے احتراز نہیں کرے گا حرام میں مبتلا ہو کر جہنم کے راستے پر پڑ جائے گا، لہذا ہر اس مال، چیز اور کاروبار معاملہ سے احتراز لازم ہے جس کو علماء حق کی ایک جماعت حرام فرما رہی ہے اگرچہ کچھ علماء حلال کہنے والے بھی ہیں۔

ہمارے حضرت شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کہ چار معاصی و منکرات ایسے ہیں جو بے شمار معاصی و منکرات کا سبب اور ذریعہ ہیں، اگر کوئی شخص ان چار گناہوں کو ہمت کر کے چھوڑ دے گا تو بے شمار معاصی سے ان کے چھوڑنے کی برکت سے محفوظ ہو جائے گا، وہ چار معاصی یہ ہیں۔

اول ۔مردوں میں داڑھی منڈانے اور ایک مٹھی سے کم کٹانے کا گناہ اور عورتوں میں بے پردگی کا گناہ یعنی نامحرم سے پردہ نہ کرنے کا گناہ۔

دوم ۔مردوں میں ٹخنے ڈھانکنے اور عورتوں میں ٹخنے کھولنے کا گناہ۔

سوم ۔بدنظری کا گناہ ،نامحرم مرد کو نامحرم عورت، اور نامحرم عورت کو نامحرم مرد کا دیکھنا گناہ ہے بلکہ ایک دوسرے کی تصویر اور عکس کا دیکھنا بھی حرام اور گناہ ہے۔

چہارم ۔دل میں گناہ کے منصوبے بنانا گناہ ہے۔

حضرت رحمۃ اللہ تعالی فرماتے تھے کہ ان چار میں سب سے اہم بدنظری کا گناہ ہے، اگر اس کو ہمت کر کے چھوڑے تو سارے گناہ چھوٹ جائیں گے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ اس گناہ کے مواقع اس دور میں بہت زیادہ ہیں۔ ہر بازار، ائرپورٹ، ریلوے اسٹیشن، بس اڈے خصوصا اس گناہ کے مواقع ہیں۔ حرمین شریفین بلکہ مطاف اور مسجد حرام میں بھی بدنظری کے مواقع کثرت سے ملتے ہیں۔ جس گناہ کے مواقع زیادہ ہوتے ہیں اس سے بچنا بھی بہت دشوار ہوتا ہے۔ جو اس دشواری کو ہمت کر کے برداشت کر کے ہر موقع پر اس گناہ سے بچے، اس کے لئے پھر ان گناہوں سے بچنا جن کے مواقع قلیل اور کم ہوتے ہیں آسان ہے۔ جیسے بھینس اٹھانے والے پہلوان کے لئے بکرے اور دنبہ کا اٹھانا کچھ بھی مشکل نہیں۔ اسی طرح اس کے لئے بھی مشکل نہیں ہوتا۔ چونکہ آج بے حیائی، بے پردگی اور بدنظری کے گناہ کی حیثیت معاشرے میں ناسور اور کینسر کی طرح ہے جس سے پورا معاشرہ تباہ و برباد ہو چکا ہے۔ اور دن بدن اس میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے ایک ظلم یہ بھی ہوا کہ بے حیائی اور بدنظری کے بدنام اور معروف اڈوں یعنی ٹیلی ویژن، وی سی آر، اور ڈش وغیرہ نے علماء اور دین سے تعلق رکھنے والوں کے گھروں اور دولت کدوں میں ڈیرے ڈالنے شروع کرنے لگے ہیں۔ اور غم بالائے غم یہ ہے کہ خرافات کے ان ڈیروں پر افسوس اور غم کرنے کے بجائے فخر کیا جانے لگا ہے اور اس ناکامی کو کامیابی سمجھا جانے لگا ہے اور ایسے بے سروپا صرف نام کے دلائل سے اس ناکامی کو سہارا دیا جانے لگا ہے جس پر شیطان بھی حیران ہو کر کہہ رہا ہو گا کہ یہ دلائل جو آپ صاحب پیش فرما رہے ہیں کبھی میرے وہم و گمان میں بھی نہیں آئے تھے، ہمارے دوست حضرت مولانا نور الرحیم صاحب زید مجدہم نے بے حیائی کے اس سدباب کی رو میں بہ جانے کے بجائے اس کا خوب مقابلہ

کیاہے اور یہ ثابت کیاہے کہ مسلمان ۔۔۔درمع الدھر کیف مادار) کہ زمانہ جس طرف چل رہاہے تو بھی ساتھ چل) نہیں ہوتاہے۔۔ بلکہ ۔۔مسلمان ببانگ دھل اپنےعزم کایوں اعلان کرتاہے۔

ہم کو مٹاسکے یہ زمانے میں دم نہیں
خود زمانہ ہم سے ہے زمانہ سے ہم نہیں

اور بزبان حال کہتاہے۔

نہیں ہوں کسی کا تو کیوں ہوں کسی کا
انہی کا ہوا جا رہا ہوں
اور سب کو برملااپنی مطلب یوں بتاتاہے
ہم ڈھونڈتے مولا کو ہیں اور پاکر رہیں گے
مولا کے تھے مولا کے ہیں مولا کے رہیں گے

اوراپنی بےطلبی وبےرغبتی یوں ظاہر کرتاہے۔

دنیا میں ہوں دنیا کا طلبگار نہیں ہوں
بازار سے گزر رہا ہوں خریدار نہیں ہوں

اوراپنی ہمتوں کویوں بیان کرتاہے۔

جان دی ،دی ہوئی انہی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا
نہیں ناخوش کریں گےرب کواے دل تیرے کہنے سے
اگر یہ جان جاتی ہے خوشی سے جان دے دیں گے

آرزوئیں خون ہوں یا حسرتیں پامال ہوں
اب تو اس دل کو تیرے قابل بنانا ہے مجھے

اور دوسروں کو بہار زندگی یوں سمجھاتا ہے

زندگی پر بہار ہوتی ہے
جب خدا پر نثار ہوتی ہے

اللہ تعالی ہمارے دوست حضرت مولانا کی اس محنت کو قبول فرمادیں اور ہم سب کو ایسے پکے سچے اور متصلب مسلمان بنادیں جس طرح وہ چاہتے ہیں۔ اور اللہ تعالی تمام بندوں کے لئے اس تالیف کو انتہائی مفید بنادیں۔ آمین۔

احمد ممتاز۔ جامعہ خلفائے راشدین مدنی کالونی گریکس ماڑی پور کراچی۔ ۱۲ صفر۔ ۱۴۳۶ھ

رائے گرامی

حضرت مولانا تحسین صاحب اطال اللہ عمرہ

(مدیر الفاروق انٹرنیشنل) خلیفہ مجاز نور المشائخ حضرت اقدس مولانا نور محمد صاحب دامت العالیۃ

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی امابعد

امت مسلمہ کے موجودہ زوال کے بعد سے تہذیب افرنگ نے دنیا کو جو کچھ دیا ہے اس کی تباہ کاریوں کو انسانیت نے بہت کچھ بھگتا ہے اب بھی بہت کچھ بھگت رہی ہے، اور خدا جانے ابھی کتنا بھگتنا باقی ہے، اس تہذیب کے ایک سنگ میل یعنی صنعتی انقلاب (French Industrial Revolution) کے بعد انسانی معاشرے میں صنعتوں کی اہمیت حد سے زیادہ بڑھنے لگی، کیوں کہ اس کے ذریعے بے حساب منافع کما کر حرص وہوس کی بے کنار تشنگی کو سیراب کرنے کی ناکام کوششیں ہونے لگیں۔ یہاں تک کہ مغرب میں مہلک ہتھیاروں کی ایجاد اوران کی تیاریوں کو بھی صنعت اور انڈسٹری کا درجہ دے دیا گیا۔ اس انڈسٹری کو منافع بخش بنانے کے لئے ضروری تھا کہ ان ہتھیاروں کی کھپت بھرپور ہو اوران کی طلب (Demand) بھی بڑھتی رہے۔ لہذا نہ صرف عالمگیر جنگیں وجود میں آئیں بلکہ صرف کسی سے خطرہ محسوس کر کے (Pre.emptive) جنگ مسلط کر دینے کو نظریہ ضرورت کی بنا پر جائز اور ضروری قرار دے دیا گیا۔ فنون کو علوم کا نام دے کر خالص معاشی فوائد کے حصول کے لئے ایک ایسا تعلیمی نظام رائج کیا گیا جس سے گزر کر آدمی اس بات پر ایمان لے آئے کہ جس چیز کو حواس خمسہ سے معلوم نہ کیا جا سکے اس کا وجود ہی نہیں۔ اس طرح ایک بے خدا معاشرے کو تیار کیا گیا جس میں اجتماعی ایمان مال وزر پر ہے۔ جہاں خدا پرستی قدامت پرستی کا مترادف بنا دی گئی۔ اور جہاں الہامی تعلیمات وحشیانہ اور قابل ترک ثابت کرنے کی ناکام کوشش ہوتی رہی۔ تصور آخرت بے کار محض سمجھا جانے لگا۔ لہذا

جنگل کا قانون یعنی جس کی لاٹھی اس کی بھینس (Might.is.Right) ہی اصل قانون بن گیا۔ اپنے ہی جیسے، ان انسانوں کو جن کی نسل، رنگ اور مذہب مختلف تھے، انہیں محض ذاتی مفادات کے حصول کے لئے غلام بنانے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ پہلے افریقہ کے پسماندہ علاقوں سے طاقت کے زور پر سیاہ فام نسل کے انسانوں کی خرید وفروخت کر کے انہیں دوسرے براعظموں پر بھیڑ، بکریوں کی طرح منتقل کر کے ان سے انتہائی غیر انسانی سلوک روا رکھے گئے۔ اس کے بعد استعمار کی شکل میں اجتماعی آبادیوں کو غلام بنایا گیا۔ علاقوں کے علاقے طاقت کے زور پر تہ تیغ کر کے ان کی دولت کو لوٹ کر اپنے ممالک لے گئے۔ اور ناکارہ لوگوں کی ایک بھیڑ اپنی نو آبادیات چھوڑ گئے۔ نہ صرف یہ بلکہ ہر خطے میں قوموں کے درمیان تنازعات پیدا کر کے انہیں بغیر حل کے چھوڑ گئے۔ پھر اب سودی نظام کی بنیاد پر چلنے والے بینکوں پر مبنی معاشی غلامی کے ذریعے آزاد انسانوں کو جکڑا جا رہا ہے، آزاد انسان کا نعرہ لگانے والے، اپنے قرضوں کے ذریعے قوموں کو اپنے لئے فیصلہ کرنے کی آزادی دینے کی بجائے IMF اور ولڈ بینک (World Bank) کے ذریعے، ان پر اپنے احکامات مسلط کرتے ہیں اور اسے جائز بلکہ پسندیدہ سمجھتے ہیں۔ یہ فہرست طویل ہے اور موضوع بہت گھمبیر ہے مگر حضرت مولانا نور رحیم صاحب مدظلہ کی کتاب ، بے حیائی، بے پردگی کے نقصانات اور حیاء و پاکدامنی کے انعامات سامنے ہے اور مجھے اس کے لئے کچھ لکھنے کا حکم ہے۔ اس وجہ سے مزید تفصیلات کو چھوڑ کر کم از کم صرف ایک اور نقطے کو کو سامنے لانا ضروری سمجھتا ہوں۔ تہذیب افرنگ نے جتنے اوٹ پٹانگ کام کیئے اور جتنے مہلکات جنم دیے ان میں سب سے بھیانک یہ ہے کہ الہامی تعلیمات کو پس پشت ڈال کر خود اس بے تربیت، حیوان نما انسان کو، جائز و ناجائز، اور پسندیدہ و ناپسندیدہ، کے معیارات مقرر کرنے کا اختیار دیا۔ لہٰذا ہر آنکھ دیوار کے دوسری طرف دیکھ نہیں سکتی۔ جس کے کان ذرا دور کی سرگوشی کی سماعت سے محروم ہیں، جس کو آنے والے کل بلکہ پل کا کوئی علم نہیں، جو خود اپنی وجود کی ابتدا اور انتہاء کا

ادراک نہیں کرسکتی جو پیدا ہونے کے بعد ایک عرصے تک اپنے ضرورتوں کے لئے دوسروں کی محتاج رہتی ہے۔اور پھر اخیر عمر میں دوبارہ اپنی ضرورتوں کوخود پورا کرنے سے قاصر ہوجاتی ہے۔(خلق الانسان ضعیفا)(سورۃ النساء۔آیت ۲۸) انسان کو ضعیف پیدا کیا گیا ہے،اس محتاج اور بے بس انسان کی محدود صلاحیتوں نے الہامی تعلیمات کونظرانداز کر کے خود اپنی نوع کے ساتھ جوظلم کیا ہے، وہ نا قابل بیان ہے،معاملہ صرف اس کی اپنی کمزوری تک محدود نہیں بلکہ شیطان نے بھی اپنی دشمنی دکھلائی۔

ان الشیطان للانسان عدو مبین (سورۃ یوسف؛ آیت ۵)

بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

ابلیس لعین نے ازل سے اپنی ان ہی کوششوں کو جہاں جہاں تنہا نتیجہ خیز بنا رکھا تھا وہاں ایسے انسانوں میں سے بھی اپنے لئے چیلے مل گئے۔جنہوں نے اپنی ہی صنف پروہ وار کیے کہ دنیا دنگ رہ گئی۔اسی لئے قرآن کریم میں جہاں وساوس سے پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی۔وہاں فرمایا گیا ہے

قل اعوذ برب الناس ملک الناس الہ الناس من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس

(سورۃ ناس)

کہو میں انسانوں کے پروردگا کی پناہ مانگتا ہوں یعنی لوگوں کی بادشاہ کی،لوگوں کے معبود کی،اس بڑے وسوسہ ڈالنے والے کی برائی سے جو اللہ کا نام سن کر پیچھے ہٹ جاتا ہے، جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے،خواہ وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔

انسانوں کوخود اپنے لئے اچھے،اور برے کا معیار مقرر کرنے کا یہ اختیار دینے کے نتیجے میں نفسیات کو،انسان حقیقی،کو جاننے کا علم سمجھا گیا۔اور اس موضوع کا امام ایک یہودی سگمنڈ فرائیڈ (Sigmund Freud) کوتسلیم کرلیا گیا۔فرائیڈ نے

انسان کی نفسیات پر جو کام کیا اس کی بنیاد ہی فحاشی کی ان خطوط پر رکھی جو الہامی تعلیمات کے مخالف ہی نہیں باقاعدہ متصادم تھی۔ یہاں تک کہ خود اس کے ایک شاگرد کارل یونگ(Carl Jung) کو اس کی مخالفت میں ایک دوسری تحقیق پیش کرنا پڑی۔ اپنے شیطانی دماغ سے فرائیڈ نے فحاشی کے جواز کو جو علمی و تحقیقی بنیاد فراہم کی اس کو انٹرنیٹ کی ایجاد نے پر لگا دیے۔ لہذا اس وقت عملی طور پر دنیا بد اخلاقی (عریانی، فحاشی) کے طوفان کے جھکڑوں کے زیر اثر زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔

اسلام نے تو **(ولا تقربوا الزنا)** اور زنا کے قریب بھی مت جاو) کا حکم دیکر اس طرف جانے والے تمام راستوں کو مسدود کر دیا تھا مگر تہذیب افرنگ نے بہت سے بہانوں سے اس کو نہ صرف جاری رکھا بلکہ اس کی حوصلہ افزائی۔ مخلوط تعلیم اور معیشت میں نسوانی کردار، کو تو ضرورت کا درجہ دیا۔ مگر ثقافت (Cultrure) اور کھیل (Sports) کو باقاعدہ عریانی و فحاشی کے فروغ کے لئے ہدف بنا دیا تا کہ اس پر پابندی (Ban) کو اور اس کی تحدید (Limitation) کو انسانوں پر قدغن اور پابندی تصور کیا جائے اور ان سے اختلاف بلکہ بغاوت آسان ہو۔ انہیں وجوہات کی بنا پر اسلامی معاشرے بھی اس حال کو پہنچ چکے ہیں کہ بدنگاہی کا مرض اس وقت وبائی ہے۔ دانستہ یا نہ دانستہ اکثر اشخاص اس میں مبتلا ہیں۔ عموم اس مرض کا اتنا ہو چکا ہے کہ نیک سیرت آدمی بھی اخبار دیکھتے وقت اس کا احساس نہیں کر پاتا کہ اس کی نگاہ کے سامنے ایک بے پردہ عورت کی صورت پر مشتمل اشتہار کھلا ہوا ہے۔ راہ چلتے ہوئے ہورڈنگز پر بنی عورتوں کی تصویر دیکھ کر، **لاحول ولاقوۃ**، اب بے اختیار زبان سے نہیں نکلتا۔ حالانکہ اس کا لباس، کاسیات عاریات، کا مکمل نمونہ ہوتا ہے، کندھوں تک کھلے بازو اور سینوں تک کھلے گلے تو اب معیوب نہیں رہے۔ محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی۔ ایمان کی آزمائش کے ایسے کٹھن وقت میں یہ کتاب اور ان موضوعات پر مشتمل مجلسیں خواب غفلت سے بیدار کرنے کا انجکشن ہیں۔ اسلام کی تعلیمات میں موجود واضح حکم۔ (**قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ؛؛ و**

قل للمو منات یغضضن من ابصارھن) ؛ایسا کیمیا اثر رکھتی ہیں کہ جو انسان اس کی پابندی کرلے وہ؛(**یحفظوا فروجھم ویحفظن فروجھن)** ؛ کے علاوہ کسی اور عمل کی طرف جا ہی نہیں سکتا۔مگر احکامات کی پیروی نے جہاں قوانین اور ان کے نفاذ کی اہمیت ہے وہیں ترغیب وترہیب کو بھی بڑا دخل ہے ۔ترغیب وترہیب کا ایک بڑا اور مجرب ذریعہ صحبت ہے ۔اچھی صحبت ،اچھی عادات و اطوار ،اچھے خیالات اور اچھے اعمال کو جنم دیتی ہے۔ یہ صحبت اچھے افراد کی ہو یا اچھی کتابوں کی دونوں ہی اپنے اپنے اثرات رکھتے ہیں اور اگر یہ دونوں صحبتیں جمع ہو جائیں تو نور علی نور، بشرطیکہ بری صحبت ،افراد وکتب ،بالکلیہ چھوڑ دی جائے ۔ورنہ بقول ہمارے شیخ کے، کہ،مقویات کے ساتھ سنکھیا کھاتے رہنا،کبھی نفع بخش نہیں ہوتا۔

مولانا نورالرحیم صاحب نے اس موضوع پر جو محنت کی ہے وہ قابل مطالعہ ہے۔ کہ زنا کے اسباب سے تفصیلی آگاہی دیکر حیاء اور پاکدامنی کے انعامات کی ترغیب دی ہے۔ اور آخر میں توبہ کے حوالے سے بھی ارشادات درج کردیے ہیں ۔ اللہ رب العزت مولانا موصوف کی اس کاوش کو اپنے دربار میں اعلی درجات میں قبول فرمالیں اور اس کتاب کو عمومی فائدے کا سبب بنادے آمین ۔گوکہ اپنے آپ کو ان سطور کے لکھنے کا بالکل اہل نہیں سمجھتا مگر مولانا موصوف کے بار بار کے پرخلوص اصرار اور اپنے مرشد حضرت نورالمشائخ مولانا نورمحمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی برکت اور ان کی دعاوں کی سبب کچھ باتیں سپرد قلم ہوگئیں ۔آرزو یہ ہے کہ اس اہم موضوع پر یہ کتاب جتنے لوگوں کی اصلاح کا ذریعہ بنے ۔اللہ تبارک وتعالی اس میں سے کچھ حصہ،اجر کا بندہ کے نام بھی لکھ دیں آمین

فقط والسلام،۔بندہ تحسین غفرلہ۔۸۔صفر المظفر ۔۱۴۳۶ ؁ بمطابق ،یکم دسمبر ۲۰۱۴ء

پاکدامنی کے انعامات اور بے حیائی کے نقصانات قرآن وسنت کی نظر میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ وسآء سبیلاً وقال تعالیٰ فی مقام آخر قل للمئومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم قل للمئومنات یغضضن من ابصرھن ویحفظن فروجھن ○ قد افلح المئومنون الذین ھم فی صلاتھم خاشعون والذین ھم عن اللغو معرضون والذین ھم للذکوٰۃ فاعلون والذین ھم لفروجھم حافظون وقال تعالیٰ وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ (۱۹) وقال تعالیٰ والحافظین فروجھم والحافظات (۱۹) وقال تعالیٰ فانکحو ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلث ورباع (۱۹) وقال تعالیٰ لا تقنطو من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفرو الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور رحیم (۱۹)

وقال النبی ﷺ لایزنی الذانی حین یزنی وھو مئومن وقال ﷺ لعن اللہ الناظرو المنظور الیہ وقال علیہ الصلوۃ والسلام لا یخلون رجل بامراۃ الاکان ثالثھما

الشیطان (مشکوۃ) وقال علیہ الصلوۃ والسلام الحیاء لا یا
تی الا بخیر وقال رسول اللہ ﷺ یا شباب قریش احفظو ا
فروجکم لا تزنو الا من حفظ فرجہ فلہ الجنۃ (حاکم
بیہقی)وقال علیہ الصلوۃ والسلام التائب من الذنب
کمن لا ذنب لہ وقال رسول اللہ ﷺ کل بنی آدم خطاء وخیر
الخطائین التوابون او کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام (۱۹)

مُقَدِّمَہ

یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ سب سے قدیم مذاہب دو ہی ہیں۔ نفس پرستی اور خدا پرستی۔ یعنی سب سے پرانی جنگ نفس پرستی اور خدا پرستی کے درمیان چلی آ رہی ہے۔ اس لئے کہ نفس پرست کی ساری زندگی اپنی خواہشات کی تکمیل میں گزرتی ہے۔ وہ اپنی ساری توانیاں گناہوں اور اپنی خواہشات کو پورا کرنے میں گزار دیتا ہے۔ جبکہ خدا پرست کی ساری زندگی اپنے رب کی خوشنودی میں گزرتی ہے۔ وہ اپنا ہر قدم اپنے رب کی مرضیات کو سامنے رکھ کر اٹھاتا ہے۔ تو آج بہت سارے جو بظاہر خدا پرست نظر آتے ہیں مگر درحقیقت وہ نفس پرست ہوتے ہیں۔

وہ اپنی خواہشات اور نفس کی غلامی کرتے ہوئے زنا جیسے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کر کے دنیا آخرت کو تباہ کر دیتے ہیں۔ حالانکہ زنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ زانی زنا نہیں کرتا اس حال میں کہ وہ مومن بھی رہے۔ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ ایک دوسرے کا مال ناحق کھانا اور ایک دوسری کی عزت ریزی کرنا حرام ہے۔ اور شریعت کا قانون ہے زنا کرنے والے شادی شدہ کے لئے رجم کی سزا ہے جبکہ غیر شادی شدہ کے لئے سو کوڑے ہیں۔ اس سے آپ اندازہ لگائیے کہ زنا کتنا بڑا گناہ ہے کہ جس کے ارتکاب پر اتنی سخت سزا مقرر کی گئی ہے

اب ظاہر بات ہے کہ انسان جب زنا تک پہنچتا ہے تو اسباب زنا کو اختیار کرنے سے ہی زنا میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ایسا انسان اگر توبہ کیے بغیر مرتا ہے ایک تو اللہ تعالی کی نظر رحمت اور دیدار الہی سے محروم ہوگا دوسرا جہنم اس کا ٹھکانا ہوگا۔

جبکہ دنیا میں بھی بعض دفعہ انسان ان فواحش کے ارتکاب سے ایسے ذلت، رسوا کن اور تباہ کن حالات سے دوچار ہو جاتا ہے جس کی سزا میں وہ ہمیشہ کے لئے گرفتار رہتا ہے۔

زیر نظر کتاب میں انہیں اسباب زنا اور اس کے ذلت تباہ کن، انجام بد کو ذکر

کیا گیا ہے۔کہ جو بھی ان فواحش کا مرتکب رہے گا وہ اپنی زندگی کو از خود جہنم بنا کر ذلت ورسوائی اور انجام بد بھی ضرور اس کی مقدر بنے گی۔

جبکہ پاکدامنی کی زندگی گزارنے والوں کو دنیا میں بھی باعزت اور پرسکون زندگی نصیب ہوتی ہے۔رضائے الٰہی اور دیدار الٰہی جیسی نعمتیں نصیب ہوں گی اور آخرت میں بھی جنت ان کا ٹھکانا ہوگا۔دیکھئے ارشاد خداوندی ہے۔

واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی (النازعات)

اور جو کوئی ڈرا ہوا اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے،اور روکا ہوا اپنے نفس کو خواہشات سے،سو جنت ہی ہے اس کا ٹھکانا۔

یعنی جو اس بات کا خیال کر کے ڈرا کہ مجھے ایک روز اللہ کے سامنے حساب کے لئے کھڑا ہونا ہے اور اسی ڈر سے اپنے نفس کی خواہش پر نہ چلا۔بلکہ اسے روک کر اپنے قابو میں رکھا اور احکام الٰہی کے تابع بنایا تو اس کا ٹھکانا بہشت کے سوا کہیں نہیں (تفسیر عثمانی)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پاکدامنی کی زندگی گزارنے والے کو جنت کی بشارت دی ہے۔اور وہ بھی اپنی ضمانت پر فرمایا۔

(من تو کل لی ما بین رجلیہ وما بین لحییہ تو کلت لہ بالجنۃ)

(بخاری)

"جو میرے لئے اپنی رانوں کی درمیانی چیز (شرمگاہ) اور جبڑوں کی درمیانی چیز (زبان) کی حفاظت کی ضمانت دے میں اسے جنت میں داخل ہونے کی ضمانت دیتا ہوں"

حیاء وپاکدامنی اور اسکے انعامات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من شیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ،والحافظین فروجھم والحافظت ،وقال تعالی۔والذین ھم لفروجھم حافظون (سورۃ مؤمنون)

وقال النبی ﷺ! الحیاء لا یأتی الا بخیر۔!وقال رسول اللہ ﷺ یاشباب قریش احفظوا فروجکم لاتزنوا ،الامن حفظ فرجہ فلہ الجنۃ (حاکم،بیہقی)

حیاو پاکدامنی وہ مبارک عمل ہے جس کو اپنانے والا ہمیشہ باعزت ، پرسکون زندگی گزارتا ہے۔اللہ تعالی نے ایمان والوں کی تعریف فرمائی ہے۔کہ ایمان والے (درحقیقت) وہ ہوتے ہیں جو (حرام اور غیر شرعی طریقے سے اپنی خواہشات کی تکمیل سے) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔!حیا خیر ہی کی موجب ہوتی ہے ،اور یہ بھی ارشادفرمایا۔!اے قریش کے جوانو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو،زنا مت کرو،خبردار جس نے اپنے شرمگاہ کی (حرام کاری سے) حفاظت کی،پس اس کے لئے جنت ہے۔(حاکم،بیہقی)

حیااور ایمان لازم ملزوم ہیں

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔

الحیاء والایمان قرناء جمیعا فاذا رفع احدھما رفع الآخر۔

حیا و ایمان دونوں ساتھی ہیں، ایک رخصت ہو ہو جاتا ہے تو دوسرا بھی رخصت ہو جاتا ہے۔۔اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس بندے سے حیا رخصت ہوگئی اس سے ایمان بھی رخصت ہوگیا۔اس لئے کہ مومن بے حیا نہیں ہوسکتا۔اس لئے کہ دین اسلام حیا کا علمبر دار ہے؛؛اور کفر بے حیائی کا علمبر دار ہے۔یہی بنیادی فرق ہے۔ اب اس کو تہذیبوں کو ٹکراو کہیں یا جو مرضی کہیں۔ہم حیا کے امین اور کفر بے حیائی کا پرچار کرتا ہے۔ایک روایت میں نبی علیہ السلام نے فرمایا۔

الحیاء من الایمان والایمان فی الجنۃ۔

حیا ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں لے جائے گا۔

حیاء سب سے قیمتی زیور ہے

① رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو سراپا خیر قرار دیا ہے۔اسلام کی مخصوص اصطلاح میں حیاء سے مراد وہ شرم ہے جو کسی امر منکر کی جانب مائل ہونے والا انسان خود اپنی فطرت کے سامنے اور اللہ تعالی کے سامنے محسوس کرتا ہے۔

② (عن سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مر علی رجل من الانصار وھو یعظہ اخاہ فی الحیاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعہ فان الحیاء من الایمان (رواہ البخاری، کتاب الایمان)

سیدنا سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری شخص کے پاس سے گزرے اس حال میں کہ وہ اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں وعظ کررہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس انصاری سے فرمایا کہ اس کو اس کے حال پر رہنے دو کیونکہ حیاء بھی ایمان ہی کا ایک حصہ ہے

③ ہر دین کا ایک امتیازی وصف ہوتا ہے اور اسلام کا امتیازی وصف حیا (شرم)

ہے۔(الحدیث)

④ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ شرم وحیا اور بری باتوں سے خاموش رہنا ایمان کی، شاخیں ہیں، اور بیہودہ، فضول، گفتگو کرنا نفاق، کی، شاخیں ہیں (ترمذی، مشکوۃ)

⑤ حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا ایمان کی ایک شاخ ہے (یا ایمان کا پھل ہے) اور ایمان جنتمیں لے جائے گا، اور بے حیائی و بے شرمی بدکاری میں سے ہے اور بدی آگ (دوزخ) میں لے جانے والی ہے (ترمذی، مسند احمد)

⑥ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ ہر دین کے لئے ایک خاص خلق ہے، اور اسلام کا وہ خلق حیا ہے (ابن ماجہ)

⑦ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ حیا و شرم ایمان سے پیدا ہوتی ہے اور اس ایمان کا نتیجہ جنت ہے، اور بے حیائی اور فحش کلامی، درشتی فطرت سے پیدا ہوتی ہے اور اس کا نتیجہ دوزخ ہے (ترمذی، مسند احمد)

⑧ عورت کی خوبی دو باتوں میں ہے۔ ① اس کو کوئی نہ دیکھے ② وہ کسی نامحرم کو نہ دیکھے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) رہے نیچے نگاہیں شرم، سے میری صدا۔ عطا ہو ہر صاحب کی آنکھوں کو ایسی حیا۔

شرم وحیا کی اہمیت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ کہ ہر مذہب کے ماننے والوں کی کچھ خاص صفات وعادات ہوتی ہیں (جو ان کی پہچان ہوتی ہیں) تو اسلام کی خاص صفت وعادت (جو مسلمانوں کی امتیازی شان ہونی چاہئے) وہ شرم وحیاء کی عادت ہے (سنن ابن ماجہ، ۳۰۸)

شرم وحیا ایک ایسی فطری اور بنیادی صفت ہے جوانسان کی سیرت وکردار کو بنانے میں بہت اہمیت رکھتی ہے ۔یہی انسان کو بہت سے برے کاموں اور بری باتوں سے روکتی ہے ،اور اچھے اور شریفانہ کاموں کے لئے انسان کو آمادہ کرتی ہے۔اسی طرح شرم وحیا انسان کی بہت سے خوبیوں کی جڑاور بہت سے برائیوں سے اس کو بچانے والی ہے ۔حیا اسلام کے طریقوں میں سے ہے۔حیااور ایمان میں ایک خاص تعلق اور رشتہ ہے اسی لئے حیاءکوایمان کی ایک شاخ سے تعبیر کیا گیا ہے ،جس کا پھل جنت ہے، اس کے مقابلے میں بے شرمی اور بے حیائی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

یہ ہے اسلام کی تعلیم مسلمانوں کے لئے اور اسی میں ہر انسان کی عزت بھی ہے۔ جبکہ آج اس کے مقابل مغربی تہذیب ہے۔جس کی بنیاد ہی بے حیائی پر ہے۔جس کا منطقی نتیجہ یہ ہے کہ مغرب میں عورت کی حیثیت صفائی کے لئے استعمال کیے جانے والے اس ٹیشو پیپر کی سی ہے جس کو ہر آدمی جب چاہے اپنی ضرورت کے لئے استعمال کرے اور پھینک دے۔

پاکدامنی قرآن مجید کی نظر میں

کامل کامیابی کی خوشخبری

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

① **قد افلح المومنون اللذین هم فی صلاتهم خاشعون والذین هم عن اللغو معرضون والذین هم للذکواة فعلون والذین هملفروجهم حافظون (سورة مومنون)**

ترجمہ: یقینا فلاح پائی ہے ایمان لانے والوں نے جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں، لغویات سے دور رہتے ہیں۔ زکوٰۃ کے طریقے پر عامل ہوتے ہیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں (سورۃ المومنون)

ان آیات کریمہ میں اللہ رب العزت نے کامل فلاح پانے والوں کی چار صفات بیان فرمائی ہیں۔

پہلی صفت یہ کہ ایمان والے نماز کو خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرتے ہیں

دوسری صفت یہ کہ ایمان والے لغویات اور فضولیات سے دور رہتے ہیں

تیسری صفت یہ کہ ایمان والے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔

چوتھی صفت یہ کہ ایمان والے اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں

شرمگاہوں کی حفاظت کے دو مطلب

① ایک یہ کہ اپنے جسم کے قابل شرم حصوں کو چھپا کر رکھتے ہیں یعنی عریانی سے پرہیز کرتے ہیں اور اپنا ستر دوسروں کے سامنے نہیں کھولتے۔

دوسرے یہ کہ وہ اپنی عصمت وعفت کو محفوظ رکھتے ہیں یعنی جنسی معاملات میں آزادی نہیں برتتے اور قوت شہوانی کے استعمال میں بے لگام نہیں ہوتے۔ یعنی جائز اور حلال طریقے کے علاوہ اپنی شہوت پوری نہیں کرتے بلکہ بے حیائی اور فحاشی سے کوسوں دور رہتے ہیں۔

۲ والحافظین فروجھم والحافظٰت والذکرین اللہ کثیر والذیرات اعداللہ لھم مغفرۃ واجرا عظیما (الحزاب)

ترجمہ: اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور عورتیں۔ ان کیلئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور بڑا ثواب تیار کرر کھا ہے)

اس آیت میں کتنی وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ پاکدامنی کے ساتھ یاد الٰہی میں زندگی گذارنے والے لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور بڑا ثواب تیار کرر کھا ہے۔ ثواب سے مراد دنیا کی برکتیں اور آخرت کی نعمتیں ہیں جبکہ مغفرت سے مراد یہ کہ پاکدامن شخص سے ہونے والی دوسری کوتاہیوں کو اللہ رب العزت جلد معاف فرما دیں گے۔

۳ جب عزیز مصر کی بیوی زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن وجمال کو دیکھ کر فریفتہ ہوگئی اور ایک دن بند کمرے میں پا کر کھلے لفظوں میں اپنا مطلب اور اپنی خواہش پوری کرنے کا پرزور مطالبہ کیا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ دیکھ فرمایا کہ (انی معاذ اللہ) کہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں) اور بھاگ نکلے اگرچہ اس انکار کی وجہ سے حضرت یوسف علیہ السلام جیل میں گئے اور کئی سال تک جیل کی مشقتیں برداشت کرنی پڑیں مگر ایک ایسا وقت بھی آیا کہ زلیخا نے خود اپنی زبان سے یہ اقرار کیا کہ

ولقد راودتہ عن نفسہ فاستعصم (یوسف)

میں نے اس کو مطلب حاصل کرنے کیلئے بہکایا مگر یہ پاک صاف رہا۔!

تو جب حضرت یوسف علیہ السلام نے پاکدامنی کی خاطر قربانی دی تو اللہ رب العزت نے حضرت یوسف علیہ السلام کی تعریف میں ارشاد فرمایا کہ

(کذالک لنصرف عنہ السوءَ والفحشآءانہ من عبادنا المخلصین (یوسف)

تاکہ ہم ان سے برائی اور فحاشی کو دور رکھیں بے شک وہ ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے تھے (اس قربانی کے نتیجے میں اللہ رب العزت نے حضرت یوسف علیہ السلام کو عزیز مصر بنالیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام اللہ رب العزت کے برگزیدہ انسان تھے جنہوں نے پاکیزگی اور پاکدامنی کی زندگی گذار دی۔ پس ثابت ہوا کہ حیاء و پاکدامنی جزو نبوت ہے۔

④ والذین لایدعون مع اللہ الٰھاً آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا باالحق ولا یزنون ومن یفعل ذلک یلق اثاما : (الفرقان)

ترجمہ: جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے۔ اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق ہلاک (قتل) نہیں کرتے اور نہ ہی زنا کے مرتکب ہوتے ہیں یہ کام جو کوئی کرے وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا۔

ایمان والے نہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بناتے ہیں اور نہ ہی ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ ہی زنا کرتے ہیں بلکہ ان ناجائز اور حرام کاموں سے بچتے ہیں۔

⑤ حضرت شعیب علیہ السلام کی نیک بیٹی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلانے کیلئے آئی تو اس کی چال ڈھال میں بڑی شائستگی اور میانہ روی تھی۔ اللہ رب العزت کو یہ شرمیلا پن اتنا اچھا لگا کہ قرآن مجید میں اس کا تذکرہ فرمایا: ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

(وجاءت احدٰھما تمشی علی استحیاء (القصص)

ترجمہ: اور آئی ان کے پاس ان میں سے ایک لڑکی شرماتی ہوئی۔

سوچنے کی بات کہ جب باحیاء انسان کی رفتاو گفتار اللہ رب العزت کو اتنی پسند ہے تو اس کا کردار کتنا مقبول ہوگا۔ لہٰذا جو شخص حیاء جیسی نعمت سے محروم ہوجاتا ہے وہ حقیقت میں محروم القسمت بن جاتا ہے۔ ایسے انسان سے پھر خیر کی توقع رکھنا فضول ہے۔ اسلیئے نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

اذالم تستحی فاصنع ماشئت (رواہ البخاری مشکوۃ)

شرم نہ رہے تو پھر جو مرضی ہے کر..

⑥ اللہ رب العزت نے حضرت یحیٰ علیہ السلام کی صفت حصور بیان فرمائی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

سیدا وحصورا ونبیا من الصٰلحین (آل عمران)

سردار ہوں گے اپنے نفس کو روکنے والے ہوں گے۔ نبی ہوں گے اعلیٰ درجہ کے شائستہ ہوں گے۔

عربی زبان میں حصور کہتے ہیں اس شخص کو جو اپنی شہوت پر قابو رکھتا ہو اور نفس کے فریب میں مبتلا نہ ہو۔ حضرت یحیٰ علیہ السلام کی زندگی اس صفت کی آئینہ دار تھی؛ تو اپنی شہوت پر قابو پانا اور نفس کے فریب میں مبتلا نہ ہونا یہ انسان میں بہت ہی عمدہ

صفت ہے جو اللہ رب العزت کو بہت پسند ہے اسلئے اس کا تذکرہ قرآن میں فرمایا اور یہ ایک عظیم صفت ہے جو کامیابی کا ذریعہ ہے۔

پاکدامنی احادیث کی نظر میں

① نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا جو اپنے بھائی کو سمجھا رہا تھا کہ زیادہ شرم نہ کیا کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا تو ارشاد فرمایا:
(فان الحیاء من الایمان) مشفق علیہ، مشکوۃ)

پس حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں جانے کا سبب ہے۔ بے حیائی جفا ہے اور جفا جہنم میں جانے کا سبب ہے۔

حیاء کی وجہ سے انسان کے قول وفعل میں حسن وجمال پیدا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا باحیاء انسان مخلوق کی نظر میں بھی پرکشش بن جاتا ہے اور پروردگار عالم کے ہاں بھی مقبول ہو جاتا ہے۔

دیکھئے کہ جب حضرت شعیب علیہ السلام کی نیک بیٹی شرماتی ہوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلانے آئی مگر اللہ رب العزت کو اس کا یہ شرمیلا پن اور حیاء اتنا پسند آیا کہ اس کا تذکرہ قرآن مجید میں فرمایا۔

پاکدامنی پر جنت کی بشارت

② نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پاکدامنی کی زندگی گذارنے والے کو جنت کی بشارت دی اور وہ بھی اپنی ضمانت پر۔ فرمایا۔

(من توکل لی مابین رجلیہ و مابین لحییہ توکلت لہ بالجنۃ (بخاری

جو میرے لیئے اپنی رانوں کی درمیانی چیز (شرمگاہ) اور جبڑوں کی درمیانی چیز (زبان) کی حفاظت کی ضمانت دے میں اسے جنت میں داخل ہونے کی ضمانت دیتا ہوں۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ جو شخص مجھے یہ

ضمانت دے کہ وہ اپنی زبان کو غلط استعمال نہیں کرے گا اور نہ ہی شرمگاہ کو غلط استعمال کرے گا تو ایسے شخص کو میں جنت میں داخل ہونے کی ضمانت دیتا ہوں کہ وہ جنت میں داخل ہوگا ۴۔ ایک اور موقع پر آپ علیہ السلام نوجوانوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔

یاشباب قریش احفظوا فروجکم لا تزنو الا من حفظ فرجہ فلہ الجنۃ (حاکم بہیقی)

اے جوانان قریش: اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ زنا مت کرو جو اپنی شہوت گاہ کو محفوظ رکھے گا اس کیلئے جنت ہے۔

اس حدیث میں رحمتِ دو عالم ﷺ نے کتنے واشگاف الفاظ میں یہ حقیقت کھول دی ہے کہ جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں گے زنا کے ذریعے نفسانی شہوانی شیطانی اور وقتی لذتوں کو حاصل کرنے سے پرہیز کریں گے ان کو جنت کی دائمی خوشیاں نصیب ہوں گی اسے کہتے ہیں محنت تھوڑی اور اجر زیادہ۔۔ حضرت نثار فتحی مدظلہ ارشاد فرماتے ہیں

نور میں ہو یا نار میں رہنا　　　ہر جگہ ذکر یار میں رہنا
چند جھونکے خزاں کے بس سہہ لو　　　پھر ہمیشہ بہار میں رہنا۔

۴ روم کے بادشاہ ہرقل نے جب ابوسفیان سے پوچھا کہ آنحضرت ﷺ کن چیزوں کی تعلیم دیتے ہیں تو اگرچہ ابوسفیان اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے سیدھے سادے الفاظ میں تعلیمات نبوی ﷺ کا خاکہ یوں پیش کیا

یامرنا بالصلواۃ و الصدقۃ و العفاف و الصلۃ (بخاری)

وہ ہمیں نماز، صدقہ، پاکدامنی، اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں ۔معلوم ہوا کہ پاکدامنی کی تلقین اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ

اسلامی معاشرے کی عمارت جن ستونوں پر کھڑی ہوتی ہے ان میں سے ایک ستون کا نام حیاءاور پاکدامنی ہے۔

حیاء و پاکدامنی کے دنیاوی فائدے

① حیادار و پاکدامن شخص کی زندگی پرسکون اور باعزت ہوتی ہے۔
② باحیاء و پاکدامن شخص کی عمر اور زندگی بابرکت ہوا کرتی ہے
③ حیادار و پاکدامن شخص کے رزق میں برکت ہوتی ہے
④ حیادار و پاکدامن انسان کا چہرہ نورانی اور بارونق ہوتا ہے کہ ہر بندہ دیکھتے ہی پہچان جاتا ہے کہ یہ ایک نیک انسان ہے۔
⑤ احیاء و پاکدامن انسان کی صحت برقرار رہتی ہے جس سے گویا عمر لمبی ہوجاتی ہے (مراد بابرکت اور اچھی زندگی ہے)
⑥ حیادار و پاکدامن شخص کا حافظہ قوی رہتا ہے۔
⑦ باحیاء و پاکدامن انسان کا نیک اعمال کرنے کو دل کرتا ہے۔
⑧ حیادار و پاکدامن شخص کو طاعات پر توفیق مل جاتی ہے۔
⑨ باحیاء و پاکدامن انسان کو گناہوں سے کدورت اور نفرت ہوجاتی ہے۔ جو مطلوب اور مقصود ہے
⑩ حیاء و پاکدامنی انسان کو جانوروں سے ممتاز کردیتی ہے
⑪ حیادار و پاکدامن شخص صابر و شکر گزار ہوتا ہے۔
⑫ باحیاء و پاکدامن انسان ہمیشہ بارعب اور پروقار ہوتا ہے۔
⑬ حیادار و پاکدامن شخص ہمیشہ شجاع اور بہادر ہوتا ہے۔

⑭ باحیاءو پاکدامن انسان ہر شخص کو دلعزیز ہوتا ہے۔

⑮ حیادارو پاکدامن شخص کو لوگ عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں

⑯ باحیاءو پاکدامن انسان اللہ رب العزت کو بھی پسند اور محبوب ہوتا ہے۔

⑰ حیاءاروپاکدامنی کو اپنانے پر آپ کے گھر کی مستورات پاکدامن باعزت، با عصمت رہیں گی۔

⑱ حیاءو پاکدامن رہنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ آپ کے نکاح میں نیک اور پاکدامن عورت آئے گی۔ کیونکہ قرآن مجید میں

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جسکا ترجمہ ہے کہ خبیث عورتیں خبیث مردوں کیلئے ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کیلئے ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کیلئے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کیلئے ہیں (النور،٢٦)

⑲ حیادارو پاکدامن انسان لوگوں کی نظر میں بااعتماد ہوتا ہے۔

⑳ باحیاءو پاکدامن انسان بعض مہلک بیماریوں سے بچا رہتا ہے

㉑ حیادار و پاکدامن انسان ،عبادت اور ایمان کی حلاوت کو اپنے دل میں محسوس کرتا ہے(مشکوۃ،الترغیب والترہیب)

حیاءو پاکدامنی کے اخروی فائدے

① باحیاءو پاکدامن انسان کا خاتمہ پرامید اور اچھا ہوتا ہے۔

② حیادارو پاکدامن شخص ایمان دار ہوتا ہے یہی مطلوب اور مقصود ہے۔

③ باحیاءو پاکدامن شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔

④ حیادارو پاکدامن شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں حوض کوثر کا پانی پلایا جائے گا۔

⑤ باحیاءو پاکدامن انسان عذاب جہنم سے نجات پاجاتا ہے۔

⑥ حیادار و پاکدامن شخص کو جنتی لباس پہنایا جائے گا۔

⑦ حیاء و پاکدامنی جنت جانے کا سبب ہے۔

⑧ حیادار و پاکدامن انسان اپنے کریم پروردگار کا مقرب بن جاتا ہے۔

⑨ باحیاء و پاکدامن شخص کو اللہ رب العزت کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

⑩ حیادار و پاکدامن انسان کو وہ نعمتیں نصیب ہوگی جن کا اس نے تصور بھی نہیں کیا ہوگا۔

⑪ باحیاء و پاکدامن انسان کو اس دن عرش کا سایہ نصیب ہوگا جس دن عرش کے سایے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

⑫ حیادار و پاکدامن انسان جس نے اپنی آنکھ کو محرمات کو دیکھنے سے بند رکھی ہو تو ایسی آنکھ دوزخ کو نہیں دیکھے گی۔ (مشکوۃ، الترغیب والترہیب)

گناہ کو چھوڑنے پر حلاوت ایمان

ایک حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مامن مسلم ینظر الی محاسن المرأة اول مرة ثم یغض بصره الا احدث الله له عبادة یجد حلاوتها (مشکوة)

ترجمہ: کوئی مسلمان جب پہلی بار کسی عورت کی خوبصورتی کو دیکھے پھر (اللہ تعالیٰ کے خوف سے) اپنی نگاہ نیچے کرلے تو اللہ رب العزت اس شخص کو عبادت میں لذت اور حلاوت عطا فرماتے ہیں۔

ایک دوسری حدیث میں ہے جس کا مفہوم ہے۔ جس نے میرے ڈر کی وجہ سے (گناہ) کو چھوڑ دیا میں اسے ایسا ایمان عطا کروں گا جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں محسوس کرلے گا۔

حدیث النظرة سهم من سهام ابلیس من ترکها من

مخافتی ابدلتہ ایمانا یجد حلاوتھا فی قلبہ

ترجمہ: بدنظری ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر الود تیر ہے جس نے اس کو میرے خوف کی خاطر (بدنظری) کو چھوڑ دیا، اس کے بدلے میں اسے ایسا ایمان عطا کروں گا جس کی وہ اپنے دل میں مٹھاس پائے گا۔

(طبرانی وحاکم)

عورتوں سے عفت وعصمت پر بیعت

شرم وحیاء عورت کا وہ عمدہ زیور ہے کہ جب عورت اپنے اس زیور کی حفاظت کر تی ہے ایک تو معاشرے میں اسکی عزت ہوتی ہے۔ بلکہ جاننے والوں کی زبان پر یہ با ت ہوتی ہے کہ فلاں لڑکی اور عورت بڑی حیادار اور پاکدامن ہے جس سے اسکی عزت اور وقار میں خوب اضافہ ہوتا ہے دوسرے یہ کہ عورت جب تک اس حیاء والی صفت کو تھامے رکھتی ہے تو اس وقت تک معاشرہ پاکیزگی اور امن کا گھوارہ بنا رہتا ہے اور جب عورت خود حیاء والی چادر کو اتارتے ہوئے خائنہ بن کر اپنا اصلی زیور لٹانے پر آمادہ ہو جائے تو پھر معاشرے میں بہت سی اخلاقی برائیوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اسلئے عورتوں کو خود ہی اپنی عفت وعصمت کا خیال رکھنا ضروری ہوگا یہی وجہ ہے کہ نبی اکرمؐ کو یہ حکم ہوا کہ وہ عورتوں سے اس بات پر بیعت لیں کہ

(ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن ولا یاتین ببھتان یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن (الممتحنہ)

اور نہ وہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ افتراء باندھیں گی۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہاں قتل اولاد سے مراد حمل گرانا ہے اور افتراء سے مراد اپنی ناجائز اولاد کو جھوٹا کسی کی طرف منسوب کرنا ہے

وہ سات خوش نصیب بندے جن کو آج عرش کے سائے میں جگہ نصیب ہوگی۔

آج لوگ اپنے پسینے میں شرابور ہونگے:

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ قیامت کے دن سورج کی گرمی عروج پر ہوگی لوگ اپنے اعمال اور گناہوں کے حساب سے شدت گرمی کی وجہ سے اپنے ہی پسینے میں ڈوبے ہوئے شرابور ہونگے کوئی اپنے ٹخنوں تک ڈوبا ہوا ہوگا کوئی گھٹنوں تک کوئی سینے تک اور کوئی گردن تک اور کوئی پوارا کا پوارا اپنے پسینے میں شرابور ہوگا۔ وہ دن بڑی پریشانی کا ہوگا کہ ایک طرف گرمی بہت زیادہ ہوگی دوسری طرف اللہ رب العزت بھی جلال میں ہوں گے، تیسرے یہ کہ اس دن عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا مگر سات خوش قسمت انسان اس دن ایسے ہوں گے جن کو عرش کے سایہ میں جگہ نصیب ہوگی۔ اللہ ربالعزت سے دعا ہے کہ وہ اس دن ہم سب کو اپنے فضل ورحم سے عرش کے سائے میں جگہ نصیب فرمائیں۔

محشر کے دن اکرام:

بخاری شریف کی روایت ہے کہ حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

سبعۃ یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ امام عادل و شاب نشافی عبادۃ اللہ عزوجل ورجل قلبہ معلق بالمساجد ورجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیٰ ذالک وتفر قاعلیہ ورجل دعتہ امرأۃ ذات منصب وجمال فقال انی

اخاف اللہ (عزوجل) ورجل تصدق بصدقۃ فأخفاھا حتی لاتعلم بشمالہ ماتنفق یمینہ ورجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: سات قسم کے لوگ وہ ہیں جن کو اللہ تعالی اس دن اپنے (عرش) کے سائے تلے جگہ دیں گے جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا ① عادل حکمران ② وہ نوجوان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے کرتے پروان چڑھا ③ وہ شخص جس کا دل (ہر وقت نماز اور ذکر اللہ کے لئے) مسجد کے ساتھ لگا رہتا ہے ④ وہ دو شخص جو آپس میں اللہ کیلئے محبت کرتے ہیں اسی حالت میں آپس میں ملتے ہیں اور اسی حالت پر علیحدہ ہوتے ہیں ⑤ وہ شخص جس کو کوئی منصب و جمال والی عورت گناہ کی دعوت دے اور یہ جواب دے کہ میں اللہ عزوجل سے ڈرتا ہوں ⑥ وہ شخص جو کسی قسم کا صدقہ کرے پھر اس کو اس طرح سے چھپائے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی علم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا (یعنی صدقہ کرکے اس کو اچھی طرح سے چھپائے) ⑦ وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بہہ پڑیں۔

پہلا خوش نصیب امام عادل

عدل انصاف کو کہا جاتا ہے۔ امام عادل وہ بندہ خدا ہے جس کو زمین پر کوئی اقتدار کوئی عہدہ مل جائے اور وہ اللہ سے ڈرتے ہوئے پوری دیانتداری کے ساتھ شریعت کے مطابق چلے اور انصاف کے ساتھ اپنے تمام فیصلے انجام دے نہ تو خود کسی پر ظلم و زیادتی کرے اور نہ دوسروں پر ظلم ہوتا ہوا دیکھ کر خاموش رہے۔ اقتدار سے

مراد اقتدار اعلیٰ بھی ہے اور اسی طرح یہ بھی مراد ہے کہ ہر وہ عہدہ یا ہر وہ شخص جس کے ماتحت کچھ لوگ ہوں تو وہ اپنے ماتحتوں سے انصاف سے پیش آئے۔

قانون اور انصاف سب کیلئے برابر ہے:

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایک عورت نے چوری کرلی۔ اب شریعت کا حکم ہی یہی ہے کہ چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔ تو اس کو بچانے کیلئے سفارشات آنے لگیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے سفارش کے جواب میں فرمایا۔

(وایم اللہ لوان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدھا (متفق علیہ)

کہ خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی چوری کرلیتی تو اس کا ہاتھ بھی کاٹا جاتا۔ تو آپ نے دیکھا کہ آپؐ نے یہ ارشاد فرما کر یہ بتلایا کہ قانون اور انصاف سب کیلئے برابر ہے (مشکوۃ، ۳۱۴)

انصاف ہو تو ایسا

واقعہ نمبر 2: ایک بوڑھا آدمی رات کو سلطان محمود غزنویؒ کے پاس آکر فریاد کرنے لگا کہ ایک نوجوان ہر رات میرے گھر آکر میری بیوی کی عزت پر حملہ آور ہوتا ہے اور میں بوڑھا کمزور ہونے کی وجہ سے اسکی طاقت نہیں رکھتا تو سلطان محمود غزنویؒ نے پوچھا کہ وہ ابھی موجود ہوگا؟ کہا کہ نہیں وہ چلا گیا ہے۔ تو سلطان محمود غزنویؒ نے کہا کہ کل جس وقت وہ ظالم آئے فوراً میرے پاس آکر بتا دینا چنانچہ کل کو جیسے وہ ظالم آیا تو فوراً وہ سلطان محمود غزنویؒ کے پاس پہنچے اور بتایا کہ نوجوان میرے گھر موجود ہے تو سلطان محمود غزنویؒ فوراً تلوار لے کر چلے اور پہنچتے ہی اس ظالم کا سر اس کے بدن سے

جدا کر دیا اور پھر اہل خانہ سے کہا کہ وضوء کیلئے پانی لائے اور کھانے کا بھی کچھ انتظام ہو جائے چنانچہ وضوء کر کے دو رکعت نفل پڑھے اور کھانا اس طرح شوق سے کھایا جیسے کئی دنوں کا بھوکا ہو۔ تو انسے پوچھا کہ آپ نے دو رکعت نفل کیوں پڑھی اور شوق سے خوب کھانا بھی کھایا۔ تو جواب میں سلطان محمود غزنویؒ نے کہا کہ جب آپ نے مجھ سے کہا کہ ہر رات ایک نوجوان آ کر میری عزت پر حملہ آور ہوتا ہے تو میں یہی سمجھتا تھا کہ ایسی جرأت بادشاہوں کی اولاد ہی کر سکتی ہے تو میں اپنے بیٹے کے ارادے سے آیا تھا کہ یہ میرا بیٹا ہی ہوگا مگر جب دیکھا کہ میرا بیٹا نہیں تو دو رکعت نفل بطور شکر کے ادا کیے کہ میرا بیٹا نہیں ورنہ رہتی دنیا تک لوگوں کی زبانوں پر یہی بات ہوتی کہ سلطان محمود غزنویؒ کے بیٹے اپنی رعایہ پر ظلم کرتے تھے تو میں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ میرا بیٹا نہیں تھا۔۔ شوق سے کھانا کھانے کی وجہ یہ ہے کہ جب آپ نے کل مجھے بتایا کہ کوئی ہر رات کو میرے گھر آ کر عزت پر حملہ اور آور ہوتا ہے تو میں نے یہ سننے کے بعد اپنے اوپر اس وقت تک کھانا کھانا حرام کرلیا کہ جب تک اس ظالم کا سر اس کے بدن سے جدا نہ کر دوں۔ تو چونکہ کل سے ابھی تک کھانا نہیں کھایا تھا اس لئے بھوک لگی تھی اور خوب شوق سے کھانا کھایا۔ آپ نے دیکھا کہ کیسے منصف حکمران تھے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی منصف حکمران عطا فرمائیں۔ (ملخص از۔ ۱۰۱، سبق آموز واقعات)

انصاف کا تقاضا:

انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ جس طرح ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہماری ماں، بہن، بیٹی، بیوی کی عزت پر کوئی حملہ کرے۔ خدانہ کرے اگر ہم کسی کی عزت پر حملہ کریں گے تو آخر وہ بھی تو کسی کی ماں، بہن، بیٹی، بیوی ہوگی وہ بھی یہ نہیں چاہتے کہ انکی مستورات کی عزت پر کوئی حملہ آور ہو، جیسے ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ ایک شخص نے آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زنا کی اجازت کو طلب کیا تو اللہ کے پیغمبرؐ نے انسے فرمایا کہ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ کوئی آپ کی ماں، بہن، بیٹی، بیوی کی عزت کو لوٹے، کہا نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آپ جس کے ساتھ زنا کریں گے آخر وہ بھی تو کسی کی ماں، بہن، بیٹی، بیوی ہوگی۔تو حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کامل مسلمان وہی ہے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہ دوسرے مسلمان بھائی کیلئے بھی پسند کرے۔(مشکوۃ)

دوسرا خوش نصیب جوان:

آج عرش کے سائے میں اس نوجوان (لڑکا یا لڑکی) کو بھی جگہ ملے گی جس کی نشونما اللہ رب العزت کی عبادت میں ہوئی ہو(یعنی جو بچپن سے عبادت گزار تھا اور جوانی میں بھی عبادت گزار رہا) حدیث کی روشنی میں یہ دوسرا شخص ہوگا کہ جس کو اس دن عرش کے سائے میں جگہ ملے گی کہ جس کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

عمل صالح کا بہترین زمانہ جوانی ہے

حقیقت میں دیکھا جائے تو نیکیوں کے کرنے کا بہترین زمانہ جوانی ہی کا ہے کہ انسان جوانی میں بہت ہی عمدہ طریقے سے اعمال کو انجام دے سکتا ہے بشرطیکہ وہ نوجوان اپنی جوانی میں شیطان کو خوش کرنے کی بجائے اپنے رب کو راضی کرنے کی کوشش کرے، گناہوں اور نافرمانی والی زندگی کو چھوڑ کر اطاعت اور تقویٰ والی زندگی اپنائے اس لئے بزرگ فرماتے ہیں کہ جوانی کی دو رکعت بڑھاپے کی بیس رکعات سے افضل و بہتر ہیں اس لئے کہ جوانی کی عبادت بڑی محبوب اور قابل دید ہے۔

(سات خوش نصیب)

انسان کے تین ادوار

ماں کے پیٹ سے نکلنے کے بعد انسان تین اداور سے گزرتا ہے ایک بچپن کہ جس میں اچھے برے کی تمیز نہ ہونے کی وجہ سے بچے احکام کے مکلف نہیں ہوتے بلکہ وہ جو بھی نیک کام کریں گے اس کا ثواب والدین کے حصہ میں آتا ہے اور گناہ پر گرفت نہیں ہوتی۔ دوسرا زمانہ جوانی کا ہے کہ جوانی کے اس حصہ میں قویٰ مضبوط ہوتے ہیں، طاقت وقوت ہوتی ہے کہ آدمی ہر کام کرسکتا ہے یہی وہ عمر ہوتی ہے جو دیوانگی کہلاتی ہے۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ الشباب شعبۃ من الجنون کہ جوانی جنون کا ایک شعبہ ہے۔ تو جوانی کی اس عمر میں شیطان ہمہ وقت پیچھے لگا رہتا ہے کہ کسی طرح اس کی جوانی کو برباد کیا جائے، مختلف قسم کے وسوسوں میں مبتلا کر کے رکھتا ہے کہ ابھی تمہاری عمر ہی کیا ہے ابھی تو آپ کے کھیلنے کودنے اور عیش وعشرت کے دن ہیں ابھی تو عمر کا بہت بڑا حصہ پڑا ہوا ہے تو شیطان سینکڑوں حربے استعمال کر کے مختلف انداز سے جوانی کی عمر میں نوجوانوں کو ہمہ تن بہکانے میں لگا رہتا ہے تاکہ انسان کی جوانی خراب کر کے رکھدے تو اگر عین جوانی میں نوجوان حضرات بس تھوڑی سی قربانی دیکر شیطان کو ازلی دشمن سمجھ کر تقویٰ والی زندگی گزارے تو اس دن انکو عرش کے سائے میں جگہ نصیب ہوگی۔ جس دن عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ تیسرا دور بڑھاپے کا ہوتا ہے کہ اس دور میں انسان پھر ہر اعتبار سے کمزوری کا شکار ہوجاتا ہے۔ بعض دفعہ انسان کا دل بہت سارے نیک اعمال کرنے کو چاہتا ہے مگر نہیں کرسکے گا (سات خوش نصیب)

پانچ چیزوں کو غنیمت سمجھا جائے

حضرت عمر بن میمون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولؐ نے ایک شخص کو

نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ پانچ چیزوں کو دوسری پانچ چیزوں کے آنے سے پہلے غنیمت سمجھ (کیونکہ ان کا خاتمہ ہونے والا ہے)

① غنیمت سمجھو جوانی کو بڑھاپے کے آنے سے پہلے

② غنیمت سمجھو تندرستی کو بیمار ہونے سے پہلے

③ غنیمت سمجھو مالداری اور فراخی کو ناداری ار تنگدستی سے پہلے

④ غنیمت سمجھو فرصت کو مشغول ہونے سے پہلے

⑤ غنیمت سمجھو زندگی کو موت کے آنے سے پہلے (اسوۂ رسول) (ترمذی، مشکوۃ)

قیامت کے دن کوئی شخص اپنی جگہ سے ہٹ نہیں سکتا جب تک اس سے پانچ سوالات نہ کیے جائیں۔

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ قیامت کے دن کوئی شخص اس وقت تک اپنی جگہ سے قدم نہیں ہٹا سکے گا کہ جب اس سے یہ پانچ سوال نہ کیے جائیں

① مال کیسے کمایا تھا ② مال کہاں اور کیسے خرچ کیا تھا ③ زندگی کیسی گزاری تھی؟ ④ جوانی کو کس مشغلے میں خرچ کیا ہے؟ ⑤ اپنے علم پر کتنا عمل کیا ہے؟

تیسرا خوش نصیب

فرمایا کہ تیسرا خوش نصیب آدمی وہ ہے جس کا یہ حال رہتا ہے کہ مسجد کے باہر رہنے کی حالت میں بھی اس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہے مساجد اللہ رب العزت کے گھر ہیں، دین کے مقدس شعار اور نشان ہیں امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دینی مراکز ہیں، ہر وقت اللہ کے انعامات اور رحمتوں کی بارش ہوتی رہتی ہے۔ ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اللہ رب العزت کو پسندیدہ جگہیں مساجد ہیں جب کے ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں۔

مسجد سے تعلق ایمان کی علامت ہے۔ایک حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد سے تعلق رکھتا ہے اور اس کی خدمت اور نگہداشت کرتا ہے تو اس کے لئے ایمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ کی مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں (القرآن)۔ایک حدیث میں ارشاد فرمایا گیا کہ مساجد اللہ کے گھر ہیں اور ان میں حاضر ہونے والے اہلِ ایمان اللہ رب العزت کے ملاقاتی (مہمان) ہیں۔

مسجد سے تعلق رکھنے والے لوہار کا واقعہ:

عبداللہ ابن مبارکؒ کا جب انتقال ہوا تو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ حضرت کیسی گزری آپ کے ساتھ کیسا معاملہ ہوا؟ جواب میں حضرت عبد اللہ ابن مبارکؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بڑا کرم فرمایا بغیر استحقاق کے مغفرت فرما کر بڑا درجہ عطا فرمایا لیکن جو درجہ میرے سامنے والے مکان میں رہنے والے لوہار کو نصیب ہوا وہ مجھے نہیں مل سکا۔خواب دیکھنے والا بیدار ہو کر لوہار کے گھر پہنچے کہ لوہار کی بیوی سے معلوم کروں کہ یہ کیا عمل کرتا تھا کہ آج وہ عبداللہ ابن مبارک جیسے بڑے بزرگ اور ولی اللہ،عبادت گزار سے بھی بڑا درجہ پا گئے چنانچہ لوہار کی بیوی کے پاس جا کر خواب سنایا اور ساتھ پوچھا کہ آپ کا شوہر کونسا عمل کرتا تھا کہ جس کی وجہ سے وہ عبد اللہ ابن مبارکؒ سے آگے بڑھ گیا؟ لوہار کی بیوی نے بتایا کہ میرا شوہر کوئی خاص عبادت تو نہیں کرتا تھا سارا دن وہ لوہا کوٹتا تھا البتہ میں نے اس کے اندر دو باتیں خاص طور پر دیکھی ہیں۔

پہلی بات یہ کہ ہمارے سامنے والے مکان میں جو بزرگ عبداللہ ابن مبارکؒ رہا کرتے تھے تو ان کو دیکھ کر میرا شوہر یہ کہا کرتا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے نیک بزرگ

عبادت گزار انسان ہیں جو ساری رات عبادت کرتے ہیں کاش اللہ تعالیٰ مجھے بھی فراغت عطا فرمائے تو میں بھی عبادت کروں۔

دوسری وجہ یہ کہ جب لوہا کوٹنے کے دوران اذان کی آواز اللہ اکبر کان میں پڑتی تو فوراً اپنا کام بند کر دیتا تھا اگر اس نے اپنا ہتھوڑا کوٹنے کے لئے اوپر اٹھالیا ہوتا اور اتنے میں اذان کی آواز آجاتی تو وہ یہ بھی گوارہ نہیں کرتا تھا کہ اس ہتھوڑے سے چوٹ لگا دے بلکہ ہتھوڑے کو پیچھے کی طرف پھینک دیتا اور اُٹھ کر نماز کی تیاری میں لگ جاتا پھر نماز کے لئے مسجد میں چلا جاتا۔ یہ جواب سن کر خواب دیکھنے والے شخص نے کہا کہ بس یہی اس کا وہ عمل ہے اور یہی اسکی حسرت جس نے اس کو عبد اللہ ابن مبارکؒ سے آگے بڑھا دیا۔ (ملخص از اصلاحی خطبات)

چوتھا خوش نصیب:

ورجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علی ذالک وتفرقا علیہ

وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ کے لئے باہم محبت کی اسی پر اکھٹا رہے اور اسی پر الگ ہوئے (یعنی ان دو آدمیوں) کو بھی عرش کے سائے میں جگہ نصیب ہوگی جنکی محبت صرف اللہ کی رضا کے لئے ہو۔ اہلِ دنیا کی طرح مقاصد و اغراض کی محبت نہیں تھی بلکہ اس محبت سے مقصود ان کی صرف اللہ کی رضا تھی۔

تکمیل ایمان کی چار علامتی

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان (مشکوۃ)

فرمایا: کہ جس نے اللہ کے لئے محبت کی اور اللہ کے لئے بغض رکھا اور اللہ کے

لئے (کسی کو) دیا اور اللہ کے لئے منع کیا تو اس نے (اپنے) ایمان کو مکمل کرلیا (مشکوۃ)

کسی کی ذات سے نفرت نہیں بلکہ اس کے فعل سے نفرت ہے

بزرگوں نے بڑی ہی اچھی بات فرمائی ہے کہ کسی کافر سے نفرت نہیں ہے بلکہ اس کے کفر سے نفرت ہے۔اسی طرح کسی فاسق اور گنہگار کی ذات سے نفرت نہیں بلکہ اس کے فعل فسق اور گناہ سے نفرت ہونی چاہئے جس طرح کسی بیمار سے نفرت نہیں ہوتی بلکہ اس کی بیماری سے نفرت ہوتی ہے تو اسی طرح کافر فاسق بھی ہیں کہ ان کے فعل کفر اور فسق سے نفرت ہے۔نہ ان کی ذات سے بلکہ یہ تو قابل رحم ہیں کہ ان کی ہدایت کے لئے ہم دعا کریں۔

مسلمان بھائی کی زیارت کیلئے جانے والوں کو جنت میں محل

حضرت ابوذ غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ بندوں کے اعمال میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب و پسندیدہ وہ محبت ہے جو اللہ تعالیٰ کیلئے ہو اور وہ بغض وعداوت ہے جو اللہ تعالیٰ کیلئے ہو۔حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی بیمار کی مزاج پرسی کرے یا محض اللہ کیلئے اپنے بھائی کی زیارت کرے تو ایک پکارنے والا یہ آواز بلند کرتا ہے کہ تجھے مبارک ہو اور تیرا چلنا خوشگوار ہو تو نے جنت میں اپنا ٹھکانا بنالیا۔(ریاض الصالحین)

پانچواں خوش نصیب:

ورجل دعتہ امرأۃ ذات منصب وجمال فقال انی اخاف اللّٰہ۔

فرمایا وہ مرد خدا جیسے حرام کاری کی دعوت دی کسی ایسی عورت نے جو خوبصورت بھی ہے اور صاحب وجاہت وعزت بھی۔تو اس بندے نے کہا میں خدا سے ڈرتا ہوں (اس لئے یہ حرام کام میں نہیں کرسکتا) درحقیقت یہ بہت بڑی قربانی ہے کہ کسی کو کوئی

خوبصورت اور عزت والی عورت خود گناہ کی دعوت دے اور اس وقت یہ نوجوان اپنی خواہشات کو دباتے ہوئے اللہ کی رضا کی خاطر قربانی دیکر یہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اس لئے میں یہ حرام کاری زنا ہرگز نہیں کرسکتا تو ایسے نوجوان کو اس دن عرش کے سائے میں جگہ نصیب ہوگی جس دن عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

آج اس عورت کو بھی عرش کی سائے میں جگہ نصیب ہوگی:

حدیث پاک میں تو مرد کا ذکر ہے مگر اس میں عورت بھی شامل ہے اس لئے کہ خطاب مردوں کو ہوتا ہے جیسے۔**واقیمو الصلوۃ و آتو الزکوٰۃ واتمو الحج والعمرۃ للہ**۔ کہ یہاں خطاب مردوں کو ہے کہ نماز پڑھو، زکوۃ دواور حج عمرہ پورا کرو۔ مگر یہ خطاب عورتوں کو بھی شامل ہے حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ اگر کسی آدمی کو کوئی خوبصورت عزت والی عورت اپنی طرف بلائے اور یہ جواب میں کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں یہ حرام کاری میں نہیں کرسکتا اس کو عرش کے سائے میں جگہ نصیب ہوگی تو اسی طرح اگر کوئی مرد کسی عورت کو بلائے اور وہ جواب میں کہے کہ میں اللہ سے ڈرتی ہوں یہ حرام کاری زنا میں نہیں کرسکتی تو ایسی عورت کو بھی عرش کے سائے میں جگہ نصیب ہوگی۔ تو اس صورت میں حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ چاہے مرد ہو یا عورت ان میں سے جو بھی دوسرے کو اپنی طرف بلائے یعنی گناہ کی دعوت دے اور دوسرا جواب میں یہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اس لئے یہ حرام کاری مجھ سے نہیں ہوتی کیونکہ ایک دن مجھے اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونا ہے ذرے ذرے کا حساب دینا ہے، تو ایسے بندے کو چاہے مرد ہے یا عورت اس دن عرش کے سائے میں جگہ نصیب ہوگی کہ جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

انسان کے دو بڑے دشمن نفس و شیطان:

انسان کے دو بڑے دشمن ہیں ایک نفس امارۃ ہے جو انسان کو نافرمانی اور گناہوں

پر اکساتا ہے اور نفس کا علاج بھوکا رہنے میں رکھا ہے جیسے کہ ایک حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت نے ہزار سال تک نفس کو سردی اور آگ کی سزا دی اور پھر پوچھا کہ تو کون اور میں کون؟ تو نفس نے کہا کہ میں میں ہوں اور تو تو۔، پھر اللہ رب العزت نے ہزار سال تک نفس کو بھوک کی سزا دی پھر پوچھا کہ تو کون اور میں کون؟ تو نفس نے جواب دیا کہ اے اللہ تو تو ہے اور میں کچھ نہیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ نفس امارۃ کو ذلیل اور مغلوب کرنا ہو تو اسے بھوک کی سزا کبھی کبھی دینی چاہیے اس سے شہوت ٹوٹ جاتی ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نوجوانوں کو خطاب کر کے فرمایا (عام ہے نوجوان مرد ہو یا عورت) اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جو نکاح کرنے کی طاقت رکھتا ہے اسے چاہیے وہ نکاح کر لے پس یہ نکاح کرنا آنکھوں کو جھکانے اور شرمگاہ کی حفاظت کا (سب سے اہم اور بڑا) سبب ہے اور جو کوئی نکاح کی طاقت نہیں رکھتا تو اس پر لازم ہے کہ وہ کثرت سے روزے رکھے پس یہ روزے رکھنا اس کی شہوت کو توڑنے کا سبب ہے۔ نوجوانوں کو چاہیے حیاء و پاکدامن رہنے اور اپنے نفس امارۃ کو مغلوب کرنے کیلئے روزوں کا اہتمام کریں۔

دوسرا دشمن شیطان ہے جس نے قسم کھا کر کہا ہے کہ میں اولاد آدم کو ہر طرف سے حملے کر کے گمراہ کرتا رہوں گا۔ شیطان ہمہ وقت پیچھے لگا رہتا ہے اس لئے شیطان کو ادنی سے ادنی موقع بھی نہیں دینا چاہیے ورنہ شیطان کے پاس ایسے ایسے حربے اور نوارانی جال ہیں کہ پھر شیطان اس موقع فائدہ اٹھا کر وہی کچھ کرواتا ہے جس سے انسان کو بچنا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ترجمہ: بے شک یہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن بنا لو (یعنی شیطان کی اطاعت ہرگز نہ کرو ورنہ یہ تمہارا ازلی دشمن نہ تو تمہیں دنیا کا چھوڑے گا اور نہ آخرت کا بلکہ دنیا آخرت کو برباد کر کے اپنے ساتھ جہنم کا ایندھن بنائے گا۔

مرد کیلئے عورت ایک آزمائش:

عورت جب تک اپنے گھر میں رہتی ہے تو وہ ہر قسم کے فتنے سے محفوظ رہتی ہے اور مرد بھی محفوظ رہتے ہیں مگر جب عورت کا پہلا قدم بلا ضرورت شرعی، پابندیوں سے آزاد باہر نکلتا ہے تو شیطان کیلئے سب سے زیادہ آلہ کار بننے کی صلاحیت اسی میں ہوتی ہے۔اس لئے ایک حدیث پاک میں ارشاد فرمایا گیا کہ عورت جب نامحرم کے سامنے آتی ہے تو شیطان کے روپ میں آتی ہے (اور شیطان اسے مردوں کی نظر میں مزین کر کے دکھلاتا ہے اور پھر دونوں کے دلوں میں وساوس کا انبار لگا کر حملہ آور ہوتا ہے تاکہ کسی بھی طریقے سے انکو گناہ میں مبتلا کر دیا جائے ایک حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ماتر کت بعدی فتنۃ اضر علی الرجال من النسآء (متفق علیہ مشکوۃ)

میں نے اپنے بعد کوئی ایسا فتنہ نہیں چھوڑا جو مردوں کے حق میں عورتوں سے زیادہ نقصان دہ ہو (مشکوۃ) ایک دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **النسآء حبائل الشیطٰن** (مشکوۃ)

عورتیں شیطان کا جال ہیں۔مطلب یہ کہ شیطان اکثر عورتوں کی وجہ سے گناہ کرواتا ہے۔(بخاری، مسلم، مشکوۃ)

عورت کے فتنہ سے بچنے کی تاکید:

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ؐ نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کے فتنوں سے بچو، اس لئے کہ ابلیس (شیطان) بہت سمجھدار شکاری ہے اور وہ سب سے زیادہ کامیابی سے شکار عورتوں کے ذریعے سے کھیلتا ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا سبق آموز واقعہ:

ایک دفعہ زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کو گھر میں اکیلے دیکھا تو شیطان نے اس کے دل میں گناہ کا وسوسہ ڈلا۔ زلیخا جو خود بڑی خوبصورت عزت و وجاہت والی تھیں۔ خود اس نے حضرت یوسف علیہ السلام کو گناہ کی دعوت دی حضرت یوسف علیہ السلام بھی نہایت ہی حسین و جمیل بھرپور جوانی ہے طاقت وقوت ہے حالات بھی سازگار ہیں کوئی رکاوٹ بھی نہیں شیطان بھی وسوسے ڈال کر حملے کر رہا ہے اور زلیخا بھی گناہ کی دعوت دے رہی ہے مگر حضرت یوسف علیہ السلام نے جواب میں فرمایا (انی معاذ اللہ) میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، اس طرح حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے آپ کو گناہ سے بچا کر ہمارے لئے ایک عبرت کا نمونہ چھوڑ دیا جب حضرت یوسف علیہ السلام نے پاکدامنی کا مظاہرہ کیا تو اللہ رب العزت نے ایک عزت، تاج و تخت عطا فرمائی کہ مصر کے بادشاہ بنے اور دوسرا اللہ تعالیٰ نے ان کو نبوت سے سرفراز فرمایا۔

اسلئے حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلْحَیَائُ لَایَأْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ (متفق علیہ)

حیاء خیر ہی کی موجب ہوتی ہے

چھٹا خوش نصیب

وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَاتَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ (بخاری)

وہ آدمی جس نے اللہ کی راہ میں کچھ صدقہ کیا اور اس قدر چھپا کر دیا کہ گویا اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں کہ اس کا داہنا ہاتھ اللہ کی راہ میں کیا خرچ کر رہا ہے۔ اور

کس کو کیا دے رہا ہے: تو یہ چھٹا بھی وہ خوش قسمت انسان ہے جسکو اس دن عرش کے سائے میں جگہ نصیب ہوگی جس دن ساری انسانیت شدت گرمی کی وجہ سے پریشان ہوگی اور عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

صدقہ کیا ہے؟

کسی شخص کو غریب اور ضرورت مند سمجھ کر اعانت اور امداد کے طور ثواب کی نیت سے جو کچھ دیا جائے وہ شریعت کی اصلاح میں صدقہ کہلاتا ہے۔اس کے برخلاف اگر عقیدت اور تعلق و محبت کی وجہ سے اور اس کے تقاضے سے کسی اپنے بزرگ، دوست اور محبوب کی خدمت میں جو کچھ پیش کیا جائے وہ ہدیہ کہلاتا ہے۔ایک مومن بندہ جس طرح نماز، ذکر اور دیگر عبادات کے ذریعے سے اللہ رب العزت کا قرب حاصل کرتا ہے تو اسی طرح وہ زکوۃ، خیرات اور صدقات کے ذریعے اللہ رب العزت کا قرب حاصل کرتا ہے

صدقہ مومن کے لئے قیامت کے دن سائبان ہوگا۔

حضرت مرثد بن عبداللہ تابعیؒ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض اصحاب کرام نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات سنی ہے کہ قیامت کے دن مومن پر اس کے صدقے کا سائبان بن جائے گا۔ جو اس دن کی تپش اور تمازت سے اس کو بچائے گا۔(معارف الحدیث، (بحوالہ مسند احمد)

صدقہ کے بارے میں قرآنِ کا فرمان

(۱) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:۔

لن تنالوا البرّ حتیّٰ تنفقو مما تحبون و ما تنفقوا من شئی فان اللہ سمیع علیم (سورۃ آل عمران)

ترجمہ: ہرگز تم نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ اپنی وہ چیزیں (راہ خدا میں) خرچ نہ کرو جنہیں تم عزیز رکھتے ہو اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے ② دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے:

② یمحق اللہ الربوٰا ویربی الصدقات (البقرۃ):

اللہ رب العزت سود کو مٹا دیتا ہے جبکہ صدقات کو بڑھا دیتا ہے: اس آیت کریمہ کا لب لباب یہ ہے کہ سود سے مال گھٹتا ہے۔ جبکہ خیرات، صدقات سے مال بڑھتا ہے کم ہرگز نہیں ہوتا۔ ارشاد خداوندی ہے

③ من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا فیضعفہ لہ اضعافا کثیرا (سورۃ بقرۃ)۔

ترجمہ۔ کون ہے جو اللہ تعالی کو قرض حسنہ دے (اس کے بدلے اللہ تعالی) اس کو دگنا اجر کثیر عطا فرمائیں گے

④ ارشاد خداوندی ہے۔

ان تقرضوا اللہ قرضا حسنا یضعفہ لکم ویغفر لکم واللہ شکور حلیم (تغابن)

ترجمہ: اگر تم اللہ تعالی کو قرض حسنہ دو گے (تو اللہ تعالی اس کا اجر) دگنا کر کے دے گا اور اللہ تعالی تمہیں معاف کر دے گا اور اللہ تعالی بڑا قدر دان حلم والا ہے۔

⑤ وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ ھو خیرا و اعظم اجرا (سورۃ مزمل)

ترجمہ۔ اور جو کچھ تم نیک کام (خیرات، صدقات اللہ کی رضا کے لئے ثواب کی امید پر ذخیرہ بنا کر) آگے بھیجو گے، تو پاؤ گے وہ اللہ تعالی کے پاس

بہتر اور اجر عظیم کیساتھ۔

صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں بلکہ اضافہ ہوتا ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا کہ حضرت بتایئے کہ صدقہ کیا ہے؟ (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا کیا اجر وثواب ملنے والا ہے) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ چند در چند (یعنی جتنا کوئی اللہ کی راہ میں صدقہ کرے اس کا کئی گنا اس کو ملے گا) اور اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر بندہ کو اللہ تعالیٰ کا پیغام ہے کہ اے ابن آدم تو (میرے ضرورت مندوں پر) اپنی کمائی خرچ کر، میں اپنے خزانے سے تجھ کو دیتا رہوں گا (معارف الحدیث، ج ۴)

قیامت کے دن ایک شخص سے سوال ہوگا کہ مجھے کھلایا پلایا نہیں

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ قیامت کے دن اللہ رب العزت ایک شخص سے فرمائیں گے کہ تم نے مجھے کھلایا، پلایا اور پہنایا نہیں میری بیماری کا علاج نہیں کیا۔ وہ بندہ یہ سنکر حیران ہوکر پوچھے گا کہ اے رب العالمین آپ تو کھانے، پینے، پہنے اور بیمار ہونے سے پاک ہیں۔ تو جواب میں اللہ رب العزت فرمائیں گے کہ ہاں میں تو ان چیزوں سے پاک ہوں مگر آپ کے پڑوس اور آپ کے علم میں ایک شخص بھوکا، پیاسا، بے لباس اور بیمار تھا، اگر تم اس بھوکے کو کھلاتے، پیاسے کو پلاتے، ننگے کو پہناتے اور بیمار کا علاج کرواتے تو یہ ایسا ہی تھا کہ گویا تم نے مجھے کھلایا، پلایا، پہنایا اور میرا ہی علاج کیا ہے۔ اس سے صدقہ کی اہمیت خوب واضح ہوجاتی ہے کہ صدقہ کتنا بڑا عمل ہے۔

چھپا کر صدقہ کرنے والے اللہ کے دوست ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے۔ ان میں سے ایک وہ بھی ہے جو صدقہ اپنے داہنے ہاتھ سے دے اور اسے بائیں ہاتھ سے چھپائے۔ (مشکوۃ)

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ صدقہ ریا کاری، نام ونمود کیلئے نہ ہو اور نہ ہی کوئی دنیا وی غرض اسے وابسطہ ہو بلکہ اس صدقہ سے صرف اللہ رب العزت کی رضا مقصود ہو۔

صدقہ سے مصائب ٹل جاتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **الصدقۃ رد البلاء** کہ صدقہ کرنا بلاؤں اور مصائب کو ٹال دیتا ہے۔

ایک دوسری حدیث مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنے مالوں کو زکوۃ کے ذریعے سے محفوظ کرو۔ اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو اور مصائب کے طوفان کا مقابلہ دعا و تضرع سے کرو۔ (ابوداؤد)

صدقہ اللہ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ، صدقہ، اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت دفع کرتا ہے۔ (معارف الحدیث) اس حدیث مبارکہ میں صدقہ کی دو خاصیتیں بتلائی گئی ہیں:

① یہ کہ اگر بندے کی بڑی لغزش اور معصیت کی وجہ سے خدانخواستہ اللہ تعالیٰ کا غضب وغصہ اس کی طرف متوجہ ہو تو صدقہ اس کے غضب سے اس کی رحمت و رضاء کا مستحق بن جاتا ہے۔

(۲) دوسری خاصیت یہ بتلائی گئی کہ صدقہ آدمی کو بری موت سے بچاتا ہے (یعنی صدقہ کی برکت سے اس کا خاتمہ اچھا ہوتا ہے) دوسرا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ صدقہ اس طرح کی موت سے بچاتا ہے جس کو دنیا میں بری موت سمجھا جاتا ہے (معارف الحدیث)

ساتواں خوش نصیب

ورجل ذکر اللہ خالیاً ففاصت عیناہ

وہ بندہ خدا جس نے اللہ کو یاد کیا اور تنہائی میں اس کے آنسو بہہ پڑے۔

یہ ساتواں وہ خوش نصیب انسان ہے جسکو اس دن عرش کے سائے میں جگہ نصیب ہوگی جس دن انسانیت بڑی پریشانی میں ہوگی نفسانفسی کا عالم ہوگا کوئی دوسرے کے لئے کام نہیں آئے گا اور عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں بھی عرش کے سائے میں جگہ نصیب فرمائے)

انسان کے اوپر تین کیفیات

خوف وخشیت اور ہیبت دراصل قلبی کیفیات کا نام ہے۔انسان کے دل پر جو کیفیات طاری ہوتی ہیں۔اس کے اثرات تین طرح کے پڑتے ہیں۔مثلاً جب دل میں خوشی کی کیفیت ہوتو چہرے پر بشاشت ظاہر ہوتی ہے اور بعض دفعہ ایسی کیفیت اس کے اوپر طاری ہوتی ہے کہ اس کے اثر سے وہ ہنستا اور مسکراتا ہے۔اسی طرح جب دل میں حزن وملال اور غم ہوتو بھی اس کے اثر سے روتا ہے اور اسکی آنکھوں سے آنسو گر جاتے ہیں اور بالکل اسی طرح جب دل پر خشیت اور کیفیت طاری ہوتی ہے۔جسم پر اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے کہ سارے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔(سات خوش نصیب)

اللہ تعالیٰ کو دو قطرے بہت پسند ہیں۔

حضرت ابوامامہ باھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کرتے

ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو قطرے اور نشانوں سے زیادہ اور کوئی چیز محبوب نہیں ہے۔

① ایک آنسو کا قطرہ جو اللہ کے خوف سے گرتا ہے۔

② وہ خون کا قطرہ جو اللہ کے رستے میں بہا ہو۔

اور دو نشانوں میں سے

① ایک نشان وہ ہے جو اللہ کے راستے میں پہنچے اور

② دوسرا نشان وہ ہے جو اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی کرتے ہوئے لگے۔ (ترمذی)

اللہ تعالیٰ بندے کو کیسے یاد کرتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یقول اللہ : انا عند ظن عبدی بی و انا معہٗ اذا ذکرنی فأن ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسہ وان ذکرنی فی ملأ ذکرتہ فی ملا خیر منھم و ان تقرب الی شبرا تقربت الیہ ذراعاً فان تقرب الی ذراعاً تقربت الیہ باعا و ان اتانی یمشی اتیتہ ھرولۃ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے سے اپنے متعلق گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں، جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے پاس ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے اکیلے میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اکیلے میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجھے جماعت میں یاد

کرتا ہے تو میں اس کو ایسی جماعت میں یاد کرتا ہوں جو اس (بندہ کی) جماعت سے بہتر ہوتی ہے، اگر کوئی بندہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوجاتا ہوں، اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر اس کے قریب ہوجاتا ہوں، اور اگر وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔

فائدہ یہاں حدیث میں اللہ تعالیٰ کے آنے کا مطلب اللہ کی رحمت کا آنا اور اللہ کا اس بندے کی طرف بندے سے زیادہ متوجہ ہونا ہے (اللہ اعلم)

دنیا و آخرت میں خوبیوں کے مالک کون ہیں؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(اربع من اعطیھن فقد اعطی خیر الدنیا والاخرۃ قلبا شاکرا و لسانا ذاکرا و بدنا علی البلاء صابرا و زوجۃ لا تبغیہ حوبا فی نفسھا و مالہ (طبرانی)

ترجمہ چار خصلتیں ایسی ہیں جو جس شخص کو عطا کی گئیں تو بلاشبہ اس کو دنیا اور آخرت کی خوبی عطا کی گئی ① شکر کرنے والا دل ② ذکر کرنے والی زبان ③ مصیبت پر صبر کرنے والا بدن ④ ایسی بیوی جو اپنے بدن اور خاوند کے مال میں گناہ کی مرتکبہ نہ ہو۔

اللہ کے خوف سے رونے والا جہنم میں نہیں جائے گا۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی ہیبت سے جس بندہ مومن کی آنکھوں سے کچھ نکلیں، اگرچہ وہ مقدار میں بہت کم مثلاً مکھی کے سر کے برابر ہوں، پھر وہ آنسو بہہ کر اس کے چہرے پر پہنچ جائیں تو اللہ تعالیٰ اس چہرے کو دوزخ کی آگ کے لئے حرام فرمادیں گے۔(معارف الحدیث)

اللہ کے یہاں آنسو کی قدر و قیمت

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی امت میں کوئی ایسا بھی ہے جو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہو جائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں، (ہے وہ) جو اپنے گناہوں کو یاد کر کے روتا ہو(ریاض الصالحین)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک اہم دعا

بعض کتابوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک دعا منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر و بیشتر یوں دعا کرتے تھے۔

اے اللہ! مجھ کو ایسی دو آنکھیں عطا فرما جو آپ کے خوف سے خوب رونے والی ہوں اور خشیت الٰہی کے آنسوؤں سے دل کو شفاء دینے والی ہوں اس سے پہلے کہ آنسو (جہنم کے عذاب سے) خون ہو جائیں اور داڑھیں انگارے ہو جائیں(شرح ریاض الصالحین)

فائدہ: اللہ رب العزت کا ذکر کرنا ہی اتنا بڑا بابرکت عمل ہے کہ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جنت میں جانے کے بعد کسی چیز کی تمنا اور آفسوس نہیں رہے گا بجز دو چیزوں کے۔ایک شہادت کی موت کی تمنا کرے گا(جو بہت بڑی دولت ہے)دوم دنیا کی اس وقت اس گھڑی کی تمنا اور افسوس میں رہے گا جو اللہ رب العزت کے ذکر کے بغیر گزری ہو:(اللہ رب العزت کو تنہائی میں اس طرح یاد کرنا کہ جس ذکر کے ساتھ آنکھوں سے آنسو بہہ پڑیں تو

ایسے چہرے پر جہنم کی آگ حرام ہوجاتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جس نے اللہ رب العزت کو تنہائی میں یاد کیا پھر اسکے آنسو بہہ پڑیں تو ایسے شخص کو عرش کے سائے میں جگہ نصیب ہوگی۔۔عزیز دوستو، فانی دنیا پر دھوکا ہرگز نہ کھائیں موت کسی بھی وقت اچانک آئے گی۔اسلئے یہ ساری صفات ہم اپنے اندر پیدا کرنے کی پوری کوشش کریں:اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو قیامت والے دن اپنے فضل وکرم سے عرش کے سائے میں جگہ نصیب فرمائیں جس دن عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔آمین)

یہ عورت جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہوجائے

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اذا صلت المراۃ خمسها و صامت شهرها و حفظت فرجها و اطاعت زوجها فیل لها ادخلی الجنۃ من ای ابواب الجنۃ شئت (رواہ احمد و حبان و طبرانی)

ترجمہ: جب عورت پانچ نمازیں پڑھا کرے، رمضان کے روزے رکھا کرے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی فرمابرداری کرے تو اس سے کہا جائے گا کہ جنت کے دروازوں میں سے جس سے چاہو داخل ہوجاؤ۔

جنت کی عورتیں یہ ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(الا اخبر کم بر جالکم فی الجنۃ قلنا بلی یا رسول اللہ قال

النبی فی الجنۃ والصدیق فی الجنۃ والرجل یزوراخاہ فی ناحیۃالمصر لا یزورہ الا للہ فی الجنۃ الا اخبر کم بنسائکم فی الجنۃ قلنا بلی یا رسول اللہ قال : کل و دود و لود اذا اغضبت او اسیئی الیھا او غضب زوجھا قالت : ھذہ یدیک لا اکتحل بغمض حتی ترضیٰ

ترجمہ: میں تمہیں جنت کے مردوں کے متعلق اطلاع نہ کروں؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی بھی جنت میں جائے گا صدیق بھی جنت میں جائے گا اور وہ شخص بھی جنت میں جائے گا جو اپنے (مسلمان) بھائی کی ملاقات کیلئے سفر کر کے شہر کے کسی کونے میں جائے اور اس سے صرف اللہ کی رضا کیلئے ملاقات کرے یہ بھی جنت میں جائے گا۔میں تمھیں تمھاری جنت کی عورتوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اپنے خاوند سے محبت کرنے والی (بیوی) زیادہ بچے جننے والی ، جب اس کو ناراض کیا جائے یا اس سے براسلوک کیا جائے یا اس کا خاوند ناراض ہوتو وہ عورت یہ کہے کہ میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے بس اس وقت تک نہیں سوؤں گی جب تک کہ تو راضی نہیں ہوجاتا۔(طبرانی)

جو بڑے گناہوں سے بچے گا جنت اس کا ٹھکانہ ہوگا۔

جو شخص کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے صغیرہ گناہ نیک اعمال سے معاف ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشادفرماتے ہیں۔

(ان تحتنبوا کبائر ماتنھون عنہ نکفر عنکم سیا تکم وندخلکم مدخلا کریما (سورۃ النساء)

ترجمہ: اگر تم بڑے گناہوں سے بچتے رہو تو ہم تمھاری خفیف برائیاں تم سے دور کر دیں گے اور ہم تم کو ایک معزز جگہ میں داخل کریں گے (یعنی جنت) (حدیث) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

(من و قاہ اللہ شر مابین لحییہ و شر مابین رجلیہ دخل الجنہ (ترمذی وقال حدیث حسن)

ترجمہ: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے زبان کے شر سے اور شرمگاہ کے شر سے محفوظ کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

ایک شخص نے کہا کہ اگر میں جنتی نہیں ہوں تو بیوی کو طلاق ہے۔اس پر عجیب واقعہ

ایک شخص نے کہا کہ اگر میں جنتی نہیں ہوں تو بیوی کو طلاق ہو۔تو اب کسی کو کیا پتہ کہ میں جنتی ہوں یا نہیں یہ تو مرنے کے بعد ہی پتا چلے گا کہ کون جنتی ہے اور کون جہنمی ہے۔تو اس نے علمائے کرام سے پوچھا کہ میں نے یہ قسم کھائی ہے کہ اگر میں جنتی نہیں ہوں تو بیوی میرے اوپر حرام ہے۔تو اس مسئلے کا حل کیا ہے؟ تو علمائے کرام نے فتویٰ دیا کہ اس کی بیوی کو طلاق ہوگئی ہے۔ یہ سننے کے بعد وقت کے امام،امام شافعیؒ نے علماء سے فرمایا کہ آپ ذرا صبر کرلیں میں اس شخص سے اکیلے میں ایک بات پوچھتا ہوں۔ چنانچہ اس شخص کو مجلس سے علیحدہ کر کے اکیلے میں پوچھا کہ آپ یہ بتائیں کہ جب سے آپ نے ہوش سنبھالا ہے اس وقت سے لیکر اب تک آپ سے زنا تو نہیں ہوا ہے؟ اس آدمی نے قسم کھا کر کہا کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے اس وقت سے لیکر اب

تک میں نے زنا کا ارتکاب نہیں کیا ہے۔تو یہ پوچھنے کے بعد امام شافعیؒ نے فتویٰ دیا کہ اس کی بیوی کو طلاق نہیں ہوئی ہے۔مجلس میں موجود علماء کرام نے حیران ہو کر پوچھا کہ وہ کیسے؟ تو امام شافعیؒ نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھ کر سنائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وامامن خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الھوٰی فان الجنۃ ھی الماوٰی (سورۃ النازعات)

ترجمہ اور جو شخص (دنیا میں) اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا ہوگا اور نفس کو (حرام) خواہش سے روکا ہوگا تو اس کا ٹھکانہ جنت ہوگا) ۔۔تو امام شافعی نے اس آیت سے استدلال کر کے فرمایا کہ دیکھیں اس آیت کے اندر اللہ رب العزت نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے اور حساب و کتاب سے ڈرا اور پھر اپنے نفس کو حرام خواہشات یعنی زنا سے روکا تو ایسے شخص کا ٹھکانہ جنت ہی ہوگا ۔تو اس شخص نے زنا کا ارتکاب نہیں کیا اسلئے یہ یقیناً جنتی ہے اور یہ اپنے قسم میں سچا ہے جسکی وجہ سے اسکی بیوی کو طلاق نہیں ہوئی ہے۔

شرمگاہ کی حفاظت اور پاکدامنی سے دنیا میں صلہ ملنے پر چند واقعات

① شرمگاہ کی حفاظت کرنے سے دعا قبول ہو کر غار کا منہ کھل گیا۔

(حدیث) مبارکہ میں بنی اسرائیل کے تین آدمیوں کا واقعہ منقول ہے کہ ایک سفر کے دوران سخت بارش شروع ہوگئی جس سے بچنے کیلئے وہ ایک غار میں داخل ہوئے، اللہ رب العزت کی شان کہ طوفانی بارش کی وجہ سے ایک بڑی چٹان لڑھکتی ہوئی غار کے منہ پر آپڑی جس سے غار کا منہ بند ہوگیا۔ چٹان اتنی بڑی تھی کہ تینوں مل کر زور لگا کر بھی نہ ہلا سکے۔ باہر نکلنے کا راستہ بالکل نہیں تھا اب تینوں کو اپنی موت سامنے کھڑی نظر آئی۔ اس پریشانی وغم اور خوف کی حالت میں تینوں نے فیصلہ کیا کہ اپنی زندگی کا کوئی مقبول عمل اللہ رب العزت کی بارگاہ میں پیش کر کے نجات کی دعا مانگیں۔ ایک نے کہا اے اللہ میں نے ماں باپ کی بہت خدمت کی۔ میں بکریوں کو چراتا جب گھر آتا تو بکریوں سے دودھ دوہ کر پہلے ماں باپ کو پیش کرتا پھر اپنی بیوی بچوں کو دیکر سویا کرتا تھا ایک رات جب میں دودھ لیکر حاضر ہوا تو ماں باپ سو چکے تھے۔ میں نے جگانا مناسب نہیں سمجھا اور دودھ ہاتھ میں لیکر سرہانے کھڑا انتظار کرتا رہا کہ جب آنکھ کھولیں تو دودھ پیش کروں گا۔ یہاں تک کہ صبح ہوگئی اے اللہ اگر میرا یہ عمل آپ کے ہاں قبول ہو چکا ہے تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما۔ چنانچہ چٹان ایک تہائی سرک گئی تاہم ابھی نکلنے کا راستہ نہ بنا تھا۔

دوسرے نے کہا اے اللہ میری چچا کی بیٹی جو بڑی خوبصورت تھی اور میں اس پر عاشق تھا۔ چونکہ میں بھرپور جوانی میں تھا تو مین نے کئی مرتبہ حیلے بہانے بنا کر اس

سے اپنی خواہش پوری کرنے کا مطالبہ کیا مگر وہ تقیہ نقیہ پاک صاف رہی۔ اور زنا جیسے کبیرہ گناہ اور بری حرکت سے دور رہی۔ ایک مرتبہ تنگدستی کے حالات سے مجبور ہو کر وہ مجھ سے قرض لینے آئی تو میں نے ایک سو بیس دینار اس شرط پر دینے کا وعدہ کیا کہ وہ میری خواہش پوری کرے گی تو وہ حالات کی مجبوری کی وجہ سے تیار ہو گئی۔ پھر جب میں جماع کیلئے اس کے قریب آیا تو وہ کانپنے لگی اور کہا اللہ سے ڈر اس مہر کو نہ توڑ۔ تو اس کے یہ الفاظ مجھ پر بجلی بن کر گرے۔ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا خوف طاری ہو گیا میں نے اسے پیسے بھی دے دیئے اور برائی بھی نہ کی۔ اے اللہ اگر میرا یہ عمل آپ کے ہاں مقبول ہے تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما چنانچہ چٹان دوسری تہائی سرک گئی مگر پھر بھی نکلنے کا راستہ نہیں بن سکا۔ تیسرے نے کہا کہ اے اللہ میرا ایک مزدور، مزدوری لئے بغیر کسی وجہ سے ناراض ہو کر چلا گیا۔ میں نے اس کے پیسوں سے بکری خریدی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بھرپور بکریوں کا ریوڑ بن گیا۔ کافی مدت کے بعد وہ اپنی مزدوری لینے آیا تو میں نے کہا کہ یہ سارا ریوڑ آپ کا ہے۔ اس نے کہا کہ میں ایک غریب آدمی ہوں مذاق نہ کرو میری مزدوری دے دو۔ اگر میں چاہتا تو اس کی مزدوری دیکر بکریوں کا ریوڑ اپنے پاس رکھ سکتا تھا مگر اے پروردگار عالم میں نے ایسا نہیں کیا بلکہ کہا کہ آپ کی مزدوری سے بکریوں کو خریدا جس سے یہ بھرپور ریوڑ بن چکا ہے۔ یہ آپ کا ہے آپ لے جائیں۔ چنانچہ وہ خوشی خوشی بکریوں کو لے کر چلا گیا۔ اے اللہ تعالیٰ اگر میرا یہ عمل آپ کے ہاں مقبول ہے تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرمایئے۔ چنانچہ چٹان مزید ہٹ گئی اور یہ تینوں دوست غار سے باہر نکل آئے۔ اس واقع میں ہمارے عنوان سے متعلق دوسرے آدمی کا عمل ہے جس نے خوف خدا کی وجہ سے ایک خوبصورت لڑکی پر قدرت کے باوجود گناہ کو چھوڑ دیا اور اس

کا یہ عمل اللہ رب العزت کے ہاں قبولیت پا گیا۔ جب وہ غار میں پھنس گیا تو اس نے اس عمل کو بارگاہ خداوندی میں پیش کر کے نجات کی دعا کی اور وہ دعا قبول ہوگئی۔ یوں اسکو نجات مل گئی۔ (بخاری، مسلم)

❷ شرمگاہ کی حفاظت پر ایک نوجوان کا ایک پاکدامن مجبور عورت کو معاف کر کے تحریر شدہ رجسٹر کا گناہوں سے خالی ہونے کا عجیب واقعہ:

علامہ یافعیؒ نے الترغیب والترھیب میں ایک واقعہ تحریر فرمایا ہے کہ ایک نوجوان جب بھی کسی گناہ کا ارتکاب کرتا تو اس کو ایک کاپی میں نوٹ کر کے لکھتا تھا۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک عورت نہایت غریب۔ اس کے بچے تین دن سے بھوکے تھے۔ بچوں کی پریشانی برداشت نہیں کر سکی تو اس نے اپنے پڑوسی سے ایک عمدہ ریشم کا جوڑا آدھار لیا اور اسے پہنکر نکلی تو اس نوجوان نے دیکھ کر اپنے پاس بلایا۔ جب اس نوجوان نے اس کے ساتھ بدکاری کا ارادہ کیا تو عورت روتی ہوئی تڑپنے لگی اور کہا کہ میں کوئی فاحشہ، زانیہ عورت نہیں ہوں۔ میں بچوں کی پریشانی کی وجہ سے اس طرح نکلی ہوں۔ جب تم نے مجھے بلایا تو مجھے خیر کی امید ہوئی۔ اس نوجوان نے کچھ درہم اور روپے دیکر اسے جانے دیا اور خود رونے لگا اور اپنی والدہ سے آ کر سارا واقعہ سنا دیا اسکی والدہ اسکو ہمیشہ معصیت اور برے کاموں سے منع کرتی تھی۔

آج یہ خبر سن کر بہت خوش ہوئی اور کہا کہ بیٹا تو نے زندگی میں یہی ایک نیکی کی ہے اسکو بھی اپنی کاپی میں نوٹ کر لے۔ بیٹے نے کہا کہ کاپی میں اب کوئی جگہ باقی نہیں ہے۔ تو والدہ نی کہا کہ کاپی کے کسی حاشیہ پر نوٹ کر لے۔ چنانچہ حاشیہ پر نوٹ کر لیا اور نہایت غمگین ہو کر سو گیا۔ جب بیدار ہوا تو دیکھا کہ پوری کاپی سفید اور صاف کاغذوں کی ہے، کوئی

چیز لکھی ہوئی باقی نہیں رہی ہے۔صرف حاشیہ پر آج کا واقعہ جو نوٹ کیا تھا وہی باقی ہے اور کاپی کے اوپر کے حصّے میں یہ آیت لکھی ہوئی تھی۔**ان الحسنات یذھبن السایات**

ترجمہ: بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں: اس کے بعد اس نوجوان نے ہمیشہ کیلئے توبہ کی اور اس پر قائم رہ کر مرا۔(الترغیب والترہیب)

۳ ایک لوہار کا اپنے ہاتھ سے بغیر کسی سہارے کے لوہے کو آگ میں ڈالکر پکڑنے کا واقعہ:

ایک لوہار کے ہمسائیگی میں ایک عورت کو بھوک لگی تو اس نے لوہار سے کہا کہ خدا کے لئے مجھے کھانا کھلا دو۔تو لوہار نے گناہ کا مطالبہ کیا وہ چلی گئی۔دوسرے دن پھر ایسا ہی ہوا، تیسرے دن پھر آکر کھانے کا طلب کیا مگر اس نے پھر گناہ کا مطالبہ کیا پھر یہ امانتدار اور پاکدامن عورت چلی گئی (جبکہ یہ ایک آزمائش تھی) چوتھے دن پھر آکر کھانے کا مطالبہ کیا تو لوہار نے کھانا سامنے رکھا، عورت نے پوچھا کہ یہ کھانا اللہ کے لئے ہے یا کوئی مقصد ہے۔تو لوہار نے کہا کہ اللہ کی رضا کے لئے ہے۔تو اس عورت نے کھانا کھانے کے بعد دعا کی کہ اے اللہ تو اس پر دنیا وآخرت میں آگ کو حرام کر دے۔چنانچہ اسکی دعا قبول ہوگئی۔اب میں براہ راست لوہے کو آگ میں ڈال کر پکڑتا ہوں تو میرا ہاتھ جلتا نہیں۔

۴ شرمگاہ کی حفاظت پر ایک نوجوان سے دور تک خوشبو جانے کا عجیب واقعہ:

ایک حسین جمیل نوجوان کپڑے والی دوکان میں کام کرتا تھا۔ایک مرتبہ ایک

بوڑھی عورت نے کپڑے خریدے اور نوجوان کے والد سے کہا کہ اس نوجوان کو میرے ساتھ بھیجے جو کپڑے پسند آئے انکی قیمت لیکر آئے گا۔ چنانچہ وہ لڑکا اس کے ساتھ اس کے گھر گیا۔ تو دیکھا کہ ایک خوبصورت لڑکی پلنگ پر بیٹھی ہے اور خدمت کرنے والیاں اردگرد کھڑی ہیں جب اس لڑکی نے اس نوجوان کو دیکھا تو فریفتہ ہوگئی اور اپنی خواہش پورا کرنے کا مطالبہ کیا۔ مگر یہ برابر انکار کرتا رہا۔ تو لڑکی نے کہا کہ یا تو آپ کو میری خواہش پوری کرنی ہوگی یا پھر آپ کی جان کا خاتمہ کردیا جائے گا۔ تو نوجوان نے کہا کہ مجھے واش روم جانے دو۔ چنانچہ وہ واش روم گیا اور بڑا پیشاپ کر کے اپنے آپ کو گندہ آلودہ کر کے نکل آیا۔ تو جیسے ہی لڑکی نے دیکھا تو حکم دیا کہ یہ پاگل ہے اور اس سے بدبو آرہی ہے اسے فوراً گھر سے نکال دو: یوں وہ گناہ سے بچ کر نکل آیا اور نہر میں جاکے غسل کرلیا۔ تو جب رات کو سو گیا تو خواب میں دیکھ رہا ہے کہ اللہ رب العزت فرشتوں سے فرمارہے ہیں کہ دیکھو میرے بندے نے میری محبت میں گناہ سے بچنے کیلئے کیا عجیب تدبیر اختیار کی ہے۔ یہ جنت کی خوشبو لے کر اسے لگادو۔ چنانچہ کیا دیکھ رہا ہوں کہ آسمان سے دو فرشتے میرے پاس آئے اور مجھے خوشبو لگادی۔ تو جب صبح ہوگئی تو یقینا میرے جسم سے خوشبو جاری تھی آپ نے دیکھا کہ اس نوجوان نے زنا سے بچنے کیلئے کیا عجیب تدبیر اختیار کی مگر اللہ رب العزت کی قدر دانی دیکھئے کہ دنیا میں جنت کی خوشبو لگادی جسکی خوشبو لوگ دور دور تک محسوس کرتے تھے۔

۵ ایک طالب علم کا آگ کے شمع پر انگلی رکھ کر گناہ سے بچنے کا عجیب واقعہ:

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک طالب علم اندھیری رات ایک مسجد میں مطالعہ میں مصروف تھا کہ سخت طوفانی بارش سے بچنے کے لئے ایک راہ گزر لڑکی مسجد میں داخل

ہوئی۔ جب طالب علم نے دیکھا تو اس سے کہا کہ مسجد کے اس کونے میں بیٹھ کر ذکر میں مشغول ہو جائے۔ اب لڑکی دل میں ڈر اور خوف کے مارے دعائیں کر رہی ہے کہ میں جوان خوبصورت ہوں اور یہ طالب علم بھی جوان ہے۔ رات اندھیری، کوئی ہے بھی نہیں آج ضرور میری عزت کو پامال کر دیا جائے گا: چنانچہ لڑکی کیا دیکھتی ہے کہ طالب علم اپنے مطالعہ میں مصروف ہے اور بار بار اپنی انگلی کو شمع پر جلانے کی کوشش کر رہا ہے، تو جب بارش تھم گئی۔ طالب علم نے لڑکی سے کہا کہ اب فضا صاف ہو گئی ہے۔ آپ جائیں کیونکہ صبح کا وقت ہونے والا ہے، مسجد میں لوگ آ کر ہمیں یوں اکیلے دیکھیں تو بدگمانی میں مبتلا نہ ہوں۔ تو لڑکی نے کہا کہ میں تب جاؤں گی کہ آپ یہ بتائیں کہ آپ بار بار اپنی انگلی شمع پر رکھ کر جلانے کی کوشش کیوں کر رہے تھے؟ تو طالب علم نے جواب دیا کہ شیطان بار بار میرے دل میں گناہ کا وسوسہ ڈال رہا تھا کہ اندھیری رات، خوبصورت جوان لڑکی اور کسی کو پتہ بھی نہیں چلے گا، موقع سے فائدہ اٹھالے۔ تو میں اپنی انگلی آگ پر رکھ کر اپنے آپ سے کہتا کہ (دیکھ زنا بڑا گناہ ہے اگر تم نے یہ گناہ کر لیا تو تجھے جہنم کی آگ میں جلنا پڑے گا) اگر تو اس آگ کو برداشت کر سکتا ہے تب تو گناہ کر لے، اگر نہیں برداشت کر سکتے تو پھر گناہ سے بچ کیونکہ زنا پر ملنے والی سزا جہنم کی آگ جو دنیا کی آگ سے ستر گناہ زیادہ سخت ہے: جب دنیا کی یہ آگ برداشت نہیں تو بھلا جہنم کی آگ کیسے برداشت ہو گی۔ لڑکی یہ سن کر چلی گئی اور گھر پہنچتے ہی والدین سے سارا واقعہ عرض کیا اور پھر کہا کہ ابھی ابھی جائیں فلاں مسجد میں جو طالب علم مطالعہ میں مصروف ہے اسے دیکھ لیں۔ پس اگر میری شادی ہو گی تو اسی نیک متقی، پاکباز طالب علم کے ساتھ ہو گی ورنہ میں شادی ہرگز نہیں کروں گی۔ چنانچہ اسکے والد صاحب گئے اس طالبعلم سے ملاقات کی اور پھر اپنی چاند جیسی بیٹی کا نکاح اس طالب علم کے ساتھ کر کے شادی کرا دی۔

سچ ہے کہ جو اللہ کیلئے قربانی دے کر گناہ اور حرام کاری سے بچے گا تو اللہ رب العزت اسکی قدردانی کرتے ہوئے حلال طریقے سے وہ نعمت نصیب فرمائیں گے۔

٦ ایک پاکدامن عورت کی دعا قبول ہونے پر قحط زدہ لوگوں پر خوب بارش برسنے لگی:

ایک دفعہ دہلی میں قحط سالی پڑ گئی، نہ پھل، نہ ہی فصلیں، لوگ روٹی کے لئے ترسنے لگے تو یہ مشورہ کیا گیا کہ ایک بڑے میدان میں مرد وعورتیں اور چھوٹے بچے بلکہ جانوروں تک جمع ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے سامنے خوب رو رو کر دعا مانگی جائی۔ چنانچہ سب میدان میں جمع ہوئے نماز استسقاء پڑھی گئی اس کے بعد خوب رو رو کر دعا کی گئی مگر دور دور تک بھی کہیں بادل اور بارش کے آثار نظر نہ آئے۔ سخت گرمی معصوم بچے تڑپنے لگے۔ جانور بھی پانی کو ترسنے لگے۔ لوگوں کا رو رو کر برا حال ہو گیا۔ صبح سے عصر تک یہ عمل جاری رہا مگر امید کی کرن نظر نہ آئی۔ جس وقت لوگ دعا مانگتے ہوئے خوب گریہ و زاری میں مصروف تھے تو ایک مسافر نوجوان اس میدان کے قریب سے گزرا۔ اس نے اونٹ کی مہار پکڑی ہوئی تھی خود پیدل چل رہا تھا جبکہ اونٹ پر کوئی پردہ نشیں عورت سوار تھی۔ اس نے اتنے لوگوں کو آہ و زاری کرتے دیکھا تو اونٹ ایک جگہ روکا اور قریب کے لوگوں سے صورت حال معلوم کرنے کے بعد اپنے اونٹ کے قریب آیا اور دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے۔ ابھی ہاتھ نیچے نہیں آئے تھے کہ خوب چھم چھم بارش برسنے لگی۔ ایک عالم نے اس نوجوان سے پوچھا کہ آپ کتنے خوش نصیب اور مستجاب الدعوات انسان ہیں۔ تو اس نوجوان نے جواب دیا کہ درحقیقت اونٹ پر سوار میری والدہ ہیں۔ میں نے اپنی والدہ کی چادر کا ایک ٹکڑا پکڑ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ اے پروردگار عالم یہ میری نیک، پاکدامن والدہ ہیں آپ کو ان کی پاک دامنی

کا واسطہ دیتا ہوں کہ اپنے بندوں پر رحم کا معاملہ فرما کر بارش برسا دیجیے۔ ابھی میرے ہاتھ نیچے بھی نہیں آئے تھے کہ بارش شروع ہوگئی۔ معلوم ہوا کہ پاکدامنی اللہ رب العزت کے ہاں اتنا مقبول عمل ہے۔ کہ اگر اس کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر کے دعا کی جائے تو پروردگار دعاؤں کو رد نہیں فرماتے آپ نے دیکھا کہ پاکدامنی کتنا بڑا عمل ہے کہ ایسے لوگوں کی دعا بھی اللہ رد نہیں فرماتے (حیاء اور پاکدامنی)

۷ پاکدامنی پر نصرت خداوندی کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو تاج وتخت نصیب ہوا:

حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں نے کنویں میں ڈال دیا تو ایک قافلے والوں کا وہاں سے گزر ہوا۔ انہوں نے اسے نکال لیا اور غلام بنا کر مصر میں لا کر بیچ دیا۔ لڑکپن کی عمر تھی۔ مصر میں ان کا کوئی رشتہ دار یا کوئی دوست و مددگار نہیں تھا بظاہر بالکل بے سہارا تھے۔ وقت کے ساتھ جب جوانی کی عمر کو پہنچے، بھرپور جوانی، طاقت و قوت ہے تو عزیز مصر کی بیوی زلیخا نے (جو بڑی حسین وجمیل وقت کی ملکہ تھی، حالات سازگار، کوئی رکاوٹ نہیں) ان کو اپنی خواہش پوری کرنے اور گناہ کی دعوت دی مگر حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا (انی معاذ اللہ) کہ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اور بھاگ نکلے۔ زلیخا نے حیلے بہانوں سے اسے جیل بھجوا دیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جیل کی مشقتیں اور صعوبتیں سالہا سال تک برداشت کرتے رہے۔ پھر وہ وقت بھی آیا کہ اللہ رب العزت کی رحمت ایسی متوجہ ہوئی کہ جیل سے باعزت رہا ہو گئے اور مصر کے خزانوں کے والی بن گئے۔ پھر کچھ عرصے بعد عزیز مصر بن گئے۔ پاکدامنی کا ایسا نقد انعام ملا کہ چند سال پہلے غلام مگر آج پاکدامنی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تاج انکے قدموں میں ڈال دیا اور ایسی عزت ملی کہ ماں باپ اور بھائی سب سجدہ ریز

ہوئے اور پھر نبوت عطا ہوئی ۔جس سے معلوم ہوا کہ جو شخص بھی جس دور اور جس زمانے میں بھی حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح تقویٰ اور پاکدامنی کی زندگی گزارے گا اللہ تعالیٰ اس کے سر پر عزتوں کے تاج سجائے گا۔

۸ دشمن کا راستے میں نوجوان لڑکیوں کو کھڑا کرنا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا اپنی نظر کی حفاظت کرتے ہوئے دشمن کا علاقہ فتح کرنا:

ایک دفعہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین کا لشکر دشمن سے لڑنے کے لئے روانہ ہوا کہ اطلاع آئی کہ دشمن نے مجاہدین اور صحابہ کرام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان خراب کرنے کیلئے راستے میں نوجوان لڑکیوں کو کھڑا کر دیا ہے تا کہ مسلمان ان خوبصورت لڑکیوں کو دیکھ کر انکی طرف مائل ہوں۔مگر یہ اطلاع آنے کے بعد امیر لشکر نے اللہ رب العزت کا یہ پیغام پڑھ کر سنایا (**قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم**) کہ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اپنی امت سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہوں کو جھکالیں ۔یہ آیت سننے کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دشمن کے علاقہ سے گزرتے ہوئے اپنی نظروں کی ایسی حفاظت کی کہ راستے میں ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کیلئے کھڑی کی گئی لڑکیوں کو یہ کہنا پڑا کہ یہ کوئی انسان تھے یا کوئی اور مخلوق کہ ہم نے اپنے آپ کو اتنا بنا سجا کر پیش کیا مگر کسی ایک نے بھی ہماری طرف نہ دیکھا ایسے لوگوں سے لڑنا ہمارے نصاریٰ کے بس کا کام نہیں۔چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دشمن کا علاقہ فتح کر کے جب واپس لوٹ آئے تو انسے دشمن کے شہر اور مکانات کے حوالے سے پوچھا گیا کہ کیسے تھے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا کہ ہم اس شہر سے گزر گئے ہم نے وہاں کے در و دیوار کو بھی نہ دیکھا کیونکہ ہمیں یہ آیت پڑھ کر حکم دیا گیا تھا کہ نصاریٰ نے راستے میں خوبصورت نوجوان لڑکیوں کو کھڑا

کر کے ایمان خراب کرنے کی سازش سوچی ہے۔ مگر خبر دار اللہ فرماتے ہیں کہ ایمان والوں کو کہدو کہ وہ اپنی نگاہ کو نیچے رکھیں۔ تو ہم نے اوپر دیکھا ہی نہیں اسلئے دشمن کا علاقہ تو فتح کر لیا مگر ہمیں وہاں کے مکانات اور شہر کے در و دیوار کے حوالے سے کچھ پتہ نہیں چلا (سبحان اللہ)

۹ نفسانی خواہش سے بچنے پر عجیب واقعہ

فقیہ رحمۃ اللہ حکایت کرتے ہیں کہ بنی اسرئیل میں ایک عابد شخص تھا جو بہت ہی حسین وجمیل تھا۔ اپنے ہاتھوں زنبیل بناتا اور اسے فروخت کر کے بسر اوقات کرتا تھا۔ ایک دن بادشاہ کے دروازے پر سے گزرا۔ بادشاہ کی بیوی کی خادمہ نے دیکھ کر ملکہ کو بتایا کہ باہر ایک بہت ہی خوبصورت آدمی ہے جو زنبیل بیچتا ہے۔ ملکہ نے حکم دیا کہ میرے پاس لے آؤ۔ اسے لایا گیا تو بس دیکھتے ہی لٹو ہو گئی۔ کہا اب آپ کو زنبیل بیچنے کی ضرورت نہیں پھر خادمہ سے کہا کہ تیل، خوشبو وغیرہ لے آؤ ہم اس سے اپنی خواہشات پوری کریں گی۔ عابد نے صاف انکار کر دیا کہ میں یہ گناہ کا کام ہرگز نہیں کر سکتا۔ ملکہ نے دروازے بند کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ آپ بھی یہاں سے نہیں جا سکتے۔ چنانچہ عابد نے کہا کہ تمہارے محل کے اوپر کوئی ضرورت کی جگہ ہے؟ ملکہ نے کہا کہ ہے۔ جب یہ اوپر آئے دیکھا کہ محل بہت اونچا ہے کوئی ایسی چیز بھی نہیں جس سے وہ لٹک کر نیچے اتر جائے۔ آخر اپنے نفس کو خطاب وعتاب کرنے لگے کہ تو ستر برس سے اپنے رب کی رضا کی طلب میں لگا ہوا ہے۔ آج تجھ پر ایک ایسا وقت آ گیا ہے جو تمہاری اس تمام تر محنت کو ضائع کر دے گا۔ پھر اپنے نفس سے کہنے لگا کہ اگر تو نے یہ گناہ کیا واللہ تجھ سے بڑا خائن بھی کوئی نہ ہوگا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بعد جب اس نے بلندی سے کود جانے کا تہیہ کر لیا تو اللہ رب العزت

نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ندا دی کہ جاؤ میرا بندہ معصیت اور میری ناراضگی سے بچنے کے لئے جان کی بازی لگا رہا ہے۔ جا اپنے پروں سے اس کو تھام لے اور اسے ذرا برابر تکلیف نہ ہو۔ چنانچہ جبرائیل علیہ السلام نے اپنا پر پھیلایا اسے پکڑ کر یوں زمین پر رکھدیا جیسے ایک مہربان باپ اپنے بیٹے کو رکھتا ہے۔ فرمایا عابد سیدھا گھر چلا گیا زنبیلیں وہیں رہ گئیں۔ بیوی نے پوچھا کہ زنبیلوں کی قیمت کہا ہے؟ کہنے لگا آج تو ان کا کچھ نہیں ملا۔ بیوی نے کہا کہ افطاری کس چیز سے کریں گے؟ عابد فرمانے لگے کہ آج رات یوں ہی کاٹ لیں گے۔ پھر کہا کہ اٹھ کر تنور میں آگ جلا دے ہمسائے ہمارے تنور میں آگ نہ دیکھنے پر کیا کچھ خیالات دوڑائیں گے خوامخواہ، انہیں پریشان کرنا اچھا نہیں ہے۔ بیوی نے اٹھ کر تنور میں آگ جلا دی خود واپس آ کر بیٹھ گئی۔ اسی دوران ایک پڑوسن آگ لینے آئی پوچھا آگ ہے؟ کہا کہ تنور سے لے لو۔ یہ عورت جب آگ لے کر واپس ہوئی تو گھر والی سے کہنے لگی کہ تو یہاں بیٹھی باتیں کر رہی ہیں اور تیری روٹیا پک چکی ہیں بلکہ جلنے کو ہیں۔ عورت نے اٹھ کر دیکھا تو تنور روٹیوں سے بھرا ہوا تھا عورت نے انہیں برتن میں رکھا اور خاوند کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ تیرے ساتھ اللہ تعالی کا یہ معاملہ تیرے بلند درجات ہی کی وجہ سے ہوسکتا ہے۔ لہٰذا تو اللہ تعالی سے دعا کرے کہ ہماری باقی عمر خوشحالی میں گزرے۔ عابد نے کہا کہ اسی حال پر صبر اچھا ہے۔ مگر عورت کا اصرار بڑھتا گیا۔ چنانچہ آدھی رات کو عابد نے اٹھ کر نماز پڑھی اور اللہ رب العزت سے دعا مانگنے لگا کہ اے اللہ میری بیوی کا اصرار اور تقاضا یہ ہے کہ اس کی باقی عمر خوشحالی اور فراخی میں گزرے۔ اتنے میں چھت پھٹ گئی، یاقوت اور موتیوں سے بھری تشتری نیچے آئی جس سے گھر جگمگا اٹھا عابد نے بیوی سے کہا کہ اٹھ کر جو کچھ مانگتی تھی وہ سنبھالے۔ عورت نے کہا کہ جلدی نہ کرو بلکہ اس مقصد کے لئے تو تو نے نہ ہی جگایا ہوتا اچھا تھا کہ میں خواب دیکھ رہی تھی۔ سونے کی بہت سی کرسیاں بچھی ہوئی ہیں جو یاقوت اور زبرجد

وغیرہ سے مرصع ہیں مگر ان میں سوارخ ہیں۔میں نے پوچھا کہ یہ کرسیاں کس کی ہیں؟ جواب ملا کہ یہ تیرے خاوند کے بیٹھنے کے لئے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ سوراخ کیا ہیں؟ جواب ملا یہ وہی نقص اور کمی ہے جو دنیا کی جلد بازی کی وجہ سے واقع ہوئی ہے۔ بیوی نے شوہر سے کہا کہ میں ایسی چیز کی خواہش نہیں رکھتی جس سے تیری نشست گاہ میں نقص پیدا ہو۔لہٰذا اپنے رب سے اسے واپس کرنے کی دعا کرلو۔ عابد نے دعا مانگی اور تشتری واپس ہوگئی (ملخص از تنبیہ الغافلین، و۔۱۰۱ سبق آموز واقعات)

حاصل واقعہ یہ کہ یقینا جو لوگ اللہ رب العزت کی محبت میں گناہ سے بچنے کے لئے جان کی بازی لگا کر پاکدامنی کو اختیار کرے گا۔تو اللہ رب العزت کی ذات بھی بڑی قدر دان ہے وہ اپنے ایسے بندوں کا دنیا و آخرت میں اکرام فرماتے ہیں، ان کی مغفرت کردی جاتی ہے ، اپنی رضا، دیدار الٰہی ، اور جنت الفردوس ان کا ٹھکانہ بنا دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نصیب فرمائیں آمین۔

⑩ زنا سے بچنے والے ایک بزرگ کا سبق آموز واقعہ

۱۰۱ سبق آموز واقعات میں یہ واقعہ مذکور ہے جو طوالت سے بچنے کے لئے مختصراً اپنے الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت کعب بن احبار رضی اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے بتایا بنی اسرائیل میں ایک صدیق (اول درجہ کا ولی) تھا جو عبادت میں منفرد مقام رکھتا تھا۔ایک عرصے تک اپنی خانقاہ میں عبادت کرتا رہا، اس کے پاس روزانہ صبح شام بادشاہ وقت حاضری دیتا تھا اور اس سے پوچھتا تھا کہ آپ کی کوئی ضرورت ہے ؟وہ جواب دیتا تھا۔ اللہ ہی میری ضرورت کو خوب جانتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس عابد کی خانقاہ پر انگور کی ایک بیل اگا دی تھی جو ہر

روز ایک انگور اٹھاتی تھی (یعنی ایک انگور لگتا تھا) جب اس عابد کو پیاس لگتی تو وہ اپنا ہاتھ آگے بڑھاتا تو پانی ابل پڑتا تھا اور یہ اس پانی کو پی کر پیاس بجھالیتا تھا۔اس طرح ایک طویل عرصہ گزر گیا۔ایک مرتبہ اس عابد کے پاس مغرب کے وقت ایک عورت گزری جو نہایت ہی حسین وجمیل تھی ،کہا اے اللہ کے بندے ،عابد نے لبیک کہا ۔عورت کہنے لگی کہ تمہیں تمہارا رب دیکھ رہا ہے؟ عابد نے فرمایا ہاں،وہ اللہ ایک ہے ،قہار ہے،حی قیوم ہے،کوئی چیز اس پر مخفی نہیں ہے۔عورت کہنے لگی کہ مجھ سے میرا شوہر دور ہے،اس لئے مجھے ایک رات کے لئے اپنے پاس ٹھکانہ دے دو۔بزرگ نے یہ سنکر کہا کہ اوپر خامقاہ میں جاؤ (عبادت میں مشغول ہوجاؤ) اس عورت نے اوپر پہنچتے ہی اپنے جسم سے کپڑے اتار کر ننگی کھڑی ہوگئی۔عابد نے آنکھیں بند کرلیں،اور فرمایا تو تباہ ہو جائے اپنے آپ کو ڈھانپ لو ۔یہ سنکر عورت نے جواب دیا کہ تیرا کیا جاتا ہے اگر آج رات تو مجھ سے فائدہ اٹھالے۔تو بزرگ نے سن کر اپنے نفس سے مخاطب ہوکر کہا کہ اے نفس تو کیا کہتا ہے؟نفس نے کہا کہ اللہ کی قسم میں تو فائدہ اٹھاؤں گا۔یہ سنکر بزرگ نفس سے کہنے لگے کہ تو تباہ ہوجائے ۔تو میری ساری محنت ضائع کر کے جہنم کا ایندھن بنا کر مجھ پر میرا رب ایسا ناراض کرنا چاہتا ہے جو پھر کبھی راضی نہ ہو۔مگر نفس اور شیطان نے خوب بزرگ کو عورت کے متعلق بہکایا۔بزرگ نے پھر اپنے نفس سے مخاطب ہوکر کہا کہ میں تیرے سامنے (دنیا کی) چھوٹی سی آگ پیش کرتا ہوں،اگر تو اس کو برداشت کرگیا تو آج رات اس لڑکی سے فائدہ اٹھاؤں گا۔(اگر نہیں تو کبھی بھی تیری نہیں مانوں گا)

حضرت کعب بن احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس بزرگ نے یہ کہنے کے بعد اپنے دیئے (چراغ) کو تیل سے بھر دیا اور بتی کو موٹا کر دیا۔اس منظر کو وہ عورت بھی دیکھ رہی تھی اور اس بزرگ کی اپنے نفس سے گفتگو بھی سن رہی تھی۔پھر اس بزرگ نے چراغ

جلانے کے بعد اپنا ہاتھ اس جلتی بتی پر رکھدیا۔بتی جل رہی تھی مگر بزرگ کے ہاتھوں کونہیں جلارہی تھی۔یہ دیکھ کر عابد نے چیخ کر کہا کہ اے آگ تجھے کیا ہوا،جلاتی کیوں نہیں؟۔اس کے بعد،وہ بتی اس کا انگوٹھا کھا گئی (یعنی جل گیا) پھر اس کی انگلیاں کھا گئی۔پھراس کا ہاتھ کھا گئی۔یہ منظر دیکھ کراس عورت نے زوردار چیخ ماری اور دنیا سے کوچ کرگئی۔پھر عابد نے اس عورت کا جسم کپڑوں سے ڈھانپ دیا۔جب صبح ہوگئی تو شیطان ابلیس لعین نے چیخ کر کہا کہ اے لوگوفلان بیٹی سےفلان عابد شخص نے زنا کیا ہے اور زنا کرنے کے بعد اس کوقتل کردیا۔چنانچہ یہ خبر بادشاہ تک پہنچ گئی ،بادشاہ نے آکر عابد سے پوچھا کہ فلان کی بیٹی کہا ہے؟ عابد نے کہا کہ یہیں میرے پاس ہے۔بادشاہ یہ سنکر عابد سے کہنے لگا کہ اس کو کہو کہ وہ میرے پاس آجائے ۔بزرگ نے کہا کہ وہ مرچکی ہے۔یہ سنکر بادشاہ نے کہا،چونکہ وہ زنا کے لئے رضامند نہیں ہوئی ۔حتی کہ تو نے ایک ناحق جان کوقتل کردیا جس کو اللہ تعالی نے حرام قراردیاہے۔پھر بادشاہ نے غضب ناک ہوکر اس عابد کا عبادت خانہ کرادیا۔اس وقت دستور یہ تھا کہ زانی کو آرے سے چیر دیا کرتے تھے۔عابد کا ہاتھ جورات کے واقعے میں جل گیا تھا اسے عابد نے آستین میں چھپایا ہوا تھا۔اورواقعہ کی حقیقت کسی کونہیں بتارہا تھا۔چنانچہ آرے کو عابد کے سر پر رکھا اور جلادوں کو چلانے کا حکم دیا۔سنتے ہی جلادوں نے تعمیل کی اور آرا چلادیا۔جب آرا عابد کے دماغ تک پہنچا تو اس کی آہ نکل گئی ۔اللہ رب العزت نے جبرائیل علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ اس کوکہو کچھ نہ بولو میں تیرا صبر دیکھنا چاہتا ہوں۔اس کے صدمے نے میرے عرش کے برادروں اور میرے آسمان کے مکینوں کورلادیاہے۔مجھے میرے غلبے اور جلال کی قسم اگر عابد نے دوسری مرتبہ آواز نکالی تو میں آسمانوں کو زمین پر گرادوں گا۔چنانچہ عابد نے دوسری مرتبہ آہ نہیں نکالی اور نہ کوئی بات بتائی۔حتی کہ اس حالت میں اس کا

انتقال ہوگیا (رحمۃ اللہ علیہ) چنانچہ جب وہ فوت ہوگیا تو اللہ رب العزت نے اس مردہ عورت میں روح ڈالی (جو عابد کا عمل دیکھ کر دنیا سے رخصت ہوگئی تھی، جس کی وجہ اس عابد بے گناہ کو شہید کر دیا گیا) عورت نے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ اللہ کی قسم یہ مظلوم ہو کر فوت ہوا ہے۔اس نے زنا نہیں کیا تھا اور میں ابھی تک کنواری ہوں۔اس کے بعد اس عورت نے گزشتہ رات کا سارا واقعہ لوگوں کے سامنے نقل کیا ۔یہ سنکر جو لوگوں نے اس عابد کا ہاتھ دیکھا۔تو جیسا لڑکی نے بتایا تھا ویسا ہی جلا ہوا تھا ۔یہ دیکھ کر لوگ کہنے لگے اگر ہمیں علم ہوتا کہ اصل حقیقت کیا ہے تو ہم کبھی بھی اس کے جسم کو نہ چیرتے۔عابد دو ٹکڑے ہو کر زمین گر پڑا اور لڑکی بھی جیسے پہلے (مردہ) تھی ویسے ہی ہوگئی۔پھر ان کے لئے قبریں کھودی گئیں تو اس میں کستوری، عنبر اور کافور کی خوشبوئیں مہک رہی تھی۔ان کا جنازہ پڑھنے کے لئے انکی میتوں کو لایا گیا تو ان کو آسمان سے کسی نے ندا دی، **اصبروا حتی تصلی علیھا الملائکۃ۔**

ترجمہ: صبر کرلو یہاں تک کہ فرشتے ان کی نماز جنازہ پڑھ لیں۔اس کے بعد لوگوں نے ان کا جنازہ پڑھا اور دفن کر دیا۔

پھر اللہ تعالی نے انکی قبر پر چنبیلی کو اگایا اور لوگوں نے ان کی قبر پر تختہ دیکھا جس پر لکھا ہوا تھا۔شروع اللہ کے نام سے جو بہت بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔اللہ عز وجل کی طرف سے اپنے بندہ اور اپنے ولی (دوست) کی طرف سے میں نے اپنے عرش کے نیچے ایک منبر لگایا اور اپنے فرشتوں کو گواہ بنایا کہ میں نے جنت الفردوس کی پچاس ہزار (۵۰۰۰۰) عورتوں سے اس ولی کا نکاح کر دیا۔اور میں اپنے فرمانبرداروں اور مقربین کو ایسے ہی انعام و اکرام سے نوازتا ہوں۔

سبحان اللہ اس واقعہ کو پڑھ کر ایمان تازہ ہوجاتا ہے کہ اللہ تعالی اپنے نیک ،مقربین ، پاکدامن بندوں پر کتنا بڑا کرم فرما کر ایسی نعمتوں سے نوازتا ہے جنکے

بارے میں انسان نے وہم وگمان بھی نہیں کیا ہوگا۔آپ اس واقعہ کو دل کی آنکھوں سے پڑھیئے کہ مرنا تو ویسے ہی ہے۔اگر آج نہیں تو کل سہی۔مگر اس عابد نے اللہ کی ناراضگی سے بچنے کے لئے (ایک حسین وجمیل عورت سے فائدہ اٹھانے پر قادر ہونے کے باوجود) اللہ کی محبت میں اپنی جان کی بازی لگائی۔پھر اللہ رب العزت کی قدردانی بھی دیکھئے کہ فرشتوں نے ان کی نماز جنازہ پڑھی ،دنیا ہی میں قبر سے خوشبوئیں مہک رہی ہیں۔یوں اس نے اللہ کی محبت میں دنیا کی عورت ٹکرا کر زنا سے بچنے پر جان دے دی۔لیکن اللہ رب العزت نے اسے اپنی رضامندی نصیب فرمائی۔جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمایا اور جنت الفردوس میں پچاس ہزار (۵۰۰۰۰) حوروں سے اس کا نکاح فرمایا۔یوں اس کو ہمیشہ کے لئے دائمی نعمتوں سے مالا مال فرمایا۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی گناہوں سے بچنے اور پاکدامنی والی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرما کر جنت کی دائمی نعمتیں نصیب فرمائیں،آمین (ملخص از،۱۰۱ سبق آموز واقعات)

⓫ عورت کی آبرو کی حفاظت کا عجیب واقعہ۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں طواف کر رہا تھا،میری نگاہ ایک عورت پر پڑی جس کے کندھے پر ایک چھوٹا بچہ تھا اور وہ چلا کر کہہ رہی تھی۔

یا کریم۔یا کریم۔!میں نے اس عورت سے دریافت کیا کہ تیرے اور اللہ کے درمیان کیا عہد ہے؟ کہنے لگی کہ ایک بار میں کشتی میں سوار ہوئی،تاجروں کی ایک جماعت بھی سوار تھی۔اتفاقا بہت زور کا طوفان آیا اور کشتی غرق ہوگئی۔اور کشتی کے سب لوگ بھی غرق ہو گئے۔صرف میں اور ایک یہ بچہ ایک تختہ پر اور ایک حبشی مرد دوسرے تختے پر تھا سلامت رہے۔جب صبح ہوئی تو اس حبشی نے میری طرف دیکھا اور پانی کو ہٹاتے ہٹاتے میرے قریب آیا اور ہمارے تختہ پر سوار ہوگیا اور مجھے راضی کرنے

لگا۔ میں نے کہا کہ اے بندہ خدا تجھے کچھ خوف خدا نہیں ہے؟ ہم اس بلا میں گرفتار ہیں جیسے اللہ کی اطاعت کے بغیر خلاصی ممکن نہیں اور ہم اس کی نافرمانی کریں۔اس نے کہا یہ باتیں چھوڑ دے میں ضرور یہ کام کروں گا۔ یہ بچہ میری گود میں سویا ہوا تھا میں نے گناہ سے بچنے کے لئے اس کی چٹکی بھری وہ جاگ کر رونے لگا میں نے کہا کہ اے بندہ خدا ذرا صبر کرلو میں اس بچے کو سلالوں پھر جو مقدر میں ہوگا ہوجائے گا۔مگر اس حبشی نے ہاتھ لمبا کر کے بچہ کو دریا میں ڈال دیا۔ میں نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر کہا۔۔اے اللہ تو آدمی اور اس کے قلبی ارادوں کے درمیان حائل ہونے والا ہے۔اپنی طاقت اور قدرت سے میرے اور اس کے درمیان جدائی کر دے۔ تو سب چیزوں پر قادر ہے۔قسم اللہ کی میں ابھی ان کلمات کو پورا بھی نہ کرچکی تھی کہ ایک جانور منہ کھولے دریا سے نکلا اور اس حبشی کا نوالہ کر گیا اور غوطہ لگا کر پانی میں چلا گیا۔اور اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی قدرت سے مجھے اس سے بچالیا،وہ ہر چیز پر قادر ہے۔پھر موجیں مجھے تھپڑے دینے لگیں حتی کہ ایک جزیرے میں پہنچادیا۔میں نے جی میں کہا کہ یہاں کی سبزی اور پانی پر گزارہ کروں گی جب تک اللہ تعالی کوئی صورت پیدا نہ فرمادے،وہی نجات دینے والا ہے۔اس طرح چار روز مجھ پر گزر گئے۔پانچویں دن دور سے ایک کشتی نظر آئی میں نے ایک ٹیلے پر چڑھ کر ان کی طرف کپڑے سے اشارہ کیا ان میں سے تین آدمی ایک ناؤ پر بیٹھ کر میری طرف آئے۔میں ان کے ساتھ ناؤ پر سوار ہوکر کشتی میں داخل ہوئی۔تو کیا دیکھتی ہوں کہ میرا بچہ جس کو حبشی نے دریا میں ڈال دیا تھا ایک شخص کے پاس موجود ہے۔یہ دیکھ کر مجھ سے رہا نہ گیا۔میں نے اپنے آپ کو اس بچہ پر گرایا اور اسے چومنے لگی اور کہا کہ یہ میرا بچہ ہے،میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔کشتی والے یہ دیکھ کر کہنے لگے تو دیوانی ہے،تیری عقل ماری گئی ہے۔میں نے کہا نہ میں دیوانی ہوں اور نہ میری عقل ماری گئی ہے بلکہ واقعہ یہ ہے اور سارا واقعہ از اول تا آخر کہ سنایا۔یہ سن کر انہوں نے سر جھکالیا اور کہا اے لڑکی تو نے عجیب قصہ سنادیا۔ہم بھی ایک قصہ سنائیں گے جس سے تجھے بھی

تعجب ہوگا۔ہم موافق ہوا میں چل رہے تھے کہ ایک بڑا دریائی جانور ہمارے قریب آڑے آیا اور سامنے آکر کھڑا ہو گیا اور کہا کہ بچہ اس کی پشت پر سوار تھا اور ایک منادی آواز دے رہا تھا کہ اگر اس بچہ کو ساتھ لے کر نہ چلو گے تو تم ہلاک ہو جاؤ گے، ہم میں سے ایک آدمی مچھلی کی پشت پر چڑھا اور اس بچہ کو لے آیا اس کے کشتی پر آتے ہی وہ جانور غوطہ مار کر چلا گیا۔ ہمیں اس سے بھی اور تیرے بیان کیے ہوئے قصہ سے بھی بہت تعجب ہوا۔ہم سب خدا سے عہد کرتے ہیں کہ وہ آج کے بعد ہمیں معصیت میں نہ دیکھے گا۔ چنانچہ ان سب نے توبہ کی اور کہا کہ اللہ وہ ذات ہے جو بے سہاروں کو سہارا دینے والا، مصیبت زادوں کی مدد کرنے والا اور اپنے بندوں پر لطف کرنے والا ہے۔

فائدہ! جو جان کی بازی لگا کر اللہ کی نافرمانی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ ایسوں کی قدر دانی فرما کر اپنے خاص بندوں میں شامل فرماتے ہیں۔

(خواتین کے مثالی واقعات)

زنا کے (ذلت کن وتباہ کن) اسباب

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ وساء سبیلا (سورۃ اسراء ۳۲)

ترجمہ: زنا کے قریب مت جاؤ بے شک وہ بے حیائی، اور برا راستہ ہے

تو اس آیت کریمہ میں اسباب زنا سے منع کیا گیا ہے، آپ شریعت کا حسن و جمال دیکھیں کہ جہاں حرام سے منع فرمایا تو وہاں دواعی یعنی اسباب حرام سے بھی منع فرمایا ہے، زنا کو حرام قرار دیکر منع فرمایا تو اسباب زنا سے بھی منع فرمایا ہے، جسکی تفصیل ملاحظہ ہو۔

زنا کا پہلا سبب بدنظری

غیر محرم عورت یا خوبصورت لڑکوں سے کسی قسم کا تعلق رکھنا، دیکھنا، دل خوش کرنے کے لیے باتیں کرنا، یا ان سے تنہائی، خلوت اختیار کرنا شرعاً ناجائز ہے، آپ یقین کریں اس سے جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اور جو مصائب و پریشانیاں وجود میں آتی ہیں انکو تحریر میں نہیں لایا جا سکتا انسانی آنکھیں جب بے لگام ہو جاتی ہیں تو اکثر فواحش کی بنیاد بن جاتی ہیں اسی لیے محققین کے نزدیک بدنظری ام الخبائث کی مانند ہے۔ اس لئے عارف باللہ شاہ محمد حکیم اختر صاحب نوراللہ مرقدہ۔ اپنے اکثر بیانات میں بدنظری سے بچنے پر بہت زور دیتے تھے اور بڑی تاکید سے نظر کی حفاظت کا حکم ارشاد فرماتے تھے۔ اللہ تعالی انہیں جنت الفردوس میں اعلی درجات نصیب فرمائیں ۔ اور میرے شیخ حضرت اقدس حضرت مولانا نور محمد صاحب دامت برکاتہم العالیۃ تو بیعت کرتے وقت بھی یہ الفاظ دہراتے ہیں کہ میں توبہ کرتا ہوں کفر سے، شرک سے، بدعت سے اور تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے خصوصا بدنظری سے، بدگمانی سے چغلخوری سے اور غیبت سے آپ نے دیکھا کہ بیعت کرتے وقت خصوصیت کے ساتھ بدنظری سے بچنے کا حکم دیا جاتا ہے اس لئے کہ پھر یہیں آنکھیں اکثر ماحول اور معاشرے میں عریانی و فحاشی اور فساد پھیلنے کا سبب بنتی ہیں۔ یہ بھی اسلامی تعلیمات کا حسن و جمال ہے کہ ان آنکھوں پر پہرہ بٹھا کر ایمان والوں کو اپنی نگاہیں نیچے رکھنے کا حکم دیا ہے کہ نہ ہی غیر محرم پر نظر پڑے اور نہ ہی شہوت کی آگ بھڑکے، نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

زنا کی ابتداء:

زنا کی ابتداء غیر محرم کو دیکھنے سے ہوتی ہے وہ اس طرح کہ نظر کھٹک پیدا کرتی ہے، کھٹک سوچ کو وجود بخشتی ہے، سوچ شہوت کو ابھارتی ہے اور شہوت ارادے کو جنم دیتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ زنا کا ارادہ تب ہوتا ہے جب انسان غیر محرم کو دیکھتا ہے ،اگر دیکھے گا نہیں تو ارادہ بھی نہیں ہوگا، گویا کہ بدنظری زنا کی پہلی سیڑھی ہے۔ مثل مشہور ہے کہ دنیا کا سب سے لمبا سفر ایک قدم اٹھانے سے شروع ہوجاتا ہے، اسی طرح زنا کا سفر بدنظری کرنے سے شروع ہوتا ہے، مومن کو چاہیے کہ پہلی سیڑھی چڑھنے سے ہی پرہیز کرے، اس لیے شریعت نے عورتوں کو گھر میں رہنے اور پردے کا حکم دیا ہے۔

نظر کی حفاظت سے متعلق آیات:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(قل للمئومنین یغضوا من ابصارھم و یحفظوا فروجھم ذلک ازکیٰ لھم ان اللہ خبیر بما یصنعون سورۃ: نور ۳۰)

ترجمہ: ایمان والے مردوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اس میں ان کے لیے پاکیزگی ہے، بے شک اللہ تعالیٰ کو خبر ہے اس کی جو کچھ وہ کرتے ہیںَ ۔! یہ بات ذہن نشین رہے کہ اگر اسلام نے مردوں کو واضح الفاظ میں اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا ہے تو عورتوں کو بھی فراموش نہیں کیا، چونکہ مرد اور عوت دونوں کا خمیر ایک ہی ہے، جس طرح مردوں کی فطرت میں شہوت رکھی گئی ہے تو اسی طرح عورت کی فطرت میں بھی شہوت رکھی گئی ہے، ان کے بارے

میں بھی ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(وقل للمئومنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن) (سورۃ نور ۳۱

ترجمہ: ایمان والیوں سے کہہ دیجیئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔

ان دونوں آیات کا لب ولہجہ اس حقیقت کو واضح کر رہا ہے کہ آنکھوں کی بیبا کی شہوت میں انتشار اور شرمگاہ میں ابھار پیدا کرتی ہے۔ایسی حالت میں انسانی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے،شہوت کھلی آنکھوں کے باوجود انسان کو اندھا بنا دیتی ہے انسان گناہ کا ارتکاب کر کے ذلت ورسوائی کے گڑھے میں جا گرتا ہے،شہوت کے معاملے میں جو حال مردوں کا ہے کم وبیش وہی حال عورتوں کا ہے،عورتیں عموماً جذباتی ہوتی ہیں جلد متاثر ہوجاتی ہیں ان کی نگاہیں میلی ہوجائیں تو زیادہ فتنے جگاتی ہیں۔(بحوالہ: حیاءو پاکدامنی)

اصولی بات:

اصولی بات یہ ہے کہ برائی کو ابتداء ہی میں ختم کر دو، وگرنہ عام مشاھدہ ہے کہ جن لوگوں کی نگاہیں قابو میں نہیں ہوتیں، بدنظری سے ان کے اندر شہوت کی آگ بھڑکتی رہتی ہے حتیٰ کے انہیں فحاشی کا مرتکب کروا دیتی ہے۔اسلیے اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ زنا جیسے کبیرہ گناہ اور ذلت و پریشانی سے بچیں تو ابتدا ہی سے غیر محرم کی طرف نظر اٹھانے سے پرہیز کریں، چاہے دل کتنا ہی دیکھنے کا تقاضا کر رہا ہو اس وقت اگر چہ تکلیف ہوگی کہ کیا ہی حسن و جمال ہے مگر بعد کی ذلت ،تباہ کن، پریشانیوں اور مصائب سے آپ کو نجات مل جائے گی۔

قرآن کا فلسفہ:

زنا کے مقابلے میں نظر کا غلط استعمال صغیرہ گناہ ہے مگر اللہ رب العزت نے اپنی لاریب کتاب قرآن مجید میں پہلے صغیرہ گناہ سے بچنے یعنی نگاہیں نیچے رکھنے کا حکم دیا ہے، پھر زنا سے بچنے اور شرمگاہ کی حفاظت کا۔ اب اسکی وجہ اور فلسفہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ رحم فرمائیں مفسرین اور ہمارے اکابر پر کہ انہوں نے اس نقطے کی وضاحت فرمائی ہے، وجہ اسکی یہ ہے کہ زنا تک پہنچنے کا سبب اور پہلی سیڑھی ہی نظر کا غلط استعمال ہے اس لیئے قرآن مجید نے شرمگاہ کی حفاظت سے پہلے نظر کی حفاظت کا حکم دیا ہے۔

نظر کی حفاظت کے متعلق احادیث:

① آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(غضوا ابصارکم واحفظو فروجکم) (الجواب الکافی:۲۰۴)

ترجمہ: اپنی نگاہوں کو پست رکھو اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔

② آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

(یا علی لا تتبع النظرۃ النظرۃ فان لک الاولیٰ ولیست لک الآخرۃ (ترمذی ابوداود مشکوۃ ۲۱۹)

ترجمہ: اے علی ایک مرتبہ نظر پڑ جانے کے بعد دوبارہ نہ دیکھو کیونکہ تمھارے لیئے صرف پہلی نظر معاف ہے دوسری نہیں۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پہلی بار اچانک بلا قصد و ارادہ نظر پڑ جانا معاف ہے بس پڑتے ہی ہٹالو، ایسا نہیں کہ پہلی نظر ہی اتنی توجہ سے اور دیر تک ہو کہ بس وہی کافی ہو جائے، اللہ تعالیٰ آنکھوں کی خیانت اور جو کچھ دلوں میں چھپاتے ہو سب جانتا ہے۔

چوریاں آنکھوں کی اور سینوں کے راز جانتا ہے سب کو تو اے بے نیاز

جو کرتا ہے تو چھپ کے اہل جہاں سے کوئی دیکھتا ہے تجھے آسماں سے

③ نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

(العینان تزنیان وزنا هما النظر والاذنان وزنا هما الا ستماع واللسان زنا هما الکلام والید زنا هما البطش والرجل زنا هما الخطا والقلب یهوی ویتمنی یصدق ذلک الفرج اویکذبہ (مشکوہ ج۳۲؟۱)

ترجمہ: آنکھوں کا زنا (غیر محرم) کو دیکھنا ہے، کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا (غیر محرم) سے بات کرنا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، پاؤں کا زنا چلنا ہے ،دل ارزو اور تمنا کرتا ہے، شرمگاہ اسکی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسم کا ہر عضو زنا کرتا ہے۔

④ بیہقی و مشکوٰۃ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(لعن الله الناظر والمنظور الیہ (بہیقی مشکوۃ ۲۷۰)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ لعنت کرتے ہیں بدنظری کرنے والے مرد پر اور بدنظری کرنے والی (بدنظری کا موقع دینے والی) عورت پر

⑤ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسکا مفہوم ہے کہ یا تم اپنی نگاہیں نیچی رکھو گے اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کروگے یا پھر اللہ تعالیٰ تمھاری صورتیں بدل دیگا۔

شکل بدلنے کی ابتداء یہی ہے کہ چہرے پر نحوست ہو اور خوبصورتی کے باوجود چہرہ بے نور اور بے رونق کردیا جائے، اللہ والے جو فراست رکھتے ہیں دیکھتے ہی پہچان جاتے ہیں جیسا کہ حدیث پاک میں فرمایا

(اتقو فراسة المؤمن فانه ینظر بنور الله) کہ فراست مومن سے بچو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ (بخاری، مسلم، نسائی، مشکوۃ):

نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے

⑥ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

(النظرۃ سھم من سھام ابلیس ا(طبرانی حاکم)

نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے۔

(طبرانی، حاکم، الترغیب والترہیب)

اس لیئے کہ جس چیز پر نظر پڑ جاتی ہے اسکا عکس اور تصویر دل میں اتارتی ہے اور پھر کبھی کبھار شیطان کے پے در پے حملوں سے دل بے قابو ہو کر انسان عشق مجازی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

تپش سورج سے ہوتی ہے　　جلنا زمیں کو پڑتا ہے
قصور آنکھوں کا ہوتا ہے　　تڑپنا دل کو پڑتا ہے

قابیل نے ہابیل کی بیوی کے حسن و جمال پر نظر ڈالی تو دل و دماغ پر ایسا بھوت سوار ہوا کہ اپنے بھائی کو قتل کر دیا، دنیا میں سب سے پہلی نافرمانی کا مرتکب ہوا، قرآن مجید میں اس کے اس قبیح فعل کا تذکرہ ہوا، گناہ کی بنیاد ڈالنے کی وجہ سے قیامت تک جتنے قاتلین آئیں گے ان کا بوجھ بھی اس کے سر پر ہوگا، معلوم ہوا کہ پہلی نظر ڈالنے کا تو اختیار ہوتا ہے پھر معاملہ اس کے بعد بے اختیاری والا ہوتا ہے۔

چلے کہ ایک نظر تیری بزم دیکھ آئیں
یہاں جو آئے بے اختیار بیٹھ گئے

بدنظری ایک ایسا فعل بد ہے جو سنکڑوں تباہ کن اور رسوا کن برائیوں کو جنم دیتا ہے جسے بعد میں سنبھالنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ اسی لیے ابتداء ہی کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو بدنظری سے بچیں، دنیا آخرت کا سکون پا جائیں گے۔

اقوال سلف:

① حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی کہ شیر اور اژدھا کے پیچھے چلے جانا مگر کسی عورت کے پیچھے ہرگز نہ جانا (مقصد یہ ہے کہ شیر و اژدھا پلٹ آیا تو موت کے منہ میں چلے جاؤ گے اور اگر عورت پلٹ آئی تو جہنم کے منہ میں چلے جاؤ گے

② حضرت یحیٰ بن زکریا علیہ السلام سے لوگوں نے پوچھا کہ زنا کی ابتداء کہاں سے ہوتی ہے؟ فرمایا آنکھوں سے۔

③ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر دو بوسیدہ ہڈیاں بھی خلوت میں تنہا ہو تو ایک دوسرے کا قصد کریں گی (بوسیدہ ہڈیوں سے مراد بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت ہے)

۴۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ جس شخص کی نظر قابو میں نہیں اس کا دل قابو میں نہیں اور جس کا دل قابو میں نہیں اس کی شرم گاہ قابو میں نہیں (حیاء اور پاکدامنی)

بدنظری فساد کا بیج ہے:

غیر محرم کی طرف شہوت کی نظر سے دیکھنا فساد کا بیج ہے، شیطان غیر محرم کے چہرے کو مزین کر کے پیش کرتا ہے ویسے بھی دور سے ہر چیز اچھی نظر آتی ہے مثل مشہور ہے کہ دور کے ڈھول بھی سہانے ہوا کرتے ہیں، بدنظری کرنے سے ایک تو بدنظری کی عادت پڑ جاتی ہے، دوسرا بدنظری سے انسان کے دل میں گناہ کا ایسا تخم پڑ جاتا ہے جو موقع ملنے پر اپنی بہار دیکھاتا ہے۔

بدنظری زخم کو گہرا کرتی ہے:

نظر کا تیر جب پیوست ہو جاتا ہے تو پھر سوزش قلب بڑھنا شروع ہو جاتی ہے ،جتنی بدنظری زیادہ کی جائے اتنا ہی یہ زخم گہرا ہوتا ہے۔

لوگ کانٹوں سے بچ کے چلتے ہیں
ہم نے پھولوں سے زخم کھائے ہیں

بدنظری ایک ایسا مرض ہے کہ اس سے بوڑھے بھی محفوظ نہیں بلکہ جو عملی طور پر جماع پر قدرت نہیں رکھتے وہ بھی بدنظری کے گناہ میں جی بھر کر مبتلا ہو جاتے ہیں بلکہ ان میں گناہ کی حسرت اور زیادہ ہو جاتی ہے۔

جوانی سے زیادہ وقت پیری جوش ہوتا ہے
بھڑکتا ہے چراغ جب صبح خاموش ہوتا ہے
(بحوالہ حیاء و پاکدامنی)

بڑی مجرب بات،

اپنی نظروں کو قابو میں رکھیں، کیونکہ یہ آپ کی سوچ بن جائی گی۔
اپنی سوچوں کو نظر میں رکھیں کیونکہ یہ آپ کے الفاظ بن جائیں گے۔
اپنے الفاظ کو نظر میں رکھیں کیونکہ یہ آپ کے اعمال بن جائیں گے۔
اپنے اعمال کو نظر میں رکھیں کیونکہ یہ آپ کی عادات بن جائیں گی۔
اپنی عادات کو نظر میں رکھیں کیونکہ یہ آپ کا کردار بن جائے گا۔
اپنے کردار کو نظر میں رکھیں کیونکہ یہ آپ کا انجام بن جائے گا۔

بدنظری کا عبرتناک انجام:

واقعہ نمبر 1: آپ بیتی میں حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحبؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کا جب مرنے کا وقت ہوا اور لوگ اسے کلمے کی تلقین کرنے لگے تو وہ جواب میں کہنے لگا کہ میری زبان حرکت نہیں کرتی جب اس سے وجہ پوچھی گئی تو کہنے لگا کہ ایک عورت مجھ سے تولیہ خریدنے آئی تھی مجھے اچھی لگی میں اسے للچائی نظروں سے دیکھتا رہا۔ آج یہ اس بدنظری کا اثر ہے کہ مرتے وقت میری زبان پر کلمہ جاری نہیں ہوتا۔ (آپ بیتی)

واقعہ نمبر 2: حضرت مولانا عطاء اللہ عارف صاحب نے اپنے ایک بیان میں یہ واقعہ سنایا کہ ایک بزرگ سے راستے میں ایک عورت نے پوچھا کہ حمام منجار کا راستہ کہاں ہے؟ تو بزرگ نے آنکھ اٹھا کر دیکھا کہ دیکھوں خوبصورت ہے یا بدصورت، چونکہ وہ بڑی خوبصورت تھی دیکھتے ہی فریفتہ ہو گئے اور بجائے حمام کا راستہ دکھانے کے گھر لے آیا، عورت سمجھ گئی کہ دل میں کچھ کالا ہے، عورت ہوشیار تھی کہنے لگی ارے میاں سخت بھوک لگی ہے اگر کچھ کھانے کا انتظام ہو جائے پھر آپ کی خواہش پوری ہو جائے گی، جب وہ بازار سے کھانا لا کر پہنچا تو عورت جا چکی تھی، اب یہ اس عورت کے عشق میں دیوانہ ہو گیا، مریدوں اور شاگردوں نے سو دفعہ سمجھایا کہ حضرت کیا ہوا؟ اور آپ کیا کر رہے ہیں؟ مگر اس کی ایک ہی رٹ تھی کہ ارے وہ عورت کہیں سے ڈھونڈ کے لاؤ جو مجھ سے پوچھ رہی تھی کہ حمام منجھار کا راستہ کہاں ہے، بالآخر موت کا وقت قریب آیا شاگردوں نے بڑا سمجھایا اور توبہ کا کہا مگر اس کی روح نکلتے وقت بھی یہی الفاظ تھے کہ ارے وہ عورت کہیں سے ڈھونڈ کر لاؤ جو مجھ سے پوچھ رہی تھی کہ حمام منجار کا راستہ کہاں ہے یہ کہتا گیا یوں اس کا خاتمہ خراب ہوا۔

آپ نے دیکھا کہ ایک نظر کے غلط استعمال نے اسکو کہاں سے کہاں پہنچایا کہ

مرتے وقت بھی کلمہ کی بجائے یہ الفاظ تھے۔ (اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائیں)

واقعہ نمبر 3: ابن جوزیؒ نے لکھا ہے کہ مصر کی جامعہ مسجد کا مؤذن مینارے پر آذان دینے کے لیئے چڑھا، ہمسائے کی چھت پر نظر پڑی تو ایک خوبصورت نصرانی لڑکی نظر آئی بس دیکھتے ہی فریفتہ ہو گیا اذان دیکر ان کے دروازے پر پہنچا، دستک دی اندر سے لڑکی کا والد نکل آیا تو مؤذن نے کہا کہ میں آپ کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہوں لڑکی کے والد نے کہا کہ ہمارا مذہب قبول کرلو ہم شادی کر دیں گے، اس کے دل پر شہوت کا ایسا بھوت سوار تھا کہ اس نے ہاں کر دی، لڑکی کے والد نے کہا کہ آپ اوپر چھت پر آئیں، بیٹھ کر تفصیل سے بات کرتے ہیں۔ مؤذن سیڑھیاں چڑھنے لگا کہ درمیان میں پاؤں پھسلا تو یہ گردن کے بل گرا اور جان نکل گئی

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

واقعہ نمبر 4: عبداللہ اندلسیؒ کا واقعہ مشہور ہے کہ وہ جب ایک صلیبی بستی سے گزر رہے تھے تو وہاں بتوں کو دیکھ کر کہا کہ یہ لوگ کتنے نادان ہیں کہ اپنے ہاتھوں سے بت بنا کر ان کو معبود سمجھ کر پوجتے ہیں تو کہا جاتا ہے (حسنات الابرار سیات المقربین) کے تحت اس سے توفیق الٰہی چھین گئی آگے جا کر ایک عسائی لڑکی کو دیکھ کر ایسے فریفتہ ہو گئے کہ اس لڑکی کے گھر پہنچے اور شادی کی خواہش ظاہر کی، لڑکی کے والد نے کہا کہ آپ مسلمان ہیں ہم عیسائی ہیں آپ کو اسلام چھوڑ کر عیسائی بن کر ایک سال تک ہمارے ان سوروں (خنزیروں) کو چرانا پڑے گا وہ تیار ہو گئے، حضرت شبلی اور دیگر مریدوں شاگردوں نے بڑا سمجھایا مگر اب معاملہ بے اختیاری والا تھا تو سب شاگردوں سے کہا کہ آپ سب چلے جائیں۔ حضرت شبلیؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک سال گزرنے کے بعد وہاں گیا کہ دیکھ آؤں

استاد کا کیا حال ہے تو وہاں پہنچ کر دیکھا کہ جنگل میں خنزیروں کی نگرانی میں مصروف ہیں، وہی عصا وہی جبہ پہنے ہوئے ہیں کہ جس میں وہ ہمیں اللہ کا دین سکھایا کرتے تھے، حضرت شبلیؒ نے پوچھا کہ حضرت آپ تو حافظ قرآن تھے کیا قرآن کا کچھ حصہ یاد ہے ،کہا قرآن بھول چکا ہوں بس ایک آیت یاد ہے۔

(ومن یھن اللہ فمالہ من مکرم۔)

جس کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرنا چاہے اسے عزت دینے والا کوئی نہیں۔

پھر پوچھا کہ آپ کو ایک لاکھ احادیث یاد تھی کیا یاد ہے، کہا نہیں بھول چکا ہوں ،ایک حدیث یاد ہے۔ **(من بدل دینہ فاقتلوہ)** کہ جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کردو۔

حضرت شبلیؒ فرماتے ہیں میں یہ منظر دیکھ کر رونے لگا تو استاد صاحب بھی رونے لگے تب اللہ رب العزت کی رحمت متوجہ ہوئی، توبہ کرتے ہوئے جنگل میں خنزیروں کو چھوڑ کر واپس آگئے اور اللہ رب العزت نے سب کچھ دوبارہ عطا فرمایا۔ آپ نے دیکھا کہ ایک نظر انسان کو کہاں سے کہاں پہنچاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائے (ملخص از آپ بیتی)

بس جینا ہی حرام ہو گیا:

مزکورہ بالا چند واقعات جو آپ نے پڑھے نیک لوگوں کے تھے، بدنظری کی وجہ سے عام لوگوں کے تباہ کن اور رسوا کن سینکڑوں بے شمار واقعات ہیں کہ جن کو تحریر میں لانا مشکل ہے۔

ایسے بے شمار واقعات آپ کے علم اور مشاھدے میں ہوں گے اور آئندہ بھی دیکھیں گے کہ بدنظری کر کے عشق مجازی میں ایسے مبتلا ہو گئے کہ بس جینا ہی حرام ہو گیا۔ عشق مجازی عذاب الٰہی ہے، جسطرح دوزخ میں موت اور زندگی کے درمیان

انسان پریشان ہوگا (لایموت فیھا ولا یحیٰ) اسی طرح بدنظری میں انسان مبتلا ہوکر تڑپتا رہتا ہے، سکون کی نیند سے بھی محروم ہوجاتا ہے، دین اور دنیا دونوں تباہ ہوں گے آخر کار یہ پاگل خانہ میں داخل ہوگا، اور بعض تو اپنے ہاتھوں اپنی زندگی کا خاتمہ کرکے اپنی آخرت خراب کرتے ہیں۔آپ کے علم میں اس قسم کے کئی واقعات ہونگے کہ لڑکے نے خودکشی کرلی، لڑکی نے اپنے آپ کو پھانسی دے دی، زہر کھا کر اپنی زندگی کا خاتمہ کردیا، کیونکہ دونوں طرف سے برابر کی آگ لگی ہوئی تھی۔

بدنظری زنا کی پہلی سیڑھی ہے:

نبی علیہ السلام نے فرمایا

(العینان تزنیان وزناھما النظر (مشکوۃ)

کہ آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں۔آنکھوں کا زنا غیرمحرم کی طرف دیکھنا ہے، جس سے معلوم ہوا کہ بدنظری سے ہی انسان زنا تک درجہ بدرجہ پہنچ جاتا ہے، کہ جب آپ کی نظر غیرمحرم پر پڑی تو اسکی تصویر دل میں اتر گئی اور محبت شروع ہوگئی، اب ہر ممکن بات چیت کی نوبت آگئی پھر ملاقات پھر شیطان کے پے در پے حملوں سے زنا کے مرتکب ہو ہی جاتا ہے۔(بخاری، مسلم، نسائی، مشکوۃ)

بدنظری سے بچنے پر حلاوت ایمان:

ما من مسلم ینظر الیٰ محاسن المرأۃ اول مرۃ ثم یغض بصرہ الا احدث اللہ لہ عبادۃ یجد حلاوتھا (مشکوٰۃ)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مسلمان جب پہلی مرتبہ کسی عورت کی خوبصورتی دیکھے پھر اپنی نگاہ پست کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کو عبادت میں لذت عطا فرماتے ہیں۔ایک دوسری حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جس نے میرے ڈر کی وجہ سے بدنظری

چھوڑی میں اسے ایسا ایمان عطا کرونگا جس کی حلاوت وہ دل میں محسوس کرے گا۔
(مشکوۃ، الترغیب والترہیب)

مرد عورت کا ایک دوسرے کو دیکھنا جائز نہیں۔

اللہ تعالی سورۃ نور میں ارشاد فرماتے ہیں۔

(قل للمومنین یغضوا من ابصارھم و قل للمومنات یغضضن من ابصارھن)

مردوں اور عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں جھکائے رکھیں۔

اس سے واضح ہو رہا ہے کہ مرد، وعورت ہر ایک کو اپنی اپنی نظر کی حفاظت رکھنی چاہئے۔ کیوں کہ نظر میں اثر ہے، نظر ہی میں مکر ہے، ایسی نظر میں بھی نظر ہے، آنکھ کے دیکھنے سے ہی قلب ادھر ہے یا ادھر ہے، اسے جھکانے کے لئے اللہ کا امر ہے، بدنگاہی بھی تو قہر ہے، نیچی نگاہ والوں کے لئے ہی جام کوثر ہے، اللہ کا دیدار ہی سب سے برتر ہے، اس لئے مردوں کی طرح عورتوں کے لئے بھی یہی حکم ہے کہ وہ مردوں کو نہ دیکھیں۔ اس مسئلے میں بعض شراح نے اختلاف نقل کیا ہے، لیکن جملہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ جو چیز فتنے کا سبب ہو یقیناً ممنوع اور واجب الترک ہے، بدنگاہی کا موجب فتنہ ومضر ہونا اظہر من الشّمس ہے اور اس پر بے شمار واقعات قدیم وجدید دور کے تاریخ کے صفحات میں مکتوب ومحفوظ ہیں۔ حدیث باب میں تصریح ہے کہ ازواج مطہرات امت کی مائیں ہیں، جن سے امت کے لئے نکاح جائز نہیں پھر بھی انہیں ارشاد ہوتا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نابینا صحابی ابن ممکتوم رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ پردہ کرلو۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ تو نابینا ہیں ہمیں نہیں

دیکھ سکتے۔اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم بھی نابینا ہو۔کیا تم اسے نہیں دیکھ سکتیں۔اس کے نہ دیکھنے کہ مسئلے کو پوچھ کر رہتی دنیا تک حل کر دیا کہ حکم جانبین کو ہے صنف واحد کو نہیں ۔۔جس سے معلوم ہوا کہ جانبین کوایک دوسرے کی طرف دیکھنا جائز نہیں،جس سے شرعی پردہ بھی خوب واضح ہو گیا کہ صحابہ جیسی مقدس ہستیوں کو بھی پردے کا حکم دیا گیا ہے،ہمیں تو بطریق اولی پردے کا حکم ہے(ملخص انعام المعبود)

روڈ کے کنارے عورت کے نصب شدہ اشتہارات وتصاویر کو دیکھنے سے اجتناب کریں

ارشاد خداوندی ہے۔

(قل للمومنین یغضو من ابصارھم ویحفظو فروجھم) سورۃ نور)

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اپنی امت سے فرمادیجئے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچے رکھیں اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔،حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

(النظرۃ سھم من سھام ابلیس الجواب الکافی)

کہ نظر شیطان کے تیروں میں سے ہے۔

یعنی جس چیز پر نظر پڑ جاتی ہے اس چیز کی تصویر دل میں اترتی چلی جاتی ہے۔ روڈ کے کنارے لگائے گئے عورتوں کے اشتہارات اور تصاویر پر نظر پڑ جانے سے اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں۔یہ شیطان،یہود،نصاری کی طرف سے مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے ابلیسی لشکروں کا ترتیب دیا ہوا جال ہے۔یہود و نصاری جانتے

ہیں کہ مسلمانوں پر بزور بازو تسلط کوئی آسان کام نہیں، مگر ان کے ایمان کو فحاشی کے ذریعے سے کمزور کیا جاسکتا ہے، اسی طرح وہ لوگ جو بدنظری کے گناہ اور اس کے انجام بد سے خوب بچنے کی کوشش کرتے ہیں، (جوزنا کی پہلی سیڑھی اور ایمانی غیرت کا جنازہ نکالنے کا ایک اہم ذریعہ ہے) تو ان کو نہ چاہتے ہوئے بھی بدنظری میں مبتلا کرنے کے لئے روڈ کے کنارے اور پلوں پر عورتوں کی نیم برہنہ تصاویر آویزاں کرکے فحاشی میں پھنسانے کی سازش سوچی ہے کہ آئے روز ان فحش تصاویر میں اضافہ ہی ہورہا ہے۔اس لئے کہ ابلیسی لشکر والے جانتے ہیں کہ عورت میں فطرۃ کشش رکھی گئی ہے جو مرد کے لئے ایک بڑی آزمائش اور فتنہ ہے اس لئے دشمن کا مقابلہ کرتے ہوئے بدنظری سے ہر حال میں بچنا ہے، وگرنا اس کے مہلک اثرات اور انجام بد سے چھٹکارا مشکل ہوگا۔اللہ تعالی بدنظری سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین

بدنظری سے قوت حافظہ کمزور ہو جاتی ہے:

بدنظری سے قوت حافظہ کمزور ہوتی ہے چاہے وہ بدنظری غیر محرم عورت کی طرف ہو یا نوعمر لڑکوں کی طرف، یا اسی طرح نوعمر بچیوں کی طرف ہو جنکو دیکھ کر میلان ہوتا ہو۔امام شافعیؒ نے اپنے محترم استاد وکیعؒ سے قوت حافظہ میں کمی کی شکایت کی تو انہوں نے گناہوں سے بچنے کی وصیت کی، جسکو امام شافعیؒ نے شعر میں یوں جمع کیا ہے۔

شكوت الى وكيع سوء حفظى فاوصنى الى ترك المعاصى

فان العلم نور من الهى ونور الله لا يعطى لعاصى

ترجمہ: میں نے وکیع سے اپنے حافظہ میں کمی کی شکایت کی انہوں نے وصیت کی کہ اے طالب علم گناہوں سے بچ جاؤ، کیونکہ علم اللہ کا نور ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا نور گنہگاروں کو عطا نہیں ہوتا

کالج یونیورسٹی اور مدارس کے طلبا و طالبات کیلیئے اس میں عبرت کا درس موجود ہے، اگر ہو کوئی عقل والا۔

مسئلہ:

جسطرح مردوں کے لئے غیر محرم عورتوں کی طرف اور عورتوں کیلئے غیر مردوں کی طرف دیکھنا حرام اور فساد کا بیج ہے تو اسی طرح نوعمر خوبصورت لڑکوں اور ایسی نابالغ قریب البلوغ لڑکیوں کی طرف دیکھنا بھی حرام ہے جو مشتہات ہوں اور جنکی وجہ سے گناہ میں مبتلا ہونے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے وہ اس لیے کے یہ تو لڑکے ہیں یا نوعمر لڑکیاں ہیں، قریب بیٹھنے گپ شپ لگانے وغیرہ پر لوگ شک بھی نہیں کریں گے مگر آئے روز ٹی وی، اخبارات میں اس قسم کے بے شمار واقعات دیکھنے اور سننے میں آتے ہیں کہ ان معصوموں کی عزتوں کے ساتھ انسانی بھڑیوں نے وہ کچھ کیا جس کو تحریر کرنے سے قاصر ہوں۔

بدنظری کے نقصانات:

① بدنظری سے قوت حافظہ کمزور ہوجاتی ہے۔

② بدنظری سے توفیق عمل چھن جاتی ہے۔

③ بدنظری کرنے والے پر شیطان پر امید ہوتا ہے۔

④ بدنظری سے نیکی برباد گناہ لازم۔

⑤ بدنظری سے اللہ تعالیٰ کی غیرت بھڑکتی ہے۔

⑥ بدنظری کرنے والا ملعون ہے۔

⑦ بدنظری سے سینکڑوں گناہ وجود میں آتے ہیں۔

⑧ بدنظری سے اچھے ہنستے بستے گھر اجڑ جاتے ہیں۔

⑨ بدنظری سے چہرے کی رونق ختم ہوجاتی ہے۔

⑩ بدنظری سے نظر (بینائی) کمزور ہوجاتی ہے۔
⑪ بدنظری سے عبادت میں دل نہیں لگتا۔
⑫ بدنظری سے اپنی بیوی سے بڑھ کر خوبصورت شکل کو دیکھ کر انسان ناشکری میں مبتلا ہوجاتا ہے۔
⑬ بدنظری سے شرمگاہ محفوظ نہیں رہتی۔
⑭ بدنظری چاہے کتنی نیک نیتی پر کیوں نہ ہو بالآخر وہ ذلت و پریشانی کا سبب ہے۔
⑮ بدنظری خدائے لم یزل رحیم و کریم ذات کی ناراضگی کا سبب بنتی ہے۔

بدنظری سے طبی نقصانات:

① بدنظری سے شہوت بار بار بھڑکنے سے مثانہ متورم ہوکر بار بار پیشاب آنا شروع ہوتا ہے۔
② بدنظری سے انسان سرعت انزال کا مریض بن جاتا ہے۔
③ بدنظری سے دل کا ستیاناس ہوجاتا ہے۔
④ بدنظری سے انسان بلاآخر نفسیاتی مریض بن جاتا ہے۔
⑤ بدنظری سے شہوت بھڑکنے سے مشت زنی کی عادت پڑ جاتی ہے۔
⑥ بدنظری سے معدہ کمزور ہوجاتا ہے۔
⑦ بدنظری سے صحت خراب ہوکر کمزوری اور لاغری وجود میں آتی ہے۔

بدنظری سے بچنے کی کچھ احتیاطی تدابیر:

① جب بھی بدنظری کا موقع ہو تو فوراً نگاہیں نیچی کر کے خیالات اور تصورات بدلیں۔
② کسی بدصورت کا تصور کرلیں۔
③ اپنے نفس پر صدقہ، تلاوت، نفل پڑھنے کی سزا مقرر کرلیں۔

④ روزے رکھنے کی سزا نفس کو دیں۔

⑤ شادی بیاہ اوراس طرح کی دیگر مخلوط محفلوں سے دور رہیں۔

⑥ کسی جگہ پر آنے جانے کے دوراستے ہوں تو وہ راستہ اپنالو جس میں بدنظری کا امکان کم ہو

⑦ اپنی ماں بیٹی کا تصور کرلیں، جنت کی حوروانعامات کا تصور کرلیں۔

⑧ آنکھوں میں سلائی پھیرنے کا تصور کرلے کہ مرنے کے بعد میرے آنکھوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائیگا۔

⑨ دیدار الٰہی سے محرومی کا تصور کرلیں۔

⑩ ان فانی چیزوں کے زوال کا تصور کرلیں کہ آج میں جن سے دل لگا رہا ہوں ایک دن یہ فنا ہو جائیں گی۔

⑪ یہ مراقبہ محاسبہ کرلیا کریں کہ دنیا کا نظام درہم برہم ہوکر قیامت برپا ہوچکی ہے ایک اللہ کی ذات موجود ہے اور ایک میں موجود ہوں، مجھ سے ذرے ذرے کا حساب لیا جارہا ہے، تو آپ کے دل کا آئینہ آپ کو سب کچھ بتا سمجھا دے گا کہ آپ نے صبح سے رات تک اور رات سے صبح تک کمایا کتنا ہے اور کھویا کتنا ہے۔

داغ حسرت سے دل سجائے ہیں — تب کہیں جا کے ان کو پائے ہیں
ان حسینوں سے دل بچانے میں — میں نے غم بھی بڑے اٹھائے ہیں
منزل قریب یوں ہی نہیں ملتی — زخم حسرت ہزار کھائے ہیں

زنا کا دوسرا سبب غیر محرم کیساتھ باتیں کرنا

عورت کو مرد سے بوقت ضرورت بات کرنے کا طریقہ۔

اسباب زنا میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ کسی غیر محرم کے ساتھ بات چیت شروع ہو اور بلا وجہ اسے طول دیا جائے چاہے وہ گفتگو کتنی ہی نیک نیتی پر مبنی کیوں نہ ہو انجام اس کا خراب ہی ہوتا ہے، اسی لیے قرآن مجید میں عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اگر انہیں کسی وقت غیر محرم مرد سے گفتگو کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو آواز میں نرمی پیدا نہ ہونے دیں نہ ہی پر تکلف انداز سے چبا چبا کر اور الفاظ کو بنا سنوار کر باتیں کریں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

(فلا تخضعن باالقول فیطمع الذی فی قلبہ مرض وقلن قولاً معروفا)[الاحزاب]

اور نہ ہی چبا کر باتیں کرو کہ جس کے دل میں روگ ہو وہ تمنا کرنے لگے اور تم معقول بات کرو۔ یعنی اول تو عورت کے لئے کسی نامحرم مرد سے بلا ضرورت شدیدہ بات کرنا ہی جائز نہیں، اگر بامر مجبوری بات کرنی پڑے نہ تو چبا چبا کر بات کرے اور نہ ہی پر کشش انداز میں بات کرے یہ اس لئے تا کہ جس کے دل میں مرض اور طمع لالچ ہو اس کو موقع نہ مل جائے بلکہ جب بات کرنی پڑے تو معقول بات کرے یقینا اس میں دونوں کے لئے فائدہ اور پتے کی بات ہے

یہ ایک حقیقت ہے۔

کہ عورت کی آواز میں کشش ہوتی ہے جس کی طرف میلان بھی جلد ہوتا ہے، اسی لیے فقہاء نے عورت کو اذان دینے سے منع کیا ہے، اسی طرح جو عورتیں کام کاج، خرید

وفروخت، لین دین خود کرتی ہیں وہ بڑے خطرے میں ہوتی ہیں، چونکہ عورت کی آواز نرم اور پرکشش ہوتی ہے اسی لیے اول تو عورت کو غیر محرم مرد سے گفتگو کرنے کی اجازت نہیں ،اگر شدید ضرورت کے تحت بات کرنی پڑے تو ایسے معقول بات کریں کہ جس کے دل میں روگ ہو وہ تمنا اور طمع لالچ میں نہ آئے۔اب غیر محرم سے بات چیت کے بہت سارے ذرائع ہیں جن میں سے آج دور جدید کے انٹرنیٹ، سیل فون اور موبائل فون بھی ہیں جنکی وجہ سے آج بڑی آسانی کے ساتھ غیر محرم سے کھلی بات چیت شروع ہوجاتی ہے پھر آہستہ آہستہ دوستیوں تک نوبت آپہنچتی ہے،اب ان پر قدرے تفصیل کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔

انٹرنیٹ:

انٹرنیٹ یا اینٹرنیٹ ***Internet or Enternet*** انٹرنیٹ کمپیوٹر کے کنکشن کو کہتے ہیں جبکہ اینٹرنیٹ جال میں پھنس جانے کو کہتے ہیں، جدید دور کی تعلیمی سہولتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے فرنگی مما لک نے انٹرنیٹ کا سلسلہ اس لیئے شروع کیا تھا کہ طالب علم حضرات کو معلومات کے حصول میں آسانی پیدا ہوجائے ، اس میں کوئی شک نہیں کہ معلومات حاصل کرنے کا یہ بہترین ذریعہ ہے، مصیبت یہ ہے کہ اس کا اچھا استعمال تو اپنی جگہ مگر اس کا برا استعمال بہت زیادہ ہونے لگ گیا ہے، گویا کہ اس کے نفع سے نقصانات زیادہ ہیں۔

انٹرنیٹ کے فوائد:

ویسے تو انٹرنیٹ کے بہت سارے فائدے ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

① ابلاغ کی دنیا میں انٹرنیٹ تیز ترین ذریعہ ہے، پہلے اگر کسی چیز کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے تو کچھ زیادہ لمبا عرصہ لگ جاتا اور بہت سارے مراحل سے گزرنا پڑتا،لیکن اب وہ کام چند منٹوں میں بآسانی حل ہو

پاتے ہیں۔

② آپ کو دنیا جہاں کی معلومات انٹرنیٹ سے حاصل ہوسکتی ہیں وہ بھی آسانی کے ساتھ۔

③ آپ انٹرنیٹ پر دنیا جہاں کی دینی کتب ،تفاسیر ،احادیث،فتاواجات اور اصلاحی کتب کا مطالعہ بآسانی کرسکتے ہیں۔

④ اگرآپ کسی شرعی مسئلے کا حل اور جواب چاہتے ہیں تو وہ بھی آپ کو نیٹ سے مل سکتا ہے۔

⑤ اگرآپ کسی بزرگ کا بیان یاکسی قاری کی تلاوت کا سننا یا دیکھ کر استفادہ کرنا چاہتے ہیں تو وہ سہولت بھی انٹرنیٹ پر موجود ہے۔

⑥ اسی طرح انٹرنیٹ پر پڑھنے پڑھانے کی سہولت بھی موجود ہے جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہوئے بآسانی تعلیم حاصل کرسکتے ہیں۔

⑦ آپ کو کسی نوکری کی تلاش ہے تو آپ کو انٹرنیٹ کے ذریعے رسائی مل جائے گی۔

⑧ کئی لوگ کاروبار،تجارتی لین دین انٹرنیٹ کے ذریعے سے کرتے ہیں۔

⑨ کئی لوگ نیٹ کے ذریعے حلال رزق بھی تلاش کرتے ہیں چاہے وہ پڑھانے کی صورت میں یا پھر کسی اور صورت میں۔

⑩ اگرآپ کسی سے بات چیت کرنا چاہتے ہیں یا بات چیت کے دوران دیکھنا بھی آپ کی چاہت میں شامل ہے،اسی طرح طویل گفتگو پرخرچ سے بچنا چاہتے ہیں تو اس قسم کی سہولیات نیٹ پر میسر ہیں۔

⑪ ایک اور فائدہ جو سب سے بڑھ کر ہے وہ یہ کہ کئی اللہ والے اشاعت دین کا

مقدس فریضہ ادا کرتے ہوئے حتی الوسع انٹرنیٹ پر شب و روز تبلیغ کی محنت میں مصروف رہتے ہیں۔

انٹرنیٹ کے نقصانات:

جس طرح انٹرنیٹ کے مذکورہ بالا فوائد سے انکار نہیں تو اسی طرح اس کے درج ذیل نقصانات کو ماننے بغیر بھی کوئی چارہ نہیں۔

① انٹرنیٹ قیمتی وقت کا دشمن ہے۔

② اسی طرح بہت ساری دینی عبادات انٹرنیٹ پر بیٹھے رہنے سے ادا نہیں کر پاتے خاص کر رات کو دیر تک بیٹھ کر فجر کی نماز قضا ہو جاتی ہے۔

③ کئی لوگ انٹرنیٹ کی وجہ سے متعلقہ حقوق کی ادائیگی میں غافل و کوتاہ نظر آتے ہیں۔

④ کئی لوگ اس انٹرنیٹ کے ذریعے حصول تعلیم اور کاروبار چلانے میں غافل اور سست نظر آتے ہیں۔

⑤ انٹرنیٹ پر چیٹنگ کے ذریعے کئی بھولی بھالی لڑکیوں کو دھوکہ دیکر ان کی عزتوں کا سودا کیا جاتا ہے۔

⑥ کئی قسم کے نوجوان لڑکے لڑکیاں انٹرنیٹ کے ذریعے مہلک دوستیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

⑦ انٹرنیٹ پر وہ فحش فلمیں مناظر دکھائے جاتے ہیں جنہیں دیکھ کر گناہوں کی عادت پڑ جاتی ہے۔

⑧ انٹرنیٹ کی وجہ سے انسان کی بے آرامی اور بے سکونی میں بڑی حد تک اضافہ ہو جاتا ہے۔

⑨ انٹرنیٹ بے حیائی اور بے راہ روی کا بھی ایک سبب ہے۔

⑩ انٹرنیٹ کی وجہ سے رفتہ رفتہ دین سے دوری ہوتی ہے جس سے دنیا آخرت تباہ ہو جاتے ہیں۔

⑪ کبھی تو گھر کے محرم افراد ایک ساتھ بیٹھ کر انٹرنیٹ پر فحش مناظر دیکھنے سے انکے اندر سے ایمانی غیرت کھوکھلی ہو جانے پر حیا کا جنازہ اپنے گھروں سے نکل جاتا ہے جس سے کبھی تو محارم بھی آپس میں گناہوں کے مرتکب ہو جاتے ہیں اس قسم کے واقعات اخبارات کی زینت بنتے رہتے ہیں

انٹرنیٹ کے نقصانات پر چند واقعات:

انٹرنیٹ کے ڈسے ہوئے کتاب میں عجیب وغریب واقعات پڑھنے کو ملیں گے، چند واقعات، اپنے الفاظ میں قارئین کی پیش خدمت ہیں۔

واقعہ نمبر 1: کسی باہر ملک کا واقعہ ہے کہ ایک عورت جو شادی شدہ متقی پرہیزگار تھی، مال دولت کی بھی فراوانی تھی شوہر بھی محبت کرنے والا تھا یعنی اچھی پرسکون زندگی میسر تھی، بس انٹرنیٹ پر بیٹھنے سے کسی کے ساتھ چیٹنگ میں مصروف ہو گئی تھی، دونوں کے درمیان تعلقات بڑھتے گئے، تو لڑکے نے ملاقات کی خواہش ظاہر کی تو یہ بولی کہ چند دن صبر کرلو، میرے میاں کسی دوسرے ملک جا رہے ہیں وہ مجھے میرے ماں باپ کے گھر چھوڑ دیں گے مگر میں کسی بہانے سے اپنے گھر رک جاؤں گی پھر آپ آجانا ملاقات ہو جائے گی، چنانچہ شوہر نے روانگی کے وقت بیوی سے میکے چھوڑنے کا کہا تو بیوی نے کہا کہ آپ چلے جائیں میں گھر کی صفائی اور کچھ دیگر کام کر کے چلی جاؤں گی ،شوہر چلا گیا پیچھے اس نے دوست کو جگہ بتلا کر آنے کو کہا وہ تو پہلے سے مقررہ تاریخ کے انتظار میں تھا وہ آیا اسکو لے کر انسانی بھیڑیوں کے درمیان شکار کی طرح ڈال دیا

افسوس تو بہت کیا مگر عورت کیا کرسکتی تھی، دس بارہ آدمیوں نے اسکی عزت پامال کر کے جنسی تشدد کا نشانہ بنایا اور پھر بیہوشی کی حالت میں اس کے گھر کے سامنے پھینک کر چلے گئے، جب ہوش میں آئی تب عقل ٹھکانے لگی کہ میں کتنی بڑی غلطی کرچکی ہوں۔

واقعہ نمبر 2: انٹرنیٹ پر دوستی ہوگئی ایک دوسرے کو اپنی تصویریں ای میل کی جب تھوڑی سی ناراضگی ہوگئی تو لڑ کا دھمکی دیتا رہا کہ اگر دوستی نہیں نبھاوگی تو میں تمھاری تصویریں انٹرنیٹ پر دے دوں گا، اب لڑکی کو مجبوراً دوستی جاری رکھنی پڑی آگے سے وہ جو مطالبہ کرے چاہے وہ عزت فروشی ہی کا کیوں نہ ہو، اب تو اس کیلئے مانے بغیر کوئی چارہ نہیں کیونکہ وہ اپنی تصوریں ای میل کر کے اپنی عزت نیلام کرچکی ہے۔اب اسکولڑ کے کا ہر مطالبہ پورا کرنا ہوگا، یہاں تک کہ پھر وہ لڑکی ذلت ورسوائی کے ساتھ انٹرنیٹ کی زینت بنکر منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتی۔

واقعہ نمبر 2: عبرت کی نظر سے پڑھیئے کہ ایک شخص ایک لڑکی کیساتھ انٹرنیٹ پر چیٹنگ میں مصروف ہوگیا، دوستی پکی ہوگئی تو گندے **sms** ایک دوسرے کی طرف شروع ہو گئے جب ملاقات کیلیئے جگہ متعین ہوگئی تو دیکھا کہ باپ بیٹی ہے یا بھائی اور بہن ہے، اب شرم کے مارے مرے یا زمین میں دھنس جائے کیا کریں منہ دکھانے کے قابل نہ رہے، ایک دوسرے کا آمنا سامنا کیسے کریں گے۔

اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرما کراس دجال سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

حسن معاشرت اور موبائل فون:

موبائل فون کو اپنی ایجاد کے ابتدائی دور میں امراء اور طبقہ اشرافیہ نے غالباً نمائش دولت وثروت کے لیئے ہاتھوں ہاتھ لیا ،متوسط طبقہ نے بطور فیشن اختیار کیا، اب وہ وقت آیا ہے کہ یہ سوغات ہر ایک کی ضرورت زندگی کی حیثیت اختیار کر

چکی ہے۔

موبائل فون کی حیثیت درحقیقت تلوار کی ہے جس کا جائز وناجائز استعمال موبائل ہولڈرز کے ذاتی اختیار میں ہے، اب یہ اسکی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کا درست استعمال کرے، مگر آج کل بدقسمتی سے بیشتر خواتین وحضرات اس بارے میں غیر ذمہ دارانہ رویہ کا مظاہرہ کرتے نظر آتے ہیں۔نتیجتاً موبائل کے ساتھ اس کے نقصانات میں بھی اضافہ نظر آیا ہے ذیل میں موبائل فون کے فوائد ونقصانات کا تفصیل سے جائزہ لیا جارہا ہے۔

موبائل فون کے فوائد:

موبائل فون یقیناً اس عتبار سے بڑی نعمت ہے کہ اس کے فوائد ومنافع نے انسانی زندگی میں بہت ساری مثبت تبدیلیاں پیدا کردی ہیں اور یہ انسان کیلیئے کئی سہولتوں کا باعث ہے۔

① اسکی بدولت فاصلے مزید کم ہوگئے ہیں۔

② تجارتی لین دین میں بڑی تیزی آگئی ہے جس سے معاشرتی ترقی کی رفتار میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

③ موبائل فون صرف دور دراز رابطے کا ایک وسیلہ اور ذریعہ ہی نہیں بلکہ اس میں حساب کے لیئے کیلکولیٹر (calculator) بھی ہے۔

④ ٹائم اور وقت بتانے کیلیئے گھڑی بھی ہے جس سے گھڑی باندھنے کا رواج کم ہوتا جا رہا ہے۔

⑤ اس کا ایک اہم فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے ایک دوسرے کو پیغام بھیجنا ،قرآنی اقتباسات، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ،خوبصورت جملے، اقوال زریں اور

مفید باتیں وغیرہ کو sms کیا جاسکتا ہے۔

(۶) اسی طرح اس کے ذریعے صلہ رحمی، اخلاق اور محبت کا اظہار کرتے ہوئے دور دراز علاقوں میں اپنوں سے رابطہ کر کے حال احوال کو پوچھ کر خبر گیری کی جاسکتی ہے۔

(۷) ایک اہم فائدہ یہ بھی ہے کہ اس میں الارم بھی ہے جس سے ہم با آسانی فجر کی نماز کیلیئے اٹھ سکتے ہیں اور فون کر کے دوسروں کو بھی اٹھا سکتے ہیں۔اس کے علاوہ جدید قسم کے موبائل آرہے ہیں جو بہت فوائد پر مشتمل ہیں۔

موبائل کے نقصانات:

جسطرح موبائل فون کے مذکورہ بالا فوائد ومنافع سے انکار ممکن نہیں اسی طرح اس کے درج ذیل نقصانات کو مانے بغیر بھی کوئی چارہ نہیں۔

(۱) حقیقت یہ ہے کہ اسکی وجہ سے انسان کی بے آرامی و بے سکونی میں بڑی حد تک اضافہ ہوا ہے۔

(۲) اس میں ایک نقصان یہ بھی ہے کہ لوگوں میں جھوٹ (جیسے کبیرہ گناہ کے) بولنے کی عادت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے، گھر میں یا دفتر میں ہو گا مگر جھوٹ بولکر بتائے گا کہ میں کہیں اور ہوں حالانکہ جھوٹ بولنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

(۳) ایک نقصان یہ بھی ہے کہ فضول گوئی کی عادت بھی بڑی حد تک پروان چڑھ رہی ہے۔

(۴) بعض جوان لڑکے لڑکی کی آواز نکال کر فون پر بھانپنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان سے ایزی لوڈ کی صورت میں پیسے کھاتے ہیں اور کئی تو ان سے بیہودہ فحش

گفتگو کرتے ہیں، اور پھر ان کو شرمندہ کرنے کے لیئے اس کا نام بمع خاندان کے پوچھتے ہیں اور پھر یہ سب کچھ ریکاڈر کے ذریعے محفوظ کر کے کمپیوٹر کی زینت بنا دیتے ہیں جس کے نتائج کافی سنگین اور کبھی مہلک بھی ثابت ہوتے ہیں۔

۵ اسی طرح موبائل فون پر فضول گوئی کی صورت میں بلا وجہ اپنا پیسہ اور مال و دولت کو خرچ کر کے اسراف کا وبال اور گناہ اپنے سر لیتے ہیں۔

۶ موبائل فون کے غلط اور بے جا استعمال میں جو نقصانات ہیں وہ بڑی خوفناک صورت اختیار کرتے چلے جا رہے ہیں، ان میں اخلاقی بے راہ روی اور بد کاری بھی ہیں، جہالت اور بیہودہ فحش قسم کے sms کا تبادلہ کیا جاتا ہے

۷ مووی موبائل میں گندی فحش تصاویر گانے اور فلمیں ہمارے نوجوان طبقے کے ذہن کو فکری الودہ کر رہے ہیں اور یہ بات قومی تباہی اور ہماری اخلاقی حالت کے زوال کا باعث بن رہی ہے۔

۸ کبھی تو ہماری ثقافتی روایات میں ایک روایت ہاتھ میں تسبیح لے کر اپنے کریم پروردگار، رب ذوالجلال کا ذکر کرنا، درود شریف استغفار وغیرہ پڑھنا بھی تھا مگر اب اسکی جگہ موبائل پر موجود games نے لے لی ہے۔

۹ فری پیکج کال کے ذریعے لوگ لمبی لمبی کالوں میں مصروف، متعلقہ حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہوئے ایذا رسانی کا ذریعہ بن کر مختلف گناہوں میں ملوث ہو رہے ہیں۔ اب تو جدید سے جدید قسم کے موبائل آ رہے ہیں جو بیک وقت سینکڑوں نقصانات پر مشتمل ہیں۔

۱۰ موبائل فون کا بے جا استعمال قیمتی وقت کا سخت ترین دشمن ہے۔

۱۱ موبائل فون پر کتنی بھولی بھالی لڑکیوں کی عزت فروشی کا سودا کیا جاتا ہے۔

⑫ اسی طرح موبائل فون کے ذریعے کتنے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اپنی زندگی کو تباہ کر کے ذلت ورسواکن اور انجام بد تک پہنچ جاتے ہیں۔ (نیٹ)

سیل فون یا ہیل فون:

آج کل سائنسی ترقی کی وجہ سے سیل فون کا استعمال بہت ہی عام ہے اور سیل فون کمپنیوں نے فری کال پیکج دیئے ہیں جس سے بڑی آسانی سے نہ چاہتے ہوئے بھی انجام بد تک پہنچتے ہیں۔

کئی دفعہ روحانی بیمار اوباش لڑکوں کی طرف سے کالیں آئیں گی یہ دیکھ کر کہ اگلا کیا جواب دیتا ہے۔ اب اگر بات بڑھنے کا موقع ملا تو بات سے بات بڑھاتے چلے جاتے ہیں جو بلآخر مہلک دوستی کی شکل اختیار کر جاتی ہے اور اگر بات بڑھنے کا موقع نہ ملا تو غلطی سے نمبر ملانے پر سوری کر کے بات ختم کریں گے، گویا کہ فون بھی وقت کا بڑا دجال ہے۔

یہ ایک چھوٹا سا آلہ ہے مگر یہ بیک وقت فوائد سے بڑھ کر سینکڑوں نقصانات کو اپنے اندر سمویا ہوا ہے۔ اس کا بے جا استعمال شیطانی ذرائع میں سے ہے، سیل فون کے ذریعے کتنی بھولی بھالی لڑکیوں کی عزتوں کا خون کیا جاتا ہے۔ غریب گھروں کی لڑکیاں اگر موبائل فون نہیں لے سکتی تو اوباش قسم کے بیمار نوجوان خود موبائل لے کر ان کو تحفہ دے دیتے ہیں، نہ بل کی پرواہ نہ بیل کی پرواہ، یہ جہنم میں جانے کی پکی تدبیر نہیں تو اور کیا ہے، موبائل فون پر کسی بھی طریقے سے جب دوستی شروع ہو جاتی ہے تو نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اپنے موبائل فون پر باہر راستوں، شاہراہوں، بازاروں، گاڑیوں یا پھر اپنے کمروں کی تنہائیوں میں بیٹھے گھنٹوں باتیں کرتے ہیں اس طرح سیل فون ہیل فون بن جاتے ہیں، بہن بھائی ماں باپ قریب ہو تو بستر کے اندر دھیمی آواز میں محوِ گفتگو ہوں گے یا پھر sms کے ذریعے گفتگو جاری ہوتی ہے کیونکہ پیکج کر کے خرچہ تو ہوتا نہیں، اگر آواز کا خوف ہو تو موبائل فون کی بیل کے بجائے

وائبریشن (vibration) پر سیٹ کر دیتے ہیں تو گھنٹی بھی نہیں بجتی تو یوں (گھر والوں کو دھوکہ دیکر کہ ہم سو رہے ہیں) گھنٹوں لگے رہ کر خواب خرگوش کی سوچوں اور تمناؤں میں بلآخر پریشان رہنا مقدر بن جاتا ہے، یہ ظاہر بات ہے کہ جب رات کو دیر تک موبائل فون پر بات کرتے ہیں تو پھر صبح اٹھنے میں دشواری ہوتی ہے جسکی وجہ سے گھریلوں کام کاج اور تعلیم میں بڑا خلل واقع ہوتا ہے، جسکی وجہ سے بجائے محبتوں کے نفرتیں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔

بیٹی/بہن کو موبائل نہ دینا حق تلفی نہیں:

سوال: ایک آدمی کے موبائل فون سے میسج آیا جو مرد کی طرف سے لڑکی کو تھا اس میں ایسے شرمناک الفاظ تھے جو بیان کے قابل نہیں ساتھیوں نے گمان کیا کہ یہ آدمی یہ موبائل کبھی اپنی بیٹی کو گھر یا اسکول جاتے ہوئے دیتا ہے یہ پیغام اس کی بیٹی کو ہے تو کیا موبائل فون بہن بیٹیوں کو دینا ان کا حق ادا کرنا ہے یا حق تلفی ہے؟ کیونکہ بعض لوگ نہ دینا حق تلفی سمجھتے ہیں۔

جواب: بہن بیٹیوں کو کسی مصلحت کے پیش نظر موبائل فون نہ دینا ان کی حق تلفی نہیں، بلکہ آج موبائل کا غلط اور بے جا استعمال کو مدنظر رکھتے ہوئے مستورات کو خاص کر نوجوان لڑکیوں کو موبائل نہ دینا حق تلفی ہر گز نہیں بلکہ ان کو مہلک اور رسوا کن حالات سے بچانا ہے جو ضروری ہے۔ (بحوالہ موبائل فون کا استعمال صفحہ نمبر 66)

آپ جانتے ہیں کہ آپ کے بچے موبائل میں کیا دیکھتے ہیں؟

اگر آپ کے بچوں کے پاس موبائل موجود ہیں تو کبھی آپ نے یہ زحمت بھی گوارا کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ ان موبائل کو جائز اور مقصد کی حد تک استعمال

کرتے ہیں یا پھر ہاتھی کی طرح دانت کھانے کے اور، دکھانے کے اور۔یعنی دھوکہ دیتے ہیں کہ آپ کو دکھانے کے لئے الگ میموری کارڈ۔جس میں اچھی اچھی آڈیو، ویڈیو بھرے ہیں۔کہ یہ دیکھیں قرآن مجید کی تلاوت۔

ترجمہ۔بزرگوں کی دینی، اصلاحی بیانات، قراء کی تلاوت وغیرہ ذالک۔کہ میں یہ چیزیں سنتا دیکھتا ہوں۔جبکہ اس کے علاوہ الگ سے میموری کارڈ ایک کی بجائے کئی رکھے ہوتے ہیں۔جو مختلف شیطانی کاموں سے بھرے ہوتے ہیں، اسی طرح موبائلوں میں نیٹ لگا ہوتا ہے جن میں کہیں آڈیو گانے سنے جاتے ہیں تو کہیں چھپ چھپ کر فحاشی، عریانی پر مبنی فلمیں دیکھی جاتی ہیں۔بعض تو، زنا سے بھری فلمیں تک دیکھنے سے دریغ نہیں کرتے۔ظاہر بات ہے کہ یہ دیکھنے کے بعد شیطان ان میں شہوت ابھارنے کی شش کرتا ہے (خاص کر غیر شادی شدہ میں) پھر رفتہ رفتہ بڑی مکاری اور دور سے زنا تک پہنچا کر ذلت ورسوائی کا نشان عبرت بنا دیتا ہے۔والدین کا فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کے پاس موبائل کو وقتاً فوقتاً دیکھ کر چیک کرلیا کریں۔تو آپ کے چیک کرنے کے خوف سے وہ کسی حد تک ان گندگیوں سے دور اور محفوظ رہیں گے۔وگرنہ انجام بد سے آپ بھی نہیں بچیں گے۔

کیا موبائل فون صرف ایک آلہ ہے؟ یا پھر اس نے زندگی کے پیمانے کو بدل کر زیر وزبر کر ڈالا ہے؟۔

کیا موبائل فون صرف ایک آلہ ہے؟ نہیں بلکہ یہ ایک تہذیب، تمدن، ثقافت، تاریخ، زبان، بیان، اسلوب اور نیا طرزِ زندگی بھی ہے جس نے خیر وشر کے پیمانے

بدل ڈالے ہیں، خلوت تک میں گناہ کا دائرہ وسیع کر دیا ہے، سونے جاگنے کے اوقات کو زیر وزبر کر دیا ہے sms کے ذریعے ایک نئی زبان، نئی تہذیب، خبیث رویے، غلیظ معاشرت، گناہ گار طرز گفتگو، بے ہودہ اشارے کنائے اور جملے ایجاد کیئے ہیں، زبان و بیان کی نزاکت اور لطافت کو ختم کر دیا ہے، سہولت کے نام پر زبان کا حلیہ بگاڑ دیا ہے تاکہ کم سے کم وقت میں کم سے کم الفاظ میں زیادہ سے زیادہ بیہودہ گوئی کی جاسکے۔موبائل فون نے زبان سے طرز گفتگو سے نفاست، طہارت، شرافت کو رخصت کر دیا ہے۔اس کی گھنٹیوں اور موسیقیوں نے خانہ کعبہ، مسجد نبوی ﷺ، مساجد خانقاہوں کی پرسکون فضا کو شدید متاثر کیا ہے، دنیا اور اس دنیا کے لغو اثرات مذہبی لوگوں پر بھی اس قدر حاوی ہو گئے ہیں کہ وہ ان مقدس مقامات پر آتے ہوئے اپنے فون کی گھنٹی بند کرنا بھول جاتے ہیں، یہ غفلت اور بے گانگی کی انتہا ہی نہیں مساجد کے تقدس کی پامالی بھی ہے۔مساجد میں لوگ نماز کے اوقات میں باہر آکر فون سننے لگتے ہیں اس فون نے اندرونی پرسکون دنیا کو تباہ کر دیا ہے، اس وقت بھی جب ہم اپنے رب کے ساتھ تنہائی میں ہم کلام ہوتے ہیں فون کی گھنٹی ان مقدس لمحات کو ریزہ ریزہ کر دیتی ہے اس وقت یہ گھنٹی تباہ کن کردار ادا کرتی ہے۔مختصر یہ کہ اس چھوٹے سے آلے نے ہمارے خیالات، افکار، معاملات، معمولاتِ یومیہ، ذہن، قلب فکر و نظر، نقطہ نظر، طریقے، رویے اور تعلقات سب کو بدل ڈالا ہے اور اس سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ہم میں سے کسی ایک کو بھی اس کی تباہ کاری کا اندازہ نہیں ہے۔ہم تو سوچنے کی زحمت ہی گوارہ نہیں کرتے، اس آلے نے ہر شخص کو بخوشی آمادہ کر دیا کہ وہ ہمہ وقت دنیا کے آفات و آلام سے پر ہنگاموں شورشوں، شور شغب، سازشوں، دنیا پرستی، لذت طلبی، موج مستی، زر پرستی، شہوت انگیزی سے اپنی زندگی کا رشتہ خلوت و جلوت میں مسلسل جوڑے رکھے یہ محض اتفاقی حادثہ نہیں ہے، اس حادثے نے روح انسانی کو

کچل کرر کھ دیا ہے اور بڑے بڑے مذہبی لوگوں کو بھی نہایت سادگی و پرکاری سے بدل کرر کھ دیا ہے۔(موبائل فون کا استعمال)۔

یہ فائدے تو شراب اور سود میں بھی ہیں:

امام شاطبیؒ نے الموبقات میں لکھا ہے کہ شریعت کو دین عقل، نفس، مال اور نسل کی حفاظت مطلوب ہے، موبائل فون ان سب کا دشمن ہے اس کے کچھ فوری فائدے اپنی جگہ لیکن فائدے تو شراب اور سود میں بھی ہیں، اس کا ذکر قرآن نے واضح الفاظ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے نقصانات اس کے فوائد سے بہت زیادہ ہیں، فائدے اگر نہ بتائے جائیں تو موبائل کون خریدے گا۔شر میں بھی بہت سے فائدے ہوتے ہیں لیکن اسلام نے کسی چیز کو قبول ورد کرنے کا اصول فائدہ نہیں مقاصد شرعیہ کا حصول بتایا ہے کہ شریعت کا جو حکم ہو گا وہ سر آنکھوں پر تسلیم ہے۔

نجی شفاخانوں میں اسقاط حمل کا دائرہ وسیع:

آپ یہ بھی جانتے ہوں گے کہ موبائل کا استعمال ہمارے ملک پاکستان میں کچھ زیادہ ہے کہ سستے سے سستے فری کالز پیکج نے ہمارے نوجوان معاشرے کو تباہ کر کے کسی چیز کا نہیں چھوڑا، جتنی سہولت اس سے زیادہ تباہی، کہ اب اس سہولت کے نتیجے میں ہماری اقدار، روایات، تاریخ، تہذیب، رویوں اخلاقیات کا جو حشر ہو رہا ہے وہ قابل دید ہے ،اسراف کی ثقافت نے پاکستانی معاشرے کا احاطہ کر لیا ہے، جن لوگوں کو پیٹ بھر کر کھانا میسر نہیں وہ بھی موبائل جیسے دجال میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں، اسی طرح کم عمر لڑکے اور لڑکیاں اسکول، کالج اور یونیورسٹیوں میں ہمہ وقت موبائل فون پر گفتگو کرتے ہوئے نظر آئیں گے اس گفتگو کیلئے اتنا پیسہ کہاں سے آرہا ہے یہ بھی آپ نے کبھی سوچا

ہے کہ آپ کی اس بچی یا بچے کے پاس موبائل فون کا خرچ کون ادا کر رہا ہے؟ اور کس قیمت پر، کیا یہ گفتگو نہایت اہم اور ضروری ہے یا لغو لایعنی ہے، اس گفتگو کا ایک نتیجہ بڑے شہروں کے نجی شفا خانوں میں نا جائز حمل کو گرانے کا وسیع کاروبار بھی اپنے عروج پر ہے، جہاں کالجوں کی لڑکیاں اسقاط حمل کیلئے قطار لگاتی ہیں اور اپنی قیمتی چیزیں اس گناہ کو چھپانے کے لئے دیکر قیمت ادا کرتی ہیں پھر گھر جا کر تھانوں میں ڈکیتی اور چوری کی رپورٹ لکھواتی ہیں، گویا کہ اس جدید آلے نے ہماری دینی روحانی عبادت گاہوں، افراد، اخلاقیات اور معاشرت پر بڑا گھناونا اثر ڈالا ہے۔(موبائل فون کا استعمال)

موبائل کا کثرت اِستعمال پاکستان میں زیادہ کیوں؟

پاکستان جیسے غریب ملک میں 12 کروڑ موبائل فون زیرِ استعمال ہیں اور موبائل کمپنیوں کا سب سے زیادہ کاروبار پاکستان میں ہے اور پاکستان سب سے بڑی منڈی قرار دی گئی ہے، کیا قیمتی قومی زر مبادلہ کو صرف بولو، بولتے رہو، جو چاہے بولو، کہو اور خوب کہو، دل کھول کر بولو جیسے احمقانہ فلسفے کے فروغ کی خاطر تباہ کیا جا سکتا ہے۔ موبائل فون کے کثرت استعمال نے لوگوں کے میل جول محبت آمیز تعلقات اور آمنے سامنے ملاقات کو ختم کر دیا ہے البتہ لڑکوں اور لڑکیوں کے ناجائز تعلقات کیلئے سینکڑوں طریقے وجود میں آئے ہیں جو رفتہ رفتہ جنسی تعلقات میں تبدیل ہو کر حرامی نسلوں میں اضافے کا سبب بن رہے ہیں، ماں باپ موبائل فون کی آفتوں سے ناواقف ہیں یا بہت سادہ لوح ہیں، غریب لوگوں نے بھی فخریہ طور پر اپنے بچوں کو موبائل فون دلوائے ہیں جسکے نتیجے میں ایک عجیب نسل پروان چڑھ رہی ہے موبائل فیملی کے نام سے جعلی فیملی بنائی جا رہی ہیں، لڑکے اور لڑکیوں کو آوارگی آبرو باختگی سکھانے کیلئے سستے سے سستے پیکج فراہم کیے جا رہے ہیں تا کہ

معاشرہ جنسی نشے میں گرفتار ہو کر موبائل کمپنیوں کے کاروبار میں خوب اضافہ ہو اور یہود نصاریٰ کا مشن بھی پورا ہو، پھر اس نشے کی خاطر لڑکے اور لڑکیاں اپنے گھر چوری دوسرے گھروں میں ڈکیتی یا دوستوں کا مال چوری کرتے ہیں اگر یہ راستہ بند ہو جائیں تو پھر اپنی عزت کا سودا کرنے پر بخوبی آمادہ ہو جاتے ہیں۔(ملخص از موبائل فون کا استعمال)

موبائل فون کے مہلک نقصانات پر چند واقعات:

واقعہ نمبر 1: ایک گاڑی میں ایک طرف سیٹ پر مرد بیٹھے ہوئے تھے دوسری طرف سیٹ پر عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں کہ اس دوران ایک مرد اور ایک شادی شدہ عورت میں آنکھوں آنکھوں میں اشارے ہو گئے تو مرد نے ایک کاغذ پر اپنا موبائل فون نمبر لکھ کر اپنے پاؤں کے ذریعے سے اس عورت تک پہنچایا عورت نے نمبر اٹھایا اور بعد میں رابطے میں رہے اور دوستی پکی ہو گئی، موبائل فون پر گھنٹوں بات چیت جاری رہی، اب دو بدو ملاقات کا ارادہ ہوا تو عورت نے کہا کہ آپ کچھ سامان لے کر ہمارے گھر آجائے اور میرے گھر والوں سے کہہ دو کہ یہ سامان آپ کے گھر والوں نے باہر سے بھیجا ہے، اب اس عقل کے اندھے نے ایسا ہی کیا سامان لے کر ان کے گھر گیا کہ یہ آپ کے گھر والوں نے بھیجا ہے انہوں نے خاطر مدارات کر کے رخصت کر دیا تھوڑی دیر گزرنے پر واپس آیا کہ میرا گھر دور ہے اب شام کا وقت ہے گاڑی نہیں مل رہی، تو انہوں نے مہمان پردیسی سمجھ کر ٹھہرالیا، جب آدھی رات ہو گئی تو عورت اس کے پاس آئی تو آپس میں بہت کچھ کر کے گہری نیند سو گئے، اس دوران عورت کا دودھ پیتا بچہ رونے لگ گیا کافی دیر تک روتا رہا ماں تو کسی اور دنیا میں مشغول گہری نیند سو رہی تھی، ساس بچے کی رونے کی آواز سن کر آئی تو دیکھا کہ ماں نہیں ہے ادھر اُدھر دیکھا پھر بھی نہیں ملی تو اس نے اپنے بیٹوں کو جگایا اور جب پردیسی مہمان کے پاس آئے تو

برہنہ حالت میں موجود پائے گئے تو اسی وقت موت کی گھاٹ اتار کر لقمہ اجل بن گئے۔ یہ ہوا موبائل کا انجام۔

واقعہ نمبر 2: ایک بھولی بھالی ان پڑھ لڑکی جسکے نمبر پر ایک کال آئی جو دوستی کی شکل اختیار کر گئی، یہاں تک کہ لڑکی لڑکے کیساتھ بھاگ گئی، اب کچھ دنوں تک باہر ہوٹلوں میں رہے، پیسے ختم ہو گئے نشہ اتر گیا کیونکہ لڑکی کو بھگا کر رکھنا کوئی آسان کام تو نہیں ہزاروں اخراجات کرنے پڑ جاتے ہیں، تو کچھ دن بعد لڑکے نے لڑکی سے کہا کہ اب آپ گھر چلی جائیں پھر میں آپ کا رشتہ لینے کسی کو بھیج دوں گا، لڑکی نے کہا کہ اللہ کے بندے میرے گھر والے مجھے جان سے مار دیں گے مگر لڑکا اس کو رکھنے کیلئے تیار نہ ہوا لڑکی کیا کرتی اور کہاں جاتی بلآخر گھر آ گئی پھر بھائیوں نے اسے قتل کر دیا (یوں اس موبائل نے اس کو انجام بد تک پہنچا دیا)

واقعہ نمبر 3: کسی بڑے شہر کا واقعہ ہے کہ ایک لڑکی کی ایک لڑکے کے ساتھ موبائل فون پر دوستی شروع ہو گئی لڑکے نے سورۃ یٰس پر ہاتھ رکھ کر قسم کھائی کہ میں آپ سے دھوکہ نہیں کروں گا تو لڑکا لڑکی کو موٹر سائیکل پر بٹھا کر ایک دوست کے گھر لے آیا جہاں تین انسانی بھیڑیے پہلے سے موجود تھے، لڑکی نے رو رو کر بڑی منت سماجت کی کہ ظلم نہ کرو مگر معاملہ کچھ اور تھا، اب ان چار لڑکوں نے اسکی عزت کو پامال کر کے جنسی تشدد کا ایسا نشانہ بنایا کہ یہ سب کچھ ہوتا ہوا ریکارڈ کر کے محفوظ کر لیا اور پھر لڑکی کو دکھایا، لڑکی یہ دیکھ کر رونے لگی اور ڈلیٹ کرنے کی درخواست کرنے لگی کہ دیکھے میری عزت اور زندگی کا مسئلہ ہے مگر ان ظالموں نے کہا کہ نہیں بلکہ جب بھی ہم آپ کو بلائیں گے تو آپ آؤ گی وگرنہ انکار کی صورت میں یہ بلیک میل ویڈیو انٹرنیٹ اور کمپیوٹر پر دیں گے۔ اب لڑکی کی عقل ٹھکانے لگی اور اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ ناجائز تعلقات اور چھپی آشنائی کا انجام آخر بد ہی ہوتا ہے۔

گزارش: یہ گزارش تمام ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کی خدمت میں کی جاتی ہے کہ اگر

آپ اپنی عزت کو برقرار رکھنا چاہتی ہیں اور یہ بھی آپ چاہتی ہیں کہ آپ رسوا کن اور تباہ کن حالات سے محفوظ رہیں، تاکہ آپ کی زندگی تباہ نہ ہو اور نہ ہی آپ انٹرنیٹ اور کمپیوٹر کی زینت بنیں تو پھر یاد رہے اس نصیحت پر عمل کریں کہ نظر کی حفاظت کریں، جن سے نکاح جائز ہو ان سے شرعی پردے کا اہتمام کریں کسی غیر محرم سے چھپی آشنائی یا ذاتی معاملات پر بات چیت سے قطعاً اجتناب کریں، اسی طرح انٹرنیٹ اور موبائل سے دور رہیں یہ اس وقت کا بڑا فتنہ اور دجال ہے چند لمحات کی لذت کیلئے نہ تو اپنی زندگی رسوا کن بنادیں کہ تمھاری عزت ہی خاک میں مل جائے اور نہ ہی دو دن کی زندگی کیلئے اپنی آخرت والی زندگی کو خراب کردیں جو دائمی زندگی ہے۔

تیسرا سبب گانا بجانا فلمیں، ڈرامے

اسلام میں گانے بجانے کی مذمت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل الله بغیر علم ویتخذ ھا ھذوااولٰئک لھم عذاب مھین (سورۃلقمان)

ترجمہ: اورلوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جوخریدار ہیں کھیل کی باتوں کے تاکہ بہکائیں بغیر سمجھے اللہ کی راہ سے اورٹھرائیں اسکوہنسی مذاق یہ وہ لوگ ہیں جن کوذلت کاعذاب ہوگا۔

آیت کا پس منظروشان نزول:

انسانوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جوکلامِ دلفریب خرید کرلآتے ہیں تاکہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے علم کے بغیر بھٹکادیں اوراس راستے کی دعوت کومذاق میں اڑادیں ،ایسے لوگوں کیلئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے ،یعنی ایسی بات جوآدمی کواپنے اندر مشغول کرکے ہر دوسری چیز سے غافل کردے ،روایات میں بیان ہوا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ کے اثرات قریش کی ساری کوششوں کے باوجود پھیلنے سے نہ رکےتوانہوں نے ایران سے رستم اوراسفندیار کے قصے منگواکر داستان گوئی کا سلسلہ شروع کیااورگانے بجانے والی لونڈیوں کاانتظام کیا تاکہ لوگ ان چیزوں میں مشغول ہوکرحضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات نہ سنیں ،جب لوگ ان خرافات میں مشغول ہوں گے تو دین اسلام کی طرف میلان بھی کم ہوگا ،آج بھی دورِحاضر میں گانے ،فلمیں ،ڈرامے ،ناول سمیت سیکنڑوں خرافات اسی قسم میں سے ہیں کہ لوگ ان خرافات میں

مشغول ہو اور دین اسلام سے دور رہیں۔(ملخص از التفسیر الواضح المیسر)

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مجھے دو آوازوں سے منع فرمایا ہے

حضرت عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے دو آوازوں سے منع فرمایا گیا ہے ایک نغمہ یعنی گانا بجانا، دوسرا نوحہ، نوحہ کہا جاتا ہے میت پر زور زور سے چیخ چیخ کر رونا، یہ بیماری عورتوں میں عام ہے کہ بجائے صبر کرنے کے نوحہ کریں گی اپنے کپڑے پھاڑ دیں گی۔ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جو میت پر نوحہ کریگی وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گی۔

نبی علیہ السلام نے چرواہے کی بانسری کی آواز سنی تو کانوں میں انگلیاں ڈال لیں جب تک دور نہیں چلے گئے (گانے کی آواز سے اس قدر نفرت تھی) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دف، ڈھول اور بانسری بجانے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں کوئی ایسی چیز نہ چھوڑتے تھے جس پر تصویر ہو اور آپ اس کو توڑ نہ ڈالتے ہوں (بخاری، مشکوۃ)

گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت المآء الذرع (بھیقی مشکوۃ)

کہ گانا دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔
حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ موسیقی دل میں زنا کے خیال کو اس طرح پیدا کرتی ہے جس طرح پانی سبزی کو اگاتا ہے۔

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص گانے والی لونڈی کی مجلس میں بیٹھ کر اس کا گانا سنے قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔(مشکوۃ)۔گانے والی عورتوں کی کمائی حرام ہے(ترمذی،ابوداود) خوشی کے موقع پر باجے تاشے کی آواز پر لعنت کی گئی ہے(کنز العمال)

فرمان نبوی ﷺ کہ کچھ لوگ بندر اور خنزیر کی شکل میں مسخ ہوں گے

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آخری زمانے میں کچھ لوگ بندر اور خنزیر کی شکل میں مسخ ہوجائیں گے،صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا وہ توحید ورسالت کا اقرار کرتے ہوں گے فرمایا کہ ہاں (برائے نام) نماز،روزہ،حج بھی کریں گے،صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے عرض کیا کہ آخر ان کا ایسا حال کیوں ہوگا ،آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ آلات موسیقی ،رقاصہ عورتوں اور طبلہ سارنگی کے شوقین ہوں گے شراب پیئں گے رات بھر مصروف لہورہیں گے،جب صبح ہوگی تو بندر اور خنزیر کے شکل میں مسخ ہوچکے ہوں گے۔(رواہ مسندوابن حبان،)

حدیث۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا" جب مالِ غنیمت کو شخصی دولت بنالیا جائے،جب امانت کو لُوٹ کا مال سمجھا جائے،جب زکوٰۃ کو تاوان جانا جائے،جب علمِ دین دنیا طلبی کے لئے سیکھا جائے، جب مرد اپنی بیوی کی اطاعت اور ماں کی نافرمانی کرنے لگے،دوست کو قریب رکھے اور باپ کو دور رکھے، جب مسجدوں میں شور وغل ہونے لگے،جب قبیلے کا سردار ان کا بدترین آدمی ہو، جب قوم کا سربراہ ذلیل ترین شخص ہو، جب

(شریر) آدمی کی عزت اس کے شر کے خوف سے کی جانے لگے، جب مغنیہ (گانا گانے والی) عورتوں اور باجوں کا رواج عام ہوجائے، جب شرابیں پی جانے لگیں، اور جب اُمت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کرنے لگیں تو اس وقت تم انتظار کرو، سُرخ آندھی کا، زلزلے کا، زمین میں دھنسے کا، صورتیں مسخ ہونے اور بگڑنے کا اور قیامت کی نشانیوں کا جو یکے بعد دیگرے اس طرح آئیں گی جیسے کسی ہار کی لڑی ٹوٹ جائے تو اس کے دانے ایک کے بعد ایک بکھرتے چلے جاتے ہیں۔ (ترمذی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کہ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوں گی جب تک زمین میں دھنسنے، پتھروں کی بارش ہونے اور صورتیں بگڑنے کے واقعات نہیں ہوں گے،، لوگوں نے پوچھا'' یارسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' جب تم دیکھو کہ عورتیں زین پر سوار ہونے لگیں (یعنی ڈرائیونگ کرنے لگیں) اور گانے والیوں کی کثرت ہوجائے اور جھوٹی گواہیاں عام ہوجائیں اور مرد مردوں کو اور عورتیں عورتوں کو کافی سمجھنے لگیں (غالباً ہم جنس پرستی مراد ہے۔ (اسلام اور موسیقی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' گانا باجا سُننا معصیت ہے، اس کے لئے بیٹھنا فسق ہے، اور اس سے لطف اندوزی کفر ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں بانسریاں (آلاتِ موسیقی) توڑنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ (نیل الاوطار، بحوالہ اسلام اور موسیقی) (تفصیل کے لئے اسلام اور موسیقی کا مطالعہ کریں۔)

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے:

یہ تسلیم شدہ بات ہے کہ موسیقی کا شوقین آدمی نیک لوگوں کیساتھ مل کر کتنا ہی نیک کیوں نہ ہو جائے اس کے دل کے اندر موسیقی کی نفرت پیدا نہیں ہو سکتی بلکہ بیس سال نیکی کی زندگی گزارنے کے باوجود اگر وہ بازار یا دکان کے قریب سے گزرے اور پرانا گانا سنائی دے تو وہ بھڑک جاتا ہے ایک لمحہ میں بیس سال کی محنت دھری کی دھری رہ جاتی ہے، پرانی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں۔اس وجہ سے موسیقی بہت خطرناک ہے، موسیقی کے جراثیم مرنے تک بندے کے دماغ میں موجود رہتے ہیں (بحوالہ حیا و پاکدامنی)

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ موسیقی، ناچ گانے سننے سے سکون ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا بلکہ اس سے تو پریشانی کے ساتھ ساتھ دین سے دوری دل و دماغ پر شیطانی بھوت ایسا سوار ہو جاتا ہے کہ گانوں میں عشقی گفتگو کو سن کر بیہودہ حرکات کی طرف میلان ہونے لگتا ہے پھر شیطان آہستہ آہستہ پکڑ کر زنا جیسے کبیرہ گناہ کا مرتکب کروا ہی دیتا ہے، اچھا سمجھدار انسان وہی ہے جو اس مصیبت کے قریب بھی نہ جائے اپنے دل و دماغ کو ان لغویات سے خالی رکھے۔

ایک یونیورسٹی میں محفل قرات اور میوزک کے پروگرام میں فرق

ایک دوست حسن نے بتایا کہ ہماری یونیورسٹی میں ایک میوزک پروگرام منعقد ہوا جس میں یونیورسٹی میں پڑھنے والے طلباء وطالبات (جو پانچ ہزار ہیں) اسٹاف و دیگر عملے کیساتھ اتنے شوق اور دلجمعی کیساتھ پروگرام کے آخر تک بیٹھ کر دیکھنے اور سننے میں مصروف رہے کہ کوئی بھی اٹھ کر نہ گیا۔

بتایا کہ پھر اگلے دن محفل قرات ونعت کا پروگرام منعقد ہوا جس میں منت سماجت کر کے بمشکل ایک سو پچاس طلبا شریک رہے، اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ مسلمانوں کا

ملک اور مسلم یونیورسٹی میں مسلمان طلباو طالبات میوزک اور ناچ گانے سے کتنی محبت رکھتے ہیں کہ آخر تک بیٹھے رہے اور اللہ کا کلام سننے کیلئے کوئی تیار نہیں، یہ دیکھ کر افسوس کیساتھ رونا آتا ہے کہ ان جیسے مسلمانوں سے اسلام کی حفاظت کی کیا توقع رکھی جائے، یہی نوجوان پھر ہمارے حکمران بنیں گے جن کو سورۃ اخلاص تک نہیں آتی تو مسلمان ذلیل و پست نہ ہوں گے تو اور کیا ہوگا؟

بقول یہودی کے مسلمانوں کی ذلت و پستی کے تین اسباب ہیں:

ایک دوست نے بتایا کہ ایک یہودی کے ساتھ نیٹ پر طویل گفتگو اور مکالمہ ہوا جس میں اس سے مسلمانوں کی ذلت و پستی کے حوالے سے پوچھا گیا تو یہودی نے جواب میں کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو ذلیل کیا جائے تو تین کام شروع کردیں۔

① مسلمانوں کے دل سے جذبہ جہاد نکال دیں، جب مسلمان قوم جہاد سے نفرت کریگی جہاد کو دہشت گردی سمجھنے لگ جائے گی تو پھر بزور شمشیر ان پر ہمارا تسلط ہوجائے گا۔

② مسلمانوں کو آپس کی فرقہ واریت، مختلف تنظیموں اور جماعتوں میں تقسیم کردیں پھر یہ خود ایک دوسرے پر کفر و شرک کے فتوے لگا کر ایک دوسرے کو ذلیل کرنے کی کوشش کریں گے، جب ان کا آپس میں اتحاد نہیں ہوگا، ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے تو ہمارا مشن کامیاب رہے گا۔

③ تیسرا بتایا کہ مسلمانوں کو اور انکی نوجوان نسل کو عریانی، فحاشی، زناکاری، موسیقی، ناچ گانے میں مبتلا کردو، جب مسلمان قوم ناچ گانے، فحاشی، زناکاری میں مبتلا ہوجائے گی تو ان کے اندر سے ایمانی غیرت کھوکھلی ہوجائے گی اور ان کو ہمارے لیئے گمراہ کرنا آسان ہوجائے گا، معلوم ہوا کہ ذلت و پستی کے یہ تینوں

اسباب مسلمان اپنا چکے ہیں اس لیئے ہر جگہ ذلت و پستی کا شکار ہیں۔

یہود و نصاریٰ کے مسلمان ملکوں میں تین اہداف

یہود و نصاریٰ اپنے جاسوسوں کو تین اہداف دیکر مسلمان ملکوں میں بھیجتے ہیں کہ وہ ان تین اہداف پر بلخصوص کام کریں۔

① مسلمانوں میں ایک سے زائد شادیوں کو معیوب اور عار بنا کر پیش کریں تا کہ مسلمان اس بابرکت عمل کو شرم محسوس کرتے ہوئے چھوڑ دیں تا کہ زنا کاری کا راستہ کھل جائے۔

② کثرت اولاد کے رجحان اور اس پر فخر کرنے کی حوصلہ شکنی کر کے مسلم آبادی کو کم سے کم سطح پر لانے کی کوشش کریں تا کہ ہمارے مقابلے کیلیئے مجاہدین پیدا نہ ہوں ہمارے مسلمان ان سے متاثر ہو کر کہتے ہیں کہ دو بچے سب سے اچھے،۔

③ تیسرا ہدف وہ یہ کہ نکاح مسنون کے بجائے بغیر نکاح کے مختلف شیطانی ناموں سے اور مختلف طریقوں سے مرد و عورت کے مل کر پڑھنے پڑھانے، اکھٹے مل کر کام کرنے کا رواج ڈالیں تا کہ مسلم معاشرے میں زنا کا عام رواج ہو جائے۔

یہود و نصاریٰ کے مسلمانوں کے خلاف عزائم۔

اب آپ ایک یہودی (یہود کو اللہ جل شانہ نے، **مغضوب علیھم** کا خطاب دیا) کی بات پڑھیئے۔ہانگ کانگ سے جناب محمد اطہر صاحب لکھتے ہیں کہ یہودی ،ہندو اور تمام یورپی اور امریکی اقوام پاکستان کو تباہ کرنے کی کوشش میں ہیں۔کل ایک یہودی ملاجو پہلے میرے ساتھ کام کرتا تھا۔کہنے لگا کہ اب دیکھا آپ نے پاکستان میں رہنے والے زیادہ لوگ پہلے جیسے نہیں رہے۔ہماری ،موساد، ہندوں کی ،را، امریکہ کی ،سی آئی اے،سب مل کر پاکستان کے بچوں کو خراب کر رہے ہیں۔گندے لٹریچر سے

فلموں سے ہیروئن سے تا کہ وہ مائیں ہی نہ رہیں جو مجاہد پیدا کریں اور وہ مجاہد ہی نہ رہیں جو لڑ سکیں۔اب ہم اسرائیلی سب عرب پر حکومت کررہے ہیں۔دیکھا ہم نے عراق ،ایران اور دوسرے ملکوں کو کیسے تباہ کر دیا۔یہ بات ان کے علم اور تجربہ میں ہے کہ جہاد کے میدان میں باوجود آلات حرب کی فوقیت کے ہم مسلمانوں سے نہیں جیت سکتے اور ان کی طاقت کو تباہ نہیں کر سکتے ۔لہٰذا انہوں نے مسلمانوں کو اخلاقیات اور کلچر کے میدان میں شکست فاش دینے کا عزم کیا ہے اور ان کے مفکرین نے اس کا منظم منصوبہ تیار کیا ہے۔اسلامی معیشت،معاشرت اور اخلاقیات کو ختم کرنے کے لئے ٹیلی ویژن ایک ایسا سریع التاثیر اور زہر قاتل آلہ ہے جس سے باقاعدہ خاص ترتیب اور مذاق کے پروگرام دکھانے سے نہ صرف موجودہ نسلوں کے جوان اور بوڑھے بلکہ بچے تک غیر شعوری طور پر اسی طرز زندگی اور ان ہی اخلاقی قدروں کو اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں جوان کے سامنے متحرک اور بولتی رنگین تصویروں میں پیش کیا جاتا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ زندگی کے جو تجربے اور نقشے آنکھ اور کان دونوں کے ذریعے خصوصا نوجوان اور بچوں کے دل ودماغ پر نقش ہو جاتے ہیں وہ اتنے دیرپا ہوتے ہیں کہ زندگی کے ہر طریق کا اور پروگرام میں ان کی حیثیت اساس کی ہو جاتی ہے(ٹی وی کی تباہ کاریاں)

ٹی وی کا اثر۔

ٹی وی،وی سی آر،ڈش،کیبل،کمپیوٹر اور فلمیں وہ شیطانی ذرائع میں سے ہیں کہ یہ سب چیزیں ہلاکت خیز اشیاء انسان کے سامنے ایسے نمونے پیش کررہی ہیں جن کو دیکھنے والا شخص غیر شعوری طور پر لازماً متاثر ہوتا ہے۔رفتہ رفتہ اس کے اخلاق و کردار میں تبدیلی آتی جاتی ہے اور چونکہ ان چیزوں کا اکثریتی استعمال آج کے دور میں محض لہو لعب،فواحش و منکرات اور بے دینی کے لئے ہوتا ہے اس لئے انہوں نے انسانی

معاشرے پر بہت بڑے پیمانے پر انتہائی تباہ کن اثرات ڈالے ہیں۔

مثلاً۔ان مہلک تفریحات کا جو پہلا اثر انسان پر پڑا ہے وہ بے حیائی اور بے غیرتی کا وہ شدید رجحان ہے جس نے انسانی معاشرے کو بری طرح متاثر کیا ہے، کام کاج اور تعلیم پر بھی خاص اثر پڑا ہے۔اللہ تعالی نے نسل انسانی کے تحفظ اور انسانی معاشرے کے قیام وبقاء کے لئے انسانوں میں دو جذبے ایسے رکھے ہیں کہ اگر وہ جذبات ودیعت نہ کیے جاتے تو انسانیت کب کی مٹ چکی ہوتی ۔میری مراد یہاں حیاء اور غیرت ہے۔کہ وہ جذبات مرد وعورت دونوں میں پائے جاتے ہیں مگر یہ کہ عورتوں پر صفت حیاء کا غلبہ ہوتا ہے اور اسے عورت کی نسوانیت کی دلیل اور نسائیت کا زیور سمجھا جاتا ہے جبکہ غیرت مردانگی کی علامت اور مرد کا شیوہ سمجھی جاتی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ حیاء اور غیرت ہی وہ جزبات ہیں کہ انہی کی وجہ سے بدکاری اور فحاشی کا دروازہ بند رہتا ہے ۔اور اگر کسی معاشرے میں خدانخواستہ یہ جزبات فنا ہوجائیں تو بدکاری،عریانی اور فحاشی کے وہ مناظر سامنے آئیں کہ الامان والحفیظ (ملخص از ٹی وی کی تباہ کاریاں)

مسئلہ: گانا سننا ناجائز اور قطعی حرام اور اس سے تلذز حاصل کرنا کفر ہے فرنگی ماحول میں کام کاج سے تھکے ہوئے لوگ یا ازدواجی زندگی کے مسائل میں الجھے ہوئے لوگ گانا بجانا سننا تفریحی مقاصد کیلئے استعمال کرتے ہیں اور اسے اپنی پریشانیوں میں کمی روح کی غذا سمجھتے تھے،آج کا مسلمان بھی ان سے متاثر ہوکر گانے بجانے سننے کو روح کی غذا اور پریشانی کا حل اور سکون سمجھتے ہیں، بھلا جو چیز حرام ہو اس میں سکون کہاں پریشانی میں کمی کی بجائے مزید اضافہ ہوتا ہے۔

فلمیں اور ڈرامے:

سٹیج اور سکرین پر تماشا دیکھنے کی تاریخ تو بہت پرانی ہے مگر موجودہ دور میں

ریاست کیلیفورنیا میں واقع ہالی وڈ کو مرکزی حیثیت حاصل ہوگئی ہے لوگ اسے دنیا کا جنسی دارالخلافہ (sex capital of the world) کہتے ہیں یونیورسل، سونی، کولمبیا، فوکس اور ایم جی ایم جیسے پروڈیوسروں نے فلمی صنعت پر قبضہ جمالیا ہے۔

① ڈرامہ (Drama): اس فلم کو کہتے ہیں جس میں بنانے والا کوئی سبق سکھانا چاہتا ہو، یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ لوگوں نے فلموں کے ذریعے ہزاروں نوجوانوں کو بگڑتے تو دیکھا ہوگا مگر ایک کو بھی سنورتے نہیں دیکھا، اس سے ڈرامے کے بداثرات کا اندازہ لگانا آسان ہے۔

② تھرلر ایکشن (Thriller action): اس فلم کو کہتے ہیں جس میں مار کٹائی ہو، دل دہلا دینے والے مناظر ہوں ایسی فلموں کو دیکھ کر بچے مار کٹائی کے طریقے سیکھتے ہیں، چوری کرنا اور قتل کرنا سیکھتے ہیں بعض اوقات ناسمجھی میں اپنی زندگی برباد کر بیٹھتے ہیں۔

③ کامیڈی (Comedy): اس فلم کو کہتے ہیں جس میں ہنسی مذاق کا پہلو غالب ہو، دیکھنے والے صرف وقتی طور پر ہی خوش نہیں ہوتے بلکہ وہ پوری زندگی کو کامیڈی بنانے کے چکر میں ایسے الجھتے ہیں کہ اسے ٹریجڈی بنا بیٹھتے ہیں۔ یہ ہم سب کا مشاہدہ ہے کہ ہنسی مذاق پر مبنی مناظر کو دیکھ کر بعد میں روزمرہ کی گفتگو میں اور اسکول کالج، شادی بیاہوں میں تقریبی موقعوں پر انہی مناظر کو دہرایا جاتا ہے اور پھر یہی عام و خاص مرد وعورت چھوٹے بڑے کی زبان پر گویا وظیفہ بن جاتا ہے۔

④ کارٹون (Cartoon): کارٹون بچوں کے دل بہلانے کیلئے مختلف شکلوں والے جانوروں پر مشتمل کرداروں کے ذریعے فلم بنائی جاتی ہے، بچپن سے ہی بچوں کے اندر سے حیاء کو نکال دیا جاتا ہے پس منظر پیغام کے ذریعے بچے کو

انانیت سکھائی جاتی ہے، کارٹون دیکھنے کا ایسا چسکا پڑتا ہے کہ نماز قضا ہوتی ہے تو ہوجائے مگر کارٹون دیکھنے میں فرق نہ آئے۔

۵ NC17(No child less then 17): یہ فلمیں عریانی اور فحاشی سکھانے کیلئے ہوتی ہیں۔

۶ (Restricted): یہ فلم ہر آدمی نہیں دیکھ سکتا چونکہ اخلاقی گندگیوں سے بھری ہوتی ہے۔

۷ (Sex) وہ فلم جس میں کام کرنے والے مرد اور عورتیں آپس میں زنا کاری کرتے دکھائے جاتے ہیں۔

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے:

یہ تفصیل اس لیئے دی گئی ہے کہ والدین کو اندازہ ہوسکے کہ ان کے بیٹے بیٹیاں اگر فلم دیکھتے ہیں تو وہ اس میں کیا کچھ دیکھتے ہوں گے۔ سکول کے نوجوان لڑکوں سے اطلاع ملی ہے کہ لڑکے حیلے بہانے سے لڑکی کو ننگی سے ننگی تر فلم دکھاتے ہیں، یہ فلم دیکھ کر لڑکی پر شہوت کا ایسا غلبہ ہوجاتا ہے کہ وہ زنا کاری کیلئے تیار ہوجاتی ہے۔ بعض عورتیں بچوں کے ذریعے اپنے گھر کے مردوں سے چوری چھپے فحش فلمیں منگا کر دیکھتی ہیں، یہ اتنا برا شوق ہے کہ ایک دفعہ اسکی عادت پڑ جائے تو چھوٹنے کا نام ہی نہیں لیتا۔ بعض مرد فلموں میں مرد وعورت کو گندے گندے طریقوں سے اپنی شہوت پوری کرتا ہوا دیکھتے ہیں پھر وہی سب کچھ اپنی بیوی کے ساتھ آزمانے کی کوشش کرتے ہیں، اس سے میاں بیوی میں محبت کے بجائے فاصلے بڑھنے شروع ہوجاتے ہیں۔ عورتیں فلموں میں کام کرنے والی نوجوان اداکاراوں کا لباس دیکھ کر ویسا لباس بنوانے کی کوشش کرتی ہیں اس سے فیشن پرستی میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ بعض ماں باپ اپنے

بچوں کے ہمراہ بیٹھ کر فلمیں دیکھتے ہیں، ایک پانچ سال کے بچے نے بتایا کہ میں شام کے وقت والدین کیساتھ بیٹھ کر خوب فلم دیکھتا ہوں، جب کوئی ننگا فحش منظر آجاتا ہے تو امی مجھے آنکھیں بند کرنے کیلئے کہتی ہیں میں آنکھیں بند کر لیتا ہوں مگر باریک سوراخ سے دیکھتا رہتا ہوں۔(حیا وَ پاکدامنی)

ماضی کی فلم بینی اور آج کی فلم بینی میں زمین آسمان کا فرق:

ماضی میں لوگ فلمیں دیکھنے سینما ہال جایا کرتے تھے تو انہیں بدنامی کا ڈر ہوتا تھا پھر تھوڑی اور ترقی ہوئی تو وی سی آر نے ہر گھر کو سینما ہال بنا دیا، یہ وہ وقت تھا کہ فلم دیکھنے کو بہت بڑا گناہ سمجھا جاتا تھا اور بہت چوری چھپے فلمیں دیکھی جاتی تھیں کہ کوئی دیکھے نہیں بدنامی ہو جائے گی۔آج تو اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں، جیب جیب سینما ہال بن چکے ہیں آج ہماری دینی عبادت گاہیں اور مساجد میں بھی جیب کے ذریعے یہ فلم بینی پہنچا دی گئی ہے جسکا ہم مشاہدہ کر رہے ہیں، ماضی میں فلم دیکھنے کو معیوب اور بڑا گناہ تصور کیا جاتا تھا جبکہ آج گندی فحش (سیکس) فلموں کو بڑے شوق سے دیکھا جاتا ہے جس کے تباہ کن ورسوا کن حالات بھی روزمرہ کا مشاہدہ ہے، ماضی میں اوباش لوگ اگر کسی لڑکی سے فحش کلامی کرنا چاہتے تو ملنے کیلئے ہزار پاپڑ بیلنے پڑتے تھے جبکہ آج تو سکرین اور موبائل سکرین کے ذریعے وہ جو چاہے لڑکی کو دکھائیں، والدین کو خبر ہی نہیں ہوتی، ماضی میں اگر مرد کسی عورت سے بدکاری کرنا بھی چاہتا تھا تو عورت کا راضی ہونا مشکل ہوتا تھا جبکہ آج فلموں کے فحش مناظر دیکھ دیکھ کر لڑکی پہلے سے ہی تیار ہوتی ہے کہ کاش کوئی مرد اس کے پاس آجائے۔

جنسی فلم دیکھ کر بھائی نے بہن کے ساتھ منہ کالا کیا:

ماں باپ کسی تقریب میں شرکت کیلئے گئے تھے تو بیٹی گھر میں اکیلی تھی کچھ دیر بعد

بھائی گندی فلم لاکر دیکھنے میں مصروف ہو گیا تھوڑی دیر بعد بہن بھی اس کمرے میں داخل ہوئی دونوں گندی فلم دیکھتے رہے تو شہوت کا اس قدر غلبہ ہوا کہ بھائی نے بہن کیساتھ وہ کچھ کیا جو نہیں کرنا چاہیے تھا، دوسرے دن بہن نے پنکھے سے لٹک کر پھانسی لے لی جس کے پاس سے رقعہ ملا جس میں یہ واقعہ درج تھا اور خود کو پھانسی دینے کی وجہ یہی بتائی۔آپ نے دیکھا کہ ٹی وی، فلمیں دیکھنا یہ وہ شیطانی خرافات، ذرائع اور اسباب زنا میں سے ہیں کہ فلموں کو دیکھنے سے ایمانی غیرت کھوکھلی ہوجاتی ہے، دل میں زنا جیسے کبیرہ گناہ کا تخم پیدا ہوجاتا ہے جو موقع پر اپنی بہار دکھاتا ہے، بلکہ محرمات تک سے زنا کا سبب بنتا ہے۔

ٹی وی کا عذر اپنے ہاتھوں زہر کھلانے کی طرح ہے:

آج کے دور میں ٹی وی کا دیکھنا (یا انٹرنیٹ، موبائل سکرین پر فحش مناظر دیکھنے) کا گناہ زیادہ اور حرام ہو گیا ہے جس گھر میں ٹی وی ہو سمجھ لو کہ اس گھر میں شیطان کی ایک بریگیڈ فوج موجود ہے بعض لوگ گھر میں ٹی وی رکھنے کا عذر یہ پیش کرتے ہیں کہ ہمارے بچے ہمسائے کے گھر جا کر ٹی وی دیکھتے ہیں اس مجبوری کی وجہ سے ہم نے اپنے گھر میں ٹی وی رکھ لیا ہے، یہ تو ایسی مثال ہوئی جیسے وہ یہ کہہ رہے ہوں کہ کیا کریں ہمارے بچے باہر زہر کھاتے ہیں لہٰذا ہم نے گھر میں اپنے ہاتھوں سے انہیں زہر کھلانی شروع کر دی ہے۔

ٹی وی کے بد اثرات گھر کے لوگوں میں سب سے زیادہ بیوی پر پڑتے ہیں، مرد لوگ سکرین پر روزانہ خوبصورت عورتوں کو دیکھتے ہیں تو انہیں اپنی بیوی میں کوئی کشش محسوس نہیں ہوتی، انہیں خوب سے خوبصورت کی ہوس ہوجاتی ہے، اسی طرح جب بیوی فحش مناظر اور خوبصورت صحت مند مردوں کو دیکھتی ہیں تو وہ اپنے خاوند میں کئی قسم کی کمی اور کمزوریاں محسوس کرنے لگ جاتی ہیں جس سے گھروں میں میاں بیوی کے درمیان

جھگڑوں اور طلاق کی شرح میں اضافے کا ایک سبب یہ بھی ہے، ویسے بھی ٹی وی اور بیوی ہم وزن الفاظ ہیں یوں لگتا ہے کہ جیسے ایک دوسرے کے کزن ہیں (از ملخص حیاو پاکدامنی)۔

ٹی وی کے مہلک نتائج

مختلف رسائل اور کتب میں پڑھا کہ ڈاکٹروں اور محققین نے تحقیق اور ریسرچ کے بعد ٹی وی وغیرہ کے کچھ مہلک اثرات بتائے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

① ٹی وی سے کینسر لگ سکتا ہے وہ اس طرح کہ انسان کے نازک اعضاء وجوارح پر پڑنے والے ٹی وی کے شعاعوں سے کلیجہ کانپ اٹھتا ہے جس کے اثر بد سے کلیجہ کے متاثر ہونے سے کینسر کا لگنا ممکن ہے۔

② بعض تجربات سے پتہ چلتا ہے کہ ٹی وی دیکھنے سے فالج ہوتا ہے

③ اسی طرح ٹی وی کی شعاعوں سے آنکھوں کی بینائی پر نہایت مضر اثرات پڑتے ہیں ۔ ایک لڑکی آنکھوں کے سپیشلسٹ کے پاس نظر ٹیسٹ کرانے آئی ڈاکٹر نے کہا کہ اس کی نظر ٹی وی دیکھنے سے کمزور ہوگئی ہے

④ یہاں کراچی میں ایک لڑکی کے دماغ کی رگ پھٹ گئی ۔ دماغی امراض کے مشہور سپیشلسٹ ڈاکٹر جمعہ خان نے معائنہ کرکے بتایا کہ، یہ دماغی رگ ٹی وی دیکھنے سے پھٹی ہے۔

⑤ اسی طرح گانے سننے سے سماعت پر بڑا اثر پڑتا ہے، خاص کر کانوں میں مائیکرو فون لگا کر جس سے کان بھاری ہوجاتے ہیں (ملخص از ٹی وی کی تباہ کاریاں)

مووی کا وبال

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہوائی جہاز سے لیکر، ٹرانسپورٹ تک (ہر چھوٹی بڑی گاڑی میں مووی لگی ہوئی ہیں جو دوران سفر چل رہی ہوتی ہیں حالانکہ اگر دیکھا جائے

تو یہ سفر موت کے خطرے سے بھی خالی نہیں کسی بھی وقت ایکسیڈنٹ ہوسکتا ہے ہم لقمہ اجل بن سکتے ہیں۔اور ہمارا خاتمہ خراب ہوسکتا ہے کیونکہ حدیث پاک میں آتا ہے۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم ط

ترجمہ: تمام اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائیں۔(آمین)

اس سے بڑھ کر بے حیائی اور بے شرمی یہ ہے کہ حالت سفر میں تو ماں، بہنیں، خالہ، پھوپھیاں، بھتیجیاں، بھانجیاں بھی اکثر ساتھ ہوتی ہیں ادھر گاڑی میں فحاشی پر مبنی فلم چل رہی ہو۔تو آپ بتائیں کیا اس کا غلط اثر معاشرہ پر نہیں پڑتا ؟اور جو محرم ایک ساتھ یہ مووی دیکھنے میں مصروف ہوں تو یقیناً ان کے اندر سے ایمانی غیرت اور حیاء کا جنازہ نکل جاتا ہے۔پھر گھر گھر بے حیائی کا اڈا بنکر فرد فرد بے حیاء بن جاتا ہے۔

جیسا کہ آج مشاہدہ ہے کہ موبائل نے جیب، جیب کو سینما ہال بنا دیا ہے اور بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ موبائل گانے اور فحش گندی فلموں سے بھرے ہوتے ہیں اور انہی کے ساتھ اللہ کے گھر مساجد (بیت اللہ شریف تک) میں آنا جانا ہوتا ہے۔

فیصلہ آپ کرلیں کیا یہ خدا کے عذاب کو کھلی دعوت دینا نہیں ہے؟؟؟؟

ایک مشاہدہ وحقیقت:

① فلم آئی۔۔۔۔۔علم گیا ② فیشن آیا۔۔۔۔۔۔۔حیاء گئی

③ سینما آیا۔۔مدرسہ گیا④ دولت آئی۔۔۔۔۔۔۔محبت گئی

⑤ کرکٹ آیا۔۔کام گیا⑥ ہاوس (بنگلے) آئے۔۔سکون گیا

⑦ رشوت آئی۔۔حلال گیا(⑧ راگ (موسیقی) آیا۔۔عبادت گئی

⑨ بینک آیا۔۔۔برکت گئی ⑩ ٹی وی آئی۔۔۔۔۔۔نیند گئی

⑪ گانا آیا۔۔۔تلاوت گئی⑫ ڈش آئی۔۔۔۔۔۔۔غیرت گئی

⑮ موبائل آیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ذکر الٰہی گیا

بے حیائی میں اضافہ اور بے غیرتی کی انتہاء۔

① لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی گزرا ہے کہ حیا اس قدر غالب تھی کہ لوگ جوان ہوتے مگر مرد و عورت میں تمیز سے بے خبر ہوتے تھے جبکہ آج گھروں میں بے حیائی کی وجہ سے چھوٹا بچہ بھی وہ کچھ جانتا ہے جو آج سے پہلے کبھی ایسا نہ تھا۔ مثلاً؛ آج سے چالیس ، پچاس سال پہلے لوگ اس قدر باحیا ہوا کرتے تھے کہ ایک دوسرے کے گھر یا راستے آنے جانے یا کام کاج کے دوران مرد عورت کا ایک دوسری کی طرف بُری نگاہ نہیں اٹھتی تھی بلکہ ایک دوسرے کو بھائی بہن کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ بلکہ خدا کی نافرمانی اور گناہ سے اس قدر نفرت ہوتی تھی جیسے سڑی ہوئی بدبودار چیز ہوتی ہے۔

② پھر جب ٹی وی، وی سی آر گھروں میں داخل ہوا تو ٹی وی اور وی سی آر نے بے حیائی کو جنم دیا جس کی وجہ سے معاشرہ بے حیائی کی طرف چل پڑا۔ وہ اس طرح کہ سب اکھٹے مل بیٹھ کے فلمیں ڈرامے، ناچ گانے دیکھنے لگے تو ہمارے اندر سے شرم وحیا بھی نکلنے لگی جس سے غیرت بھی رفتہ رفتہ جاتی رہی۔

③ پھر جب ایجادات نے کچھ اور ترقی کر لی تو انٹرنیٹ ایجاد ہوا جس نے معاشرہ کو اور بے حیائی کی طرف دھکیل دیا۔ جس سے مرد و زن تباہی کے کنارے کھڑے کے کھڑے رہ گئے جس سے نکلنا صرف مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن نظر آتا ہے۔

④ پھر جب نت نئے جدید ایجادات اور ترقی سے موبائل وجود میں آیا تو اس نے رہی سہی کسر بھی نکال دی کہ ضیاع وقت، دروغ گوئی، فضول گوئی ، دین سے دوری، مقدس مقامات کی بے ادبی اور وقت کے دجال نے لوگوں کو بے حد

بے حیائی میں ایسا گرفتار کرلیا کہ جس سے آج مرد وزن صرف بے بس ہی نظر نہیں آتے بلکہ ذلت ورسوائی اور تباہی سے دو چار بھی نظر آرہے ہیں۔اس قسم کے واقعات کسی پر مخفی نہیں ہیں بلکہ آئے روز میڈیا اور اخبارات کی زینت بنتے رہتے ہیں۔

اب تو شاید وہ موبائل بھی آگئے ہیں یا پھر مرورزمانہ کے ساتھ آئیں گے جس کی اسکرین پر چلنے والی ویڈیو سے آپ اپنی ہاتھ کی انگلیوں سے عکس اٹھا کر اپنے سامنے لگا دیں، جتنی بڑی کرنا چاہیں بڑی بھی ہوگی، یعنی سینما کا کام دے گا۔جس سے معاشرہ خوب بے حیائی کی طرف چل پڑے گا۔اور نہ جانے آئندہ مرورزمانہ کے ساتھ ساتھ ان ایجادات میں اور کتنی ترقی ہوگی، جس کا صحیح استعمال تو اپنی جگہ مگر اس کا غلط استعمال اس قدر زیادہ ہوگا کہ جو وقت کا دجال بن کر لوگوں کو اپنے جال میں ایسا پھنسا دیں گی جس سے سوائے تباہی وبربادی کے اور کچھ نہیں ملے گا۔چین وسکون نام کی چیز نہیں رہے گی بلکہ جانوروں جیسی زندگی ہوگی۔اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائیں، آمین۔

۵ پھر دجال نے کچھ اور ترقی کرلی کہ انٹرنیٹ موبائلوں میں آگیا اور کمپنیوں نے بہت سستی قیمت پر پیکج دینے شروع کردیے۔پھر انٹرنیٹ میں فلمیں، ڈرامے، اور برہنہ فلمیں بلکہ دنیا جہاں کی بے حیائی کوسرے عام دکھایا جارہا ہے۔جہاں صرف پڑھے لکھے لوگ ہی نہیں بلکہ ان پڑھ مرد وعورت تک اس میں ایسے مگن نظر آرہے ہیں کہ نہ جانے مرورزمانہ کے ساتھ ساتھ بے حیائی اور بے غیرتی میں کس قدر اضافہ ہوتا ہے۔تو وہ آنے والا معاشرہ ہی دیکھ لے گا۔

۶ کافروں کی سازش کہ ایک وہ وقت بھی آئے گا کہ ہر موبائل میں انٹرنیٹ کا آن ہونا ضروری ہوگا۔یعنی کوئی کسٹمر جب سم کھلنا چاہے گا تو وہ سم اس وقت

تک نہیں کھلے گی جب تک انٹرنیٹ نہیں کھلے گا۔ بلکہ ایسے موبائل آئیں گے جن میں انٹرنیٹ پہلے سے آن ہوگا۔ آپ جیسے ہی سم آن کریں گے، تو نیٹ بھی آن ہوگا۔ یہ سب کچھ لوگوں کے اندر فحاشی پھیلانے کے لئے ہوگا تاکہ مسلمانوں کے اندر سے ایمانی غیرت کھوکھلی ہوجائے۔ جب مسلمانوں کے اندر فحاشی اور بے حیائی عام ہوجائے گی تو ان کے دلوں سے غیرتِ ایمانی کا جنازہ نکل جائے گا۔ پھر ان کو گمراہ کرنا ہمارے لئے آسان ہوکر بائیں ہاتھ کا کھیل بن جائے گا۔ بلکہ ایسے موبائل بھی آئیں گے کہ آپ جو اور جس قسم کی ویڈیو بھی بنائیں گے وہ فوراً انٹرنیٹ اور فیس بک وغیرہ پر پہنچ چکا ہوگا۔ کوئی کچھ کرنا بھی چاہے کچھ نہیں کر سکے گا۔ پھر اس میں روز بروز اضافہ ہی ہوگا۔ عجیب وغریب معاشرہ قائم ہوگا۔ جس سے آہستہ آہستہ لوگوں کی غیرت بھی کمزور پڑ جائے گی۔

⑦ مخلوط تعلیم کی صورت میں فحاشی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ سکول و کالج، اور یونیورسٹیز میں ایک ہی بینچ پر لڑکے اور لڑکی کا بیٹھنا لازمی قرار دیا جائے گا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوگا تاکہ لوگوں کے دلوں سے مخلوط تعلیم اور مرد وعورت کا مل بیٹھنے کے نقصانات کا تصور ہی نکل جائے۔ جیسے انگریز ملکوں میں یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔

⑧ اس سے بڑھ کر ایک وہ وقت بھی آئے گا کہ کافر ملکوں میں جس صورت میں کھلے عام فحاشی اور بے حیائی ہوگی تو اسی طرح مسلمان ملکوں میں بھی شروع ہوگی۔

⑨ اب آپ انصاف کی نظر سے سوچیں کہ جب ان خرافات میں لوگ مگن ہوں بلکہ بھائی، بہن، ماں باپ سمیت محرمات رشتہ دار مل بیٹھ کر ایک جگہ یہ گندی فلمیں، ڈرامے دیکھے جانے لگے جس سے بے حیائی اور فیشن پرستی میں اس قدر اضافہ

ہورہا ہے کہ اندر سے غیرت اور جزبہ ایمانی ایسا نکلتا اور ختم ہوتا جارہا ہے کہ شاید وہ کبھی لوٹ آئے۔ بلکہ اس دجال کی وجہ سے محرمات تک بھی آپس میں زنا جیسے کبیرہ گناہ میں مبتلا ہونے کے واقعات بھی موجود ہیں۔ جو پھر ایک دوسرے کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتے۔ نہ جانے مرورِ زمانہ کے ساتھ اس میں اور کتنا اضافہ ہوگا۔

مگر شرمائے وہی جو شرم وحیا رکھتا ہو اور جو شرم وحیا ہی سے خالی ہو اس کو کیا شرم آئے۔ کیونکہ یہ شرم وحیا کوئی بازاری چیز تو ہے نہیں کہ بازار سے خریدی جائے۔

(۱۰) پھر معاشرہ نے ترقی کر کے خاص کر عورتوں نے بے حیائی میں ایک قدم اور آگے رکھا کہ ٹی وی اور انٹرنیٹ سے فیشن پرستی سیکھ لی جس کا اثر یہ ہوا کہ عورتوں نے پتلا، تنگ اور چست لباس، یا پتلون پہننا شروع کیا اور کھلے عام گھروں سے نکل کر بازاروں میں گھومنا پھیرنا شروع کر دیا۔ جس نے معاشرے کو خاص کر نوجوان طبقے کو بے حیائی کی طرف کھینچنا شروع کر دیا جس میں لوگ ایسے پھنس گئے جس سے نکلنا بظاہر محال نظر آتا ہے۔

حالانکہ حدیث پاک میں عورت کو مرد کے لئے بڑی آزمائش اور شیطان کی جال بتلایا گیا ہے۔ جس سے خصوصاً بچنے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ یہ بھی آپ جانتے ہیں کہ شیطان سب سے زیادہ کھیل عورت کے ذریعے کھیلتا ہے۔

(۱۱) جیسے ایک بزرگ نے شیطان سے پوچھا کہ تم تو اولادِ آدم کے ازلی دشمن ہو۔ تم نے قسم کھائی ہے کہ میں اولادِ آدم پر ہر طرف سے حملے کر کے اسے گمراہ کرتا رہوں گا۔ تم یہ بتاؤ کہ تم اولادِ آدم کو کس طرح ہلاکت تک پہنچا دیتے ہو؟

شیطان نے کہا کہ تین موقعوں پر میں بنی آدم کو تباہی اور ہلاکت تک

پہنچادیتا ہوں جس سے پھر وہ نکل نہیں سکتا۔

① نشے کی حالت میں کہ جب انسان نشہ کرتا ہے تو اس کی عقل مغلوب ہوجاتی ہے پھر میں اس سے بڑے بڑے جرائم کرواکر ہلاکت تک پہنچادیتا ہوں۔ پھر وہ اس کی سزا ہمیشہ کاٹتا رہتا ہے۔

② غصہ کی حالت میں کہ جب انسان غصے میں آجاتا ہے تو اس وقت میں اس کی عقل پر پردہ ڈال دیتا ہوں جس سے اس کی عقل زائل ہوجاتی ہے۔ بلکہ وہ اس حالت میں میرے لئے گیند کی مانند ہوتا ہے ۔جس طرف پھیرنا چاہوں پھیر دیتا ہوں۔ پھر میں اس حالت میں اس سے بڑے جرائم، طلاق، لڑائی جھگڑا، قتل تک کروادیتا ہوں۔جس کی سزا پھر اس کو ہمیشہ ملتی رہتی ہے۔جس کو علامہ اقبالؒ شعر میں یوں کہتے ہیں۔

شعر لمحوں نے غلطی کی

صدیوں نے سزا پائی

شعر کا مطلب یہ ہے کہ غصے کی حالت میں انسان سوچتا نہیں بلکہ لمحات میں وہ کوئی ایسا جرم ایسی غلطی کر جاتا ہے۔جس کی سزا میں پھر ہمیشہ کے لئے گرفتار رہتا ہے۔

③ جو شخص خواہشاتِ نفسانی کا غلام بن جائے۔تو میں اس صورت میں اس کے سامنے گناہ کو مزین کرتے ہوئے خواہشاتِ نفسانی کو ایسا ابھار دیتا ہوں کہ پھر اس کی عقل مغلوب ہوجاتی ہے، آنکھوں پہ پردے ڈال کر انہیں اندھا کر دیتا ہوں۔جس سے ہ اپنی خواہشاتِ نفسانی کو پورا کرنے میں ذلت ورسوائی سے دوچار ہوجاتے ہیں۔جس سے وہ پھر منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتے۔ اور کبھی تو ان فواحش کی وجہ سے دونوں طرف خاندانوں کے درمیان لڑائی سے قتل وقتال تک نوبت آپہنچتی ہے۔جس سے گھر کے بہت سے افراد قتل

ہوتے ہیں۔

④ آج سے کچھ سال پہلے معاشرہ میں شرم وحیا پائی جاتی تھی۔آنکھوں میں حیا، زبان میں حیا، کان باحیا، انسان کی سوچ میں حیا، ،آمدورفت میں حیا، چھوٹے بڑے مردوعورت میں حیاء، لباس میں حیا، شادی بیاہ میں حیا۔مردعورت کے اختلاط میں حیا کہ لوگ بچتے تھے۔جبکہ آج آنکھیں بے حیا، کان ،زبان لباس ،فرد ،چھوٹے بڑے، مردعورت بلکہ پورہ معاشرہ بے حیائی کی طرف رواں دواں ہے۔جس سے لوگ بجائے سکون پانے کے ایسی مہلک پریشانیوں میں بڑھتے چلے جارہے ہیں ۔معلوم نہیں کہ کوئی کنارہ بھی ہے یا مسلسل بڑھتے ہی چلے جائیں گے۔

ایک وقت وہ بھی تھا کہ لوگ بہت چھپ کر ڈرامے، فلمیں دیکھتے تھے اگر معلوم ہوتا کہ فلاں آدمی فلم دیکھ رہا ہے تو لوگ اس کی طرف بری نگاہ سے دیکھتے۔ بلکہ ہر طرف اسے کوسا جاتا تھا کہ یہ وہ آدمی ہے جو خدا کی نافرمانی کرکے فلم جیسے دیکھنے کا کبیرہ گناہ کررہا ہے۔جبکہ آج ہر چھوٹے بڑے مردعورت کے پاس موبائل موجود جس میں انٹرنیٹ تک کھلا ہے ۔جب چاہے جو چاہے جس طرح چاہے کچھ دیکھیں کوئی پرواہ نہیں ہوتی یہ اس لئے کہ ہر طرف بے حیائی نے پنجے گاڑ لئے ہیں۔اور انسانیت سے شرم وحیا جیسے اہم صفت نکل چکی ہے۔

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جب تیرے اندر سے حیا ختم ہوجائے تو پھر جو چاہے کر۔

⑤ اسی طرح اگر کوئی زنا کی حالت میں پایا جاتا تو اس کے لئے زمین کے اوپر رہنے کی بجائے زمین کے نیچے والا حصہ ہی پسند کیا جاتا کہ ان دونوں کو موت کی نیند سلا دیا جائے تا کہ یہ مرض عام نہ ہوجائے اور لوگ یہ دیکھ عبرت حاصل

کریں۔بہر حال معاشرہ میں ایسے بے حائی کے ارتکاب کرنے والوں کو بہت بُری نگاہ سے دیکھا جاتا۔اور ایسی عورت سے کوئی شادی نہ کرتا اور نہ ہی اس مرد کوکوئی رشتہ دیتا۔مگر آج غیرت نام کی چیز نہیں رہی ہے۔بلکہ بعض تو اپنی بیٹی ،بہن وغیرہ کو یاری دوستی اور ناجائز تعلقات اور گناہ میں مبتلا دیکھتے ہیں مگر پھر بھی بجائے منع کرنے اور روکنے کے چشم پوشی سے کام لیکر بے غیرتی کی حد اور انتہاءکر دیتے ہیں ۔یعنی اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی چشم پوشی سے کام لیتے ہیں یا بعض دیوث تو خوش ہوتے ہیں کہ ہماری بچی جوان ہوچکی ہے اب اس نے اپنے لئے خود، دوست تلاش کرلیا ہے۔اور بے پردگی کے سیلاب میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔لڑکیوں اور عورتوں ں کا فحش لباس میں باپ ، بھائی ، بیٹا، چچا، ماموں وغیرہ کے سامنے آنا جانا ہوتا ہے جس سے غیرت نام کی چیز نہیں رہتی بلکہ معاشرہ بے حیائی کی طرف بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔

۵ایک آدمی کے ساتھ اس کی بیوی جارہی تھی جو خوب میک اپ کر چکی تھی۔دوسرے مرد نے دیکھ کر کہا بڑے میاں آپ کی بیوی کی یہ میک اپ مجھے پسند نہیں۔وہ یہ سنکر غصے میں آگیا۔اس نے کہا بڑے میاں غصہ نہ کرے۔اس لئے کہ اگر یہ آپ کے لئے میک اپ کرتی تو اپنے گھر میں رہ کرتی۔جب یہ باہر نکل کر ہی اپنے آپ کو بنا سجاتی ہے تو یہ دوسروں کے لئے ہی سجاتی ہے تا کہ ہمیں مرد لوگ دیکھیں۔

۶بے حیائی اور فحاشی بڑھتی ہی جارہی ہے۔ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ لوگ بالکل برہنہ گھومنا پھیرنا شروع کردیں گے۔

۷حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ قربِ قیامت میں لوگوں پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا

کہ بے حیائی اس قدر عام ہوگی کہ لوگ راستوں میں گناہ کریں گے، جو شخص ان لوگوں سے یہ کہے کہ راستے سے ہٹ کر کرو،، وہ اس وقت کا نیک انسان شمار ہوگا۔ (حالانکہ وہ خود بھی گناہ کررہا ہوگا مگر راستے سے ہٹ کے)

⑧ حدیث پاک کا مفہوم ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے، میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ اگر بنی اسرائیل میں کسی نے اپنی ماں کے ساتھ بدفعلی کی ہوگی تو میری امت میں بھی اپنی ماں کے ساتھ بدفعلی ہوگی۔

⑨ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالی تین آدمیوں سے نہ بات کریں گے، نہ ہی ان کو پاک کریں گے اور نہ ہی اس کی طرف بنظر رحمت دیکھیں گے۔ جن میں سے ایک دیوث بھی ہے۔

الدیوث۔ یعنی وہ شخص جو اپنے اہل خانہ یعنی بیوی، بہن، بیٹی وغیرہ کو کھلے عام گناہ کرتے دیکھیں پھر بھی چشم پوشی سے کام لے کر ان کو نہ روکے۔ علماء نے لکھا ہے کہ اس میں وہ مرد بھی داخل ہے جو اپنی مستورات یعنی بیوی، بہن، بیٹی وغیرہ کو کھلے عام بے پردگی کرتے ہوئے دیکھیں پھر بھی نہ روکے اگر خود اجازت دیتے ہیں تب تو یہ بڑے بے غیرتی کی بات ہے جس کو ہمارے معاشرے میں دیوث اور پرلے درجے کا بے غیرت بھی کہا جاتا ہے۔ (مسلم، نسائی، ابن ماجہ، مشکوۃ)

⑩ قیامت کی نشانیاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مختلف احادیث میں قربِ قیامت کی نشانیوں کا تذکرہ منقول ہے۔ جن میں سے چند یہ ہیں۔ فرمایا کہ قربِ قیامت میں علم علماء کے اٹھائے جانے کی صورت میں اٹھ جائے گا۔ برکت ختم ہوجائے گی۔ آپس کی محبتیں نفرتوں میں تبدیل ہوجائے گی۔ قتلِ عام ہوجائے گا کہ قاتل کو معلوم نہیں کہ میں کیوں قتل کررہا ہوں مقتول کو معلوم نہیں کہ

مجھے کس جرم کی وجہ سے قتل کیا جارہا ہے۔اولاد نافرمان ہوں گی۔لوگ گناہ کریں گےاور پھراپنے اس گناہ پر فخر بھی کریں گے۔زنا جیسے کبیرہ گناہ کاارتکاب عام ہوگا۔فحاشی اور بے حیائی عام ہوگی۔عورتیں باوجود کپڑے پہنے ہوئے ننگیں ہوں گی۔ہم جنس پرستی عام ہوجائے گی۔سود عام ہوگا۔رشوت عام ہوجائے گی۔جھوٹی گواہیاں عام ہوجائیں گی۔اخلاص ختم ہوجائے گا۔نماز میں خشوع وخضوع نہیں رہے گا۔حق بات کہنے والااور حق کا ساتھ دینے والاکوئی نہ رہے گا۔لوگ پیسے کی پوجاری بن جائیں گے۔حلال وحرام کے درمیان تمیز ختم ہوجائے گا۔انسان اپنے مقصد کوچھوڑ کرجانوروں کی طرح کھانے پینے اورخواہشات پوری کرنے میں لگ جائیں گے۔علماءاوردیندارلوگوں کی طرف بنظرِ حقارت دیکھاجائے گا۔لوگوں پرایسی بیماریاں آئیں گی جن کے بارے میں تمہارے باپ دادوں نے نام تک نہیں سناہوگا۔ ریاء کاری عام ہوجائے گی۔ناپ تول میں کمی شروع ہوجائے گی۔مالِ غنیمت کوشخصی دولت بنالیاجائے گا۔امانت میں خیانت عام ہوجائے گی۔زکوٰۃ کوتاوان کامال سمجھاجائے گا۔علمِ دین کو دنیاطلبی کے لئے سیکھاجائے گا۔ مرد اپنی بیوی کااطاعت گزاراور ماں کانافرمان ہوگا۔دوست کوقریب اور باپ کودور رکھاجائے گا۔ مقدس مقامات کی بے ادبی مسجدوں میں شور وغل ہونے لگے گا۔قبیلے کاسرداران میں بدترین آدمی ہوگا۔قوم اور ملک کاسربراہ ان میں ذلیل ترین شخص ہوگا۔آدمی کی عزت اس کے شر کے خوف سے کی جائے گی۔ بکریوں کوچرانے والے چارواہیں بڑی بڑی اور اونچی اونچی عمارتیں بنانے میں فخر کے طور پرایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔ گاناگانے والی عورتوں اور باجوں کاعام رواج ہوجائے گا۔شرابیں کھلے عام پی

جانے لگے گیں۔امت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کریں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تم لوگ اس وقت انتظار کرو (ان عذابات کے نزول کا) سُرخ آندھی کا (غالباً مراد آگ کی شکل میں عذاب ہے) زلزلے کا، (کہ زلزلے عام ہوجائیں گے) زمین دھنسے کا (کہ زمین پھٹ جائے گی اور لوگ اس میں بلکہ بستی کی بستی اس میں دھنس جائے گی) صورتوں کے مسخ اور بگڑ جانے کا (کہ انسان اپنے گناہوں کی وجہ سے کوئی بندر کی شکل میں توکوئی خنزیر کی شکل میں مسخ ہوجائے گا۔اس کے علاوہ قیامت کی ایسی نشانیوں کا انتظار کرو جو یکے بعد دیگرے اس طرح آئیں گی جیسے کسی ہار کی لڑی ٹوٹ جائے تو اس کے دانے ایک کے بعد ایک بکھرتے چلے جاتے ہیں۔

ٹی وی، ڈش، کیبل، اور فلم بینی کے دیکھنے کے کچھ عبرتناک واقعات

واقعہ نمبر **1**۔رمضان کے مہینے میں افطاری کے وقت ماں نے اپنی بیٹی سے کہا کہ مہمان آنے والے ہیں میرے ساتھ افطاری تیار کرنے میں مدد کرو۔مگر بیٹی نے کہا کہ ٹی وی پر ایک خاص پروگرام آرہا ہے میں وہ دیکھوں گی جب اس سے فارغ ہوجاوں گی پھر کام کروں گی، چنانچہ اس نے دروازہ بند کرکے پروگرام دیکھنے میں مصروف ہوگئی ۔ مہمان آگئے، افطاری تیار ہوگئی ،تو ماں بیٹی کو افطاری کے لئے آواز دینے آئی مگر آواز نہیں آئی، جب دروازہ توڑ کر دیکھا تو وہ ٹی وی کے سامنے مری پڑی تھی، جب اس کو اٹھانے لگے تو وہ بہت بھاری تھی، جب ٹی وی کو اٹھایا تو لاش ہلکی ہوگئی یہاں تک کہ وہ پھر ٹی وی کے ساتھ ہی دفن کردی گئ یہ ہوا ٹی وی کا دنیا ہی میں عبرتناک انجام۔آخرت میں، پھر اس اندھیری قبر میں کیا ہوگا تو وہ وہاں جا کر پتہ چلے گا

کہ ٹی وی کا انجام کیا ہوتا ہے (ٹی وی کی تباہ کاریاں)

واقعہ نمبر 2۔ یہ حیرت انگیز واقعہ ہے کہ دو دوست تھے ایک جدہ میں رہتا تھا۔ دوسرا ریاض میں دونوں میں گہری دوستی تھی اور دونوں ہی دیندار و پرہیز گار تھے ریاض والے دوست کے گھر والوں نے بہت ضد کی کہ ٹی وی لے آئے تو وہ اپنی بیوی بچوں کے اصرار پر ٹی وی خرید کر لائے۔ کچھ دنوں بعد اس کا انتقال ہو گیا۔ جدہ والے دوست نے تین مرتبہ خواب میں دیکھا اس کو عذاب کی حالت میں پایا اور اس نے تینوں مرتبہ اس جدہ والے دوست سے کہا کہ خدا کے لئے آپ میرے گھر والوں سے کہو کہ وہ گھر سے ٹی وی نکال دیں کیونکہ جب سے ان لوگوں نے مجھے دفن کر دیا ہے مجھ پر ٹی وی کی وجہ سے عذاب مسلط ہے۔ کیونکہ میں نے خرید کر گھر میں رکھا تھا وہ لوگ اس بے حیائی سے مزے لے رہے ہیں اور میں عذاب میں گرفتار ہوں۔ جدہ والا دوست جہاز کے ذریعے ریاض پہنچا اور اس کے گھر والوں کو خواب سنایا اور یہ بھی بتایا کہ میں نے تین مرتبہ ایسا دیکھا ہے۔ گھر والے سن کر رونے لگے اس کا بڑا بیٹا اٹھا اور غصہ میں ٹی وی کو اٹھا کر پٹخا اور اسکے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ اٹھا کر کوڑے کے ڈبے میں پھینک دیا۔ جدہ والا دوست جب جدہ واپس پہنچا تو اس نے پھر دوست کو خواب میں دیکھا اس بار وہ اچھی حالت میں تھا اس کے چہرے پر ایک رونق تھی اس نے اپنے ہمدرد دوست کو دعا دی کہ اللہ جل جلالہ تجھے بھی مصیبتوں سے نجات دلائے جس طرح تو نے میری پریشانی دور کرائی۔

اس واقعہ میں ان لوگوں کے لئے عبرت کا سامان موجود ہے جو اولاد اور بیوی یا دوسرے رشتہ داروں کی وجہ سے گناہ کرتے ہیں وہ اپنے گھر کو ٹی وی، وی سی آر، ڈش، کیبل اور مختلف شیطانی لعنت سے برباد کرتے ہیں نامعلوم اتنے بے غیرت

کیوں اور کیسے ہوتے جا رہے ہیں کہ یہ لوگ گوارہ کر لیتے ہیں کہ گھر کی بہو، بیٹیاں نا محرم مردوں کو ٹی وی اسکرین پر دیکھیں اور اپنی شرم وحیاء کو غارت کریں اور خود بھی نا محرم عورتوں کا نظارہ کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ گھر کو سینما گھر بنا دیتے ہیں۔ اپنی اولاد کو۔ خود اپنی جان کو دوزخ کے گڑھے میں دھکیلنے کو تیار ہو جاتے ہیں اللہ عزوجل ہدایت دے آمین (ٹی وی کی تباہ کاریاں)

واقعہ نمبر 3۔ ایک ماں، اس کا ایک بیٹا تھا اس کو باہر جانے سے اکثر روکتی تھی اور خود گھر میں کھلے گلے، ننگے سر، بن سنور کر رہتی تھی،۔ رات کو خود بھی فلمیں دیکھتی اور اپنے اس بیٹے کو بھی دکھاتی تھی بالآخر فلموں کو دکھانے کا یہ انجام ہوا کہ بیٹے نے چائے کی پیالی میں نشہ آور دوا پلا کر ماں کے ساتھ زنا کیا۔۔

واقعہ نمبر 4۔ ایک چودہ سالہ لڑکے نے سکول میں ایک لڑکے کو چھری ماری۔ جب اس سے اس طرح مارنے اور جرات کا پوچھا تو اس نے بتایا کہ میں نے یہ فلاں فلم سے سیکھا ہے کہ اس فلم میں ایک بندے کو دیکھا تھا کہ اس نے دوسرے کو اس طرح چھری ماری تھی

واقعہ نمبر 5۔ ایک لڑکے کو چوری کرنے کی عادت پڑی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو چوری کرنے کی عادت کیسے پڑی؟ اس نے کہا کہ میں نے فلاں ڈرامے سے سیکھا تھا کہ اس میں ایک بندے کو بڑی عجیب طریقے سے چوری کرتا ہوا دکھایا تھا۔

واقعہ نمبر 6۔ کہ ایک آدمی نے بتایا کہ مجھے زنا کی عادت گندی فلموں کو دیکھ کر ہی پڑی ہے جو اب چھوٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی اور آج میں سخت ذلت وتباہی سے دو چار ہوں۔

چوتھا سبب (تنہا یا غیر محرم کیساتھ سفر کرنا)۔

دین اسلام میں عورتوں کیلئے تنہا سفر کرنا یا غیر محرم کیساتھ سفر کرنا ناجائز ہے حتیٰ کہ امام اعظم ابو حنیفہؒ کی نزدیک حج فرض کا سفر کرنا بھی جائز نہیں، عورت خواہ جوان ہو یا بوڑھی، کیونکہ بوڑھی بھی خطرے سے باہر نہیں، حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لا یحل لامراۃٍ تومن باللہ والیوم الاخر ان تسافر مسیرۃ یوم ولیلۃ لیس معھا حرمۃ (متفق علیہ)

ترجمہ: کسی مؤمنہ عورت کیلئے جائز نہیں کہ وہ بغیر محرم کے ایک دن اور ایک رات تنہا سفر کرے۔

محرم وہ شخص کہلاتا ہے جس سے کبھی بھی اور کسی بھی صورت میں نکاح جائز نہ ہوتا ہو جیسے باپ، بھائی، بیٹا، چچا، ماموں وغیرہ

عورتوں کو تنہا سفر کرنے کی اجازت نہیں

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تسافر المرأۃ ثلثۃ ایام الا مع ذی محرم (بخاری ومسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت تین دن سے زیادہ سفر نہ کرے مگر یہ ہے کہ اس کے ساتھ اس کا محرم ہو۔

فائدہ: عورت کے لئے اصل حکم یہ ہے کہ وہ گھر میں رہے پردہ میں زندگی

گزارے، اجانب اور غیر محرم لوگوں سے خلط و مخالطت کی نوبت ہی نہ آئے اگر سفر کی شدید ضرورت پیش آجائے تو تنہا سفر کی اجازت نہیں کہ یہ پردہ کے خلاف ہے۔ ہاں اگر سفر کریگی تو کسی محرم کیساتھ پردہ کا لحاظ کرتے ہوئے کرسکتی ہے، ستر میل کے قریب کا سفر ہو تو بھی عورت کے لئے بلا کسی محرم کے کرنا حرام ہے۔ حج تک کے سفر کی اسے اجازت نہیں ہے آج کے اس دور میں مغربی و یورپین تہذیب اور بے دینی کے ماحول سے متاثر ہو کر بلا کسی محرم کے ستر میل یا اس سے زائد کا سفر کر لیتی ہیں خیال رہے کہ سفر کی یہ مقدار خواہ دن دن مین ہو جائے خوا ایک آدھ گھنٹہ میں ہو جائے تب بھی شرعا جائز نہیں ہے، اگر ساتھ میں عورتیں ہوں تب بھی جائز نہیں کہ محرم مرد ضروری ہے۔ بس یا ریل پر لیڈیز کمپاؤنڈ یا ڈبہ میں ہو تب بھی جائز نہیں، ہوائی جہاز کا سفر ہو چند گھنٹوں میں ہو جائے تب بھی درست نہیں گناہ ہے اس سلسلے میں جہاں عورت گناہ گار ہوگی وہاں شوہر اور اس کے گارڈین بھی شریک گناہ ہونگے۔ آج گناہ سے بچ جاو کل جنت کے مزے لوٹو۔

جب عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان ساتھ ہوتا ہے،

عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنهما (مرفوعا) قال المرأة عورة وانها اذا خرجت من بيتها استشرفها الشيطان وانها لاتكون اقرب الى الله منها فى قعر بيتها [كنز ج١٦ ص١١٧]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ،عورت پردہ ہے اور عورت جب گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے [اس کے پیچھے ہو لیتا ہے] اور عورت کے لئے سب سے زیادہ تقرب [ثواب کی بات] اللہ تعالی

کے نزدیک یہ ہے کہ وہ گھر کے کسی گوشہ میں رہے[تاکہ بازاری شیطان اسے گناہ میں مبتلا نہ کرسکے۔

فائدہ :اس حدیث پاک میں عورتوں کو تاکید کی گی ہے کہ وہ پردہ میں رہے کہ دراصل انکے لیے پردہ ہی ہے بلاضرورت شدیدہ گھر سے باہر قدم نہ نکالیں کیونکہ عورت جب بھی باہر نکلتی ہے تو شیاطین گناہ کے لیے اسکے ساتھ ہو جاتے ہیں اور اس سے اپنی مرضی کے موافق گناہ کرانے پر انہیں آسانی ہو جاتی ہے، کم ازکم بے پردگی اور اجانب سے اظہار زینت کا گناہ کراہی دیتے ہیں اس سے مراد انسانی شیاطین ،فاسق ،فاجر، آزاد ،اوباش لوگ ہو سکتے ہیں جو عورتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں،ان کا کام سڑکوں اور چوراہوں پر یہی ہوتا ہے ،چنانچہ دیکھئے بے پردہ سکولوں،کالجوں کی لڑکیوں اور عورتوں کو کس طرح جھانکنے اور دیکھنے کا موقع تلاش کرتے رہتے ہیں،عورتوں کے لئے کس قدر بے شرمی اور بے حیائی کی بات ہے کہ وہ انکی بے پردگی سے فائدہ اٹھا کر آنکھوں کا زنا کرتے ہیں،اور یہ عورتیں بن سنور کر نکل کر ان اوباشوں کو زنا کا موقع فراہم کرتی ہیں،اس گناہ میں دونوں شریک ہیں، جہاں مرد گناہگار ہیں وہیں ان عورتوں اور لڑکیوں کا بھی قصور ہے،ان کو زنا کی دعوت ورغبت اور اپنی طرف متوجہ کرنے کا گناہ ملتا ہے،اس وجہ سے کہ اول تو یہ بلا پردہ نکلتی ہیں پھر اچھے عمدہ بھڑکیلے کپڑوں میں ملبوس ہوکر بن سنور کر نکلتی ہیں،اس لیے ایسا کرتی ہین تاکہ لوگ ان کو تانکیں جھانکیں،عورت کی فطرت ہی ہے کہ جب اچھا کپڑا اور اچھا چہرہ بنائے گی اور چاہے گی کہ اس کو لوگ دیکھیں، مرد نہیں تو عورت ہی سہی، باہر نکل کر وہ شوہر کے لئے زینت نہیں کرتی بلکہ دوسرے مردوں کے لئے کرتی ہے، کنز اور شرح احیاء العلوم میں ہے کہ عورتیں جب عمدہ فاخرانہ لباس پہنتی ہیں تو شیطان ابلیس ان کو اکساتا ہے، کہ دوسرے ان کو دیکھیں اور ان کا نظارہ کریں اس لئے وہ معمولی اور سادہ

کپڑے پہنکر باہر نکلنا نہیں چاہتیں ،لہذا جب عورت باہر جائے تو اس کو زیب و زینت اختیار کرنے اور فاخرہ لباس سے روکا جائے (احیاء العلوم ج ۵ ص ۳۶۳) چنانچہ آپ دیکھئے شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں جاتی ہیں تو کیسا گل کھلاتی ہیں، کس طرح جسم ولباس کی نمائش کرتی ہیں، خود بھی گناہ کرتی ہیں اور دوسروں کو بھی گناہ میں ڈالتی ہیں عموما شہروں بلکہ قصبوں اور دیہاتوں میں بھی اب رواج ہو گیا ہے، کہ کپڑے،سبزی، ترکاری، خانگی ضروریات کے لئے عورتیں ہی جاتی ہیں، عورتوں کو مسجد میں باجماعت نماز کی شرکت سے روکا گیا ہے جو دین کا اہم ترین باب ہے، تو بازاروں میں جو شر البقاع ، بدترین مقامات ہیں ، کیسے کھلے عام اجازت دی جاسکتی ہے، مردوں نے دینی غفلت یا آزادی نسواں کے پروپگنڈہ کے پیش نظر اجازت دے دی ہے یا روکنا ہی چھوڑ دیا ہے جسکی وجہ سے ان ساری قباحتوں کا دروازہ کھل گیا ہے جن کو حجاب اور پردہ کا حکم نازل کر کے روکا گیا تھا، (مشکوۃ، کنز)

عورت تنہا سفر میں دو وجہ سے خطرے میں ہوتی ہے:

① پہلی وجہ یہ کہ عورت عقل کی ناقص اور کمزور ہوتی ہے جلدی پھسل جاتی ہے۔

② دوسری وجہ یہ ہے کہ عورت مرد کے بہ نسبت بدنی اور طاقت کے اعتبار سے کمزور ہوتی ہے۔ وہ مرد کی طاقت نہیں رکھتی ،ایک عورت نہیں کئی عورتیں بھی ایک مرد کا مقابلہ نہیں کرسکتی اب جب عورت تنہا گھر سے نکلتی ہے تو اسکی تین چیزیں خطرے میں پڑ جاتی ہیں ① جان ② مال ③ آبرو،عزت ۔اگر عورت حالت سفر میں بیمار ہوگئی تو کوئی مرد ہی اسکی خبر گیری کرے گا جس میں اسکی عزت لٹنے کا قوی امکان ہے،ہسپتالوں کے واقعات مشاہدہ ہے۔اگر اسکے پاس مال پیسہ ہے تو اسکی جان کو خطرہ ہے کہ کوئی چور ڈاکو اسے قتل کر کے مال لے لیں گے۔اگر وہ

زور آزمائی بھی کرنا چاہے تو نہیں کر سکتی اس لئے کہ وہ مرد کے بہ نسبت جسمانی اعتبار سے کمزور ہوتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ تنہا سفر کی حالت سے کوئی غلط فائدہ اٹھا کر زنا بالجبر کا نشانہ بنادے، اس قسم کے واقعات ٹی وی، اخبارات میں چھپتے رہتے ہیں، خلاصہ کلام یہ کہ عورت تنہا سفر میں ہر گز محفوظ نہیں۔

بے حیائی آج اس قدر عام ہو چکی ہے۔

ایک دوست عدنان نے بتایا کہ آج اولاد کی دینی اخلاقی تربیت کے نہ ہونے اور ٹی وی، کیبل، موبائل، انٹرنیٹ اور مخلوط تعلیم کی وجہ سے بے حیائی اس قدر بڑھتی چلی جارہی ہے کہ لوگ راستوں، گلیوں، اور گاڑیوں تک میں (چاہے چھوٹی گاڑی ہے یا بڑی گاڑی) اگر کسی گاڑی میں مرد و عورتیں دونوں سفر کر رہے ہیں۔ بس شیطان اور انسانی شیاطین، انسانی بھیڑیے حرکت میں آجاتے ہیں کہ لڑکے لڑکیوں کو چھیڑنے کی بیہودہ کوششوں میں مصروف نظر آئیں گے اور کبھی تو لڑکیاں بھی خود لڑکوں کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش میں لگی رہتی ہیں۔ اس لئے اولاد کی تربیت کرتے ہوئے گھر کی مستورات کو بلا محرم گھر سے نکلنے کی اجازت نہ دیا کریں ورنہ وہ خود بھی تباہ ہو جائیں گی اور آپ کو بھی تباہ کر دیں گی۔

یاد رہے۔ خصوصا عورتیں آج اس بے حیائی کے دور میں بلاوجہ گھر سے باہر نکلنے کی غلطی ہر گز نہ کریں۔ اگر اشد ضرورت کے پیش نظر نکلنا پڑے تو محرم کے ساتھ ہی نکلے۔ غیر محرم چاہے کتنا نیک وقت کا غوث ہی کیوں نہ ہو اعتماد نہ کریں وگرنہ یہی اعتماد آپ کو لے ڈوبے گا اس قسم کے واقعات سے دنیا بھری پڑی ہے۔ اللہ تعالی عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں آمین۔

عورت کی حفاظت کی دو ہی صورتیں ہیں۔

ایک صورت تو یہ ہے کہ وہ اپنے گھر میں رہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اگر بامر مجبوری باہر نکلنا پڑے سفر کی ضرورت پیش آئے تو کسی محرم کیساتھ سفر کرے تنہا سفر ہر گز نہ کرے۔

تنہا سفر پر عورت سے مال لے کر قتل کرنے کا واقعہ:

یہ واقعہ کسی بیرونی پرامن ملک کا ہے، کہ جہاں ایک آدمی کے ساتھ ایک عورت گاڑی میں بیٹھ کر سفر کر رہی تھی کہ اس ظالم نے اس کے پاس سونا اور پیسہ دیکھ کر گاڑی کو عام روڈ کے بجائے ویرانے جنگل کی طرف لے جانے لگا عورت کیا کر سکتی، پوچھا کہاں لے کر جا رہے ہو تو اس نے کہا کہ شارٹ کٹ راستے پر نکل کر جلدی پہنچنا چاہتا ہوں چنانچہ جب ویرانے صحرا میں پہنچے تو اسنے عورت سے پیسے وغیرہ لے لیئے، مگر ظالم نے پیسہ لینے پر بس نہیں کیا بلکہ اس عورت کو قتل کر کے اس کے جسم کے اعضاء بھی کاٹ کر الگ کر دیئے اور وہ ملک چھوڑ کر بحری راستے سے فرار ہو گیا، یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ ظلم کی سزا دنیا ہی میں ملتی ہے، تو وہاں کی حکومت اور ادارے حرکت میں آ گئے بلآخر وہ بندہ پکڑا گیا اور قصاصاً قتل کر دیا گیا۔

تین چیزوں کی سزا نقد دنیا میں ملتی ہے:

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ تین چیزوں کی سزا نقد دنیا میں ملتی ہے۔

① ماں باپ کی نافرمانی کی، کہ جو والدین کی نافرمانی کریگا اپنی اولاد سے نافرمانی پائے گا۔

② ظلم کی، کہ جیسے کرنی ہے ویسے بھرنی ہے اگر آپ کسی پر کسی بھی طرح کا ظلم کرو گے تو یاد رکھیں کہ ظلم کی سزا آپ کو مرنے سے پہلے ملے گی

③ زنا کی، کہ حدیث پاک میں فرمایا کہ زنا قرض رہتا ہے کہ آپ کے گھر والوں

میں سے کوئی اسکو چکا دے گی ،یعنی اگر آپ کسی کی ماں ، بہن، بیوی، بیٹی کی عزت کو پامال کریں گے اوران کے گھر والوں کو پتہ نہ چلا تو آپ کے گھر میں سے آپ کی ماں، بہن، بیٹی، بیوی میں سے کوئی اس قرض کوادا کریگی اور آپ کو بھی پتہ نہ چلے گا،اس لئے اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی ماں، بہن، بیٹی، بیوی اور گھر کی دیگر مستورات باعزت محفوظ رہیں تو پھر یادرہے کہ آپ کسی کے گھر کے دروازے کوکھولنے کی کوشش نہ کریں بصورت دیگر جو کرو گے وہ پاؤ گے کما تدین تدان (حاکم اصبہانی ،الترغیب والترہیب)

ایک پروگرام دیکھنے کا اتفاق ہوا:

مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۶۹ پر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(المرأۃ عورۃ فاذا خرجت استشرفها الشیطٰن)(مشکوۃ)

عورت پردے میں رہنے کی چیز ہے چنانچہ جب کوئی عورت (اپنے پردے سے باہر) نکلتی ہے تو شیطان اس کو مردوں کی نظر میں اچھا کر کے دکھاتا ہے۔ جب آپ کے سامنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث آئی تو اب واقعہ سمجھنا کچھ آسان ہوگا۔

پروگرام کچھ اس طرح تھا کہ ایک نیوز اینکر نے کہا کہ اب میں برقعہ پہنکر عورت کا لبادہ اوڑھ کر نکلتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ یہ مسلمان اب کیا کرتے ہیں چنانچہ عورت کی شکل میں ملبوس نکلے۔ بازار میں روڈ کے کنارے اِدھر اُدھر آتے جاتے ہیں، چونکہ یہ تو مرد تھا قد اچھا اونچا تھا تو اب ہر گزرنے والا اسکی طرف للچائی نظروں سے دیکھتا ہے۔ چاہے وہ موٹر سائیکل سوار ہو یا پرائیوٹ گاڑی ہو یا ٹیکسی والا جو بھی گزرتا ہے اسکے پاس رک جاتا ہے اور پوچھتا ہے کہ کدھر جانا ہے ہر ایک کی نظر اس پر ہے کہ اونچی قد والی بڑی خوبصورت عورت

ہے اور ہر ایک کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ کس طرح یہ پرندہ جال میں پھنس کر ہمارے ساتھ چلنے کیلئے تیار ہوجائے مگر یہ تو کسی مقصد کیلئے نکلا تھا اس نے کیا بیٹھنا تھا، آخر میں ایک ٹیکسی والا اس کے پاس رک گیا تو نیوز اینکر کا کہنا ہے کہ اس نے وہ فحش الفاظ بولے جن کو زبان پر لانے سے خود انسان کو شرم آتی ہے کہ یہ گندے اور فحش الفاظ میرے منہ پر کیسے آسکتے ہیں ، یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ اس نے کیا بولا ہوگا اور کس چیز کا تقاضا کیا ہوگا۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت چھپنے کی چیز ہے جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے مردوں کی نظر میں مزین کر کے دکھلاتا ہے اور انسانی بھیڑیئے تو اس انتظار میں ہوتے ہیں کہ کوئی شکار مل جائے، اس لئے عزت اسی میں ہے کہ عورت تنہا نہ نکلے اور نہ غیر محرم کیساتھ سفر کرے۔۔خلاصہ کلام یہ کہ عورت کے لئے تنہا سفر کرنا یا غیر محرم کے ساتھ سفر کرنا صرف ناجائز ہی نہیں بلکہ فساد اور خطرے سے بھی خالی ہر گز نہیں۔ جبکہ شرعی قوانین پر عمل کرنا دنیا آخرت کے لئے فلاح اور کامیابی کا واحد ذریعہ ہے۔

استاد حسن بصریؒ اور شاگردہ رابعہ بصریہؒ:

مشائخ نے لکھا ہے کہ استاد حسن بصریؒ جیسے متقی انسان ہو اور شاگردہ رابعہ بصریؒ جیسی پرہیزگار خاتون ہو یعنی دونوں خوف خدا رکھنے والے جو وقت کے ولایت کے مقام پر فائز لوگ تھے، اگر وہ بھی تنہا سفر کرنا چاہیں تو شیطان ان کو بھی ایک دوسرے کی طرف مائل کرنے کی کوشش کرے گا۔ پھر ہم کون ہیں کہ تنہائی کے باوجود بچ سکیں، اس لئے عورتیں تنہا سفر کرنے یا غیر محرم کیساتھ سفر کرنے کی غلطی ہر گز نہ کریں

پانچواں سبب فحش ناول میگزین

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم ویتخذھا ھزوا اولئک لھم عذاب مھین (سورۃلقمان)

ترجمہ اور لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو خریدار ہین کھیل کی باتوں کے تا کہ بہکائیں بغیر سمجھے اللہ کی راہ سے اور ٹھرائیں اسکو ہنسی مذاق یہ وہ لوگ ہیں جن کو ذلت کا عذاب ہوگا۔

آیات کا شان نزول

ایسی چیزوں کا خریدنا جس میں کوئی خیر اور فائدہ نہ ہو اور وہ چیز انسان کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے غافل کرنے ،اور لوگوں کو نیکی کے راستے سے روکنے اور دین قویم اور دین اسلام سے دور کرنے کا سبب ہو جائز نہیں مذکورہ بالا آیت کا شان نزول یہی ہے کہ نضر بن حارث نے جب دیکھا کہ اسلام ہماری رکاوٹوں کے باوجود پھیلنے لگا ہے ایک تو اس نے مغنیات یعنی گانا گانے والی لونڈیوں کا بندوبست کیا تا کہ جو لوگ آپ ﷺ علیہ السلا مکے پاس جا کر زبان نبوت سے وحی الٰہی کو سن کر اسلام کی طرف راغب ہوتے ہیں تو ان کو وہاں جانے کے بجائے لونڈیوں کے ذریعے ناچ گانے سننے میں مصروف رکھا جائے دوسرا اس نے ایران سے رستم اور اسفندیار کی کہانیوں کے ناول منگوا کر لوگوں کو اسلام سے اکتانا شروع کر دیا۔(ملخص از التفسیر الواضح المیسر)

کیا آپ جانتے ہیں کہ آج کل ناولوں اور میگزینوں میں کہانیاں کس قسم کی ہوتی ہیں؟

آج کل عشق مجازی کی نئ سے نئ اسٹوری پر مشتمل ناول لکھے جارہے ہیں اخبار جہاں، میگزین بھی ایسی کہانیوں سے بھرے ہوتے ہیں اسی طرح تین عورتیں تین کہانیاں کے عنوان پر اسی طرح ڈائجسٹ میں ایسے ایسے واقعات لکھے جاتے ہیں کہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں انہیں بڑے شوق سے پڑھتے ہیں اور پھر بعض مرتبہ خود بھی ویسا ہی کرنا شروع کردیتے ہیں۔

چونکہ یہ جھوٹ سے بھرے فرضی خیالی تصورات، بے حیائی کو فروغ دینے والے لٹریچرز جس میں فائدہ تو کوئی نہیں نقصانات البتہ ضرور ہیں ایک نقصان تو یہ کہ جھوٹ پر مبنی کہانیوں کا پڑھنا ہے جو گناہ ہے اس لئے کہ جس طرح جھوٹ بولنا گناہ ہے اسی طرح جھوٹی کہانیوں کا پڑھنا بھی جائز نہیں۔

دوسرا نقصان یہ ہے کہ جو نوجوان کسی سے آشنائی نہیں کرسکتے تو وہ تنہائی میں عشق مجازی سے بھرے افسانے کی کہانیوں کو پڑھ کر کہ سوچ کرتے کرتے گناہوں میں ملوث ہوجاتے ہیں جو شرعا ناجائز وحرام ہے جس سے خیالات ناپاک اور گندے ہوجاتے ہیں بظاہر وہ دیندار بھی نظر آرہا ہوگا مگر دل میں خیالی محبوب کی تصویر سجائی ہوتی ہے بظاہر تو آپ کے پاس گفتگو میں مصروف نظر آئے گا مگر دل اسکا کہیں اور ہوگا

ہری بھری گھاس ہے دل میرا اداس ہے
لاش میری ادھر ہے دل اس کے پاس ہے

کا مصداق ہوتے ہیں ۔ اسی طرح بعض ناول، اخبارات اور میگزینوں میں فحش تصویریں فحش کہانیوں کے ساتھ چھاپی جارہی ہیں جس میں مقصود بالغ حضرات

کی کشش کیلئے عورتوں کے جسم کے پوشیدہ اعضاء کی قریب سے لی گئی تصاویر چھاپنا ہے تاکہ بالغ لڑکے یہ برہنہ فحش کہانیاں پڑھ کر اور فحش تصاویر دیکھ کر بے حیائی کے راستے پر چل کر زنا کاری میں مبتلاء ہوں۔

تین شیطانی قوتیں۔

ایک امریکن رسالہ میں امریکی تہذیب کی افسوسناک حالت وہاں کے اخلاقی جرائم اور جنسی بے راہ روی اور جذبات کی شورش کے اسباب بیان کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ تین شیطانی قوتیں ہیں جن کی تثلیث آج ہماری دنیا پر چھا گئی ہے اور یہ تینوں ایک جہنم تیار کرنے میں مشغول ہیں۔

① فحش لٹریچر جو جنگ عظیم کے بعد حیرت انگیز رفتار کے ساتھ اپنی بے شرمی اور کثرت اشاعت میں بڑھتا چلا جارہا ہے۔جس نے معاشرے پر بہت ہی گناو نا اثر ڈالا ہے۔جس سے ہر خاص و عام مرد و عورت متاثر ہے۔

② متحرک تصویریں جو شہوانی محبت کے جزبات کو نہ صرف بھڑکاتی ہیں بلکہ عملی سبق دیتی ہیں،جس سے بالخصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں آگ لگی رہتی ہے۔ ظاہر بات ہے کہ فحش تصویریں دیکھنے سے شہوت بھڑکنے پر انسان گناہ کے راستے پر چل پڑتا ہے۔

③ فلم بینی وہ زہریلا عمل ہے جس نے آج پوری دنیا کو اپنے لپیٹ میں لے رکھا ہے ،فحش ناول،میگزین،اخبارات ،رسائل وغیرہ میں ان خرافات کی خوب تشہیر کرائی جاتی ہے۔تاکہ سب کو متعلقہ فلم بینی،ڈرامہ وغیرہ کا پتہ چلے اور عملی جامہ پہنا کر اپنے ایمان کا سودا کر کے اپنے پروردگا کو ناراض کرتے ہوئے دنیا میں ذلت کیساتھ نشان عبرت بنے اور آخرت میں جہنم کا ایندھن بنے،

رابطہ عالم اسلامی کے ترجمان اخبار،اخبار العالم الاسلامی،میں مصر کی ایک سروے

رپوٹ میں بتایا گیا ہے کہ مصر میں ۹۱ فیصد بچے ٹی وی پر نشر ہونے والے اعلانات دیکھتے ہیں۔اس کے بعد لکھا ہے کہ یہ (۹۱ فیصد) نسبت قطعی طور پر اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بچوں کی طرف سے تمام اوقات میں اعلانات کا مشاہدہ کرنے کا اہتمام ہوتا ہے۔ مزید سنئے کہ بچوں میں سے ۹۳ فیصد ایسے تھے جو فلمی اعلانات کے صرف نام بتاسکیں جو ٹی وی پر دوماہ سے زیادہ عرصہ میں دیکھے گئے جبکہ ۲۶ فیصد بچے ایسے تھے جو فلم کے ناموں کے ساتھ بعض تفاصیل بھی یادرکھتے تھے جو ٹی وی پر تین ہفتوں میں آئے ہیں اور ۲۷ فیصد بچے ایک ہفتہ کے اندر کے فلمی اعلان کو پوری تفصیل سے یادرکھتے تھے، اللہ حفاظت فرمائیں، آمین (ملخص از ٹی وی کی تباہ کاریاں)

یہ ایک تلخ حقیقت ہے۔

کہ جب انسان فحش تصویروں کے ساتھ چھپ کر فحش کہانیاں پڑھتا ہے تو شہوت کا بھوت سوار ہوجاتا ہے جو بسااوقات انسانی اقدار کو بہا کر لے جاتا ہے انسان پھر عقل کا اندھا بن جاتا ہے۔ان فحش تصاویر کو دیکھنا اس قدر فساد کا باعث ہے کہ لوگ خاص کر نوجوان لڑکے اور لڑکیاں شہوت کے مارے ایک دوسرے کا قصد کرنے لگ جاتے ہیں یہیں سے شیطان مرد اور عورت کو مزین دکھلانا شروع کر کے دلوں میں گناہ کا تخم ڈالتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ مرحلہ وار انجام بد تک پہنچاتا ہے

آج کے اخبارات میں؟

ہم یہ نہیں کہتے کہ حالات سے آگاہی حاصل نہ کریں۔یا دنیا پر نظر نہ رکھیں۔بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جہاں ہمیں ٹیکنالوجی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اسباب کو بروئے کار لاکر اپنی قوت بنانا فرض ہے۔تو وہاں دشمن کے حالات اور ان کی سازشوں سے آگاہی اور معلومات بھی ضروری ہیں۔کہ دشمن کی سازشوں اور ان کے

نقصان دہ عزائم کا دفاع اور ان سے بچنا اسی صورت میں ممکن ہوگا کہ جب ہمیں حالات پر گہری نظر اور خوب آگاہی ہو۔ بلکہ جو قومیں ان حالات پر گہری نظر رکھتے ہوئے حالات سے آگاہی اور معلومات رکھتی ہیں وہیں قومیں کامیاب بھی ہوتی ہیں۔ مگر یہ بھی خیال رہے کہ اگر بعض چیزوں کے فوائد ہوتے ہیں تو نقصانات بھی ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ فوائد سے نقصانات بڑھ کر ہوتے ہیں اگر وہ جائز اور مقصد تک محدود رکھا جائے جس میں حق و باطل کی تمیز ہو بلکہ اسلام کو مدنظر رکھتے ہوئے استعمال کریں تو کوئی حرج نہ ہوگا مگر افسوس کہ اس کو جائز استعمال کرنے کے بجائے زیادہ ناجائز استعمال کیا جاتا ہے جو فاعل کا فعل ہے۔ہاں آپ ضرور دنیا پر نظر رکھتے ہوئے، حالات سے آگاہی حاصل کریں، مگر اس کے لئے آپ ایسے اخبارات کا سہارا لیں جو مندرج ذیل خرافات سے پاک ہوں جو خالص حقائق پر مبنی خبریں نشر کریں۔ جیسے اسلامی اخبارات، رسائل وغیرہ۔

① پہلی بات تو یہ کہ آج کے میڈیا پر غیروں کا قبضہ ہے۔ جو وقت کا بڑا دجال ہے، چاہے ٹی وی، انٹرنیٹ کی صورت میں ہو یا پھر اخبارات کی صورت میں ہو۔ وہی خبریں نشر کرتا ہے جو یہود و نصاریٰ کی طرف سے ہوں، یا ان کو خوش کرنے کے لئے ان کے غلاموں کی طرف سے ہو یا پھر نام نہاد مسلمانوں کی طرف سے ہوں جس میں ظالم کو مظلوم، اور مظلوم کو ظالم، انسان کو جانور اور جانور کو انسان دکھایا جاتا ہے، جہاں جھوٹ، فریب، دھوکہ دہی سے سچ اور حق کو دبایا جاتا ہے۔ پھر عام سادہ لوح عوام میڈیا سے متاثر ہوکر وہی کچھ بولتی ہے جو میڈیا نشر کرے۔ یہ دیکھنے، حقیقت کو معلوم کرنے کی زحمت ہی گوارہ نہیں کرتی کہ جو ظالم ہیں ان کو ظلم سے روکا جائے یا پھر ان سے بچا جائے اور جو مظلوم ہیں ان کی مدد کر کے ظلم سے بچایا جائے۔

④ دوسری بات یہ کہ آج کے اخبارات میں جہاں خبریں نشر کی جارہی ہیں، اس سے کہیں زیادہ ان میں فحاشی کوفروغ دیا جارہا ہے۔وہ اس طرح کہ اخبارات میں، ڈرامے،اور نیم برہنہ فحش تصویروں سے بھرے ہوتے ہیں ۔جو بھی اخبار پڑھے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ان خرافات کو پڑھ کر عادت پڑجانے پر جی بھر کر فحاشی میں مبتلا ہو۔ورنہ کم ازکم قیمتی وقت تو ضائع ہی جائے گا۔پھر یہ تصاویر بھرے اخبارات دفتروں، تعلیمی اداروں اور گھروں میں پہنچائے جاتے ہیں، جہاں پھر گھر کے افراد بھی ان خرافات کے نقصانات سے دو چار ہوجاتے ہیں۔اسی طرح ان اخبارات میں اللہ رب العزت کے نام،قرآنی آیات اوراحادیث ہوتی ہیں، جو بجائے ادب احترام کرنے کے بے جا ہر جگہ بلکہ گندے نالوں میں پڑے نظر آتے ہیں۔سب سے بڑھ کر یہ کہ حدیث پاک میں فرمایا۔

(لاتدخل الملئکۃ بیتافیہ کلب او تصاویر مشکوۃ)

کہ جس گھر میں کتا یا تصویریں ہوں اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔تو ہم نے رحمت کے فرشتوں کا اپنے گھروں داخل ہونا اورآنا بند کردیا اورشیطان کوخوب موقع دیا۔اس لئے آج گھر گھر میں لڑائی،جھگڑے،نفرتیں ہیں،لوگ سکون کی زندگی سے محروم ہیں۔بلکہ دشمنی پر اتر کر دلوں میں غیظ وغضب کے ساتھ ساتھ حسد جیسے کبیرہ گناہ میں مبتلا ہیں۔حالانکہ حدیث پاک میں فرمایا

(لایجتمعان فی قلب واحد الحسد و الایمان)

کہ ایک دل میں حسد اور ایمان اکھٹے نہیں ہوسکتے۔یعنی جس دل میں ایمان ہوگا حسد نہیں ہوگا اور اگر حسد ہوگا تو ایمان نہیں ہوگا۔

۴ اسی طرح میڈیا پر بعض گمراہ لوگ اپنی تقریروں کے ذریعے سادہ لوح مسلمانوں کے عقائد خراب کرنے کی اپنی مضموم کوشش کرتے ہیں جس سے بچنا بہرحال ضروری ہے بلکہ دین سیکھنے اور مسائل سیکھنے کے لئے اپنے قریب مدارس، مساجد اور علامائے حق اہل سنت والجماعت سے رابطے میں رہا کریں، ان ہی سے دین سیکھیں جنہوں نے اپنی پوری کی پوری زندگیاں دین کے لئے وقف کردی ہیں۔ ہرکس ناکس نہ تو عالم ہوتا ہے اور نہ ہی ان کی باتوں پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ بعض تو ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کو خود دین پر عمل نہیں ہوتا۔ ان کی وضع قطع خلاف سنت اور خلاف شریعت ہوتی ہے۔ چہرے پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت تک نہیں ہوتی۔ یعنی جس کو خود دین پر عمل نہیں وہ دوسروں کے لئے کیونکر رہنما بن سکتا ہے کہ بس اسی کی مانی جائے۔ بقول شخصے۔

جب مسیحا دشمن جاں ہو تو کیا ہو زندگی۔ کون راہ بتلا سکے جب خضر بہکانے لگے۔

بلکہ دین کے بارے میں دین حق کی تلاش اور اپنی اصلاح آپ پر فرض اور ضروری ہے۔ جس طرح دنیا کمانے اور بیماری سے صحت یابی کے لئے جتنی محنت کی جاتی ہے۔ جتنے وسائل بروئے کار لائے جاتے ہیں اس سے کہیں زیادہ دین کے بارے میں ضروری ہے۔ تو اس سلسلے میں مسائل پوچھنے اور دین پر عمل کرنے کے لئے اپنے قریب علمائے حق علمائے اہل سنت والجماعت پر پورا اعتماد کرتے ہوئے ان سے سیکھیں۔ اور میڈیا کے جھوٹ، ان کے نقصانات سے بچیں۔ انشاء اللہ دنیا آخرت میں کامیابی نصیب ہوگی۔ (طالب دعا بندہ ابوعکاشہ، اورکزئی)

تصویر ایک فتنہ عالمگیر

اللہ تعالی نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر قیامت تک آنے والی نسلوں کے لئے بطور رہبر و رہنما مبعوث فرمایا اور انکی زندگی کو ہر دور اور ہر زمانے کے لئے ؛؛ اسوۂ حسنہ،، قرار دیا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے دنیا میں آنے والی انسانی نسلیں جن جن فتنوں کا شکار ہوئیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سب کی نشاندہی اور سد باب کے لئے تعلیمات ارشاد فرمائیں ، نیز رہتی دنیا تک وجود میں آنے والی انسانی کج راہیوں سے بھی آگاہ فرمایا اور ان کے ازالے اور احتیاطی تدابیر سے بھی روشناس کرایا۔ یہی وجہ ہے کہ آج کی جدید دنیا میں جو فتنہ بھی سر اٹھائے ؛احادیث میں اس کی سرکوبی کا سامان موجود ہوتا ہے۔سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی اور قسم ہا قسم مشینوں کے دریافت نے جہاں انسان کے لئے منفعت کے بہت سے دوازے وا کیے وہاں نت نئے فتنوں کی دنیا بھی آباد کی ،جن کے منفی اثرات سے بحیثیت مجموعی انسانیت بری طرح متاثر ہوئی۔تصویر کے فتنے نے آج دنیا میں عریانی،فحاشی اور بے حیائی کا جو اودھم مچایا ہے اور اس کی وجہ سے انسانی دنیا جس جنسی اشتعال سے دو چار ہے اس نے انسان کی بامقصد زندگی کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔اسلام کا ہر چھوٹا بڑا حکم ایک مخصوص فلسفہ رکھتا ہے اور وہی دراصل اس حکم کا مدار ہوتا ہے ۔تصاویر،کا جیسا کہ آج بہت بڑے پیمانے پر مشاہدہ ہو رہا ہے،عریانی اور فحاشی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اور ہر طرح سے ناجائز وحرام ہے۔ویسے تو بہت سارے محرمات ۔۔۔ چرند نفوس کے لئے سرسبز چراگاہیں اور نفسانی ہوسوں کی آماج گاہیں ہیں۔ان سے دور رہنا نفس کو رلائے بغیر ممکن نہیں! کیونکہ ان کے ذریعے اللہ تبارک وتعالی انسان کا امتحان لیتا ہے ۔ان منکرات ومحرمات میں سے بعض انتہائی

دلفریب اور دلچسپ ہیں۔نفس ان کے گرد چرنے کی ہر وقت کوشش کرتا رہتا ہے،مگر اس میں داخل ہونے سے ایک حجاب شرعی حاجز بن جاتا ہے۔تجربہ شاہد ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات ناطق ہیں کہ جو بھی اپنے جانور چراگاہ کے قریب چراتا ہے تو وہ جانور اس میں بلآخر داخل ہو ہی جاتے ہیں۔چنانچہ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ عام مسلمان منکرات سے بڑی حد تک مانوس ہو چکے ہیں اور حیلے بہانے تلاش کر کے ان پابندیوں سے آزادی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔اذاں جملہ ایک حسین نظارہ آج کے دور میں تصاویر کا مجموعہ ہے،جو بولنے اور چلنے پھرنے کے علاوہ۔۔۔بڑی آسانی سے جہاں جی چاہے ۔۔۔دیکھا جاسکتا ہے۔گویا یہ ان عجائبات میں سے ایک ہے جو قیامت کے قریب بطور خوارق جنم لیں گے۔ایک دور وہ تھا جب اسلام کے اولین پیروکار ایک ہی اعلان پر،مدینہ کی گلیوں میں شراب کے مٹکے پھینک کر ساری شراب بہادیتے تھے۔آج کے مسلمان اور خصوصا اس شخص۔۔۔جس کی آنکھوں کے سامنے ٹی وی کی اسکرین پر ایک خوبصورت منظر متحرک ہو اور اس کے کانوں میں سریلی آوازیں گونج رہی ہوں۔۔۔کے لئے ممکن نہیں کہ وہ اپنی نگاہ ایک ایسی کتاب پر ڈالنے کی زحمت کرے،جس میں اس کی دلچسپی کے عمل پر پابندی کی بات لکھی گئی ہو۔۔۔!لیکن یہ بھی ایک فریضہ ہے کہ مؤذن اذان دے کر اپنا فرض پورا کرے،خواہ کوئی نماز پڑھنے آئے یا نہ آئے۔۔تو صنعت جدیدہ کہ ترقی اور سائنس وٹیکنالوجی کے عروج نے آج جہاں انسانیت کے آرام وسکون اور سہولت ومنفعت کے لئے بے شمار چیزیں ایجاد کیں،وہاں ضلالت وگمراہی اور بے راہ روی کے ان گنت اسباب کو بھی جنم دیا ہے،جس سے دنیا میں نت نئے فتنوں کا ایک طوفان برپا ہو گیا،جس نے انسانیت کو بری طرح متاثر کیا اور اسے ہلاکت وتباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا۔چنانچہ اکیلے تصویر کے فتنے سے آج دنیا میں تصویروں کی

پوجا پاٹ اور پرستش کے ذریعے کفر وشرک، فحاشی وعریانی، بے غیرتی و بے حیائی، جنسی بے راہ روی وغیرہ جیسی سینکڑوں برائیاں پروان چڑھ رہی ہیں اور پھل پھول رہی ہیں، ان میں تصویروں کی پوجا پاٹ الگ طور پر خود ایک مستقل اور عظیم فتنہ ہے یہ فتنہ اگر چہ نیا نہیں ہے بلکہ پرانا ہے اور قدیم زمانے سے چلا آرہا ہے مگر صنعت جدیدہ کی ترقی اور سائنس وٹیکنالوجی کی نت نئے ایجادات نے اسے نیا رخ اور آلات جدیدہ نے اسے نئی شکل وصورت دے کر نیا بنا دیا ہے۔اسی وجہ سے ان آلات کے ذریعے وجود میں آنے والی تصویری ایجادات اپنا ابلیسی جال معاشرہ میں پھیلانے کی دجالی کوشش کرتا ہوا جارہا ہے۔

تاریخ اسلام اس پر گواہ ہے کہ توحید کے خالص عقیدہ میں جب شرک کی پیوندکاری ہوئی ہے اس کے لئے دو راستے اختیار کیے گئے ہیں،،ایک تصاویر اور مجسموں کا راستہ استعمال کیا گیا اور دوسرا مزارات ،قبروں،مقبروں اور قبرستانوں کا راستہ اختیار کیا گیا ہے۔یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ شرک اور کفر کا دور حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ سے شروع ہوا۔جس کی وجہ تصویر کشی بنی ہے۔۔۔برائیوں کے صدر دروازے کو پہچانیے، دینی دعوت کے نشر وابلاغ کا فطری ذریعہ صوت وقلم ہیں، نہ کہ انسانی تصاویر اور ویڈیو! کیونکہ شریعت اسلامیہ کی رو سے جاندار اشیاء کی تصاویر حرام اور ناجائز، اللہ تعالی سے دوری اور غیبی حقائق سے غفلت کا سبب، اور دنیا وآخرت میں حرمان وبدنصیبی کا باعث ہیں۔اس لئے اس تصویری فتنہ عالمگیر سے بچنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔(ملخص از تصویر ایک فتنہ عالمگیر)

چھٹا سبب خاندانی منصوبہ بندی

خاندانی منصوبہ بندی خدائی قانون کے خلاف ہے۔

آج کل خاندانی منصوبہ بندی کی سرکاری مہم بھی زنا اور بے حیائی کے فروغ کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے بہبود آبادی کے نام پر یہ ایک وسیع استعماری سازش ہے جسے ہمارے اوپر مسلط کر دیا گیا ہے نتائج وعواقب کی پروا کئے بغیر میڈیا کے ذریعے اسے عوام کے ذہنوں میں راسخ کیا جارہا ہے بغور جائزہ لیا جائے تو اس مہم کے دینی اخلاقی معاشی اور معاشرتی نقصانات بہت زیادہ ہیں لیکن افسوس کہ تشہیری حربوں کے ذریعے ان کو فوائد بنا کر پیش کیا جارہا ہے۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا اور جنوں کا خرد
جو چاہے ان کا حسن کرشمہ ساز کرے

اس پروگرام کے معاشرے پر پڑنے والے کچھ مضر اثرات انکو مختصراً بیان کیا جاتا ہے۔قوانین شریعت سے بغاوت وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت میں ایک دوسرے کیلئے جنسی کشش اور لذت اس لیئے رکھ دی تاکہ نسل انسانی میں اضافہ ہو سکے لیکن منصوبہ بندی والے یہ چاہتے ہیں کہ صرف لذت اور شہوت پوری ہو لیکن نسل انسانی میں اضافہ نہ ہو جو مشیت ایزدی کے بالکل خلاف ہے

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

(تزوجوا الولود والودود فانی مکاثر بکم الامم یوم القیمۃ)

زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے نکاح کرو میں قیامت کے دن تمہاری کثرت کی بناء پر دوسری امتوں پر فخر کرونگا (ابوداؤد ج ۲ ص ۲۲۰)

تو یہ منصوبہ بندی والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فخر کو توڑنا چاہتے ہیں (معاذ اللہ)

نسل انسانی کی بقاء کیلئے اللہ تعالیٰ نے انسان کی شرح پیدائش واموات میں ایک توازن قائم کرر کھا ہے اور اس میں اللہ رب العزت کی اپنی حکمتیں ہیں جس جان کو بھی وہ دنیا میں اتارتے ہیں اس کیلئے رزق بھی اتارتے ہیں

ضبط ولادت کے سلسلے میں کبھی حمل ناجائز طور پر گرادیا جاتا ہے جو ایک جان کے قتل کے زمرے میں آتا ہے جس پر روز قیامت پوچھ گچھ ہوگی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

ولاتقتلوا اولادکم خشیۃ املاق نحن نرزقھم وایاکم ان قتلھم کانخطئاً کبیراً (سورۃ بنی اسرائیل)

اپنی اولاد کو افلاس (بھوک) کے اندیشے سے قتل نہ کرو ہم انہیں بھی رزق دینگے اور تمہیں بھی درحقیقت ان کا قتل کرنا ایک بڑی خطاء ہے

جب اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار جو کھانے کیلئے محتاج ہے اس کا رزق اپنے ذمہ ذمے لے رکھا ہے تو پھر ڈرنا کس بات سے۔ ومامن دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا، زمین میں چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ جب کسی کو دنیا میں بھیجتا ہے تو اس کے رزق کا مسئلہ بھی حل کرتا ہے

آج کل ہسپتالوں میں عورتوں کیلئے بوقت ولادت زچہ آپریشن کا بہانہ بنایا جاتا ہے تاکہ یہ عورت دو تین بچوں سے زیادہ جنم نہ دے سکے یہ بھی دراصل غیروں کی سازش ہے جسکو عملاً دکھلایا جارہا ہے

اب جو لوگ فطرت کے خلاف قوانین شریعت سے غداری کرتے ہوئے اس قسم کے ناجائز طریقے عمل میں لاتے ہیں تو اس کے مضر اثرات ہم پر مخفی نہیں جو قانون خداوندی کو پامال کریگا وہ زندگی میں اسکی سزا بھی پائے گا۔

بچہ جننے والی سیاہ عورت خوبصورت بانجھ عورت سے، بہتر ہے،۔

عن معقل ابن یسار رضی اللہ تعالی عنہ (مرسلا) قال صلی اللہ

علیہ وسلم خیر نسآء کم الولود الودود (کنز ج ۱۲ ص ۱۶۲)

حضرت معقل رضی اللہ عنہ سے مرسلاً یہ روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہاری عورتوں میں سے بہتر وہ ہے جو خوب محبت کرنے والی اور کثرت سے اولاد جننے والی ہو۔

(عن حرملۃ بن النعمان امرءۃ ولود احب الی اللہ تعالی من امرءۃ حسنآء لا تلد انی مکاثر بکم الامم یوم القیمۃ) (مشکوۃ)

حرملہ بن نعمان سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بچہ جننے والی عورت اللہ کو زیادہ پسندیدہ ہے اس عورت سے جو خوبصورت بانجھ ہو۔ میں تمہاری کثرت سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا (کنز ج ۱۶ ص ۱۲۴)۔

عن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ذروا الحسنآء العقیم وعلیکم باالسودآء الولود فانی مکاثر بکم الامم

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ،خوبصورت بانجھ کو چھوڑ دو۔ اور کالی بچہ جننے والی عورت کو اختیار کرو کہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دیگر امتوں پر فخر کروں گا۔

فائدہ: ان احادیث میں نکاح کی ترغیب دو چیزوں کو سامنے رکھ کر دی گئی ہے ① شوہر کی محبت ② بچے زیادہ جننے کی صلاحیت۔ خیال رہے کہ عورتوں کا حق نکاح اور اس کی شرافت اور پاکدامنی یہ ہے کہ وہ اپنے شوہر سے غایت درجہ محبت اور تعلق رکھیں، انکی خوشی و آرام کی فکر اور اس کے اسباب میں رہیں، اگر ناراض ہو جائے تو منہ پھلا کر نہ بیٹھ جائیں، خاموش نہ رہے کہ محبت میں یہ باتیں درست نہیں، خدمت، اچھی بات، اچھے معاملے سے انکو خوش کر دیں اور راضی کر لیں، اسی طرح جو عورتیں زیادہ بچے جننے

والی ہونگی اس کی بنیاد بھی یہی محبت اور اطاعت ہے کہ شوہر سے کثرت تعلق اسکی بنیاد ہے پھر ایسی عورت خوش قسمت اور عورت کی قسموں میں افضل ترین ہے ،ایسی عورت کو انتخاب اور فوقیت دینے کا حکم ہے، چنانچہ خوبصورت بانجھ پر بچہ جننے والی حبشن اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے، چنانچہ نہر بن حکیم رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جننے والی کالی عورت اس خوبصورت عورت سے جو بانجھ ہو بہتر ہے (شرح احیاء ج ۵ ص ۲۹۷)اسی وجہ سے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی روایت میں حکم ہے کہ زیادہ بچے جننے والی عورت سے شادی کرو کہ میں تمہاری کثرت پر قیامت کے دن فخر کروں گا۔ اور کثرت اولاد بانجھ عورت سے کہاں ہوگی ،اولاد سے نسل کا سلسلہ چلتا رہے گا،اس سے امت کی کثرت ہوگی،مزید اس کے لئے ہرصورت میں دین و دنیا کی بھلائیوں کا باعث ہوگی۔،اگر پیدا ہوکر انتقال ہوگیا تب بھی اس کے لئے مفید کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔بچہ اپنے والدین کو کھینچ کر جنت میں لے جائے گا۔اگر حمل کا اسقاط ہوگیا تب بھی فائدہ سے خالی نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔بچہ اپنی ناف کو کھینچتے ہوئے ماں کو جنت میں داخل کرائے گا۔(شرح احیاج ۵ ص ۲۹۸][بحوالہ جنتی عورت،ص ۷۵)

نکاح سے مقصد۔

وحدثنی ابراھیم ابو اسحاق حدثنا فھد بن حیان حدثنا حماد بن سلمۃ حدثنا ھشام بن عروۃ عن ابیہ قال قال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما اتی النسآء لشھوۃ ولولا الولد ما آتی النسآء (الامام ابن ابی الدنیا المجلد الثامن)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں عورتوں (بیویوں) کے پاس شہوت پوری کرنے کے لئے نہیں جاتا ،ابلکہ گرحصول اولا کا مقصد نہ ہوتا تو کبھی عورتوں کے پاس نہ آتا۔دوسری اثر میں ہے۔

حدثنا یحی بن عمران حدثنا محمد بن طلحۃ عن الھجیع بن قیس قال قال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انی لاکرہ نفسی علی الجماع کی تخرج منی نسمۃ تسبح اللہ تعالی (الامام ابن ابی الدنیا المجلد الثامن ص۷۹)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ نے فرمایا؛ کہ میں اپنے نفس کو جماع پر اس لئے مجبور کرتا ہوں تاکہ مجھ سے کوئی ایسی ذی نفس (یعنی اولاد) پیدا ہو جو اللہ رب العزت کی تسبیح بیان کرے۔ (الامام ابن ابی الدنیا۔ المجلد الثامن۔ ص۔۷۹)

فائدہ؛ تو معلوم ہوا کہ شادی، نکاح اور جماع سے یہ مقصد ہونا چاہئے کہ میں شادی، نکاح اور عورت سے جماع اس لئے کرتا ہوں تاکہ اس قربت سے اللہ تعالی کوئی ذی نفس یعنی اولاد پیدا کر دے جو اللہ تعالی کی تسبیح اور وحدانیت بیان کرتی ہو۔ تو نکاح سے مقصد صرف جماع نہیں بلکہ جہاں اس سے پاکدامنی مقصود ہے تو وہاں اس نکاح اور بیوی سے جماع سے مقصد نسل انسانی کی بقاء اور بڑھوتری بھی ہے کہ اس قربت سے جو اولاد پیدا ہو تاکہ وہ اللہ رب العزت کی تسبیح اور بڑائی، وحدانیت بیان کرے اور قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی امت کی کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر افتخار بھی ہو۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہوگا کہ جب نکاح اور جماع سے ارادہ حصول اولاد کا ہو۔

لطیفہ یا حقیقت:

آج کل کہا جاتا ہے کہ بچے دو ہی اچھے، چھوٹا خاندان خوشحال پاکستان جبکہ بعض لوگ دین اسلام اور شریعت پر عمل کرتے ہوئے خدا وحدہ لاشریک لہٗ پر یقین رکھتے ہوئے کہتے ہیں، بڑا خاندان خدا روزی رسان۔

بہر حال جس نے دنیا میں آنا ہوتا ہے وہ آ کر ہی رہتا ہے اور جو بھی دنیا میں آتا ہے اس کا رزق بھی اس کے لئے اتارا جاتا ہے یاد رہے کہ شریعت پر عمل کرنے میں ہزاروں فائدے ہیں اگر آپ کے ہاں دو بچے سب سے اچھے پر عمل کر کے ولادت کا سلسلہ نبد کر دیا اور یوں ان دو بچوں نے اپنا رزق پورا کر کے دنیا سے چل بسے پھر تو افسوس کرنا ہوگا مگر اس وقت افسوس کرنا اور پچھتانا بے کار ہے۔

مسئلہ: ضبط ولادت کے کسی جائز طریقے کو اختیار کرنا ایک ہی صورت میں جائز ہے کہ جب والدہ کی صحت کو کسی قسم کا خطرہ لاحق ہو تو اسکی جان بچانے کیلئے کوئی مانع حمل طریقہ اختیار کرنا درست ہے جو دراصل اس میں ایک جان بچانا مقصود ہے نہ کہ آبادی کو کم کرنا۔

قطع نسل۔

① ایک سوال کا واقعہ صحیح بخاری (باب ما یکرہ من التبتل والخصاء) میں یہ نقل کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا کرتے تھے، جوانی کے تقاضے سے جنسی خواہش ہمیں پریشان کرتی تھی۔ اس لئے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی اجازت چاہی کہ ہم، اختصاء، کے ذریعے قوت مردمی کو قطع کر دیں تا کہ اس سے آزاد ہو کر جہاد کے کام میں مشغول رہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔ (اس فعل کے حرام ہونے سے متعلق) قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی۔

یایھا الذین امنوا لاتحرمواطیبات مااحل اللہ لکم ولاتعتدوا ان اللہ لایحب المعتدین(صحیح بخاری ۷۵۹ج۲)

اے ایمان والو! تم اللہ کی ان پاکیزہ چیزوں کو اپنے اوپر حرام نہ بناو جو اس

نے تمہارے لئے حلال قرار دی ہیں، اور حد سے تجاوز نہ کرو، کیونکہ اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۲) حضرت ابوسعید خدری کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عزل کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔!

(مامن کل الماء یکون الولد واذا اراد اللہ خلق شیء لم یمنعہ شیء(مشکوۃ مسلم)

ہر نطفہ سے تو بچہ پیدا ہوتا نہیں اور جب اللہ تعالی کسی کو پیدا کرنا چاہتے ہیں تو کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی۔! مطلب یہ ہے کہ جس مادہ سے کسی بچہ کا پیدا ہونا اللہ تعالی نے مقدر کر دیا ہے وہ ضرور اپنے مستقر پر پہنچ کر حمل بنے گا کتنی ہی تدبیریں اس کے خلاف کرو کامیاب نہ ہو گے۔ (ضبط ولادت)

مانع حمل عمل کی کراہت ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہ، اور ابوامامہ سے مروی ہے، ابراہیم نخعی سالم بن عبداللہ، اسود بن یزید اور طاؤس فرماتے ہیں کہ عزل مکروہ ہے۔ عام فقہائے امت کا رجحان بھی ان تمام روایات حدیث کو دیکھنے کے بعد یہی ہے کہ یہ عمل مکروہ ہے، جیسا کہ فتح القدیر، رد المختار، احیاء العلوم وغیرہ میں ان کی تصریحات موجود ہیں۔

البتہ عذر اور مجبوری کے حالات ہر جگہ مستثنی ہوا کرتے ہیں، یہاں بھی خاص اعذار کی حالت میں یہ کراہت باقی نہ رہے گی جس کی تفصیل رد المختار وغیرہ، میں مذکور ہے۔ مثلاً عورت اتنی کمزور ہے کہ بار حمل کا تحمل نہیں کر سکتی، یا کسی دور دراز کے سفر میں یا کسی ایسے مقام میں جہاں پر قیام وقرار کا امکان نہیں، خطرہ لاحق ہے، یا زوجین کے باہمی تعلقات ہموار نہیں، علیحدگی کا قصد ہے۔ ان سب اعذار کا خلاصہ یہ ہے کہ شخصی

اور انفرادی طور پر کسی شخص کو عذر پیش آجائے تو عذر کی حد تک اس طرح کا عمل بلاکراہت جائز ہوگا، عذر رفع ہونے کے بعد اس کے لئے بھی درست نہیں اور عام لوگوں کے لئے اجتماعی طور پر اس کی ترویج بہرحال ناپسندیدہ اور مکروہ ہے۔

ایک اور بات یاد رکھئے کہ کوئی شخص انفرادی طور پر کسی ایسی غرض کے ماتحت عزل کرے جو اسلامی اصولوں کے خلاف ہے تو اس کا یہ عمل بالکل ناجائز کہلائے گا۔مثال کے طور پر فقر و افلاس کے خوف سے عزل اور منصوبہ بندی کرے کہ وہ کہاں سے کھائیں گے، ان کے رزق اور کھانے کا کیا ہوگا تو ان کے ان خیالات کی تردید کرتے ہوئے قرآن کریم نے ارشاد فرمایا ہے جس کا حاصل یہی ہے کہ یہ تمہارا یہ فعل نظام ربوبیت میں مداخلت کے مترادف ہے، تمام مخلوق کے رزق کی ذمہ داری رب العالمین نے نہایت واضح طور پر اپنے ذمہ لی ہے

(ومامن دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا ویعلم مستقرھا ومستودعھا)(ھود ۱۱ر۶)

زمین پر چلنے والی کوئی مخلوق ایسی نہیں جس کے رزق کی ذمہ داری اللہ پر نہ ہو وہ ان سب کے ٹھیئے ٹھکانے کو جانتا ہے)

دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے

(ولاتقتلوا اولادکم خشیۃ املاق نحن نرزقھم وایاکم ان قتلھم کان خطا کبیرا)(بنی اسرائیل)

اپنی اولاد کو افلاس کے اندیشے سے قتل نہ کرو۔ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی درحقیقت ان کا قتل ایک بڑی خطاء ہے) ان آیات کریمہ میں اللہ تعالی نے واضح فرمادیا کہ وہ جتنی جانیں اس عالم میں پیدا فرماتے ہیں ان کے رزق یعنی ضروریات زندگی کی کفالت وہ خود فرماتے ہیں، اور اس شان سے فرماتے ہیں کہ

مقرر کردہ راشن ڈپو پر جانے اور وہاں سے رزق حاصل کرنے کی محنت بھی ہر مخلوق کے ذمہ نہیں ڈالی بلکہ یہ بھی ان کے ذمہ نہیں کیا گیا کہ جب وہ کسی دوسری جگہ منتقل ہوں تو درخواست دے کر اپنا راشن وہاں منتقل کرائیں بلکہ فرمایا(**؛یعلم مستقرھا ومستودعھا)**

یعنی رب العالمین ہر جاندار کی مستقل قیام گاہ اور عارضی قیام گاہ کو جانتا ہے۔ وہیں رزق اس کو دیتا ہے۔تو جب اللہ تعالی نے مخلوق کے رزق کا ذمہ لیا ہے کہ جو جہاں ہوگا اس کو اس کا رزق پہنچادیا جائے گا پھر اس خوف سے خاندانی منصوبہ بندی وغیرہ کو عمل میں لانا قطعا ناجائز وحرام ہوگا۔(ضبط ولادت ، للشیخ مفتی محمد تقی العثمانی،،زید مجدہم)

اولاد کشی کا انسداد۔

① عرب کے سفاکانہ مراسم میں سب سے زیادہ بے رحمی وسنگ دلی کا کام معصوم بچوں کو مار ڈالنا اور لڑکیوں کو زندہ گاڑ دینا تھا یہ بے رحمی کا کام والدین خود اپنی خوشی اور مرضی سے انجام دیتے تھے۔اس رسم کے جاری ہونے کے کئی اسباب تھے۔ایک تو مذہبی تھا،یعنی والدین اپنے بچوں کو اپنے دیوتاوں کی خوش نودی کے لئے خود ذبح کر کے ان پر چڑھا دیتے تھے،منت مانتے تھے کہ فلان کام ہوگا تو اپنے بچہ کی قربانی کریں گے یہ قابل نفرت رسم نہ صرف عرب میں بلکہ بہت سی بت پرست قوموں میں جاری تھی (سیرۃ النبی)

② یا اسی طرح اگر لڑکی پیدا ہوگئ تو بدنامی ہوگی۔تو اس کا یہ عمل اسلامی اصولوں کے یکسر خلاف ہونے کی وجہ سے کسی صورت میں جائز نہیں۔یہ کام تو مشرکین مکہ کا ہوا کرتا تھا کہ جب ان کے ہاں کسی کے گھر لڑکی پیدا ہو جاتی اور ان کو لڑکی کی

خوشخبری دی جاتی تو غصے کے مارے ان کے چہرے سیاہ ہو جاتے۔

دیکھئے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(واذا بشر احدھم بالانثی ظل وجھہ مسود وھو کظیم)
(سورۃ نحل)

جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خبر دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ دل ہی دل میں کڑھتا رہتا ہے۔ اسے جو بشارت دی گئی اس کی وجہ سے وہ لوگوں سے چھپا ہوا رہتا ہے۔ آیا اسے ذلت پر رو کے رہے یا اسے مٹی میں گاڑ دے۔ خبردار ان کے فیصلے برے ہیں۔

(مشرکین مکہ لڑکی کی پیدائش کو اپنے لئے باعث عار و شرم سمجھتے تھے۔ جس کی وجہ سے وہ اپنی زندہ بچیوں کو زمین میں دفن کرتے تھے اس بات کا احساس نہیں کرتے تھے کہ ہمارے نکاح میں جو عورت ہے۔ آخر یہ بھی تو کسی کی لڑکی ہے مگر ظلم و جہالت کی انتہاء تھی۔ قرآن کہتا ہے۔

(واذا الموودۃ سُئلت بای ذنب قتلت)

اور جب زندہ درگور کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ کس جرم کی وجہ سے وہ قتل کر دی گئی ہے۔ ایسے لوگ جو گھر میں لڑکی کی ولادت پر بیوی بچوں پر ظلم کرتے ہیں یا طلاق دے دیتے ہیں وہ سن لیں۔ ایک دن ضرور ایسا آنے والا ہے جس میں اس سے اس کے ظلم کے بابت پوچھا جائے گا۔ عرب جن جہالتوں میں مبتلا تھے ان میں سے ایک یہ جہالت بھی تھی کہ رواج نے انہیں سخت دل بنا دیا تھا کہ اپنی بچیوں کو زندہ درگور کرتے تھے۔ ذرا رحم نہیں آتا تھا۔ ہندوستان میں تو یہ حال تھا کہ شوہر مر جاتا تھا تو عورت کو اس کے ساتھ زندہ جلنا پڑتا تھا۔ اسلام نے عورت کو مرتبہ عطا فرمایا ہے اس کے حقوق بتائے، بچیوں کی پرورش کا ثواب بتایا اسے عزت کے ساتھ گھر میں رہنے کا

حکم دیا۔ پھر بھی عورتوں کی ناسمجھی پر افسوس ہے کہ دور حاضر میں ملحدوں اور زندیقیوں کی باتوں سے متاثر ہوکر اپنی ذات کو بے آبرو کررہی ہیں اور گندی زندگی گزارنے کو ہنر سمجھتی ہیں، شوہروں کی بجائے دوست تلاش کرتی ہیں۔

آنکھوں دیکھی ایک مثال۔

① دور جانے کی ضرورت نہیں، آنکھوں کی دیکھی بات ہے کہ ہندوستان میں پہلے گائے کا ذبیحہ قانوناً جائز تھا، ہر روز لاکھوں گائیں ذبح ہوتی تھیں۔ چند سالوں سے گائے کا ذبح کرنا قانونی جرم قرار دیا گیا اور انکی اتنی بڑی تعداد روز بچتی رہی، حساب لگایا جائے تو اس کی رو سے آج ہندوستان میں انسانوں کی تعداد کے قریب قریب گائیں ہونی چاہئیں۔ لیکن کیا کسی نے دیکھا کہ وہاں ان کی اتنی افراط ہوگئی ہو؟ ہرگز نہیں! یہ وہ قادر مطلق کے وہ قوانین ہیں جن تک عقل کی رسائی نہیں ہوسکتی، یہ وہ مرحلہ ہے جہاں ہوش وخرد جواب دے جاتے ہیں، اس لئے اب یہ کہنا کیسے صحیح ہوسکتا ہے کہ اضافہ آبادی معاشی تنگی پر منتج ہوگا۔۔۔ بلکہ جب آبادی بڑھے گی تو قادر مطلق وسائل رزق میں وسعت عطا کریں گے، جیسا کہ پہلے سے ہوتا چلا آرہا ہے۔

اللہ نے ہی اس محدود رقبہ زمین میں مخلوق کی بے شمار انواع پیدا کی ہیں جن میں سے ہر ایک میں توالد وتناسل کی ایسی زبردست قوت ہے کہ اگر صرف ایک ہی نوع بلکہ بعض نوع کے صرف ایک جوڑے کی نسل کو پوری قوت سے بڑھنے دیا جائے تو ایک قلیل مدت میں تمام روئے زمین صرف اسی نسل سے پٹ جائے اور کسی دوسری نسل کے لئے ایک ذرہ برابر گنجائش باقی نہ رہے۔

② مثلاً۔ اسٹار مچھلی بیس کروڑ انڈے دیتی ہے، اگر اس کے صرف ایک فرد کو اپنی

پوری نسل بڑھانے کا موقع میسر آجائے تو تیسری چوتھی پشت تک دنیا کے تمام سمندر اس سے لبالب بھر جائیں اور اس میں پانی کے ایک قطرے کی بھی گنجائش نہ رہے، مگر وہ کون ہے جو ان نسلوں کو اپنی مقررہ حدود سے آگے نہیں بڑھنے دیتا؟ یقیناوہ ہماری سائنٹیفک کوشش نہیں خدا کی حکمت ہے۔

توجس طرح خدانے اپنی حکمت سے ان نسلوں میں اضافہ نہیں ہونے دیا جو ان کے لئے عرصہ حیات تنگ کردے، بعینہ اسی طرح اس کی حکمت نسل انسان پر بھی حاوی ہے۔ ہمیشہ سے اسی حکمت کے مطابق عمل ہوتا رہا ہے اور آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا، پھر ہمیں کیا ضرورت ہے کہ قدرت کے ان کاموں میں دخل اندازی کے مرتکب ہوں؟

④ آپ دیکھئے کہ، ۱۹۵۱ء، میں پاکستان کی آبادی ۸ کروڑ تھی، نعمتیں بھی کم اور محدود تھی جبکہ آج ۲۰۱۴ء، میں پاکستان کی آبادی تقریبا ۱۸ کروڑ کے لگ بھگ ہوگی۔ مگر آج آپ دیکھئے کہ آج وسائل، نعمتوں کی کتنی بہتات ہیں۔ آج ایک عام غریب آدمی کو بھی جو نعمتیں میسر ہیں جو پہلے اس طرح عام نہیں تھی، بلکہ خاص تھی مالداروں تک۔ تو جب نفوس بڑھیں گے تو اللہ رب العزت وسائل اور رزق میں بھی وسعت عطا فرمائیں گے جس طرح ہوتا ہوا چلا آرہا ہے
(ملخص از ضبط ولادت)

جسمانی نقصانات

ضبط ولادت سے عورت اور مرد دونوں کی جسمانی اور نفسیانی صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ چونکہ عورت کا تمام جسمانی نظام بقائے نو کا اہم رول ادا کرنے کے لئے بنایا گیا ہے اس لئے جب تک وہ اس خدمت کے قابل رہتی ہے، ٹھیک رہتی ہے۔ لیکن جوں اس کی اس خدمت میں فرق آتا ہے، ساتھ ہی ساتھ حسن و جمال، شگفتگی

اور جولانی طبع پر بھی زوال آتا ہے۔

مرد کی کیفیت بھی اس سے کچھ مختلف نہیں، کیونکہ اس کے جسم کی بناوٹ میں بھی ذاتی مفاد پر نوعی مفاد کو ترجیح دی گئی ہے۔مرد کے جسم میں اس کے صنفی غدے (Sexualglands) سب سے زیادہ اہم خدمات انجام دیتے ہیں، یہ غدے مرد کے جسم میں صرف قوت تولید بہم پہنچا کر اپنا کام ختم نہیں کر دیتے بلکہ انسانوں کو وہ ماء الحیات بھی عطا کرتے ہیں۔جس کے زیر اثر جسم پر بال پیدا ہو جاتے ہیں۔عضلات میں طاقت اور توانائی آجاتی ہے، ڈھانچے کی ہڈیاں سخت اور مضبوط ہو جاتی ہیں اور جسم کے دوسرے اعضاء بھی بالیدگی اور پختگی حاصل کر لیتے ہیں،اس کے ساتھ ہی نفسیاتی تغیر واقع ہوتا ہے اور مرد میں عقل وتمیز اور شعور بیدار ہو جاتا ہے۔

مانع حمل وسائل کے استعمال سے مردوں سے نظام جسمانی میں برہمی پیدا ہوسکتی ہے، عارضی طور پر ان میں مردانہ کمزوری یا نامردی بھی پیدا ہوسکتی ہے،لیکن مجموعی حیثیت سے کہا جاسکتا ہے کہ ان وسائل کا کوئی زیادہ برااثر مرد کی صحت پر نہیں پڑتا۔البتہ اس بات کا ہمیشہ خطرہ ہے کہ مانع حمل وسائل سے جب مرد کو ازدواجی تعلق میں اپنی خواہشات کی تکمیل حاصل نہ ہوگی تو اس کی عائلی زندگی کی مسرتیں غارت ہو جائیں گی اور وہ دوسرے ذرائع سے تسکین حاصل کرنے کی کوشش کرے گا جو اس کی صحت کو برباد کر دیں گے اور ممکن ہے کہ اسے امراض خبیثہ میں مبتلا کر دیں۔اور یہی فحاشی کو عام رواج دینے کا بھی ایک اہم سبب بنتا ہے جو کسی پر مخفی نہیں۔

عورتوں کے متعلق کمیشن نے یہ رائے ظاہر کی کہ عورت کو استقرار حمل سے روکنا دراصل اس پوری مشین کو معطل اور بے مقصد بنا ہے، جہاں طبی لحاظ سے منع حمل ناگزیر ہو، جہاں بچوں کی پیدائش حد سے زیادہ ہو وہاں منع حمل کی تدابیر عورت کی

صحت پر بلاشبہ اچھا اثر ڈالتی ہیں، لیکن جہاں ان میں سے کوئی ضرورت داعی نہ ہو وہاں منع حمل کی تدابیر کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عورت کے عصبی نظام میں سخت برہمی پیدا ہوجاتی ہے۔اس میں بدمزاجی اور چڑچڑاپن پیدا ہوجاتا ہے، جب اس کے جذبات کی تسکین نہیں ہوتی تو شوہر کے ساتھ اس کے تعلقات خراب ہوجاتے ہیں، خصوصیت کے ساتھ یہ نتائج ان لوگوں میں زیادہ دیکھے گئے ہیں جو عزل (Soitus interroptus) کا طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ بعض دوسرے ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ اعوجاج رحم، حافظہ کی خرابی اور بسا اوقات مراق اور جنون جیسے عوارض مانع حمل طریقوں سے پیدا ہوجاتے ہیں؛ ضبط ولادت کے طریقے خواہ فرزجے ہوں یا جراثیم کش دوائیں، یا ربڑ کی ٹوپیاں یا دوسرے طریقے، بہر حال ان کے استعمال سے اگرچہ فوری نقصان تو نہیں ہوتا۔لیکن ایک عرصہ تک انکے استعمال کرتے رہنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ادھیڑ عمر تک پہنچتے پہنچتے عورت میں عصبی ناہمواری پیدا ہوجاتی ہے۔ پژمردگی، شگفتگی، کا فقدان، افسردہ دلی، طبعیت کا چڑچڑاپن اور اشتعال پذیری، غمگین خیالات کا ہجوم، بے خوابی، پریشان خیالی، دماغ کی کمزوری، دوران خون کی کمی، ہاتھ پاؤں کا سن ہوجانا جسم میں کہیں کہیں ٹیسیں اٹھنا، ایام ماہواری کی بے قاعدگی، یہ ان طریقوں کے لازمی اثرات ہیں۔؛ نیز جس عورت کے یہاں زیادہ عرصہ تک بچہ پیدا نہیں ہوتا اس کے اعضاء تناسل میں ایسے تغیرات واقع ہوتے ہیں جس سے اس کی قابلیت تولید ختم ہوجاتی ہے اور اگر وہ حاملہ ہو تو وضع حمل میں اسے سخت اذیت برداشت کرنا پڑتی ہے۔(ضبط ولادت)

خانگی تعلقات پر ضبط ولادت کا اثر

دوسرا اہم نقصان جو اس فعل کی بدولت پیش آئے گا، یہ ہے کہ استقرار حمل سے بے فکر ہوجانے کے بعد شہوانی جزبات حد اعتدال سے بڑھ جائیں گے، ڈاکٹر فورسز لکھتا ہے۔مرد کی زوجیت کا رخ اگر کلیۃ خواہشات نفس کی بندگی کی طرف پھر جائے اور اس کو

قابو میں رکھنے کے لئے کوئی قوت ضابطہ موجاد نہ رہے تو اس سے جو حالت پیدا ہوگی وہ اپنی نجاست ودنائت اور زہریلے نتائج کے اعتبار سے ہر اس نقصان سے کہیں زائد ہوگی جو بے حد وحساب بچے پیدا کرنے سے رونما ہوسکتی ہے۔اس کے علاوہ یہ پہلو بھی قابل غور ہے کہ اولاد ماں باپ کے درمیان تعلق قائم رکھنے میں ایک مضبوط کڑی ہوتی ہے۔اولاد کی تعلیم وتربیت اور ان کی دیکھ بھال میں ماں باپ کی شرکت ان کے درمیاں محبت قائم رکھنے میں ایک اہم رول ادا کرتی ہے اور جب اولاد ہی نہ رہے تو ان کے تعلق کی نوعیت عام جانوروں میں نر ومادہ کے درمیان باہمی تعلق سے زیادہ بلند مقصد نہیں رہتی،اس لئے دونوں کے درمیان کوئی مضبوط ومستحکم رشتہ پیدا نہیں ہوسکتا،صرف باہمی تعلق باقی رہ جاتا ہے اور اولاد کے نہ ہونے کی صورت میں ایک دوسرے کو چھوڑ دینا بہت آسان ہوجاتا ہے۔اس بنا پر باہمی ناچاقیاں اور طلاق اس فعل کا لازمی نتیجہ ہوجاتی ہے۔(ضبط ولادت)

اخلاقی نقصانات

① ضبط ولادت کا اخلاق پر بھی بہت برا اثر پڑسکتا ہے،سب سے زیادہ واضح بات یہ ہے کہ اب تک بھی لوگ خاندان اور سوسائٹی میں بدنامی سے خوف کھاتے ہیں،لیکن جب برتھ کنٹرول کے طریقے عام ہوجائیں گے تو زنا کی راہ سے ایک زبردست چٹان ہٹ جائے گی اور یہ شجرہ خبیثہ خوب پروان چڑے گا۔لذت پرستی اور نفس کی بندگی حد سے زیادہ بڑھے گی اور اس سے ایک عام اخلاقی گراوٹ وبائے عام کی طرح پھیلے گی اور جنسی جرائم بڑھیں گے،علاوہ بریں چونکہ ضبط ولادت کے رواج عام نے ناجائز اولاد کی پیدائش کے خوف کو باقی نہیں رکھا اور حیا وشرم کا خاتمہ بہت پہلے ہوچکا ہے،اس لئے جنسی جرائم کی کثرت ایک لازمی نتیجہ ہونے کی حیثیت سے سامنے آئی جو بڑھتی چلی جارہی

ہے اور یہی وجہ ہے کہ جنسی بے راہ روی بھی اس بے حیائی کا لازمی نتیجہ ہے جس سے لوگوں کے اندر سے حیاء کا جنازہ نکل جائے گا، فحاشی کھلے عام شروع ہوجائے گی۔ اور مسلمانوں کے اندر سے ایمانی غیرت کھوکھلی ہوجائے گی، بزدل ہوناشروع ہو جائیں گے یوں مسلمان ذلت وپستی کی طرف رواں دواں ہوں گے۔ جیسا کہ آج سب کا مشاہدہ ہے۔

۲ یہ ایک ناقابل انکارحقیقت ہے کہ انسان میں کردار کی بہت سی خصوصیت پیدا کرنے میں اولاد کا بڑا حصہ ہوتا ہے۔ والدین تو اولاد کی تربیت کرتے ہی ہیں ضبط نفس، کفایت شعاری، سنجیدگی ایثار، عاقبت اندیشی جیسے خصائل حمیدہ اولاد کی پرورش سے پیدا ہوتے ہیں لیکن ضبط ولادت ان تمام اخلاقی اوصاف کی راہ مار دیتا ہے۔

۳ اس کے علاوہ بچوں کی تربیت میں صرف والدین ہی کارفرما نہیں ہوتے بلکہ آپس میں بھی ایک دوسرے کی تربیت کرتے ہیں، ان کا آپس میں رہنا سہنا ملنساری، محبت، اخوت اور دوستی کے جذبات پیدا کرتا ہے، جس بچے کو اپنے اہم عمروں کے ساتھ کھیلنے کودنے اور دوسرے معاملات کا موقع نہیں ملتا وہ بہت سے اعلی اخلاق خصائص سے محروم رہ جاتا ہے (ضبط ولادت)

خلاصہ: مذکور تفصیل سے حاصل شدہ نتیجہ یہ ہے کہ ضبط ولادت کا اگر کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس سے اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت ہی ختم ہوجائے، خواہ مرد کی طرف سے ہو یا عورت کی طرف سے ہو، کسی دوا یا انجکشن کے ذریعہ یا آپریشن اور خارجی تدبیر سے کوئی ایسا طریقہ اختیار کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کے ماتحت ناجائز اور حرام ہے۔

ساتواں سبب غیر محرم سے چھپی آشنائی کرنا

انسان بعض دفعہ اتنی بڑی غلطی کر بیٹھتا ہے کہ پھر وہ پوری زندگی اس کی سزا کاٹتا رہتا ہے

انسان بسا اوقات اتنی بڑی غلطی کر بیٹھتا ہے جس کی سزا وہ پوری زندگی کاٹتا رہتا ہے ان غلطیوں میں ایک خطرناک غلطی یہ ہے کہ کوئی عورت کسی مرد سے اپنی ذاتی معاملات پر باتیں شروع کر دے اسکی ابتداء کتنے ہی خلوص پر مبنی کیوں نہ ہو اسکی انتہاء ہمیشہ بری ہوتی ہے بعض لڑکیاں گھروں میں ماں باپ، بھائی بہنوں سے بات چیت میں دشواری اور شرم محسوس کرتی ہیں کوئی راز دار نہ ملنے پر وہ کسی کزن یا سہیلی کے بھائی یا پھر کسی سے بات کر بیٹھتی ہے اب مرد بڑے فراخ دلی سے اسکی بات سنتے ہیں اور وقتی طور پر کچھ مدد بھی کرتے ہیں مگر ساتھ ہی ساتھ اس میں دلچسپی لے کر اندر سے کریدنا شروع کر دیتے ہیں شروع میں دونوں فریقین کو اس بات چیت میں کوئی قباحت نظر نہیں آتی لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دونوں میں ناجائز تعلقات کی صورت بن جاتی ہے۔

آج کل نوجوان لڑکے بھولی بھالی لڑکیوں کو دانہ ڈال کر جال میں پھنسانے میں تجربہ اور مہارت حاصل کر چکے ہیں جبکہ لڑکیاں ناتجربہ کار ہو کر جلدی اعتماد کر جاتی ہیں چونکہ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں اس لیے بس تھوڑی سی رام کرنے والی گفتگو کو سن کر متاثر ہو جاتی ہیں۔ چند ساعتوں میں فیصلہ کر کے پھسل جاتی ہیں

اب لڑکے ہر نئی لڑکی کو اتنی حکمت عملی سے قریب کرتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے، اگر لڑکی دیندار نظر آتی ہے تو اس کے سامنے نیکی و نماز کی باتیں شروع کرتے ہیں

کہ آپ کی وجہ سے میرے دل میں نیک بننے کا شوق پیدا ہوگیا ہے اگر لڑکی ہمدردی والی نظر آتی ہے تو اس کے سامنے اپنے گھر والوں کی سختیوں کا ایسا منظر پیش کردینگے کہ لڑکی میرے ساتھ بات چیت بڑھا کر دل بہلانے کو جاری رکھے۔اگر لڑکی غریب نظر آتی ہے تو اسے نوکری اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی بات کرتے ہیں۔اگر لڑکی نازونخرے والی نظر آتی ہے تو اس کے جوتوں اور کپڑوں کی تعریفوں کے پُل باندھ دیتے ہیں اگر اسکے جسم سے ہوا بھی خارج ہو تو کہتے ہیں کہ واہ کیا گلاب کی خوشبو آرہی ہے۔جو لڑکی دیکھنے میں عام صورت والی ہو تو اسے کہتے ہیں کہ تمہارے چہرے پر سادگی کا نور نظر آتا ہے اور جو لڑکی عمر میں بڑی نظر آتی ہو تو اسے کہتے ہیں کہ تمہارے چہرے پر بڑی معصومیت ہے اور جو لڑکی موٹی نظر آتی ہے تو اُسے کہتے ہیں کہ آپ کی صحت مندی کا راز کیا ہے آپ کونسے وٹامن استعمال کرتی ہیں الغرض لڑکے کوئی نہ کوئی ایسی بات کردیتے ہیں جو لڑکی کی دُکھتی رگ ہوتی ہے۔

اب بات سے بات بڑھائی جاتی ہے

پہلے مرحلے میں جو لڑکی دیندار ہو اُسے کہتے ہیں مجھے آپکی دعاؤں کی قبولیت پر بڑا یقین ہے مجھے بھی اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیے، جو لڑکی بیمار ہو تو اُسے علاج معالجے کی بات کرتے ہیں اس قسم کی تمام باتوں کا لب لباب یہ ہوتا ہے کہ میری کوئی بات لڑکی کو اچھی لگے اور لڑکی بھی بات سے بات بڑھادے

دوسرے مرحلے میں جب لڑکے بات سے بات بڑھا کر بے جھجک بات چیت کرنا محسوس کرتے ہیں تو آگے سے بڑی مکاری سے کہتے ہیں کہ پلیز آپ مجھے یاد نہ آیا کریں ایسا نہ ہو کہ پھر بھلانا مشکل ہو جائے کیونکہ آپ مجھے فلاں فلاں وقت یاد آئی تھی اگرچہ وہ بیت الخلاء میں یاد آئی ہوگی اعتماد میں لانے کے لیے کسی شعر کا سہارا لے گا

بقول شخصے

جنگل میں رہتا ہوں، کانٹوں پہ سوتا ہوں
جب یادتیری آتی ہے، میں چھپکے چھپکے روتا ہوں

کبھی کہتے ہیں حیرانگی کی بات ہے کہ میری آپ کی پسند ناپسند ملتی جلتی ہے آپ بہت عقلمند ہیں آپ نے فلاں مشورہ بہت اچھا ہی دیا تھا جب اس طرح ہنسی مذاق شروع ہوجاتی ہے تو پھر تیسرے مرحلے میں لڑکے کہتے ہیں کہ میری نیت بُری نہیں مگر آپ کے اخلاق آپ کی گفتار کو دیکھ کر محبت ہوگئی ہے زبان سے تو کہتے ہیں کہ I Love You مگر دل میں کہتے ہیں I Need You مجھے آپکی ضرورت ہے اب اگرلڑکی اس قسم کی گفتگو کو برداشت کرلے تو پھر چوتھے مرحلے میں لڑکے خواب سنانا شروع کردیتے ہیں کہ میں نے خواب میں فلاں کے ساتھ یہ کیا وہ کیا اگر لڑکی اس پر بھی اچھا رویہ ظاہر کردے تو پانچویں مرحلے میں فلموں، ڈراموں اور گانوں کا تبادلہء خیال شروع ہوجاتا ہے اگرلڑکی یہ بھی مسکرا کرسن لیتی ہے تو لڑکے آگے سے عشقیہ اشعار پڑھ کرسنا دیتے ہیں یا SMS کردیتے ہیں کہ

روشنی چاند سے ہوتی ہے ستاروں سے نہیں محبت ایک سے ہوتی ہے ہزاروں سے نہیں

چھٹے مرحلے میں جب لڑکی بجائے غصہ کرنے کے جواب دینا شروع کردیتی ہے تو لڑکے سمجھتے ہیں اب منزل قریب ہے پرندہ جال میں پھنس جانے والا ہے تو ملاقات کی خواہش ظاہر کردیتے ہیں جب ملاقات ہوجاتی ہے تو ساتویں مرحلے میں کہتے ہیں کہ میرے دل میں آپکی بے حد محبت ہے ذرا گلے مل لو آنکھوں کا بوسہ لینے دو آئندہ کبھی ایسا نہیں کروں گا اگر اجازت مل جاتی ہے تو باتوں سے باتیں بڑھا کر کھیل کود میں لگ کر بالآخر زنا کے مرتکب ہوجاتے ہیں

کیا آپ کے علم میں یہ بھی ہے۔

کہ بیک وقت ایک لڑکے کا چار، پانچ لڑکیوں کے ساتھ معاشقہ چل رہا ہوتا ہے ایک سے بات چیت کر کے فون بند کر دیتے ہیں تو دوسری کو فون کر کے کہتے ہیں کہ آج تو میں آپ کیلئے بہت ترس گیا تھا جب اُس سے بات ختم ہو جاتی ہے تو تیسری کو فون ملا کر کہتے ہیں کہ آپ نے بڑا انتظار کروایا، شیطانی کاموں کیلئے قدم قدم پر جھوٹی قسمیں کھا کر محبت کے دعوے کر کے دوستی کو جاری رکھنے کی رسوا کن کوشش کی جاتی ہے

بعض دفعہ لڑکیوں کی طرف سے دوستی کا ہاتھ بڑھایا جاتا ہے بیک وقت وہ بھی کئی لڑکوں کو اپنے جال میں پھنسا لیتی ہیں مقصد ان کا لڑکوں سے صرف اپنے خرچے اور ضرورتوں کو پورا کرنا ہوتا ہے مطلب پورا ہونے کے بعد اب اس دوستی کو ختم کرانا ہے۔ اول تو آج کل طرفین سے اپنی خواہشات اور مقاصد کو پورا کرنا ہوتا ہے اس لئے شادی پر توجہ نہیں دیجاتی اگر شادی کیلئے رشتہ لینے پر اصرار بھی ہو تو بہانوں پر بہانے بنائے جاتے ہیں تا کہ لڑکی خود سمجھ کر شادی پر اصرار چھوڑ دے۔ یہ سب کچھ اس لئے کہ شادی تو کرنی ہی نہیں بلکہ لڑکیوں سے صرف اپنی خواہشات کو پورا کرانا مقصود ہے، اگر لڑکی رشتہ لینے پر بہت زیادہ زور دے تو لڑکا آگے سے جھوٹے بہانے بنا کر ایسا منظر پیش کرتا ہے کہ لڑکی کو یقین آجائے اور اس طرح سالوں سال گزر جائیں۔

نتیجہ:

اکثر تو چھپی آشنائی والی شادیاں ہوتی ہی نہیں اگر ہو بھی جائیں تو دو وجوہات کی بناء پر طلاق ہونے کے خدشات زیادہ ہوتے ہیں

① خاوند اپنی بیوی کے بارے میں شکی مزاج بن جاتا ہے اگر بیوی والدین کے گھر جانے کی اجازت بھی مانگے تو اجازت نہیں دیجاتی وہ اس لئے کہ خاوند کا اعتماد

بیوی پر سے اُٹھ جاتا ہے کہ جب یہ والدین اور بھائی بہن، گھر والوں کے ہوتے ہوئے انکی عزت خاک میں ملا کر مجھ سے ناجائز تعلقات قائم رکھ سکتی ہے تو میکے جا کر کسی اور مرد سے بھی تعلقات بنا سکتی ہے جسکی وجہ سے فاصلے بڑھنا شروع ہو جاتے ہیں پھر روز کی لڑائیاں پھر طلاق تک نوبت آجاتی ہے

④ دوسری وجہ یہ ہے کہ شادی سے پہلے لڑکا لڑکی کی ہر بات مان لیتا تھا ٹیڑھے کو بھی سیدھا کہتا تھا اب صحیح کو بھی غلط کہتا ہے شادی سے پہلے لڑکا لڑکی کی تعریفوں کے پُل باندھ دیتا تھا اب لڑکی میں عیوب نظر آنے لگے، شادی سے پہلے قیمتی تحفے وتحائف کا سلسلہ جاری تھا اب بدگمانی، بدزبانی کے تحفے ملنے لگے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لڑکا کسی اور لڑکی سے محبت شروع کر دیتا ہے جسکی وجہ سے پہلی شادی ناکام ہو جاتی ہے

نصیحت:

یہ بات بھی کھلی حقیقت ہے کہ عورت کسی غیر مرد کی گود میں اس وقت گرتی ہے جب اُس کے اپنے معاشی حالات اچھے نہ ہوں یا گھر والوں کی طرف سے محبت کے بجائے ڈانٹ ڈپٹ اور کوسنا شروع ہو جاتا ہے یا ماں بیٹوں کی تو ہر بات مان لیتی ہے لیکن بیٹیوں کی طرف توجہ ہی نہیں دیتی یا اسی طرح اپنی آولاد کو کھلی آزادی دی جائے اور والدین ان کے حالات سے بے خبر ہوں یا اپنی بہن بیٹی کو گھر میں اکیلے چھوڑ کر چلے جائیں یا کسی غیر محرم سے بات کرنے کا موقعہ دیا جائے جہاں پھر بات سے بات بڑھا کر آشنائی شروع ہو جاتی ہے یا اسی طرح لڑکیاں اسکول کالج مدرسہ یونیورسٹی اکیلی آتی جاتی ہیں تو ان تمام صورتوں میں لڑکیاں کسی مرد کی جھولی میں پڑ جاتی ہیں۔

قصور کس کا ہے؟

پہلا قصور گھر والوں کا ہے کہ وہ لڑکی یا عورت کو غیر محرم مرد کی طرف مائل ہونے کا موقعہ ہی کیوں دیتے ہیں۔

دوسرا قصور غیر مردوں کا ہے کہ وہ مختلف ہتکھنڈوں سے عورت یا لڑکی کو دانہ ڈال کر جال میں پھنسا لیتے ہیں۔

تیسرا قصور خود عورت یا لڑکی کا اپنا ہوتا ہے کہ وہ کیوں اپنی عزت خاک میں ملا کر مرد کے قریب آتی ہے اپنی عزت کا جنازہ نکالتی ہے

خوش نصیب لڑکیاں

جو عورتیں اور لڑکیاں اپنی عزت و ناموس کی قدر و قیمت جانتی ہیں وہ لاکھوں پریشانیوں کے باوجود غیر محرم کی طرف بال برابر متوجہ نہیں ہوتیں نہ ہی کسی کو قریب ہونے کا موقعہ دیتی ہیں ایسی لڑکیاں ایک تو باعزت پُرسکون زندگی گزارتی ہیں دوسرا حیاء و پاکدامنی کی وجہ سے آس پاس والوں کی نظروں میں اچھا مقام بناتی ہیں جسکی وجہ سے وہ اچھا مقدر پا لیتی ہیں تیسرا ایسی عورتوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قریب کر لیتے ہیں اور ولایت کا نور عطاء فرماتے ہیں۔ اس دن عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائیں گے جس دن عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا (ملخص از حیا و پاکدامنی)

عشق مجازی اور عشق حقیقی کا تقابل:

① عشق حقیقی جائز اور عبادت ہے جبکہ عشق مجازی ناجائز اور گناہ ہے

② عشق حقیقی سے دین اور دنیا آباد جبکہ عشق مجازی سے دین و دنیا برباد ہوتی ہے

③ عشق حقیقی سے ایک نہ ایک دن وصل نصیب ہوگا جبکہ عشق مجازی میں ایک نہ

ایک دن محبوب سے جدائی ہوگی

④ عشق حقیقی سے دل منور ہوتا ہے جبکہ عشق مجازی سے دل سیاہ ہوتا ہے

⑤ عشق حقیقی سے دل زندہ ہوتا ہے جبکہ عشق مجازی سے دل مردہ ہوتا ہے

⑥ عشق حقیقی سے عزت ملتی ہے جبکہ عشق مجازی سے ذلت ملتی ہے

⑦ عشق حقیقی کا جوش دائمی ہوتا ہے جبکہ عشق مجازی کا اُبال وقتی ہوتا ہے

⑧ عشق حقیقی والوں کا ٹھکانہ جنّت ہے جبکہ عشق مجازی والوں کا ٹھکانہ جہنم ہوتا ہے

⑨ عشق حقیقی کی راہ میں ہر پریشانی راحت ہے جبکہ عشق مجازی میں ہر پریشانی عذاب ہے

⑩ عشق حقیقی والوں کے چہروں پر بہار کی تازگی ہوتی ہے جبکہ عشق مجازی والوں کے چہروں پر خزاں کی بے رونقی ہوتی ہے

⑪ عشق مجازی والے موت اور زندگی مین ہوتے ہیں۔ جبکہ عشق حقیقی والے جیتے جاگتے جنت کی زندگی گزارتے ہیں

لو بیفو ر میرج حرام و عذاب، جبکہ لو آفٹر دا میرج باعث ثواب و دوام

شادی سے پہلے لڑکی سے کسی قسم کا تعلق قطعا حرام ہے۔ اس لئے کہ نکاح سے قبل کسی لڑکی سے تعلقات قائم کرنے میں وہ بندہ کئی طرح کے گناہ میں مبتلا ہوتا ہے جیسا کہ ایک حدیث پاک میں آتا ہے۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

(العينان تزنيان وزنا هما النظر والاذنان وزنا هما الا ستماع واللسان زنا هما الكلام واليد زنا هما البطش

والرجل زنا هما الخطا والقلب يهوى ويتمنى يصدق ذلك الفرج او يكذبه (مشکوۃ ج۲ ص۱)

ترجمہ: آنکھوں کا زنا (غیر محرم) کو دیکھنا ہے، کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا (غیر محرم) سے بات کرنا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، پاؤں کا زنا چلنا ہے ،دل ارزو اور تمنا کرتا ہے، شرمگاہ اسکی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسم کا ہر عضو زنا کرتا ہے۔۔ بلکہ جو شادی سے پہلے آپس میں تعلقات قائم کر لیتے ہیں ۔ایک تو انکی زندگی موت اور حیات کے کش مکش میں ہوتی ہے۔یعنی نہ مرتے ہیں اور نہ جیتے ہیں بلکہ اس مچھلی کی طرح تڑپتے رہتے ہیں جو پانی سے محروم ہو۔دوسرا یہ کہ بعد از شادی کے پھر ان کے درمیان وہ محبت نہیں رہتی جس کی شادی سے پہلے جھوٹے دعوے ہوا کرتے تھے۔ بلکہ پھر گیلے شکوے اور طعنے شروع ہوجاتے ہیں کہ لڑکا کہتا ہے تم نے مجبور کیا تھا لڑکی کہتی ہے تم نے مجبور کیا تھا تم میرے پیچھے مرتے تھے۔ بجائے محبتوں کے نفرتیں شروع ہوجاتی ہیں اور قریب ہونے کے بجائے فاصلے بڑھنا شروع ہوجاتے ہیں۔ بلآخر طلاق تک نوبت پہنچ جاتی ہے یہ ہوگا عشق مجازی کا انجام، بقول شخصے کے۔

کوئی مرتا کوئی جیتا رہا۔۔۔عشق اپنا کام کرتا ہی رہا۔

اس کے مقابلے میں جو شادی کے بعد آپس میں محبت کرتے ہیں تو ان کی زندگی ان کے لئے باعث اجر وسکون ثابت ہوتی ہے۔وہ اس طرح کہ جب ایک دوسرے سے دل میں محبت ہوگی تو ایک دوسرے سے خوش ہوں گے اور ایک دوسرے کی قدر کرتے ہوئے محبت بھری اور پرسکون زندگی گزاریں گے۔حدیث پاک کا مفہوم

ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ پیار محبت اور شفقت کی ایسی زندگی گزارنی سکھائی ہے کہ فرمایا۔جو خاوند اپنی بیوی کی طرف مسکرا کر دیکھتا ہے، یا بیوی اپنے خاوند کی طرف مسکرا کر دیکھتی ہے تو اللہ رب العزت ان دونوں کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہیں۔۔آپ اس سے اندازہ لگائیے کہ ایک دوسرے کو محبت کی نگاہ سے دیکھنے پر اجر ملتا ہے۔

ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں داخل ہوئے تو اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کو پانی پیتے دیکھا تو پیار سے یا حمیرا، کہکر پکارا۔اور فرمایا کہ میرے لئے بھی پانی بچا لینا۔چنانچہ حضرت اماں عائشہ رضی اللہ عنہا نے پانی بچا لیا۔تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو تعلیم دیتے ہوئے پوچھا کہ عائشہ آپ نے جام کے کس حصے پر ہونٹ رکھ کر پانی پیا ہے؟ اماں عائشہ نے بتایا۔تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی جگہ اپنے لب مبارک رکھ کر پانی کو نوش فرمایا۔یہ امت کو تعلیم دینے کے لئے کہ بیوی سے محبت کی جاتی ہے نہ کہ نفرت۔بلکہ ایک حدیث پاک میں فرمایا۔

خیر کم خیر کم لاھلہ وانا خیر کم لاھلی

کہ تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے لئے بہتر ہو اور میں تم میں سب سے زیادہ اپنے اہل خانہ کے لئے بہتر ہوں۔۔

اس سے معلوم ہوا کہ شادی کے بعد محبت باعث اجر وثواب ہے۔جبکہ شادی سے پہلے کی محبت دنیا وآخرت میں باعث عذاب ہے۔اس لئے کہا جہا جاتا ہے کہ اگر شادی کے بعد کی زندگی پر سکون ہے تو گویا کہ یہ جنت کا نمونہ ہے۔اور اگر محبت سے خالی،،روز لڑائی جھگڑوں پر مشتمل زندگی ہے تو یہ جہنم کا نمونہ ہے۔

عورت کی وفاداری کا عبرت انگیز واقعہ

ایک صاحب دوسری عورتوں پر نظریں مارتے تھے اور عشق مجازی میں گرفتار انہیں کے گیت گاتے تھے اور اپنی بیوی کو حقیر سمجھتے تھے (اول تو ایسے بندے کو اللہ رب العزت کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ کتنے لوگ شادی جیسی نعمت سے محروم ہیں اور مجھے یہ نعمت ملی ہے) چنانچہ ان کو ہیضہ ہوگیا، دست پر دست آرہے ہیں، تو ایسے وقت میں وہی عورت ان کا پاخانہ دھویا کرتی تھی، اس کی اتنی خدمت کی اتنی خدمت کی کہ جب وہ اچھا ہوگیا تو رونے لگا کہ اے میری بیوی تو نے تو میرا پاخانہ دھویا اور جن عورتوں سے میں عشق میں مبتلا تھا اور ان سے نظر بازی کرتا تھا آج ان میں سے کوئی کام نہیں آئی تو بس تو ہی کام آئی۔ ارے میاں! جب بڈھا چار پائی پر بیٹھتا ہے تو پھر بڈھی ہی کام آتی ہے، جب کوئی بیماری آتی ہے تو بتاؤ بڈھی کام آتی ہے یا نہیں؟ اس لئے اپنی بیویوں سے محبت کرتے ہوئے انکو حقیر مت سمجھو بلکہ اس نعمت کی قدر کرو، آج نظر بازی اور نامحرم عورتوں سے بچو کل جنت میں حوروں سے جنت کی دائمی پرسکون زندگی گزارو۔

خواہشات نفس کی تکمیل کے لئے والد، بھائی، شوہر، انبیا علیہم السلام تک کے قتل پر چند واقعات۔

واقعہ نمبر 1۔ بخت نصر بادشاہ ابتدا میں نہایت نیک بخت اور صالح تھا۔ حضرت زکریا اور حضرت یحیی علیہما السلام کا نہایت اطاعت گزار تھا۔ اتفاقا اس نے ایک عورت سے نکاح کیا جس کے ہمراہ ایک لڑکی نہایت حسینہ و جمیلہ پہلے شوہر سے تھی۔ جب وہ لڑکی سن بلوغ کو پہنچی تو بادشاہ اس کی بہار حسن دیکھ کر فریفتہ اور دوانہ ہوگیا۔ اس

کی ماں کو پیغام دیا وہ بہت خوش ہوئی مگر دل میں اندیشہ کیا کہ بادشاہ وقت کے پیغمبروں کا مطیع وفرمانبردار ہے اور یہ نکاح اللہ کے پیغمبروں کی شریعت کے بالکل خلاف ہے۔وہ کبھی بھی اس نکاح کی اجازت نہیں دیں گے کہ ایک ہی نکاح میں ماں بیٹی جمع ہوں، کیونکہ یہ حرام ہے۔پھر بادشاہ سے کہا کہ تم اس کا مہر ادا نہیں کرسکو گے۔ بادشاہ نے پوچھا کہ بتاو کیا مہر ہے؟ میں دینے کے لئے تیار ہوں۔عورت نے کہا کہ اس کا مہر تمہارے ان دونوں پیغمبروں کا سر ہے۔اگر تم یہ مہر ادا کرسکو تو لڑکی حاضر ہے ورنہ نام مت لو۔بادشاہ نے کہا کہ یہ پیغمبر ہمارے دشمن ہرگز نہیں بلکہ ہمارے خیر خواہ اور دعا گو ہیں۔ان کو بے جرم قتل کرنا گناہ اور ظلم عظیم ہے۔اس کے سوا جو کچھ مہر مانگو مجھے منظور ہے۔اس عورت نے کہا کہ اس کے سوا کوئی مہر نہیں ہے، بادشاہ نے خواہشات نفسانی سے مغلوب ہوکر فوج کو حکم دیا کہ دونوں بے گناہ پیغمبروں کا سر کاٹ کرلاؤ۔حکم بموجب سپاہیوں نے جاکر اول حضرت یحیی علیہ السلام کو بیت المقدس میں قتل کردیا۔حضرت زکریا علیہ السلام یہ حال دیکھ کر جنگل کی طرف بھاگ نکلے۔تو ظالم فوج پیچھے ہوئی اور شیطان نے انکی رہنمائی کی۔جب سپاہیوں نے حضرت زکریا علیہ السلام کو گھیر لیا تو حضرت زکریا علیہ السلام نے ایک درخت سے التجا کی کہ اس وقت پناہ دے۔وہ درخت پھٹ گیا یہ اس کے اندر سما گئے اور پھر بند ہو گیا، لیکن قدرے کپڑا باہر رہ گیا۔فوج متحیر ہوئی کہ کہاں غائب ہوگئے۔شیطان نے نشان دیا کہ اس درخت کے اندر ہیں اور یہ کپڑا اس کے اندر موجود ہونے کی علامت ہے۔ پھر شیطان نے آرا کی ترکیب بتلائی۔درخت چیرا گیا تو حضرت زکریا علیہ السلام بھی چیر دیئے گئے۔جب وقت کے دونوں پیغمبروں کو بے گناہ شہید کردیا گیا تو غضب الٰہی نازل ہوا۔دن تاریک ہوگیا ایک بادشاہ فوج خونخوار لے کر چڑھا اور اس شہر کے باشندوں کو گرفتار کرلیا۔حضرت یحیی علیہ السلام کا خون بند نہیں ہورہا تھا جب قبر میں

رکھتے تھے تو قبر خون سے لبریز ہو جاتی تھی۔ بادشاہ لشکر نے قسم کھائی کہ جب تک خون بند نہ ہوگا میں بھی لوگوں کے قتل سے باز نہ آؤں گا۔ ہزار آدمی قتل کر دیئے گئے لیکن خون بند نہ ہوا۔ پھر اس وقت ایک شخص حضرت یحیی علیہ السلام کی لاش پر آیا اور کہا کہ تم پیغمبر ہو یا ظالم؟ ایک خون کے بدلے ہزار آدمی قتل ہو چکے۔ اب کیا سارے جہاں کو قتل کراؤ گے؟ اتنا کہنا تھا کہ خون بند ہو گیا۔ جامع دمشق میں حضرت یحیی علیہ السلام کی قبر ہے (بحوالہ حکایات اولیا، اور۔ ۱۰۱ سبق آموز واقعات)

واقعہ نمبر 2۔ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام جو پہلے انسان اور پیغمبر ہیں۔ انکے بیٹوں کا واقعہ معروف ومشہور ہے کہ جب حضرت آدم وحوا علیھما السلام دنیا میں آئے اور توالد وتناسل کا سلسلہ شروع ہوا تو ایک حمل سے انکے دو بچے توام (جڑوے) پیدا ہوتے تھے۔ ایک لڑکا اور دوسری لڑکی۔ اس وقت جبکہ آدم علیہ السلام کی اولاد میں بجز بہن، بھائیوں کے کوئی اور نہ تھا۔ اور بھائی بہن کا آپس میں نکاح نہیں ہوسکتا۔ تو اللہ جل شانہ نے اس وقت کی ضرورت کے لحاظ سے شریعت آدم علیہ السلام میں یہ خصوصی حکم جاری فرما دیا تھا کہ ایک حمل سے جو لڑکا اور لڑکی پیدا ہوں وہ تو آپس میں حقیقی بہن بھائی سمجھے جائیں اور انکے درمیان نکاح حرام قرار پائے۔ لیکن دوسری حمل سے پیدا ہونے والے لڑکے کے لئے پہلے حمل سے پیدا ہونے والی لڑکی حقیقی بہن کے حکم نہیں ہوگی بلکہ انکے درمیان رشتہ ازدواج ومناکحت جائز ہوگا۔ لیکن ہوا یہ کہ پہلے لڑکے قابیل کے ساتھ جو لڑکی پیدا ہوئی وہ حسین وجمیل تھی اور دوسرے لڑکے ہابیل کے ساتھ پیدا ہونے والی لڑکی حسن میں کچھ کمزور تھی۔ جب نکاح کا وقت آیا تو حسب ضابطہ ہابیل کے ساتھ پیدا ہونے والی (حسن میں کمزور) لڑکی قابیل کے حصہ میں آئی۔ اس پر قابیل ناراض ہو کر ہابیل کا دشمن ہو گیا اور اس پر اصرار کرنے لگا کہ میرے ساتھ جو لڑکی پیدا ہوئی ہے وہی میرے نکاح میں دی جائے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے شرعی

قاعدے کے موافق اس کو قبول نہ فرمایا اور ہابیل وقابیل کے درمیان رفعہ اختلاف کے لئے یہ صورت تجویز فرمائی کہ تم دونوں اپنی اپنی قربانی اللہ کے لئے پیش کرو جس کی قربانی قبول ہوجائے گی یہ لڑکی اس کو دی جائے گی کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کو یقین تھا کہ قربانی اسی کی قبول ہوجائے گی جس کا حق ہے یعنی ہابیل کی۔اس زمانے میں قربانی قبول ہونے کی ایک واضح اور کھلی علامت یہ تھی کہ آسمان سے ایک آگ آتی اور اس قربانی کو کھاجاتی تھی اور جس قربانی کو آگ نہ کھائے تو یہ علامت اس کے نہ مقبول ہونے کی ہوتی تھی ۔اب باوجو اس کے کہ قابیل کے ساتھ پیدا ہونے والی لڑکی کے ساتھ اسکے لئے نکاح جائز نہیں مگر قابیل اپنی خواہشات نفس سے مغلوب ہوکر بھائی کے قتل پر آمادہ ہوا۔بالآخر اپنے بھائی کو قتل کر دیا۔ (معارف القرآن،جلد ۳ ص ۱۱۲)

سب سے پہلے ایک جان ناحق کا قتل ایک عورت اور خواہشات نفس کی تکمیل کی وجہ سے ہوا ہے۔اس لئے کہا جاتا ہے کہ سب سے پرانی جنگ خدا پرستی اور نفس پرستی کے درمیان چلی آرہی ہے۔قابیل نے خواہشات نفس کی خاطر اپنے بھائی کی ناحق جان لے کر گناہوں کا سر چشمہ بنا رہا بلکہ قیامت تک جتنے قاتلین آئیں گے ان کو تو گناہ ہوگا ہی مگر ان سب کا وبال قابیل بھی ہوگا اس لئے کہ یہ سب سے پہلے قتل کا مرتکب رہا ہے

واقعہ نمبر 3۔اخبار کی رپورٹ کے مطابق کسی بڑے شہر کا واقعہ ہے کہ لڑکی نے آشنا کی خاطر اپنے باپ کو گولی مار کر ہمیشہ کی نیند سلا دیا۔

واقعہ نمبر 4۔میرے دوست مفتی فضل غفار صاحب اور بھائی اعجاز صاحب نے بتایا کہ ہماری آنکھوں دید مشاہدہ ہے کہ ہم کورٹ گئے تھے جہاں ہم نے دیکھا کہ ایک عورت نے آشنا کے ساتھ مل کر اپنے شوہر کو ذبح کر دیا تھا۔جج کے سامنے مجرمہ بن کھڑی تھی مگر اپنے کیے پر نادم بالکل نہیں تھی بلکہ جج کو فخر کے ساتھ جوابات دے رہی تھی۔مار ڈالا تماش بینوں نے زہر کھلوا دیا حسینوں نے آج اللہ تعالی معاف

فرمائیں۔بے حیائی اس قدر عام ہوتی جارہی ہے کہ لڑکیاں من پسند شادی اور اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے آشنا کی خاطر اپنے بھائی،شوہر،والد کے قتل پر بخوبی آمادہ ہوجاتی ہیں۔بلکہ جوبھی رکاوٹ سامنے آتی ہے اسے دور کرنے کے لئے اپنی عزتیں نیلام کرکے وقتی جزبات کی خاطر اپنی دنیاوآخرت کوتباہ کررہی ہیں۔اور یہ سب کچھ اپنی اولاد کی دینی،اخلاقی تربیت پرتوجہ نہ دینے کی وجہ اور کھلے عام آزادی،موبائل،نیٹ،مخلوط تعلیم اور بے پردگی کانتیجہ ہے

آٹھواں سبب غیر محرم کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا

① عورت کا غیر محرم کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا بہت زیادہ خطرناک ہوتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

لایخلون رجل بامرء ةالاکان ثالـ ھماالشیطٰن (بخاری ترمذی مشکوۃ ص۲۶۹)

ترجمہ: کوئی مرد کسی عورت سے تنہائی میں نہیں ملتا مگر تیسرا شیطان موجود رہتا ہے

ایسی حالت میں شیطان دونوں کی شہوت میں ابھار پیدا کرتا ہے اور ان میں گناہ کا وسوسہ ڈالتا ہے اگر شیطان اس میں کامیاب نہ بھی رہے تو کسی تیسرے کو بہکاتا ہے کہ ان پر تہمت لگائے

② حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ دو بوسیدہ ہڈیاں بھی ایک دوسرے کے قریب رکھ دی جائیں تو وہ بھی اکٹھا ہونے کی کوشش کرینگی مراد بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت ہے کہ وہ بھی زنا کے مرتکب ہو جائیں گے

③ مشائخ نے لکھا ہے کہ اگر حسن بصری رحمہ اللہ اور رابعہ بصری رحمہ اللہ (جو اپنے وقت میں تقویٰ اور پاکدامنی میں مشہور ولایت کے مقام پر فائز تھے) وہ بھی تنہائی میں قرآن پڑھ رہے ہوں اور وہ بھی بیت اللہ شریف میں تو شیطان کوشش کریگا کہ دونوں کو ایک دوسرے کی طرف مائل کردے۔ یہ بات یاد رہے کہ شیطان جب بھی انسان کو گناہ میں مبتلاء کرتا ہے تو اس کے سامنے اس گناہ کو مزین کر کے پیش کرتا ہے اور پھر بڑی لمبی پلاننگ، سوچ بچار کر کے بڑی دور سے پکڑ کر آہستہ آہستہ قریب کر دیتا ہے

واقعہ برصیصا کا عبرتناک انجام

تبلیس ابلیس میں برصیصا کا واقعہ لکھا ہے جو مختصراً لکھا جاتا ہے کہ شیطان کتنے دور بڑی مکاری سے آہستہ آہستہ مرحلہ وار انسان کو انجام بد تک پہنچاتا ہے، بنی اسرائیل میں برصیصا نامی ایک راہب عبادت گزار شخص تھا جو ہمہ وقت عبادت میں مشغول رہتا تھا اس وقت بنی اسرائیل میں اس جیسا عبادت گزار کوئی نہیں تھا یہ اتنا عبادت میں مصروف رہتا تھا کہ کسی کو ملتا بھی نہیں تھا شیطان نے سوچا کہ میں نے اسکو گمراہ کرنا ہے چنانچہ شیطان برصیصا کے گھر کے سامنے انسانی شکل میں عبادت گزار کی شکل بنا کر کھڑا رہا کبھی قیام میں کبھی رکوع میں، ایک دن سخت بارش میں بھی عبادت گزار کی شکل بنا کر کھڑا تھا تو برصیصا نے دیکھ کر کہا کہ آپ اندر عبادت کریں شیطان نے موقعے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا کہ ہاں مسلمان کی دعوت قبول کرنی چاہئے کچھ عرصے بعد جب جانے لگا تو برصیصا کو ایک دم سکھایا اور پھر جا کر بادشاہ کی بیٹی پر اثر ڈالا بادشاہ نے طبیبوں سے بہت علاج کروایا مگر ٹھیک نہیں ہوئی تو شیطان نے بادشاہ کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ برصیصا نامی ایک بہت بڑے عبادت گزار نیک انسان ہیں ان سے دم کر کے روحانی علاج کروائیں بادشاہ بیٹی کو ان کے پاس لے آیا برصیصا نے اول تو انکار کیا پھر کہا کہ مجھے ایک دم سکھایا گیا ہے آج اسکو آزما لیتا ہوں چنانچہ لڑکی کو دم کیا جس سے وہ ٹھیک ہوگئی کئی دفعہ لڑکی بیمار ہوئی مگر برصیصا کے دم سے وہ ٹھیک ہوجاتی اب بادشاہ کو یقین آگیا کہ میری بیٹی کا علاج برصیصا کے پاس ہے لڑکی ٹھیک اس لئے ہوجاتی کہ اس پر اثر بھی شیطان نے ڈالا تھا اور اس کا علاج اور دم بھی شیطان نے سکھایا تھا۔ چنانچہ بادشاہ کو دشمن سے لڑنے کیلئے جانا پڑا تو بیٹی کی فکر ہوگئی کہ اسکو رشتہ داروں کے گھر چھوڑ دیتا ہوں مگر شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ آپ کی بیٹی دوبارہ بیمار ہوگئی تو کیا ہوگا برصیصا تو کسی کو ملتا ہی نہیں اب اسکا ایک

ہی حل ہے کہ آپ برصیصا کے گھر کے سامنے اپنی بیٹی کیلئے گھر بنائیں جس میں وہ رہے گی برصیصا سے درخواست کریں کہ اگر یہ بیمار ہوجائے تو اسکا علاج کریں چنانچہ شیطان کی بتائی ہوئی ترکیب پر عمل شروع ہوا، اور شیطان کے پے در پے حملے شروع ہوئے،

شیطان کا پہلا حملہ

وہ یہ کہ شیطان نے برصیصا کے دل میں ڈالا کہ آپ اپنے لئے کھانا بناتے ہیں تو اس لڑکی کیلئے بھی بھیج دیا کریں کیا پتہ اس کے پاس کھانے کا انتظام ہوگا یا نہیں کچھ عرصے تک سلسلہ یوں ہی چلتا رہا۔

دوسرا حملہ

شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ آپ تو عبادت میں لگے رہتے ہیں اگر لڑکی اپنے گھر کی چھت پر آ کر آپ اسکو کچھ نصیحت کردیا کریں تا کہ وہ بھی عبادت گزار بن جائے کہیں تنہائی کی وجہ سے اور بیمار نہ ہوجائے چنانچہ نصیحت شروع ہوگئی کچھ دنوں تک سلسلہ اسی طرح چلتا رہا۔

تیسرا حملہ

شیطان نے برصیصا کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ راستے سے گزرنے والے کیا کہیں گے چھت کے اُوپر کس سے باتیں ہورہی ہیں ایسا کریں کہ نیچے آ کر لڑکی کے گھر کے دروازے پر نصیحت کردیا کرے اب دروازے پر نصیحت شروع ہوگئی۔

چوتھا حملہ

شیطان نے پھر وسوسہ ڈالا کہ گزرنے والے کیا کہیں گے کہ کیا پاگلوں کی طرح لگا ہوا ہے لہٰذا آپ دروازے کے اندر سے نصیحت کرلیا کریں لڑکی دور کھڑی ہوکر سن

لیا کریگی اب کچھ دنوں تک سلسلہ یوں ہی چلتا رہا۔

پانچواں حملہ

شیطان نے پھر وسوسہ ڈالا کہ دیکھئے آواز باہر جاتی ہے گزرنے والے یہ آواز سن کر بدگمانی میں مبتلا ہو جائیں گے کہ کس کو تقریر سنائی جارہی ہے لہٰذا تھوڑا سا آگے وعظ نصیحت کا سلسلہ شروع ہو، اب وعظ نصیحت اور تقریر کا سلسلہ قریب ہونے لگا۔

چھٹا حملہ

کہ شیطان نے لڑکی کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ برصیصا کیلئے چار پائی بچھا دیا کرے تا کہ وہ کھڑے ہونے کے بجائے بیٹھ کر تقریر کرلیا کرے آپ دور سے کھڑی ہو کر سن لیا کرے اب ایسا ہی ہونے لگا۔

ساتواں حملہ

شیطان نے پھر وسوسہ ڈالا کہ قریب چار پائی بچھا کر وعظ نصحُت کو پست آواز میں جاری رکھا جائے اب دونوں کی چار پائی قریب ہوگئی۔

آٹھواں حملہ

شیطان نے دونوں کے دل میں ایک دوسرے کی محبت ڈال دی لڑکی کو ناز نخرہ سکھانا شروع کردیا اب تقریر وعظ نصیحت کے بجائے زیادہ وقت گپ شپ میں گزرنے لگا یہاں تک کہ شہوت کا غلبہ ہوا جس سے وہ آپس میں زنا کے مرتکب ہوئے جس سے حمل ٹھہرا جو وقت مقررہ پر پیدا ہوا۔ اب شیطان پھر پیچھے لگ گیا کہ یہ لڑکی تو غیر شادی شدہ تھی اگر اس کے بھائی آئے تو یہ بچہ دیکھ کر کیا جواب ہوگا لہٰذا بچے کو قتل کردیا جائے بات ختم ہو جائے گی بچے کو قتل کیا گیا شیطان نے پھر وسوسہ ڈالا کہ آپ

نے تو لڑکی کے جگر گوشے کو قتل کرڈالا اب تو ہر حال میں اپنے بھائیوں کو بتلائے گی لٰہذا لڑکی کو بھی قتل کردے اور صحن میں دفنا دے نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

جب بھائی لینے آجائیں تو بتا دینا کہ وہ بیمار ہوگئی تھی پھر فوت ہوگئی اس نے لڑکی کو بھی قتل کر دیا اور دونوں کو صحن میں دفنا دیا کچھ عرصہ بعد بادشاہ واپس آئے تو بیٹوں کو کہا کہ جاؤ اپنی بہن کو لے آؤ وہ آئے بہن کا پوچھا برصیصا نے کہا کہ آپ کی بہن بڑی نیک عبادت گزار تھیں مگر کچھ عرصے پہلے بیمار ہوکر فوت ہوگئ بھائی برصیصا کی بات سن کر چلے گئے اب شیطان تینوں کے خواب میں آیا کہ آپ کی بہن فوت نہیں ہوئی ہے بلکہ اس کو بچے سمیت قتل کر دیا گیا ہے صبح کو ایک بھائی نے خواب سنایا دوسرے نے کہا میں نے بھی یہی خواب دیکھا ہے تیسرے بھائی نے کہا میں نے بھی یہی خواب دیکھا ہے اب چھوٹے بھائی نے کہا کہ میں تو جا کر بہن کی قبر دیکھوں گا دوسرے بھائیوں نے منع کیا مگر وہ نہ مانا بالآخر روانہ ہوگئے برصیصا سے اپنی بہن کی قبر کا پوچھا تو بتایا کہ وہ اسکی قبر ہے جب قبر کھودی گئی بہن کو بچے سمیت قتل شدہ پایا تو برصیصا کو پکڑا جس نے قاضی کے سامنے اس گھناؤنے فعل کا اعتراف کرلیا جس پر پھانسی کا حکم ہُوا۔ پھانسی دیتے وقت شیطان پھر اسی عبادت گزار کی شکل میں آیا پوچھا کہ مجھے جانتے ہو میں کون ہوں؟ برصیصا نے کہا کہ ہاں آپ فلاں عبادت گزار ہیں شیطان نے کہاہاں میں وہی ہوں بادشاہ کی بیٹی پر اثر بھی میں نے ہی ڈالا تھا اس کا دم بھی میں نے آپکو سکھایا تھا اور میں نے ہی تجھ سے زنا کروایا تھا اور قتل کروادیئے اب اگر آپ بچنا چاہتے ہیں تو میں ہی آپ کو بچا سکتا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ آپ میرے سامنے سجدہ کر کے صرف اتنا کہہ دینا کہ خدا نہیں ہے برصیصا نے سوچا کہ ایک بار سجدہ کر کے پھر توبہ کرلونگا جیسے ہی برصیصا نے یہ کہکر سر نیچے کیا اُدھر سے پھندہ اور رسی کو کھینچا گیا یوں اس کا عبرتناک انجام ہوکر خاتمہ خراب ہوکر کفر پر ہوا (اللہ تعالیٰ ہماری

حفاظت فرمائیے) (ملخص از تلبیس ابلیس)

(آپ نے دیکھا کہ شیطان کتنی دور سے بڑے انوکھے انداز سے انسان کو درجہ بدرجہ انجام بد تک پہنچا دیتا ہے اسلئے ایسے مواقع سے بچنا چاہئے وگرنہ فساد سے خالی نہیں)

سجاح اور مسیلمہ کذاب

سجاح اور مسیلمہ کذاب دونوں مدعیان نبوت تھے دونوں کے پیرو کار بھی تھے سجاح مذہباً عیسائی نہایت فصیحہ بلیغہ عورت تھی اس نے یمامہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا یہ وہ جگہ تھی جہاں مسیلمہ کذاب اپنی فوج کے ساتھ موجود تھا مسیلمہ کذاب بڑا چالاک اور ہوشیار تھا وہ کچھ فوجی دستے کے ساتھ سجاح کے پاس آیا سجاح کے حسن جمال کو دیکھ کر فریفتہ ہو گیا مسیلمہ کو یقین تھا کہ جنگ وجدل سے عورت ذات کو جیتنا مشکل ہے البتہ عشق ومحبت میں پھنسا کر رام کرنا آسان ہے تو مسیلمہ کذاب نے سجاح کی تعریفوں کے پُل باندھ دیئے اور ساتھ دعوت قبول کرنے کی درخواست کرلی کہ میرے خیمے تک تشریف لے آئیں وہاں تنہائی میں بیٹھ کر نبوت کا تذکرہ درمیان میں لائیں گے سجاح اپنی تعریفوں کو سن کر تیار ہو گئی ، اِدھر مسیلمہ کذاب نے ایک پُرتعیش خیمہ نصب کیا جو خوشبوؤں سے معطر کر دیا گیا مسیلمہ کذاب جانتا تھا کہ عورت خوشبوؤں کی مہک سے مست ہو جاتی ہے ۔اب خلوت وتنہائی میں دونوں کے درمیان بات چیت شروع ہو گئی تو سجاح نے کہا کہ اگر آپ پر حال ہی میں کوئی وحی اُتری ہو تو بیان کریں مسیلمہ کذاب نے کہا کہ حال ہی میں مجھ پر یہ وحی اُتری ہے

(الم تر الٰی ربک کیف فعل بالحملٰی اخرج منہانسمۃتسعٰی بین صفاق وخشٰی)

ترجمہ: کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمہارا رب حاملہ عورتوں کے ساتھ کیا سلوک

کرتا ہے ان سے چلتے پھرتے جاندار نکالتا ہے جو پردوں اور جھلیوں کے درمیان لپٹے ہوئے ہوتے ہیں چونکہ مسیلمہ کذاب کی یہ وحی سجاح کی نفسانی خواہش کے عین مطابق تھی کیونکہ وہ غیر مرد کے ساتھ تنہائی میں بیٹھی تھی شہوت نے گدگدانا شروع کردیا سجاح نے کہا اچھا کوئی اور وحی آئی ہو تو سنادیں مسیلمہ سمجھا کہ منزل قریب ہے اول تو مسیلمہ نے سجاح کی خوب تعریفیں کی پھر کہا یہ آیت نازل ہوئی ہے

(ان الله خلق للنساء افراجالهن ازواجافتولج فيهن ايلاجاثم نخرج اذانشاء اخراجافينتجن لناسخالا ونتاجا)

اس شرمناک اور ابلیسی کلام کو سن کر سجاح کے اندر شہوت کی آگ بیدار ہوگئی اسکی آنکھوں میں سرخ ڈورے پڑ گئے مسیلمہ کذاب بڑا چالاک اور عیار تھا وہ عورت کی نفسیات جانتا تھا کہنے لگا دیکھئے ہم آپس میں شادی کرلیں گے تم عرب کی ملکہ کہلاؤ گی اور میں تمہاری فوج کی دیکھ بھال کیا کروں گا سجاح نے کہا کہ مجھے آپ کا مشورہ قبول ہے سجاح نے یمامہ پر حملہ کیا کرنا تھا کہ مسیلمہ کذاب نے تنہائی سے فائدہ اٹھا کر شہوت انگیز گفتگو کی چال چلا کر بغیر گواہوں کے خود ہی شادی کرلی اور شب زفاف منانی شروع کردی تین دن بعد دولہا اور دلہن خیمے سے نکلے تین دن میں غیر مرد کے ساتھ بیٹھ کر سجاح نے اپنی نبوت و عزت خاک میں ملادی باہر آ کر فوجیوں نے پوچھا کہ کیا مذکرات ہوئے بتایا کہ ہمارا نکاح ہوگیا ہے پوچھا مہر کیا ہے کیونکہ مہر کے بغیر تو نکاح نہیں ہوتا سجاح کہنے لگی مہر تو مجھے یاد ہی نہیں رہا اب سجاح ندامت و شرمندگی کی زندہ تصویر بنی ہوئی تھی تنہائی میں غیر مرد کے ساتھ گفتگو کرنے کا بالآخر منطقی انجام یہی ہوتا ہے۔

اس دوران حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسلامی لشکر لیکر یمامہ پر حملہ

کیا جس میں مسیلمہ کذاب قتل کیا گیا اور سجاح نے جان بچا کر ایک جزیرہ میں مقیم ہوگئی پھر نبوت کے دعوے سے توبہ تائب ہوکر مسلمان ہوگئی جو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فوت ہوگئی اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے اسکی نمازِ جنازہ پڑھائی ۔۔۔(ملخص از حیاء و پاکدامنی)

خلاصہ کلام

آپ نے دیکھا کہ عورت مرد کا ایک ساتھ تنہا ہونے کا منطقی انجام کیا ہوتا ہے اسلیے کتابوں میں لکھا ہے کہ شیطان کہتا ہے کہ جب بھی کوئی مرد اور عورت اکھٹے ہوئے ہیں تو تیسرا میں وہاں پر پہنچتا ہوں، ان دونوں کے دل میں خلوت سے فائدہ اٹھانے کا لالچ دیکر ان کے اندر شہوت ابھارتے ہوئے زنا کرواہی دیتا ہوں، یعنی ایسا نہیں ہوا ہے کہ مرد اور عورت اکھٹے ہوئے ہوں اور گناہ سے بچے ہوں بلکہ میں نے ان سے گناہ کرواہی دیئے ہیں الا یہ کہ جس پر اللہ تعالی نے رحم کیا ہو، اسلئے محترم قارئین وناظرین کبھی بھی ایسی غلطی ہر گز نہ کریں، نہ خود کسی نامحرم سے خلوت، تنہائی اختیار کرنا اور نہ ہی کسی کو موقع دینا، وگرنہ خلوت اور تنہائی کرنے کا بالآخر منطقی انجام یہی ہوتا ہے جو آپ نے مذکورہ بالا صفحات میں پڑھا کہ پھر بے قابو ہوکر ذلت ورسوائی مقدر بن جاتی ہے

نواں سبب بے پردگی اوراس کا عبرتناک انجام

حجاب کا حکم

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر عقل کا نور عطا کیا ہے اسی عقلِ سلیم کی وجہ سے انسان اور حیوان کی زندگی میں بنیادی فرق ہے کھانا پینا اور بچے والے کام میں انسان اور حیوان سب برابر ہیں اسی طرح مکان بنا کر رہنے میں کوئی خاص فرق نہیں بس اتنا فرق ہے کہ حیوانات کی زندگی سادہ اور معمولی ہوتی ہے جبکہ انسان کی زندگی کیلئے پُرتعیش فلک بوس عمارات کی ضروت ہوتی ہے ۔ رہن سہن میں بھی جانور انسان سے پیچھے نہیں چیونٹی کی زندگی میں اتفاق اور اتحاد کی اعلیٰ مثال ہے شہد کی مکھیوں میں آدابِ سلطانیہ کی انتہاء ہے پرندوں کی زندگی میں ذکر و عبادت ہے اور کائنات کی ہر چیز اپنے رب کی تسبیح بیان کرتی ہے البتہ ایک بات ایسی ہے کہ جس میں انسان کو حیوانات پر فوقیت حاصل ہے وہ شرم اور حیاء والی صفت ہے اسی صفت کی وجہ سے انسان پاکدامنی کی زندگی گزارتا ہے اور اپنے مالک کی قدم قدم پر فرمانبرداری کرتا ہے اسی شرم وحیاء والی صفت کا تقاضا ہے کہ انسان دوسروں کے سامنے آنے کیلئے اپنی شرمگاہ کو چھپائے چنانچہ تاریخ انسانیت اس حقیقت کی غمازی کرتی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اور انکی زوجہ کو جنت میں لباس عطاء کیا گیا تھا جب شجر ممنوعہ کا پھل کھایا تو جنتی پوشاک اُتار لی گئی دونوں نے فوراً اپنے جسم کے پوشیدہ حصوں کو درخت کے پتوں سے ڈھانپ لیا ارشاد باری تعالیٰ ہے

(وطفقا یخصفٰن علیھما من ورق الجنۃ (سورۃ الاعرف)

اور وہ دونوں اپنے اُوپر جنت کے پتے چپکانے لگے

عقل سلیم کتنی بڑی نعمت ہے

آپ دیکھئے جانوروں میں عقل سلیم کے نہ ہونے کی وجہ سے شرم وحیاء والی صفت موجود نہیں اسی لئے وہ شرمگاہ چھپانے اور بڑے ہوکر ماں پہچاننے سے محروم بلکہ وہ جب چاہتے ہیں آپس میں قریب ہوجاتے ہیں ان میں کوئی تمیز نہیں ہوتی اگر انسان بھی شرم وحیاء والی صفت کو چھوڑ کر من چاہی زندگی کو اپنا کر کھلے عام فحاشی وعریانی کو رواج دیں تو گویا کہ پھر انسانوں اور جانوروں میں کوئی فرق نہیں رہے گا بلکہ بل ھم اضل کے مصداق ہونگے

ستر اور حجاب کا پس منظر:

جسم کے پوشیدہ اعضاء کو چھپانے کیلئے عربی میں عورت اور اردو فارسی میں ستر کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے اولادِ آدم پتھر کے زمانے ہی سے اپنے ستر کو چھپاتی چلی آرہی ہے اور عقل سلیم کا تقاضا بھی یہی ہے کہ بے پردگی سے بچا جائے۔ دینِ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے لہٰذا دینِ اسلام نے حیاء کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے اور حیاء کا تقاضا بھی یہی ہے کہ معاشرے سے عریانی وفحاشی اور بے پردگی کو یکسر ختم کردیا جائے اسلام نے جہاں کسی گناہ کو حرام فرمایا ہے تو وہاں دواعیِ گناہ سے بھی منع فرمایا ہے جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے۔

(والاتقربوا الزنا انه کان فاحشة) کہ زنا کے قریب بھی نہ جاؤ بے شک وہ بُرا راستہ ہے) اس آیت کا مطلب یہی ہے کہ اسبابِ زنا سے بچو

پردے کے بارے میں صحابیات کا اہتمام:

سن پانچ ہجری میں رات کو حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ولیمے پر پردے کی

آیت اتری جسمیں پردے کا حکم نازل ہُوا کہ عورتیں آج کے بعد بے پردہ باہر نہیں نکل سکتیں فجر کی نماز کے بعد جہاں جہاں خبر پہنچی عورتیں پردے میں آئیں ایک عورت بغیر پردے کی آ گئی دوسروں سے پوچھنے لگی تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے کہا تمہیں معلوم نہیں وہ کہنے لگیں مجھے تو کچھ خبر نہیں پھر انہوں نے بتایا کہ رات کو پردے کا حکم آ گیا ہے اس نے حیرت سے کہا اچھا پھر نماز کے بعد ایک بچے کو دوڑایا کہ جاؤ میرے گھر سے چادر لیکر آؤ وہ بچہ چادر لیکر آیا چادر سے پردہ کر کے جب وہ گھر پہنچی تو خاوند نے کہا کہ تمہیں اس تکلف کی کیا ضرورت تھی تمہیں تو وہاں جا کر پتہ چلا اس لئے تم گھر آ کر پردہ شروع کر دیتی تو وہ کہنے لگی اللہ رب العزت کا حکم معلوم ہونے کے بعد ایک قدم اسکے مرضی کے بغیر اُٹھانے کی مجھ میں ہمت نہیں تھی یہ ایک نا قابل تردید حقیقت ہے کہ بے پردگی ہی زنا کا سبب بنا کرتی ہے اسلیئے دینِ اسلام نے عورتوں کو پردے میں رہنے کا حکم دیا۔ چناچہ سن پانچ ہجری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا

یارسول الله ان نسائکم یدخل علیهن البر والفاجر فلو حجبتهن فانزل الله اٰیۃ الحجاب (بخاری ومسلم)

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی ازواج کے پاس نیک اور گناہگار داخل ہوتے ہیں تو اگر آپ ان کو پردے کا حکم فرمائیں اس پر پردے کی آیت نازل ہوئی۔

حجاب اور پردے پر سینکڑوں دلائل قرآن اور حدیث میں موجود ہیں طوالت سے بچنے کیلیئے مختصراً چند دلائل لکھے جاتے ہیں۔

حجاب (پردے) کے دلائل قرآن مجید سے

آج دور حاضر کے سائنسی دور میں ایک طرف تو مادی ترقی اپنے عروج پر ہے

دوسری طرف عریانی فحاشی اور بے پردگی کا سیلاب بڑھنے لگا ہے فرنگی تہذیب کے اثرات نے فیشن پرستی اور بے حیائی کو عام رواج دیا ہے یونیورسٹی، کالج کی تعلیم یافتہ خواتین نے حجاب کو غیر اہم سمجھنا شروع کر دیا ہے اس لئے ضروری ہے کہ حجاب کی اہمیت اور فرضیت کو قرآن اور حدیث کی روشنی میں بیان کیا جائے۔

دلیل نمبر ①

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وقرن فی بیوتکن ولاتبرجن تبرج الجاهلیة الاولیٰ (سورۃ الاحزاب)

اور اپنے گھر میں ٹکی رہو اور نہ دکھلاتی پھرو جیسے کہ جاہلیت کے دور میں دکھلانے کا دستور تھا۔

اس آیت کریمہ میں عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ عام طور پر اپنے گھر کی چار دیواری میں رہتے ہوئے اپنے فرائض منصبی کو پورا کریں بلا وجہ اور بلا عذر شرعی کے گھر سے نہ نکلا کریں گھر میں ہی رہنے میں سکون ہے

دلیل نمبر ②

حور مقصورات فی الخیام (سورۃ الرحمٰن ۷۲)

عورتیں گوری رنگت ہونگی خیموں میں محفوظ ہونگی۔ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت ذات کی خوبی گھر میں رُکے رہنے میں ہے

دلیل نمبر ③

واذاساء لتموهن متاعاً فسئلوهن من وراء حجاب ذلکم اطهر لقلوبکم وقلوبهن (سورۃ الاحزاب ۵۳)

جب تم ان سے کسی چیز کا سوال کرو تو پردے کے پیچھے سے کرو اس میں زیادہ

پاکیزگی ہے تمہارے دلوں کیلئے اور ان کے دلوں کیلئے) اس آیت میں واضح طور پر تعلیم دی گئی ہے کہ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین کو ازواج مطہرات سے کوئی چیز مانگی ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کریں یعنی اگر بالفرض چار دیواری کا پردہ نہیں تو چادر کا پردہ ضرور ہونا چاہئے آمنا سامنا جائز نہیں۔ یہاں پر یہ بات اہم ہے کہ ایک طرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسی مقدس ہستیاں تھیں اور دوسری طرف ازواج مطہرات جیسی پاکیزہ عورتیں تھیں مگر اس کے باوجود انہیں پردے کے پیچھے رہ کر بات چیت لین دین کرنے کا حکم دیا گیا اور ساتھ یہ بات بھی واضح کر دی گئی کہ تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کیلئے اچھا ہے (یعنی جب پردے کا اہتمام رہے گا تو شیطان کو گناہ میں مبتلا کرنے کا موقعہ بھی نہ ملے گا

دلیل نمبر ⑤

یایھا النبی قل لازواجک وبناتک ونساء المؤمنین یدنین علیھن من جلابیبھن (الاحزاب ۵۹)

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ فرما دیجئے اپنی ازواج سے اور بیٹیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہ وہ ڈال لیا کریں اپنے اوپر اپنی چادریں۔ جلابیب جلباب کی جمع ہے یہ اس چادر کو کہا جاتا ہے جو عورتیں اپنے دوپٹے کے اوپر اوڑھ لیتی ہیں تا کہ معلوم ہو کہ یہ شریف عورت ہے اور کسی ایسے مرد کے دل میں لالچ پیدا نہ ہو جس کے دل میں مرض ہو صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں تا کہ چلنے پھرنے اور دیکھنے میں آسانی ہو آج کا مروجہ برقعہ اسی چادر کا قائم مقام ہے۔

آخرت کو سامنے رکھ کر دینِ اسلام سے محبت رکھنے اور عقل والوں کیلئے بس یہی کافی ہے کہ علماءِ حق پر اعتماد کرتے ہوئے شریعت کے مطابق زندگی ہو اور گمراہ کن لٹریچر اور گمراہ کن بیانات اور محفلوں سے بچا جائے۔

دلیل نمبر ⑥

ووجد من دونهم امراءتين تذودان قال ماخطبكما قالتا لا نسقي حتى يصدر الدعاء وابونا شيخ كبير فجاء ته احدا هما تمشي على استحياء (سورۃ القصص)

مذکورہ بالا آیت میں حضرت شعیب علیہ السلام کی دو صاحبزادیوں کا قصہ ہے جو اپنی بکریوں کو پانی پلانے کیلئے بستی کے کنویں پر گئیں لوگوں کا ہجوم دیکھ کر ایک طرف الگ کھڑی ہوگئیں کہ اس وقت لوگ اپنی مال مویشیوں کو پانی پلا رہے ہیں جب یہ فارغ ہوجائیں گے تو ہم پلادیں گی تو اتفاقیہ طور پر مسافرانہ انداز میں وہاں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا گزہوا تو ان لڑکیوں کو علیحدہ کھڑے دیکھ کر پوچھا تو جواب میں شعیب علیہ السلام کی صاحبزادیوں نے صرف دو باتیں بتلائیں۔

① پہلی بات یہ کہ اس وقت یہاں مردوں کا ہجوم ہے ہم اپنے جانوروں کو اس وقت پانی پلائیں گے جب یہ لوگ فارغ ہوکر چلے جائیں گے

② دوسری بات یہ بتائی کہ ہمارے والد بوڑھے اور ضعیف ہیں جسکی وجہ سے ہمیں یہ کام بطورِ مجبوری کرنا پڑ گیا ورنہ گھر سے باہر کا کام تو صرف مردوں کا ہے۔اس کے بعد ان دونوں لڑکیوں نے جب گھر میں جا کر اپنے والد محترم کو صورتِ حال بتائی تو شعیب علیہ السلام نے اپنی صاحبزادیوں کو حکم دیا کہ جاؤ ان کو بلا کر لے آؤ وہ بلانے گئیں تو نامحرم عورت سمجھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی نگاہیں نیچے کرلیں پھر جب چلنے کا وقت آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم دونوں میرے پیچھے پیچھے چلو اور اپنے گھر کا راستہ پیچھے سے بتاتی رہو اس سے معلوم ہوا کہ پہلے انبیاء کی شریعتوں میں اور ان کے زمانے میں عورتوں اور مردوں کا دوش بدوش ہوکر چلنا اور بے تکلف اختلاط و میل ملاپ قابل ملامت تھا

آج تو بے پردگی ،عریانی فحاشی عروج پر ہے جسکی وجہ سے لوگ باآسانی گناہوں میں ملوث ہورہے ہیں آج تو پردہ بہت ضروری ہے۔

دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع

یہ تو آپ جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری پیغمبر ہیں اآپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جو نبوت کا دعوی کریگا وہ جھوٹا کافر کہلائے گا اور یہ بھی ایمان وعقیدہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو سچا دین لیکر آئے ہیں اس پر عمل کرنے میں دنیا اور آخرت کی پوری کامیابی ہے ایک حدیث پاک میں آپؐ نے ارشاد فرمایا

(لایوء من احدکم حتی یکون ھواہ تبعاًلما جئت بہٖ)

تم میں سے کوئی اس وقت تک (کامل) مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنی خواہشات کو اس دین کے تابع نہ بنائے جو میں لے کر آیا ہوں

محمدؐ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے — اسی میں ہو گر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں — یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

ایک سوال کا جواب

محترم ناظرین یہاں ایک اہم سوال کا حل ہونا بھی ضروری ہے جس کا تذکرہ آج کل کے اکثر مسلمانوں کی زبان پر ہے کہ آج پوری دنیا میں مسلمان صدر سے لیکر ایک معمولی آدمی تک سب طرح کے مصائب وآفات کا شکار ہیں اسلامی دنیا کے پاس وسائل اور اسباب کی بھی کمی نہیں پھر مسلمان آج ہر جگہ غمزدہ پریشان اور پست، کمزور نظر آرہے ہیں۔ یہ بھی آپ جانتے ہیں کہ آج مسلمان تعداد کے اعتبار سے دنیا میں دوسری عظیم اکثریت ہیں اور آج ۴۲ ملکوں میں مسلمانوں کی حکومت بھی ہے مگر

اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود مسلمان سب سے زیادہ ذلیل اور خوار، بے وزن ہیں نہ سیاست میں انکا کوئی مقام نہ ان کے درمیان کوئی اتحاد و اتفاق، اگر انفرادی اعتبار سے کچھ ہے تو اجتماعی اعتبار سے وہ کچھ بھی نہیں اب سوال یہ ہے کہ ایسا کیوں؟

محترم ناظرین اگر حقیقت کی نگاہ سے دیکھا جائے، عقلِ سلیم اور عدل سے سوچا جائے تو اس تنزلی اور خستہ حالی کا اصل سبب مسلمانوں کا ترک اسلام اور ترکِ قرآن ہے کہ اس دورِ حاضر کے مسلمانوں نے صرف اسلام کا نام باقی رکھا ہے نہ آج کے مسلمانوں کے پاس اسلام کے عقائد ہیں نہ اخلاق نہ کردار نہ اطوار۔ بلکہ آج کے مسلمانوں میں ایک دو برائیاں نہیں سینکڑوں برائیاں ہیں اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ اسلامی ملک کے وزراء ہوں اور سورۃ الاخلاص تک یاد نہ ہو تو ایسے لوگوں سے اسلام پر عمل کرنے اور حفاظت اسلام کی کیا توقع رکھی جاسکتی ہے۔ نماز روزے کی کیا حالت ہے کہ مسلمان کتنے ادا کرنے کے پابند ہیں۔ آپس کی فرقہ واریت، جماعتوں میں تقسیم ہونا، آپس میں بغض وحسد، لڑائی جھگڑے، رشوت خوری، چغلخوری، سود خوری، ظلم وستم، قتل وغارت، زنا کاری، ناچ گانے کھلے عام سرکاری سطح پر کرنا علماءِ کرام پر بے اعتمادی بے حیائی، بے پردگی دینِ اسلام سے دوری اور قرآن وحدیث سے لاتعلقی اور غیروں کی اتباع، تو یاد رہے کہ اس میں سوائے ذلت وپستی کے اور کچھ نہیں یہی وجہ ہے کہ آج مسلمان طرح طرح کے مصائب وپریشانیوں سے دوچار ہیں۔ اگر مسلمان دوبارہ متحد ہو کر دینِ اسلام پر نہ آئے تو آئے روز ذلت وپستی کی طرف رواں دواں ہونگے تمام ترکفار ملتِ واحدہ ہو کر اسلام کے دشمن بنے ہوئے ہیں اپنے آپکو بدلنے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کا وقت ہے پھر یاد رہے قصور کسی کا نہیں بلکہ قصور اپنا ہی ہے۔ علامہ اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہوکر
ہم ذلیل وخوار ہوئے تارکِ قرآن ہوکر
قوم مذہب سے ہے مذہب جونہیں تم بھی نہیں
جذب باہم جونہیں محل انجم بھی نہیں
نہ جب تک دل میں پیدا کرسکو گے ذوقِ قربانی
نہ بن پاؤگے فاروقی نہ ہو پاؤ گے مسلمانی
سرخرو ہوتا ہے انسان ٹھوکریں کھانے کے بعد
رنگ لاتی ہے حنا پتھر پر پس جانے کے بعد
آج بھی ہو جو ابراہیم علیہ السلام کا ایمان پیدا
آگ کرسکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

حدیث پاک سے دلائل

دلیل نمبر ① ۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ میں ایک روز نبی علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سوال کیا۔۔

ای شئی خیر للمراءۃ

یعنی عورت کیلئے کیا چیز بہتر ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے کچھ جواب نہیں دیا پھر جب میں گھر گیا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہی سوال کیا تو انھوں نے فرمایا (**لایرین الرجال ولایرونھن**) یعنی عورتوں کیلئے سب سے بہتر وافضل یہ ہے کہ نہ وہ مردوں کو دیکھیں نہ مردان کو دیکھیں میں نے ان کا یہ جواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نقل کیا تو آپ ؐ نے فرمایا۔

(صدقت انہا بضعۃ منی)

(انہوں نے درست کہا بے شک وہ میرے جگر کا ایک پارہ ہے (معارف القرآن) درحقیقت غیرت کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ عورت کے پاس غیر محرم مرد نہ آئیں نہ وہ گھر سے بلاوجہ باہر نکلے کیونکہ عورت کا گھر سے باہر نکلنا فتنے سے خالی نہیں ہے۔

دلیل نمبر ② ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولؐ کے پاس کچھ خواتین آئیں اور عرض کرنے لگیں یارسول اللہ ساری فضیلت تو مرد ہی لوٹ لے گئے وہ جہاد کرتے ہیں اور راہِ خدا میں بڑے بڑے کام کرتے ہیں ہم کیا عمل کریں کہ ہمیں بھی مجاہدین کے برابر اجر مل سکے؟ جواب میں آپؐ نے فرمایا

(من قعدت منکن فی بیتہا فانہا تدرک عمل المجاھدین)

یعنی تم عورتوں میں سے جو گھر میں بیٹھے رہے گی وہ مجاہدین کے عمل کو پالے گی (بخاری،نسائی)

وضاحت: یہ احادیث عورتوں کو گھر میں ٹکے رہنے کی ہدایت کو اور زیادہ واضح کردیتی ہیں مطلب حدیث کا یہ ہے کہ مجاہد دل جمی کے ساتھ اسی وقت راہِ خدا میں لڑسکتا ہے جب اسے اپنے گھر والوں اور اہل وعیال کی طرف سے پورا اطمینان ہو کہ پیچھے میری بیوی اولاد کو سنبھال لے گی مال اور اپنی عزت وناموس کی حفاظت کرتے ہوئے حیاء اور پاکدامنی کا مظاہرہ کریگی

دلیل نمبر ③

الحیاء شعبۃ من الایمان (بخاری مشکوۃ)

حیاء ایمان کا حصہ ہے۔ پردے کا منشاء حیاء ہے اور حیاء عورت کی فطرت ہے جب عورت ضمیر کے خلاف کام کرتی ہے تو بے حیاء بن جاتی ہے اور شرم وحیاء کو ایک

طرف رکھ دیتی ہے نبیؐ نے فرمایا کہ

(اذافاتک الحیاء فافعل ماشئت)(مشکوۃ)

جب تو بے حیاء بن جائے تو پھر جو چاہے کر

دلیل نمبر ④۔

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال المرأۃ عورۃ فاذا خرجت استشرفہا الشیطٰن (رواہ ترمذی مشکوٰۃ ۲۶۹)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت پردے میں رہنے کی چیز ہے چناچہ کوئی عورت (اپنے پردے سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اسکو مردوں کی نظر میں اچھا کر کے دکھاتا ہے)(مشکوۃ)

فائدہ :المرءۃ عورۃ کا لفظی ترجمہ ہے کہ عورت ستر ہے یعنی جس طرح ستر اور شرمگاہ کو عام نظروں سے چھپایا جاتا ہے اسی طرح عورت بھی ایک ایسی چیز ہے جسکو بیگانے مرد کی نظروں سے چھپا کر پردے میں رکھنا چاہئے اور جس طرح سب کے سامنے ستر کھولنا ایک برا فعل سمجھا جاتا ہے اسی طرح عورت کا بھی لوگوں کے سامنے آنا بُرا ہے اس سے معلوم ہوا کہ عورت چھپنے کی چیز ہے پس عورت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے آپکو غیر محرم مردوں سے چھپائے اسی طرح اگر گھر میں رہ کر بھی اپنے آپ کو چھپائے تو زیادہ افضل ہے

دلیل نمبر ⑤

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

(ماترکت بعدی فتنۃ اضر علی الرجال من النساء)(مشکوۃ)

میں نے اپنے بعد مردوں کیلئے عورتوں سے زیادہ فتنہ کوئی نہیں چھوڑا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ عورت مرد کیلئے سب سے بڑی آزمائش ہے اس لئے فقہاء نے

لکھا ہے کہ پردہ واجب ہونے کا مدار فتنہ ہے یہ تو ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ جوان عورت کی طرف جنسی میلان زیادہ ہوتا ہے تو پردہ بھی بے حد ضروری ہے نہ کرنے میں دنیا میں ہزاروں پریشانیاں اور آخرت میں جہنم کا عذاب جبکہ بوڑھی عورت جسکی طرف عام طور پر جنسی میلان نہیں ہوتا مگر پھر بھی **لكل ساقطة لقيط** کہ ہر گری پڑی چیز کو کوئی نہ کوئی اٹھانے والا ہوتا ہے تو بوڑھیوں کو بھی پردہ کرنا چاہئے اگر جوان نہیں دیکھیں گے تو بوڑھے بوڑھیوں کیلئے خطرناک ۔،۔اس لئے عورت کو چاہئے کہ اگر بامرِ مجبوری گھر سے نکلنا پڑتا ہے تو پوری طرح حجاب کر کے یعنی باپردہ ہو کر نکلے تا کہ شیطان آپ کے بارے میں کسی کو گناہ اور فتنے میں نہ ڈال سکے

مسئلہ۔

جو عورت بلا عذرِ شرعی بے پردہ بناؤ سنگھار کر کے نکلے گی تو جتنے مرد اسے دیکھنے کے بعد گناہ میں مبتلاء ہونگے تو یہ عورت اس گناہ میں برابر کی شریک ہوگی اس لئے کہ یہ سبب بنی تھی

پردے پر عقلی دلائل

دلیل نمبر **1**۔ایک بزرگ سے نئی تہذیب پرست نوجوان نے سوال کیا کہ اسلام مرد اور عورت کو ایک ساتھ اکھٹے ملکر کام کرنے کی اجازت کیوں نہیں دیتا تو بزرگ نے کئی دلائل قرآن وحدیث سے دیئے مگر وہ مطمئن نہ ہوئے کہا کہ مجھے عقلی دلیل سے سمجھائیں کہ اس میں کیا رکاوٹ ہے؟ بزرگ نے سمجھایا کہ جب مرد اور عورتیں ایک ساتھ کام کرینگے تو دل ایک دوسرے کی طرف مائل ہونگے، کئی ہنستے بستے گھر اُجڑ جائیں گے کئی کنواری لڑکیاں بن بیاہی مائیں بن جائیں گی معاشرے میں فساد مچ جائے گا نوجوان کہنے لگا کہ اگر طبعیت پر پورا کنٹرول کرے تو مخلوط تعلیم میں

کیا حرج ہے بزرگ نے دیکھا کہ یہ نوجوان عقل سے اندھا ہے ویسے نہیں سمجھتا اب اسکو ذرا دوسرے انداز سے سمجھانا پڑیگا تو بزرگ نے ایک لیموں اُٹھا کر ٹکڑے کر کے چوسنے لگے تو نوجوان بھی شدت گرمی کی وجہ سے للچائی نظروں سے ان کی طرف دیکھنے لگا بزرگ نے پوچھا آپ کیا دیکھ رہے ہیں؟ نوجوان نے کہا کہ لیموں دیکھ کر منہ میں پانی آ ہی جاتا ہے بزرگ نے کہا کیا ہوا؟ اب صبر، کنٹرول کر لونا تو بالکل اسی طرح نوجوان جب غیر محرم لڑکی کو دیکھے گا اور مخلوط محفلیں ہونگی تو دل میں گناہ کا خیال آ ہی جاتا ہے اور یہی چیز گناہ کا سبب بنتی ہے دینِ اسلام نے اس بُرائی کا راستہ روکنے کیلئے عورت کو پردے کا حکم دیا کہ اوّل تو گھر میں ہی رہے اگر کسی ضرورت کے تحت نکلنا ہی پڑے تو پردے میں نکلے تاکہ غیر مردوں کی نظر نہ پڑے اور وہ کسی مصیبت میں گرفتار نہ ہو نوجوان نے شرم سے سر جھکا لیا (حیا و پاکدامنی)

دلیل نمبر 2۔ اگر مخلوط تعلیم اور مخلوط محفلیں اکھٹے مل کر کام کرنا اور بے پردگی کا مظاہرہ ہو تو اس کا نقصان یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو ایک سے بڑھ کر حسن سے نوازا ہے جب مرد اپنی بیوی سے بڑھ کر ڈیل ڈول صحت مند خوبصورت عورت دیکھیں گے تو انکو اپنی بیویوں میں کشش محسوس نہیں ہوگی بجائے پیار محبت کے فاصلے بڑھنا شروع ہو جائیں گے جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ مرد کسی دوسری عورت سے ناجائز تعلقات بنانے کی کوشش میں لگا رہے گا کہ کسی طریقے سے اس سے میری شادی ہو جائے جس سے پہلی شادی ناکام ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جب عورتیں بھی اپنے خاوندوں سے بڑھ کر خوبصورت چست و چالاک مرد دیکھیں گی تو وہ بھی اپنے خاوندوں میں کئی قسم کی کمی اور کمزوری محسوس کرنے لگ جاتی ہیں جسکی وجہ سے وہ دوسروں کے ساتھ دل لگانے کی کوشش کرینگی تو اس بے پردگی کا منطقی انجام یہی ہوگا کہ اچھے ہنستے بستے پُرسکون گھر اُجڑ جائیں گے

دلیل نمبر 3۔ دیکھئے جو چیز جتنی زیادہ قیمتی ہو جیسے پیسہ، سونا وغیرہ تو ایسی قیمتی چیزوں کو چھپا کر رکھ دیا جاتا ہے اسکی بڑی حفاظت کی جاتی ہے اس لئے کہ وہ چیز ہی حفاظت کی ہوتی ہے ورنہ کسی کو معلوم ہونے پر چور، ڈاکو لگ جائیں گے جسکی وجہ سے اسکی جان کا بھی خطرہ ہے جیسا کہ آپ زلزلہ اور سیلاب کے دنوں میں پڑھ یا سن چکے ہونگے کہ سونے کی خاطر زندہ عورتوں کے کان اور ہاتھ کاٹے گئے ہیں پیسے کی خاطر تو قتل کے بے شمار واقعات ہیں تو بالکل اسی طرح عورت چھپنے کی چیز ہے اگر کوئی عورت یا نوجوان لڑکی گھر سے بے پردہ نکلتی ہے تو انسانی بھیڑیے اسکے گرد منڈلانا شروع کر دیتے ہیں اور کئی دفعہ اس لڑکی کو ہی غائب کر دیا جاتا ہے یہ ایک حقیقت ہے جو ہمارا مشاہدہ ہے

دلیل نمبر 4۔ ہر انسان کو اللہ رب العزت نے فطری طور پر غیرت کا جذبہ عطا فرمایا ہے کوئی شخص یہ نہیں چاہتا کہ اس کے گھر کی عورتوں کو کوئی بری نظر سے دیکھے اگر کسی کو اپنے محرم کے ساتھ برائی کرتے دیکھے تو ہرگز برداشت نہیں بلکہ مارنے مرنے پر تل جاتے ہیں کئی مرتبہ تو خاوند بیوی کو، بھائی بہن کو، باپ اپنی بیٹی کو قتل کر دیتا ہے اس قسم کی خبروں سے میڈیا اور اخبارات بھرے پڑے ہیں

گویا کہ ایک عورت کی بے پردگی کی وجہ سے کئی خاندانوں کی عزتیں خاک میں مل جاتی ہیں تو عورت کے متعلق حدیث پاک میں فرمایا ہے کہ

(ھن ناقصات العقل والدین) (مشکوٰۃ)

کہ عورتیں عقل اور دین کے اعتبار سے ناقص ہیں) عورتوں کی فطرت ہی کچھ ایسی ہے کہ وہ عموماً جلدی پھسل جاتی ہیں بس چند محبت کے بول سن لئے تو فوراً اعتماد کر جاتی ہیں اسی طرح عورتیں پھسلاتی بھی جلدی ہیں بڑے بڑے عقلمندوں کی عقل پہ

پردے ڈال دیتی ہیں

شرعی پردے کے تین درجے ہیں

قرآن مجید کی مختلف آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شرعی پردے کے تین درجے ہیں ایک تو سب سے بہتر وافضل دوسرا درمیانہ تیسرا انچلا۔ شریعت نے انسانی حالات کی وجہ سے اس میں وسعت رکھی ہے مختلف حالات کی صورت میں ہر عورت کسی نہ کسی درجہ پر عمل پیرا ضرور ہوسکتی ہے۔، پردے کا مدار فتنے پر ہے اور فتنے سے بچنے کیلئے جتنی اختیاط ہو سکے اتنا ہی بہتر اور اپنا ہی فائدہ

① بہترین درجہ: حجاب بالبیوت۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

(وقرن فی بیوتکن) اور تم اپنے گھروں میں قرار پکڑلو۔ !الہٰذا عورت کیلئے پردے کی سب سے اعلیٰ صورت یہی ہے کہ گھر کی چار دیواری میں وقت گزارے اپنے گھر کو اپنی جنت سمجھے

② درمیانہ درجہ: حجاب با البرقعہ: اگر بامر مجبوری عورت کو گھر سے نکلنا ہی پڑے تو برقعہ یا چادر میں خوب اچھی طرح لپٹ کر نکلے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

(یدنین علیھن من جلابیبھن) اپنے اوپر چادر اوڑھ لیں، باپردہ خواتین اپنے جسم کو برقعہ پہن کر چھپا لیتی ہیں جبکہ دستانے اور جرابیں پہن کر ہاتھ کی زینت بھی چھپا لیتی ہیں

③ آخری درجہ: حجاب بالعذر: پردے کا آخری درجہ یہ ہے کہ عورت مجبوری کی وجہ سے گھر سے نکلے اور چادر یا برقعہ اس طرح پہنے کہ اس کے ہاتھ پاؤں اور آنکھیں وغیرہ کھلی ہوں (ولایبدین زینتھن الاماظھر منھا) اپنا سنگھار نہ

دکھلائیں مگر وہ جو ظاہر ہو جائے۔تو عورت کیلئے اپنی زینت کی کسی چیز کو مردوں کے سامنے ظاہر کرنا جائز نہیں بجز وہ جو بوقت ضرورت کام کاج نقل وحرکت کے ظاہر ہو مراد ہتھیلیاں اور چہرہ ہے مگر یہ اس وقت ہے جب فتنے کا خوف نہ ہو اگر فتنے کا ڈر ہے تو فقہائے امت کا اجماع ہے کہ عورت کے لیے چہرہ اور ہتھیلیاں کھولنا بھی جائز نہیں (بحوالہ حیاء و پاکدامنی)

چہرے کا پردہ

آج کل بعض نام نہاد جدت پسندوں کی جانب سے یہ پروپیگنڈہ بھی شد ومد کے ساتھ کیا جا رہا ہے کہ اسلام میں حجاب کا حکم تو ہے مگر حجاب میں چہرہ شامل نہیں ہے حالانکہ حسن وزینت کا اصل مرکز تو انسان کا چہرہ ہی ہے بلکہ آج کے اس پرفتن وفساد کے دور میں اور مثل بھیڑیوں کے ہر طرف للچائی نظروں سے دیکھنے والوں سے اسکا چھپانا زیادہ ضروری ہے

ہاں بوقتِ ضرورت جب شرعی عذر ہو جیسے علاج معالجے اور عدالتی گواہی اور پہچان شرعی ضرورت کیلئے چہرہ کھولنے کی اجازت ہے۔

چہرہ پردے میں داخل ہے اس پر دلائل

دلیل نمبر ۱۔۔(فسئلوھن من وراء حجاب۔(الاحزاب)

کہ ان سے سوال کرو پردے کے پیچھے سے) کا حکم دیکر بات واضح ہوگئی کہ چہرے کا چھپانا ضروری ہے اگر نہ ہوتا تو پردے کے پیچھے سے بات چیت کا حکم بے معنی ہوتا

دلیل نمبر ۲۔۔جب پردے کی آیت(**یدنین علیھن من جلابیبھن (الاحزاب)** نازل ہوئیں تو ازواج مطہرات کو تعلیم دی گئی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اپنا چہرہ چھپائیں کون کہہ سکتا ہے؟ معاذ اللہ وہ ننگے سر پھرتی تھیں معلوم ہوا کہ

چہرے کا پردہ نہایت ضروری ہے

دلیل نمبر ۳۔۔ جب کسی لڑکی کا رشتہ پسند کیا جاتا ہے تو سب سے پہلے اس کا چہرہ دیکھا جاتا ہے اگر لڑکی کا چہرہ چھپا دیں تو کیا بقیہ اعضائے جسم کو دیکھ کر کوئی اس کی شخصیت کا اندازہ لگا سکتا ہے کہ نہیں تو اس سے معلوم ہوا کہ چہرہ کا پردہ نہایت ضروری ہے اسلئے کہ چہرے کو دیکھ کر ہی محبت شروع ہوجاتی ہے چہرے ہی کو دیکھ کر سارے فتنے وجود میں آتے ہیں اسکا چھپانا زیادہ ضروری ہے

آنکھوں کا پردہ بھی ضروری ہے

جس طرح چہرے کا پردہ ضروری ہے کہ اگر غیر محرم مرد اور عورت ایک دوسرے کا چہرہ دیکھ لیں تو بغیر بات چیت اور گفتگو کیئے ایک دوسرے سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں بقولِ شاعر

آنکھوں آنکھوں میں اشارے ہوگئے ہم تمہارے تم ہمارے ہوگئے

تو اسی طرح آنکھوں کا پردہ بھی ضروری ہے آج کل دینداری اور شرعی پردے کے دعوے دار خواتین بھی آنکھوں کے پردے میں کوتاہی اور سستی کرتی نظر آتی ہیں

آنکھوں کا پردہ دو وجہ سے ضروری ہے

① آنکھیں چہرے میں داخل ہیں اور اس کا حصہ ہیں لہٰذا جو حکم چہرے کا ہے وہی حکم اسکا بھی ہوگا

② آنکھوں میں دوسرے اعضاء کی بہ نسبت زیادہ کشش پائی جاتی ہے جو کسی پر مخفی نہیں اس لئے آج تو اس کا مؤکد ہونا زیادہ ضروری ہے

کسی شاعر نے کیا خوب کہا

نظر نظر سے جو ٹکرا گئی تو کیا ہوگا   میری محبت کوشے آ گئی تو کیا ہوگا۔

(بحوالہ خواتین کا اصلی زیور)

پردے کی مخالفت کرنے والے دو گروہ ہیں

① پردے کی مخالفت کرنے والے دو قسم کے ہوتے ہیں ایک گروہ تو وہ ہے جن کو سرے سے اسلام پر چلنے کی نیت ہی نہیں ان لوگوں کو اسلام کی تمام خوبیوں کے باوجود بہتری اور ترقی یورپ اور امریکہ کی اتباع میں نظر آتی ہے بے غیرتی اور بے حیائی اور بے شرمی کو ہنر اور کمال سمجھتے ہیں قرآن وحدیث کی تعلیمات کو فرسودہ اور دقیانوسی خیال کرتے ہیں چونکہ یہ لوگ مسلمان کے گھرانوں میں پیدا ہوتے ہیں اور مسلمانوں کے ماحول میں رہتے ہیں اس لئے قرآن کی واضح طور پر تکذیب اور احادیث کی تغلیط کی ہمت نہیں کر سکتے البتہ پردہ شکنی کے جواز اور استحسان کیلئے بے تکی باتیں کرتے ہوئے علماءِ کرام کو غیر مہذب کہتے ہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ پردہ ملّا کی ایجاد ہے اور کبھی کہتے ہیں کہ قرآن میں پردے کا حکم نہیں اور کبھی عورتوں کو پردے کے خلاف اکسا کر بے شرمی اور بے حیائی کے جذبات میں بہہ جانا چاہتے ہیں ایسی باتیں اور بے ہودہ حرکتیں بھلا آیت قرآنی، احادیثِ نبویہؐ اور دلائل عقلیہ وتجرباتِ یومیہ کے سامنے کیا وزن رکھ سکتی ہیں؟ بے حیائی اور بے پردگی کے تباہ کن مناظر اور واقعات ہمارا مشاہدہ ہیں واضح دلائل اور یہ دیکھنے کے باوجود ایسے لوگوں کا یہ کہنا کہ قرآنی تعلیمات میں پردہ نہیں تو یہ لوگ گویا کہ رات کو دن اور دن کو رات کہنے کے مترادف ہیں اور ایسے لوگوں کا قرآن کو ماننے کے دعوے کے باوجود یہ کہنا کہ قرآنی احکام حجاب سے خالی ہیں، ان کا کذب محض اور دعائے باطل ہے جسکی کوئی حقیقت نہیں۔

② دوسرا گروہ: ان لوگوں کا ہے جو اپنے بنگلے اور کوٹھیوں پر نماز بھی پڑھ لیتے ہیں

ان میں بعض لوگ وہ بھی ہیں جنہوں نے اسکول، کالج میں تھوڑی سی عربی پڑھ کر خود کو عربی کا ماہر سمجھنے لگ جاتے ہیں ساتھ ساتھ قرآن وحدیث کے ترجمے دیکھ کر بس علوم ومعرفت کے دعوے محض شروع ہو گئے یہ لوگ اس دور کے نیم ملّا ہیں ان لوگوں کا کہنا ہے کہ اسلام میں پردہ ہے تو سہی لیکن اس کے سخت احکامات مولویوں کی ایجاد ہے یہ لوگ بھی گروہ نمبرا کی باتوں سے متاثر ہیں یوں اپنے نفس کو مطمئن سمجھ کر شیطان کے مزین کردہ باتوں پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ ساتھ حق وباطل، تلبیس ابلیس کو ملا کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی مذموم سازش پر عمل کرتے ہوئے دودن کی زندگی کیلئے اپنی آخرت تباہ کردیتے ہیں۔ یہ تو پھر وہاں پتہ چلے گا کہ یہ مولویوں کی ایجاد ہے یا آپ کی، افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ جن علمائے کرام نے اپنی زندگیاں دینِ اسلام کی خدمات کیلئے وقف کردی ہیں وہ دینِ اسلام کو صحیح نہیں سمجھ سکے ہیں اپنی طرف سے گویا احکامات سخت بنا رہے ہیں اور دوسری طرف یہ نیم ملّا خطرۂ ایمان والے بس تھوڑی سی عربی اور اردو ترجمے دیکھ کر قرآن اور شریعت کو بکمالہ سمجھ چکے ہیں (فاعتبروا یااولی الابصار)

مخلوط محفلوں سے اجتناب

مردوں اور عورتوں کا آپس میں اختلاط تو حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک کسی نبی کی لائی ہوئی شریعت میں جائز نہیں رکھا گیا، جامع ترمذی کی روایت ہے کہ جب زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا کا نکاح ہونے لگا تو پردے کی آیت نازل ہوئی اس وقت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا اپنا چہرہ دیوار کی طرف کرکے بیٹھی ہوئی تھی **(وھی مولیۃالی الخائط (ترمذی)** نفس اور شیطان ہمارے دشمن ہیں شیطان نے اولادِ آدم کو گناہوں میں مبتلاء کرنے اور ہلاکت تک پہنچانے کی قسم کھائی ہے

اب جب مخلوط محفلوں میں ایک دوسرے کی خاطر بناؤ سنگھار ہوگا تو نفس اور شیطان ہر ممکن گناہ میں مبتلا کرنے کی کوشش کریگا

ایک نا قابل تردید حقیقت

اگر ایک تنگ راستے پر دوطرفہ ٹریفک چل رہی ہو تو گاڑیوں کے ٹکرانے کی شرح بہت زیادہ ہوگی اگر یک طرفہ ٹریفک چلے تو شرح بہت کم ہوجائیگی اسی طرح اگر کسی جگہ مردوں اور عورتوں کا آزادانہ اختلاط ہوتا ہے تو وہاں انکے گناہ میں ملوث ہونے کی شرح بہت زیادہ ہوجائے گی اگر پردے کی پابندیاں لگا کر مردوں اور عورتوں کو الگ الگ کر دیا جائے تو پھر گناہ میں ملوث ہونے کی شرح بہت کم ہوجائے گی شریعت نے اسی اصول کے تحت مسلمان مردوں اور عورتوں کو آزادانہ اختلاط سے مکمل اجتناب کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔

احتیاط شرمندگی سے بہتر ہے

احتیاط شرمندہ ہونے سے بہتر ہے اگر کسی کام میں شرمندگی اور ندامت اٹھانے کا خطرہ ہو تو اس کام میں بہت احتیاط برتنی چاہئے اسی طرح عزت و ناموس کی حفاظت کرنی ہو تو مخلوط محفلوں میں جانے سے گریز کرنا چاہئے خلاصہ کلام یہ ہوا کہ نہ تو عورت کو بے حجاب مردوں کے سامنے آنا چاہئے نہ ہی مخلوط محفلوں کی زینت بننا چاہئے اسی میں عزت و ناموس کی حفاظت ہے اور یہی شریعت کا حکم بھی ہے۔

شریعتِ محمدیؐ کا حسن و جمال

① دینِ اسلام کے احکام میں حسن و جمال کا یہ عالم ہے کہ جن کاموں سے روکا گیا ہے انکی شروعات سے بھی منع کیا گیا ہے مثال کے طور پر زنا کو حرام قرار

دیا تو مردوں اور عورتوں کے آزادانہ میل جول کو بھی سختی سے منع فرمایا کہ یہی آزادانہ ماحول ہی زنا کا سبب بنا کرتا ہے

④ نبی علیہ السلام نے عورتوں کی تعلیم کیلئے ایک خاص دن مقرر فرمایا تھا اس دن عورتیں گھروں سے باپردہ نکل کر اس جگہ آجاتی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو دین سکھایا کرتے تھے۔صحابہ کرام کے زمانے میں اسقدر پردے کا اہتمام تھا آج تو بطریق اولی پردے کا اہتمام ضروری ہے کہ ہر طرف گناہوں کے بازار گرم ہیں

عورتوں کی گزرگاہ جدا

نبی علیہ السلام نے عورتوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا

(علیکن بحات الطریق (ابنِ کثیر) عورتیں راستے کے کنارے پر چلیں اگر کسی عورت کو کسی دور جگہ جانا ہو تو وہ مردوں میں گھس کر نہ چلیں بلکہ راستے کے کنارے چلیں تاکہ مردوں سے دور رہے،روایات میں آتا ہے کہ اس حکم کے بعد صحابیات راستے کی دیواروں کے اتنے قریب چلتی تھیں کہ ان کے کپڑے دیواروں سے لگ جاتے تھے

عورتوں کے لئے مسجد میں داخلے کا دروازہ جدا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجدِ نبوی ؐ کا ایک دروازہ عورتوں کیلئے مخصوص کردیا تھا کہ عورتیں اس دروازے سے آیا کریں اور جایا کریں مرد لوگ اس دروازے کے قریب بھی نہ جائیں اس دروازے کا نام باب النساء رکھا گیا تھا

عورتوں کی صفیں مردوں سے جدا

نماز کی حالت میں اللہ رب العزت کے سامنے کھڑے ہوکر کسی کو کسی

پر نظر ڈالنے یا گندی حرکت کا کیا تصور جبکہ سینکڑوں لوگ اور بھی شریکِ نماز ہو مگر پھر بھی شریعت نے عورتوں کو مردوں کی صفوں سے الگ صف بنانے اور کھڑے ہونے کا حکم دیا ہے

حج میں عورتوں کا طریق جدا

حج اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے اور مرد وعورت دونوں پر فرض ہے اگر چہ یہ ایک اجتماعی عبادت ہے مگر اس میں بھی حتی الامکان عورت مرد کو اختلاط سے منع کیا گیا ہے۔

نیک بیوی قیمتی متاع ہے

حدیثِ پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

الدنیا کلہا متاع وخیر متاع الدنیا المرءۃ الصالحۃ

دنیا ساری کی ساری متاع۔یعنی فائدہ اٹھانے کی چیز ہے[مگر] دنیا کی سب سے بہترین چیز نیک بیوی ہے۔! یقیناً اگر عورت نیک ہو تو دنیا کی سب سے قیمتی متاع ہے اور اگر بگڑ جائے تو ستر مردوں سے بھی زیادہ بے حیائی اور فحاشی پھیلاتی ہے (رواہ مسلم، نسائی، ابن ماجہ)

قرآن مجید میں شیطان کے مکر کو ضعیف کہا ہے جبکہ عورتوں کے مکر کو بڑا کہا گیا ہے

کون سی چیز سخت تر ہے

امام سیوطیؒ نے الدر المنثور میں ایک حدیث نقل فرمائی ہے

عن قیس بن عباد قال: ان اللہ لما خلق الارض جعلت تمور

فقالت الملائکۃ ماھذا بمقرۃ علیٰ ظھرھا فاصبت صبحا وفیھا رواسھا فلم یدرومن این خلقت فقالوا ربنا ھل من خلقک شئی اشدمن ھذاقال نعم الحدیدفقالوا ھل من خلقک شئی اشدمن الحدیدقال نعم خلق النارقالوا ربناھل من خلقک شئی اشدمن النارقال نعم الماء قالوا ربناھل من خلقک شئی اشدمن الماءقال نعم الریح قالوا ربناھل من خلقک شئی ھواشدمن الریحقال نعم الرجل قالوا ربناھل من خلقک شئی ھواشدمن الرجل قال نعم المرءۃ

ترجمہ: قیس بن عبادرضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو بنایا تووہ گھومنے لگی فرشتوں نے کہا کہ یہ کسی کواپنے اُوپر ٹھہرنے نہیں دیگی پھر جب صبح ہوئی تواس میں پہاڑ گاڑ دیئے گئے فرشتوں کو پتہ ہی نہ چلا کہ یہ کیسے بنادیئے گئے فرشتوں نے عرض کیا اے ہمارے پروردگار کیا آپ کی مخلوق میں سے کوئی چیز ان پہاڑوں سے بھی زیادہ سخت ہے؟ فرمایاہاں اس سے زیادہ سخت لوہاہے (جو پہاڑوں کو بھی توڑ پھوڑ دیتا ہے) انہوں نے پوچھا آپ کی مخلوق میں کوئی چیز لوہے سے بھی زیادہ سخت ہے؟ فرمایا کہ ہاں اس سے بھی زیادہ سخت چیز آگ ہے (جولوہے کو بھی پگھلا کرر کھ دیتی ہے) فرشتوں نے عرض کیا اے ہمارے پروردگار کیا آپ کی مخلوق میں آگ سے بھی زیادہ کوئی سخت چیز ہے ؟فرمایاہاں پانی ہے (کہ پانی آگ کو بجھادیتا ہے) انہوں نے پھر عرض کیا کہ اے ہمارے پروردگار کیا آپ کی مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے ؟فرمایاہاں وہ ہَوا ہے (جو پانی کو اچھال دیتی ہے) پوچھا کہ آپ کی مخلوق میں ہَوا سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ فرمایا کہ ہاں مرد ہے (حضرت سلیمان

علیہ السلام کے قبضے میں ہو رہی ہے)فرشتوں نے عرض کیا اے ہمارے پروردگار کیا آپ کی مخلوق میں مردوں سے بھی زیادہ کوئی سخت چیز ہے؟ فرمایا ہاں عورت ہے (جو مردوں کو اپنے فریب میں پھنسا لیتی ہے) اس مضمون کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں شیطان کے مکروفریب کو بیان کرنے کیلئے ارشاد فرمایا:

(**ان کید الشیطن کان ضعیف**) اشیطان کا مکروفریب کمزور وضعیف ہے

جبکہ ایک جگہ سورۃ یوسف میں عزیزِ مصر کا قول نقل فرمایا۔

(**ان کید کن عظیم (یوسف ۲۸)** تمہارا مکروفریب بہت بڑا ہے

مکار عورتوں کے چند واقعات

① ایک عورت سے اس کے آشنا نے کہا کہ میں تم سے تمہارے شوہر کے سامنے ملوں گا وگرنہ دوستی ختم، اب عورت کی مکاری کو دیکھئے عورت نے اپنے شوہر سے کہا مجھے آپ سے بہت محبت ہے آج ہم دونوں کھجور کے باغ میں جائیں گے اور اپنے ہاتھوں توڑ کر کھائیں گے شوہر نے کہا ٹھیک ہے چنانچہ دونوں باغ میں پہنچے بیوی کھجور کے درخت پر چڑھ کر کھجوریں توڑ کر گرا رہی ہے اور شوہر نیچے اکھٹے کر کے کھا رہا ہے کہ اچانک اوپر سے بیوی کہنے لگی کہ آپ کے پاس عورت کون ہے جس سے آپ بوس و کنار ہیں شوہر نے کہا کوئی نہیں بیوی چیخ چیخ کر کہہ رہی ہے کہ میں اوپر سے دیکھ رہی ہوں کہ آپ نے کسی عورت کو سینے سے لگایا ہوا ہے تو آگے سے شوہر نے کہا کوئی نہیں آپ کو مغالطہ ہو رہا ہے ویسے آپ کی آنکھوں میں کوئی دکھائی دے رہا ہوگا بیوی تو یہی چاہتی تھی خاموش ہوگئی اتر کر گھر چلے آئے دوسرے دن شوہر سے کہا کہ آج آپ اس درخت پر چڑھ کر پھل گرائیں گے اور میں نیچے اِکھٹے کرونگی وہ تیار ہوگئے تو مکار بیوی نے

آشنا سے کہا کہ فلاں باغ میں آجائے چنانچہ باغ میں میاں بیوی پہنچے شوہر درخت پر چڑھ کر پھل توڑ رہے ہیں بیوی نیچے اکھٹے کرنے میں مصروف کہ اس کا آشنا پہنچ گیا اور اس کے شوہر کے سامنے ملا اوپر سے شوہر نے کہا کہ یہ کیا کررہی ہو فلاں مرد آپ کے ساتھ لگا ہوا ہے کہا خدا نہ کرے یہ آپ کی آنکھوں کا دھوکہ ہے کل آپ ایک عورت کے ساتھ بغلگیر تھے میرے پوچھنے پر آپ نے کہا کہ حقیقت کوئی نہیں تو آج میں کہتی ہوں حقیقت کوئی نہیں یہ آپ کی نظر کا دھوکہ ہے یا پھر اس درخت میں کچھ ہے کہ چڑھنے سے کچھ اور نظر آتا ہے (آپ نے دیکھا کہ کس طرح اس نے اپنے شوہر کے سامنے آشنا کے مقصد کو پورا کر دیا)

④ بنی اسرائیل میں ایک مرد صالح تھا اسکی بیوی بہت حسین تھی بیوی نے کسی نوجوان سے آشنائی کر لی عورت نے نوجوان کو ایسی کنجی بتائی کہ وہ جب چاہے اس کے پاس چلا آئے ایک دن اس کے خاوند نے کہا مجھے تیری حالت اچھی معلوم نہیں ہوتی لہٰذا متبرک پہاڑ پر چڑھ کر قسم اُٹھاؤ کہ کوئی خیانت نہیں ہوئی اس نے کہا بہت اچھا جب اس کا خاوند کسی کام کیلئے باہر چلا گیا عورت نے نوجوان کو بلا کر سارا ماجرا سنا دیا نوجوان نے پوچھا کہ اس سے بچاؤ کی کیا صورت ہو سکتی ہے عورت نے کہا کرایہ پر گدھے کی سواری کرنے والوں کا لباس پہن کر شہر کے باہر فلاں جگہ پر کھڑے ہو کر انتظار کرنا جب عورت کا خاوند آیا تو اس نے کہا مقدس پہاڑ پر جانے کی تیاری کرو عورت اپنے خاوند کے ساتھ سفر کیلئے چل پڑی شہر سے باہر نکل کر جب اس نے گدھے والے کو دیکھا تو بہانہ کرنے لگی میں تھک گئی ہوں بقیہ سفر گدھے پر سوار ہو کر کرونگی خاوند نے عورت کو گدھے پر سوار کر دیا جب سواری پہاڑ پر پہنچ گئی تو عورت اترتے وقت جان بوجھ کر گر گئی اور اپنے ستر سے کپڑا اہٹا یا پھر افسوس کرتے اٹھ

کھڑی ہوئی اور خاوند کے سامنے قسم اٹھا کر کہنے لگی کہ خدا کی قسم تیرے سوا میرا پوشیدہ بدن کسی نے نہیں دیکھا مگر اس گدھے والے نے دیکھ لیا ہے

④ ایک عورت بدکردار تھی اور اپنی راز کی باتیں اپنی سہیلی کو بتادیتی تھی اسکی سہیلی نے اس کو بہت سمجھایا کہ غیر مرد سے تعلق حرام ہے تم یہ گناہ کرنا چھوڑ دو وہ عورت باز نہ آئی بلکہ جب بھی گناہ کرتی اسکی تفصیل اپنی سہیلی کو آکر بتادیتی تھی اسکی سہیلی نے اس کے شوہر کو اشارتاً و کنایتاً بتادیا کہ اپنی بیوی کی فکر کرو یہ راستے سے بھٹک گئی ہے عورت ایسی چرب زبان اور مکار تھی کہ اس نے خاوند کے ذہن میں بٹھا دیا تھا کہ مجھ جیسی نیکوکار عورت شاید ہی کوئی ہو جب سہیلی نے بار بار خاوند کو بتایا تو خاوند نے کہا کہ اگر میں اس عورت کی زبان سے واقعہ سن لوں تو اسکی خبر لوں گا سہیلی نے کہا کہ بہت اچھا آپ میرے گھر آکر پردے کے پیچھے آکر بیٹھ جانا میں تمہاری بیوی سے ساری داستان پوچھوں گی وہ جب مجھے سنائے گی تو آپ خود بھی سن لینا مرد نے کہا بہت اچھا سہیلی نے ایک دن اس عورت کے خاوند کو پردے کے پیچھے چھپا دیا اور عورت سے کہا کہ آج مجھے تفصیل سے بتاؤ کہ آپ اپنے آشنا کے ساتھ کیسے وقت گزارتی ہو عورت نے ایک ایک بات کی تفصیل بتائی کہ اچانک اس کے شوہر کو ہلکی سی کھانسی ہوئی عورت کو شبہ پڑ گیا کہ پردے کے پیچھے کوئی موجود ہے تو عورت نے اپنی داستان جاری رکھی اور سارا واقعہ سنا کر کہنے لگی کہ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اتنے میں خاوند نے آکر کہا کہ تم نے جو کچھ بتایا وہ حقیقت ہے؟ کہنے لگی ہرگز نہیں خواب کی باتیں ہیں اور خواب تو کسی طرح کا بھی ہوسکتا ہے خواب دیکھنے پر اللہ تعالیٰ پکڑ نہیں فرماتے آپ میری کیسے گرفت کر سکتے ہیں؟ خاوند شرمندہ ہوا اور عورت غلط کاری کے باوجود مکاری کی وجہ سے غالب آگئی اس لئے

کہا کہ عورت کا مکر بہت بڑا ہے

④ ایک عورت گاؤں سے تانگے پر سوار ہوئی کہ مجھے شہر جانا ہے راستے میں تانگے والے کا دوست ملا جس نے اسے قرض کے دو ہزار ادا کئے عورت نے دیکھ لیا کہ مرد پیسوں کو کس جیب میں ڈال رہا ہے جب شہر پہنچے تو تانگے والے نے عورت سے کہا کہ مجھے ۱۰ روپے کرایہ ادا کرو عورت کہنے لگی کہ مجھے واپس بھی جانا ہے میرا چھوٹا سا کام عدالت میں ہے انتظار کرلو تو تمہیں واپسی کی سواری بھی مل جائے گی تانگے والا راضی ہوگیا عورت نے تانگے والے سے کہا میرا عدالت میں ایک معاملہ ہے اگر آپ قاضی کے سامنے جا کر یہ الفاظ کہہ دیں کہ میں نے تمہیں تین طلاقیں دے دیں تو میں واپسی کا کرایہ بھی دونگی اور ۱۰۰ روپے اضافی بھی دونگی مرد لالچ میں آ گیا اس نے عدالت میں جا کر بیان دیدیا عورت نے رونا شروع کردیا جب مرد طلاق کے الفاظ کہہ کر واپس جانے لگا تو عورت نے قاضی سے کہا کہ اس شخص نے مجھے طلاق تو دیدی آپ مجھے اس سے دو ہزار روپے حق مہر تو دلوائیں قاضی نے مرد سے کہا کہ عورت کو دو ہزار حق مہر ادا کردو اس نے کہا یہ تو میری بیوی نہیں عورت نے کہا پیسے بچانے کیلئے ایسا نہیں کر سکتے تمہاری فلاں جیب میں موجود ہیں میں تمہاری بیوی ہوں مجھے تمہاری ہر بات کا علم ہے جب تلاشی لی گئی تو دو ہزار روپے اسی جیب سے ملے قاضی نے حکم دیا کہ عورت کو حق مہر دیا جائے مرد دو ہزار روپے دیکر شرمندہ ہوا جبکہ عورت مکاری سے دو ہزار روپے لیکر بازار میں غائب ہوگئی (حیاء و پاکدامنی)

اقوال زریں میں لکھا ہے کہ بولنے اور مکاری میں عورت سے شکست کھالو

ایک لطیفہ

عورت نے شوہر سے کہا کہ زیادہ بدمعاشی مت دکھاؤ اگر میں کرنے پہ آ گئی

تو ایسا پٹوادونگی کہ یاد رکھو گے شوہر نے کہا کہ یہ گھوڑا یہ میدان ۔ چنانچہ دونوں بازار چلے گئے کہ عورت نے کہا کہ لوگوں یہ مرد مجھے تنگ کرر ہا ہے اور مجھے ہاتھ لگایا تو لوگوں نے سنتے ہی اُسے خوب مارا جب دیکھا کہ لوگ اسکو چھوڑ نہیں رہے تو عورت نے کہا کہ اے اللہ کے بندو یہ نہیں ہے وہ تو چلا گیا لوگوں نے کہا کہ پہلے بتلادیتی خوامخواہ اسکو پٹوادیا جب گھر آئے تو عورت نے کہا کیسے مزا آ گیا کیسے پٹوایا بھی اور جان بھی تمہاری بچائی تو قرآن نے سچ کہا ہے عورتوں کا مکر بہت بڑا ہے

لڑکے سے پردہ اور لڑکی پر احکامِ پردہ لازم ہونے کی عمر

احکام پردہ سے متعلق مقصود مردوں اور عورتوں کو بدنظری سے اور بُرے خیالات کے گناہ سے محفوظ رکھنا ہے سو جس عمر سے بچوں میں اس گناہ میں مبتلا ہونے کا احتمال (شبہ) ہوگا وہ اس عمر سے احکامِ پردہ کے مکلف ہونگے پردے کے بارے میں ایسے بچوں کا وہی حکم ہوگا جو بالغ مردوں کا ہے اسی طرح وہ بچیاں جو بالغ تو نہیں مگر مشتہات ضرور ہوتی ہیں تو ایسی بچیوں کو پردہ کرانا ضروری ہے جن کو دیکھنے سے ذہن میں برے خیالات کا قوی امکان ہو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ دس سال کے لڑکے اور نو سال کی لڑکی پر پردے کے احکام پر عمل کرنا ضروری ہے دورِ حاضر میں تو اور زیادہ ضروری ہے اسلئے کہ بچیوں کے ساتھ جنسی تشدد کے واقعات بھی ہمارے سامنے ہیں۔

لہٰذا نو سال کی بچیوں کو اسکول اور دینی مدارس میں غیر محرم اساتذہ کرام کے پاس تعلیم حاصل کرنا جائز نہیں اور اسی طرح دس سال یا اس سے زیادہ عمر لڑکوں کو اسکول یا ٹیوشن وغیرہ میں غیر محرم استانی صاحبہ سے پڑھنا جائز نہیں، کسی غیر محرم سے قاعدہ ،ناظرہ حفظ یا کوئی اور دینی تعلیم حاصل کرنا بھی جائز نہیں (بحوالہ شرعی پردے کی حقیقت)

بعض عورتیں جو خود بُوڑھی ہوچکی ہیں ، باہر نکلنے پر برقع پہنتی ہیں، مگر ساتھ جوان بچی بے پردہ ہوتی ہے۔ جب اسے پردے کا کہا جاتا ہے تو کہتی ہے کہ یہ تو ابھی بچی ہے۔ حالانکہ وہ ۱۸۔ ۲۰۔ سال کی ہوگی۔ عجیب بات ہے کہ بڑھیا تو پردہ کرے جس کی طرف کوئی نہ دیکھے۔ اور جوان بچی جس میں کھینچے کی کشش موجود ہے، ہر کوئی دیکھے وہ بغیر برقع کے نکلتی ہے۔ عجیب ذہنیت ہے۔ پھر یہیں سے پریشانیوں کے مسائل وجود میں آتے ہیں۔

مسئلہ۔ جو عورت بلا عذر شرعی گھر سے بے پردہ نکلتی ہے اسے جتنے مرد دیکھتے ہیں یا دیکھنے کے بعد کہیں بھی کوئی گناہ کرے تو یہ عورت اس کے والد، بھائی، شوہر گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔ اس لئے کہ یہ عورت ہی سبب بنی ہے۔

مشترکہ فیملی سسٹم میں پردے کا طریقہ:

مشترکہ فیملی سسٹم میں جہاں محرم اور نامحرم رشتہ دار مثلاً دیور، جیٹھ، دیور کے بیٹے وغیرہ ایک ہی گھر میں رہتے ہوں جسکی وجہ سے نامحرم رشتہ دار گھر میں آتے جاتے ہوں تو ایسی حالت میں خواتین ذرا ہوشیار رہیں بے پردگی کے موقعے سے بچیں لباس میں اختیاط رکھیں مرد آمد ورفت کے وقت ذرا کھنگار کر خواتین کو پردے کی طرف متوجہ کر دیں اور ایسے حالات میں خواتین سے جتنی احتیاط ہوسکے کریں اسے اللہ تعالیٰ کا حکم جہاد کی طرح سمجھیں اس پردے والے حکم پر جتنی زیادہ تکلیف ومشقت برداشت کرینگی اتنا ہی زیادہ اجر وثواب ملے گا

غیر محرم مرد کی آمد پر گھر کی خواتین اپنا رخ دوسری طرف کرلیں اسی طرح کسی غیر محرم کی موجودگی میں خواتین آپس یا اپنے محارم کے ساتھ بے حجابانہ بے تکلفی کی باتوں اور ہنسی مذاق سے قطعاً پرہیز کریں دیکھئے دو دن کی زندگی ہے گزر جائے گی اگر آپ

نے پردے والے احکامات خداوندی پر عمل کیا تو خدا کی رضا نصیب ہوگی اور مرنے کے بعد جہنم کی ہولناکیوں سے بچ کر جنّت کی نعمتیں اور دیدارِ الٰہی نصیب ہوگا

مسئلہ ستر

حجاب اور ستر کے اعتبار سے عورت کے بدن کے حصے

عورت کے بدن کے دو حصے ہیں

① جس کے کھولنے کی اجازت اشد ضرورت کے سوا کسی حالت میں بھی نہیں

② جس کے کھولنے کی اجازت ہے

پہلے حصہ بدن کے ڈھانکنے کا نام ستر ہے اور دوسرا حصہ بدن کے چھپانے کو حجاب کہتے ہیں بالفاظِ دیگر ستر و حجاب کے مفہوم کی مختصر اور آسان تعریف درج ذیل ہے

ستر کی تعریف

ستر بدن کے اس حصے کے چھپانے کو کہا جاتا ہے جس کا چھپانا نماز میں ضروری ہے اس کے کھلے ہونے کی حالت میں نماز ہی نہیں ہوگی

حجاب کی تعریف

حجاب بدن کے ان اعضاء کے چھپانے کا نام ہے جن کا چھپانا نماز میں ضروری نہیں نیز انکے کھلے ہونے کی حالت میں نماز ہو جاتی ہے

عورتِ ستر

عورت کا پورا بدن سوائے تین اعضاء کے ستر میں داخل ہے یہ تین اعضاء چہرہ دونوں ہتھیلیاں اور دونوں قدم (یاد رہے کہ چہرہ پردے میں داخل ہے اسکی تفصیل پہلے گزر چکی ہے)

یہ تین اعضاء گھر میں رہتے ہوئے کھلے رکھنے کی اجازت ہے وگرنہ گھر سے باہر جانے کی صورت میں یہ تین اعضاء بھی پردے میں سے شمار ہونگے (خواتین کا اصلی زیور)

احکامِ ستر

① نماز میں ستر کے حصے کو چھپانا فرض ہے کسی عضو کا چوتھائی حصہ تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہنے کے بقدر کھلا رہ گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی

② نماز کی طرح نماز کے باہر بھی فرض ہے خواہ دیکھنے والا ہو یا نہ ہو

③ شوہر کیلئے بیوی کا کل ستر دیکھنا جائز ہے

④ کافر عورت ستر کے مسئلے میں اجنبی کی طرح ہے اسلئے کافر عورتوں کے سامنے سر، بازو اور پنڈلی وغیرہ کھولنا حرام ہے۔

شرعی اور طبعی ضرورتوں میں ستر کے احکام

① شرعی اور طبعی ضرورتوں میں ستر کھولنے کی اجازت ہے تاہم ایسے مواقع پر اجنبی مرد کیلئے ستر کے کسی حصے کا دیکھنا جائز نہیں لیکن اگر دیکھنے کی اشد ضرورت ہو تو دیکھنا جائز ہے جیسے طبیب کا موضع مرض دیکھنا

② مسلمان عورت کیلئے کسی دوسری عورت کے ناف سے گھٹنوں تک کا حصہ دیکھنا بلا ضرورتِ شدیدہ جائز نہیں

③ محارم کیلئے بلا ضرورت پیٹھ، پیٹ اور ناف سے زانوں تک کا حصہ دیکھنا حرام ہے تاہم اس حصے کے سوا دوسرے حصے یعنی سر، بازو کا دیکھنا حرام نہیں البتہ یہ جواز اس شرط پر ہے کہ شہوت سے مامون ہو (خواتین کا اصلی زیور)

④ حدیث میں ہے کہ کوئی مرد دوسرے مرد کے مقامِ ستر کو نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت

دوسری عورت کے مقامِ ستر کو دیکھے اور نہ کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ بغلگیر ہوکر ایک کپڑے میں سوئے اور نہ ہی کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ بغلگیر ہوکر ایک کپڑے میں سوئے (اس لئے کہ بغلگیر ہوکر ایک ہی کپڑے میں سونے سے بدن کے گرم ہونے پر گناہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے اس وجہ سے جائز نہیں) یاد رہے کہ دینِ اسلام نے مرد کیلئے ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک کا حصہ ستر قرار دیا ہے جبکہ عورت ساری کی ساری چھپنے کی چیز ہے۔

کشفِ عورت اور عریانی کی چار قسمیں ہیں

(جو حرام ہیں)

① سب سے بڑی بے حیائی اور عریانی یہ ہے کہ بدن پر سرے سے لباس ہی نہ ہو

② لباس ناقص و ناتمام ہو یعنی لباس تو پہنا ہے لیکن بازو سینہ یا کمر پنڈلی کھلی ہوئی ہو

③ لباس مکمل پورے جسم پر ہو مگر اتنا باریک ہو کہ لباس کے ہوتے ہوئے بھی سارا بدن جھلکے۔

④ لباس پورے بدن پر ہونے کے ساتھ ساتھ اتنا موٹا بھی ہو لیکن اتنا تنگ اور چست کہ بدن کی ساخت مکمل نمایاں ہو۔ مذکورہ بالا قسم کا لباس پہننا شرعاً ناجائز و حرام ہے (خواتین کا اصلی زیور)

عورتوں کا شرعی لباس

عورتوں کے لباس میں ان تین اوصاف کا ہونا ضروری اور فرض ہے

اگر ان میں سے کوئی ایک بھی نہ ہو تو اس لباس کا استعمال حرام ہوگا

① لباس مکمل ہو یعنی ستر کو ڈھانک لے

② موٹا ہوتا کہ بدن کی رنگت اس سے نہ جھلکے

③ ڈھیلا ڈھالا ہوتا کہ پوشیدہ اعضاء کی ساخت اور حجم ظاہر نہ ہو۔ (خواتین کا اصلی زیور)

عریانی کی حرمت پر دلیل

عریانی اور ننگے پن کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے اور احادیث میں سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں عورتوں کو اسلام نے جن لباس کے پہننے کا حکم دیا ہے آپؐ نے انکو بیان کیا اور صحابیات رضی اللہ عنہ نے عملاً اختیار کیا۔

حدیث: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من اھل النار لم ارا ھما قوم معھم سیاط کاذناب البقر یضربون بھا الناس ونساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات رئوسھن کاء سنیمۃ البخت المائلۃ لا یدخلن الجنۃ ولا یجدن ریحھا وان ریحھا لتوجد من مسیرۃ کذا و کذا (رواہ مسلم مشکوٰۃ ۳۰۶)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنمیوں کی ایسی دو قسمیں ہیں کہ جن کو میں نے نہیں دیکھا (کیونکہ وہ اس وقت پیدا نہیں ہوئی تھیں)

پہلی قسم وہ ہے جن کے ساتھ بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے ہونگے اور ان سے لوگوں کو ماریں گے

دوسری قسم وہ عورتیں ہونگی جو لباس پہنے ہونگی پھر بھی ننگی ہونگی (اجنبی مردوں کو) اپنی طرف مائل کرینگی اور خود بھی (ان پر) مائل ہونگی ان کے سر بختی اونٹ کے کوہان کی طرح جھکے ہونگے (یعنی ان کے سروں کے بال بختی اونٹ کے کوہان کی طرح اٹھے ہوئے

اور ایک طرف مائل اور جھکے ہونگے یہ عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو سونگھیں گی حلانکہ جنت کی خوشبو تقریباً پانچ سو سال کی مسافت پر محسوس ہونگی

حدیث کی مختصر تشریح

اس حدیث میں عورتوں کے تین تباہ کن عیوب اور خامیوں کا بیان ہے

① خلافِ شرع لباس پہننا، ایسا زمانہ آئے گا کہ عورتیں لباس پہنے ہوئے ہونگی لیکن پھر بھی ننگی ہونگی۔

② طوئف کی چال (یعنی بدچلن عورتوں کی طرح ناز و نخرے سے مٹک مٹک کر چلیں گی گویا کہ خود اجنبی مردوں کی طرف مائل اور ان پر فریفتہ ہیں اور اس کوشش میں لگی ہوئی ہیں کہ دوسرے مردان پر عاشق ہوجائیں)

③ بالوں کو سر کے اوپر جمع کر کے باندھنا یعنی سر کے بالوں کو اکھٹا کر کے کسی حد، دھاگے وغیرہ سے اس طرح باندھے ہوئے ہونگی جیسے اونٹ کا کوہان جو ایک طرف ذرا جھکا ہو۔ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشن گوئی کی صداقت اور سچائی ہمارے سامنے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے خواتین میں یہ تینوں عیوب بطریقِ اتم موجود ہیں ان کی اکثریت حیاسوز اور بے شرمی کی باتوں میں مبتلا ہے بظاہر دیندار گھرانوں کی خواتین بھی گھروں میں ننگے سر، ناتمام باریک اور انتہائی تنگ و چست لباس پہننے کی عادی بلکہ عاشق ہیں۔

اگر یہ لباس بفرضِ محال جائز بھی ہوتا تب بھی مغربیت کی نقل اور اتباع کی وجہ سے ناجائز ٹھہرتا چہ جائیکہ شریعت نے ایسوں کو عاریات (ننگی) کا لقب دیا ہے آج کل مسلمان اور پھر دیندار خواتین کو بھی مغربیت کی نقالی میں شرم نہیں آتی۔

دعاء۔ اللہ تعالیٰ ایسی خواتین کو پیدا فرمادیں جو اسلامی لباس پہننے میں فخر محسوس کرتی ہوں مغربیت کے مردار اور بدبودار ڈیزائنوں اور فیشنوں کو ان ہی کے منہ پر دے

ماریں اور دنیا کے سامنے اسلامی وضع قطع کی عظمت کو اپنے عمل سے ثابت کر دکھائیں۔

تنبیہ

چھوٹی نابالغ بچی کے بالوں کو سر پر جمع کر کے باندھنا بھی ناجائز ہے اور گناہ والدین پر ہوگا (آج کل اس کو پونی کہا جاتا ہے) یہ ناجائز ہے (بحوالہ خواتین کا اصلی زیور)

بے پردگی کی وجہ سے بیٹے کیلئے گھر میں رہنا مشکل

میرے مرشد حضرتِ اقدس محبوب العلماء والصلحاء حضرت اقدس مولانا حافظ پیر ذوالفقار احمد نقشبندی صاحب دمت برکاتہم العالیہ نے بیان کے دوران ایک واقعہ سنایا جس میں آج کی ماؤں کیلئے درسِ عبرت ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ حضرت جی نے بتایا کہ ایک نوجوان لڑکا ہمارے پاس خانقاہ کے ماحول میں کئی دن رہا تو ایک دن ان سے گھر جانے اور والدین کی خدمت کا کہا تو لڑکے نے آگے سے کہا حضرت میں کیسے گھر جاؤں؟ میں ماں باپ کا اکلوتا بیٹا ہوں میرے والد صاحب کام پہ چلے جاتے ہیں پیچھے میری ماں تنگ وباریک لباس پہن کر اپنے آپ کو بنا سجا کے بن سنور کے رہتی ہیں میں بھی جوان ہوں نظر پڑنے پر میرے اندر خواہشات کے طوفان اٹھنا شروع ہو جاتے ہیں اسلیئے میں گھر جانے کی بجائے یہاں بہتر ہوں۔

ماؤں کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش کی جاتی ہے کہ اپنی اولاد کی دینی روحانی تربیت کریں انہیں قرآن وحدیث کی تعلیم دیں تاکہ مرنے کے بعد آپ کے حق میں دعائے خیر تو کریں اور اب آپ ماں بھی بن چکی ہیں تو ایسے بیہودہ لباس پہن کر بن سنور کے رہنے سے اجتناب کریں جہاں آپ کے بچوں کیلئے گھر میں رہنا مشکل ہو۔

عورتوں میں کیپری (شلوار) بنانے کا رواج بڑھ رہا ہے

بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جہاں دینِ اسلام نے مردوں کو اپنے ٹخنے کھلے رکھنے کا حکم دیکر تہبند یا پاجامہ لٹکانے سے منع فرمایا وہاں مرد حضرات لٹکاتے

ہیں ٹخنے کھلے رکھنے پر بعض لوگ تو عار بھی محسوس کرتے ہیں اور جہاں عورتوں کو حکم ہے کہ وہ تہبند یا پاجامہ، شلوار خوب لٹکا کر چلیں کہ قدم تک حصہ نظر نہ آئے تو عورتوں نے برعکس کر کے کھلے رکھنا شروع کر دیا ہے مردوں کیلئے ٹخنے کھلے رکھنا ضروری ہے حدیثِ پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

(ماا سفل من الکعبین من الازار فی النار) کہ جو ٹخنے (اوپر سے آنے والے لباس میں کھڑے ہونے یا چلنے کی حالت میں) چھپے ہوئے ہونگے وہ جہنم میں جلیں گے ظاہر ہے کہ ٹخنے جہنم میں جلنے کا مطلب یہی ہے کہ وہ آدمی جہنم میں جلے گا اور یہ تکبر کی علامت بھی ہے جو کبیرہ گناہ ہے.

حدیث: عن ام سلمة رضی الله عنه قالت لرسول الله صلی الله علیه وسلم حین ذکر الازار فالمرءة یارسول الله قال ترضی شبراً فقالت اذا تنکشف عنها قال فذراعاًلا تزید علیه (مشکوٰۃ ۳۷۴)

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ تہبند اور پاجامے کا ذکر فرمارہے تھے کہ اس کا لٹکانا ممنوع ہے تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ عورتوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورت اپنا تہبند یا پاجامہ ایک ہاتھ نیچے لٹکائے اور اس سے زیادہ کوئی عورت نہ لٹکائے۔

مرد وعورت کا ایک دوسرے کی مشابہت موجبِ لعنت اور حرام ہے

(۱) عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ لعن الله المتشبهین من الرجال بالنسآء والمتشبهات من

النسآء بالرجال (رواہ البخاری)‘‘

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے اُن مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں (یعنی عورتوں جیسا بننے کی کوشش کرتے ہیں) اور اُن عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں (یعنی مردوں جیسا بننے کی کوشش کرتی ہیں۔ (بخاری)

(۲) لعن اللہ المخنثین من الرجال والمترجلات من النسآء (رواہ البخاری والترمذی)

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے اُن مردوں پر جو مخنّث (کدڑے) بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اُن عورتوں پر جو مرد بننے کی کوشش کرتی ہیں۔ (بخاری، ترمذی، مسندِ احمد)

(۳) لعن رسول اللہ ﷺ الرجلَ یلبس لِبسۃَ المرأۃِ والمرأۃَ تلبس لبسۃَ الرجل (رواہ ابوداود)

ترجمہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اس شخص پر جو عورت کے لباس کی طرح لباس پہنتا ہے۔ اور اس عورت پر جو مرد کے لباس کی طرح لباس پہنتی ہے۔ (ابوداود)

فائدہ مذکورہ بالا احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معلوم ہوا کہ مرد کا عورت کے ساتھ اور عورت کا مرد کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا موجب لعنت اور حرام ہے۔

یعنی بعض عورتیں جو مرد کی مشابہت اختیار کر کے مردوں جیسا لباس پہنتی ہیں جو شرعاً ناجائز ہے، اس لئے کی مردوں کو عورتوں کی مشابہت اور عورتوں کو مردوں کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔ اور ایسوں پر لعنت کی گئی ہے۔ اور یہ بھی ایک حقیقت

ہے، کہ جب عورت مرد کی مشابہت اختیار کر کے مردوں جیسا لباس پہنتی ہے۔ تو ان میں مردوں جیسی چال چلن طرز گفتگو بھی رفتہ رفتہ شروع ہو جاتی ہے۔ جس سے عورت کی اپنی صفتِ نسوانیت پر کافی اثر پڑتا ہے، اور پھر ایسی عورتیں شادی کرنے سے بھی انکار کرتی ہیں۔ یہیں سے پھر معاشرہ فساد کی طرف چل پڑتا ہے۔

اسی طرح جو مرد عورت کی مشابہت اختیار کرتا ہے، لباس میں، وضع قطع میں تو پھر ان میں بھی عورتوں جیسی چال چلن، انداز گفتگو، پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ پھر یہیں سے آہستہ آہستہ عورتوں کی طرح پرس اٹھائے رکھنے کی عادت پڑ جاتی ہے جس سے وہ پھر اخلاقی بُرائیوں تک میں ملوِث ہو کر کدڑے بن جاتے ہیں۔ پھر ہمیشہ کے لئے ذلت و رسوائی ان کی مقدر بن جاتی ہے۔

قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ قربِ قیامت میں عورت مرد کی شان بشانہ چلنے کی کوشش کرے گی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' جس کا مفہوم ہے کہ دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوں گی جب تک عورتیں زین پر سوار نہ ہونے لگیں (یعنی ڈرائیونگ نہ کرنے لگیں)'' تقریباً یہ ساری نشانیاں ظاہر ہو چکی ہیں، جس کی وجہ سے انسانیت پر مختلف صورتوں میں عذابات کا نذول بھی ہو رہا ہے۔ جس سے نجات کا ایک ہی راستہ ہے۔ وہ ہے پکی سچی توبہ کر کے اللہ رب العزت کے احکامات کو رسول اللہ کے سنت طریقوں کے مطابق پورا کرنا۔

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین آدمیوں کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھیں گے۔

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے نہ

بات کریں گے، نہ ہی ان کو پاک کریں گے اور نہ ہی اس کی طرف بنظر رحمت دیکھیں گے وہ تین شخص یہ ہیں۔

① المسبل۔یعنی وہ شخص جو اوپر سے آنے والے لباس میں ٹخنے چھپائے رکھے۔

② المنان۔یعنی وہ شخص جو احسان کرکے جتلانے والا ہو(عام ہے وہ مرد ہو یا عورت، مگر یہ بیماری عورتوں زیادہ پائی جاتی ہے۔

③ الدیوث۔یعنی وہ شخص جو اپنے اہل خانہ یعنی بیوی، بہن، بیٹی وغیرہ کو کھلے عام گناہ کرتے دیکھیں پھر بھی چشم پوشی سے کام لے کر ان کو نہ روکے۔علماء نے لکھا ہے کہ اس میں وہ مرد بھی داخل ہے جو اپنی مستورات یعنی بیوی، بہن، بیٹی وغیرہ کو کھلے عام بے پردگی کرتے ہوئے دیکھیں پھر بھی نہ روکے اگر خود اجازت دیتے ہیں تب تو یہ بڑے بے غیرتی کی بات ہے جس کو ہمارے معاشرے میں دیوث اور پرلے درجے کا بے غیرت بھی کہا جاتا ہے۔
(مسلم، نسائی، ابن ماجہ، مشکوۃ)

جو عادتیں مردوں کے حق میں بری سمجھی جاتی ہیں وہ عورتوں کے حق میں بہت ہی اچھی ہیں

مثلاً ① بخل ② تکبر ③ بزدلی

① وہ اس لئے کہ جب عورت بخیل ہوگی تو اپنے اور شوہر کے مال کی حفاظت کریگی اور بے جا ضائع کرنے سے گریز کریگی

② جب عورت مغرور ہوگی تو دوسرے لوگوں کو اپنی نرم اور شیریں گفتاری سے متاثر نہ کر سکے گی

(۴) بزدل ہوگی تو شوہر کے خوف سے قدم بقدم لرزاں رہے گی تہمت کی جگہوں سے بچنے کی کوشش کریگی اور اجنبی مردوں سے بات کرنے میں ڈرے گی کہ کہیں میرے شوہر کو پتا نہ چل جائے

نوٹ: یہ تین عادتیں عورت کے حق میں اس موقعے پر پسندیدہ ہیں وگرنہ یہ تینوں عادتیں اصلاً ممنوع ہیں کیونکہ تکبر بڑا گناہ ہے ایضاً بخیل چاہے مرد ہے یا عورت وہ اللہ کو پسند نہیں اور نہ بزدلی اچھا عمل ہے مزکورہ بالا میں صرف مثال کا ہی مفہوم مراد ہے۔

عورتوں کا پاجامہ ٹخنے سے کتنا نیچے رہے۔۔

(عن انس بن مالک رضی الله تعالی عنه ان رسول الله ﷺ شبر لفاطمة من عقبه شبرا وقال هذا ذیل المرأة (مجمع الزوائد) ج۵ص۱۲۷)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ایڑی کے جانب سے ایک بالشت کی اجازت دی اور فرمایا، عورتوں کا کپڑا اتنا لٹکے، یعنی ٹخنے کو چھپائے

فائدہ: چونکہ عورت کی پنڈلی اور ٹخنہ ستر میں شامل ہے اس لئے ان کا چھپانا ضروری ہے، اگر چہ پیر کے کھولنے کی اجازت ہے، تاہم، اوباش، آزاد ذہن کے لوگ ہوں، تانکنے جھانکنے کی عادت ہو، ایسے مقام پر عورت کو اپنا قدم اور پیر بھی موزے سے یا کپڑا زیادہ لٹکا کر چھپانا لازم ہے ویسے بھی اس فسق اور فتنہ کے دور میں پیر میں موزہ اور ہاتھ میں دستانے پہنکر نکلے کہ اوباش لوگ ہاتھوں کی رنگت کو دیکھتے ہیں ،عورتوں کو ٹخنوں کا چھپانا لازم ہے، اس لیے پاجامہ وغیرہ لٹکا لینا چاہیئے تاکہ بے پردگی

نہ ہو، خیال رہے کہ جب ٹخنے اور پیر چھپانے کا یہ اہتمام ہے تو چہرہ اور کلائیوں کو چھپانے کی کتنی تاکید ہوگی، عموماً برقعہ پہننے کے بعد بھی چہرہ اور اوپری حصہ کے چھوٹا ہونے کی وجہ سے کلائیاں کھلی رہتی ہیں، یہ گناہ کی بات ہے، اب چہرہ اور کلائیوں کا کھلنا برقعہ کے فیشن میں داخل ہے، اللہ کی پناہ پردہ کے نام سے بھی شیطان اور نفس بے پردگی کرا رہا ہے کہ اب برقعہ بھی ستر کی بجائے فیشن کا ذریعہ بن چکا ہے جبکہ برقعہ سادہ اور سیاہ ہونا چاہیے تاکہ جاذب نظر نہ رہے (مجمع الزوائد، ج ۵، ص ۱۲۷)

ٹخنوں سے نیچے کپڑا عورتوں کو ممنوع نہیں بلکہ حکم ہے

عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ فقال ام سلمۃ رضی اللہ عنہ فکیف یصنع النسآء بذیولھن قال یرخین شبرا فقالت اذا تنکشف اقدامھن قال فیرخینہ ذراعا لایزدن علیہ قال الترمزی وفی الحدیث رخصۃ للنساء فی جر الازار لانہ یکون استر لھن [رواہ الترمذی ص۲۰۶]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا، جو کبر و بڑائی کی وجہ سے کپڑے کو نیچے لٹکائے اللہ عز و جل قیامت کے دن اس پر نگاہ کرم نہیں فرمائے گا، اس پر حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہ نے کہا؛ عورتیں اپنا کپڑا کس طرح رکھیں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا؛ وہ بالشت بھر زائد رکھیں، حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر اس سے بھی پیر کھلے رہے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر ہاتھ بھر نیچے رکھے اس سے زائد نہیں،۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں اس حدیث میں عورتوں کو ٹخنے سے نیچے

کپڑا رکھنے کا حکم ہے تاکہ ان کے لئے زیادہ ستر پوشی ہو سکے۔

فائدہ :ان روایات میں عورتوں کے لباس کا مردوں سے زیادہ نیچے ہونا بیان فرمایا گیا ہے کہ عورتیں اتنا لمبا پاجامہ پہنا کریں جو زمین پر پہنچ کر گھسٹتا رہے اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے کپڑے مردوں سے زیادہ لمبے اور کھلے ہونے چاہئے لیکن آج کل مردوں کی بہ نسبت عورتوں کے کپڑے بہت تنگ اور عالمی منڈی میں پاس کردہ فیشن پرست لباس جو چھوٹا ہوتا ہے اور مردوں کے کھلے اور لمبے ہوتے ہیں فطرت سے تقریباً دونوں ہٹے ہوئے ہیں اس لئے اکبر یہ کہنے پر مجبور ہو گئے

بے پردہ نظر آئیں جو کل چند بیبیاں　　اکبر زمین میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو میں نے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا　　کہنے لگیں کہ عقل پہ پردہ مردوں کی پڑ گیا

برقعہ اور جلباب میں جوازِ خروج کی شرائط

① بجنے والا کوئی زیور نہ پہنا ہوا ہو
② راستے کے کنارے پر چلے
③ مردوں کے ہجوم میں داخل نہ ہو
④ خوشبو نہ لگائی ہو
⑤ کلام اور چال دلکش نہ ہو
⑥ فتنے کا احتمال نہ ہو
⑦ برقعہ بھڑکیلا اور چمکیلا جاذب نظر نہ ہو
⑧ برقعہ اتنا باریک نہ ہو جس سے کپڑوں کی رنگت نمایاں ہو
⑨ برقعہ اتنا تنگ اور چست نہ ہو جس سے سینے کا اُبھار اور جسم کا حجم عیاں ہو
⑩ اگر کئی عورتیں جا رہی ہوں تو اتنی بلند آواز سے باتیں نہ کریں کہ آواز اجنبی مردوں تک پہنچ جائے (بحوالہ خواتین کا اصلی زیور)

کیا عورت کے ساتھ مرد بھی گناہ میں شریک ہوگا؟

جب مردوں کیلئے عورتوں کا برقعہ دیکھنا جائز نہیں تو عورتوں کیلئے دکھانا بھی جائز نہ ہوگا کیونکہ حدیث میں نظر بازی کرنے والے اور اپنے آپ کو نظر بازی کیلئے پیش کرنے والیاں دونوں پر لعنت آئی ہے

لہٰذا: وہ احباب جنہوں نے خریداری اور شاپنگ کی ذمہ داری عورت کے ذمہ لگا رکھی ہے ذرا وہ اس پر غور کریں کہ المنظور الیہ کے گناہ میں ان عورتوں کے ساتھ برابر کے شریک ہیں یا نہیں؟ کیونکہ بلاضرورتِ شدیدہ عورتوں کیلئے گھر کی چاردیواری سے باہر نکلنا جائز نہیں اور جس عورت کا شوہر، بیٹا، بھائی وغیرہ کوئی محرم کام کاج کیلئے ہے تو اس کیلئے شاپنگ کیلئے نکلنے کی کوئی ضرورت نہیں وہ مرد جو یہ کہ کر عورتوں کو خریداری کیلئے اجازت بلکہ حکم دیتے ہیں کہ ہمارے پاس خریداری کیلئے وقت نہیں ان پر بہت افسوس ہوتا ہے کیوں؟ اس لئے کہ عورت کو عزت کے ساتھ پردے میں چاردیواری کے اندر بٹھا کر پوری خریداری کرنا امرِ شرعی ہے جس پر ثواب اور اجر ملے گا کیا دین کے کام کرنے کیلئے آپ کے پاس وقت نہیں جسکے پاس امورِ شرعیہ کیلئے وقت نہ ہو کیا وہ ولی بن سکتا ہے؟ کیا گناہ کے ساتھ ولایت کا خواب دیکھنا درست ہے (بحوالہ خواتین کا اصلی زیور)

تنبیہ: بعض عورتیں مردوں کے دوبدو کام کاج میں لگ کر مردوں کو گناہ میں مبتلا کرنے کا ذریعہ بن کر گناہ کا وبال اپنے سر لے لیتی ہیں یہ اس لئے کہ عورتوں کیلئے بغیر امرِ مجبوری کے معاش کیلئے نکلنا جائز نہیں بلکہ اگر ماں ہے تو کما کر کھلانا بیٹے کی ذمہ داری ہے اور اگر بیوی ہے تو شوہر کی ذمہ داری ہے، اگر بہن ہے تو بھائی کی ذمہ داری ہے، اگر بیٹی ہے تو باپ کی ذمہ داری ہے کہ وہ کما کر لائیں اور متعلقہ افراد کی دیکھ بھال کریں۔ پھر بھی

جوخواتین بے پردگی کا مظاہرہ کرتی ہیں وہ آخرت کی ہولنا کیوں سے ڈریں

محارم یعنی وہ اشخاص جن سے عورت کو پردہ نہیں

یہ، کل، سترہ، ہیں ① شوہر ② باپ ③ چچا ④ ماموں ⑤ سسر ⑥ بیٹا ⑦ پوتا ⑧ نواسہ ⑨ شوہر کا بیٹا ⑩ داماد ⑪ ش بھائی ⑫ بھتیجا ⑬ بھانجا ⑭ مسلمان عورتیں ⑮ افر باندی ⑯ شاایسے مدہوش جن کو عورتوں کے بارے میں کوئی علم نہیں ⑰ چھوٹے بچے جن کو ابھی یہ سمجھ نہیں کہ عورت کیا چیز ہے جسے مرد اور عورت میں فرق ہی معلوم نہ ہو (دس سال کے بچوں سے پردہ فرض ہے)

نامحرم رشتہ دار (یعنی وہ اشخاص جن سے پردہ فرض ہے)

① خالہ زاد ② ماموں زاد ③ چچازاد ④ پھوپھی زاد ⑤ دیور ⑥ جیٹھ ⑦ بہنوئی ⑧ نندوئی ⑨ خالو ⑩ پھوپھا ⑪ شوہر کا چچا ⑫ شوہر کا ماموں ⑬ شوہر کا خالو ⑭ شوہر کا پھوپھا ⑮ شوہر کا بھتیجا ⑯ شوہر کا بھانجا

کیا زادزادیوں کے بھائی، بہن کے تصور سے کچھ ہوتا ہے،؟

ان رشتہ داروں سے پردہ فرض ہے مگر اس پُرفتن دور میں دینداری کے بلند وبانگ دعوے کرنے والے لوگ بھی اس کبیرہ گناہ کے مرتکب ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر اس بارے میں اللہ تعالیٰ اور رسول ؐ کے فیصلے سے اعلانیہ سرکشی کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا **(کل امتی معافاًالاالمجاھرین)** کہ میرے ہر امتی کو معاف کردیا جائے گا مگر جو اعلانیہ طور پر گناہ کرنے والے ہیں (وہ معاف نہیں کئے جائیں گے) اعلانیہ طور پر گناہ میں نامحرم سے پردہ نہ کرنا بھی داخل ہے یہ بات یاد رہے کہ کہنے کو تو کہا جاتا ہے کہ یہ میرا خالہ زاد، چچازاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد ہے

مگر اس قسم کے جتنے بھی زاد ہوتے ہیں شریعت میں ان سب سے پردہ فرض ہے اور آپس میں بھائی بہن کے تصور سے کچھ نہیں ہوتا اور نہ ان کے یہ کہنے سے شریعت کا حکم بدل سکتا ہے بلکہ آج کل تو دیکھنے اور سننے میں یہ آیا ہے کہ یہی زاد، زادیوں کیلئے بھیڑیئے ثابت ہوتے ہیں اس قسم کے مشاہدات اور واقعات ہم پر مخفی نہیں۔

بہت پیاری بات۔

① کعبے پر غلاف اس لئے ہے تا کہ پتہ چلے کہ یہ کوئی عام گھر نہیں بلکہ اللہ کا گھر بیت اللہ شریف ہے۔

② قرآن پاک پر غلاف اس لئے ہے تا کہ معلوم ہو کہ یہ کوئی عام کتاب نہیں ہے بلکہ اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے۔

③ اسی طرح عورتوں کو شرعی پردے کا حکم اس لئے ہے تا کہ پتہ چلے کہ یہ کوئی عام عورت نہیں ہے بلکہ یہ ایک مسلمان عورت ہے۔

④ مسلمانوں کو اپنی نگاہیں نیچے رکھنے کا حکم اس لئے ہے تا کہ پتہ چلے کہ یہ کوئی عام شخص نہیں ہے بلکہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی ہے۔

ازواج مطہرات کا صحابہ کرام سے پردہ

حضرات صحابیات پردہ کا بہت اہتمام کرتی تھیں، ازواج مطہرات باوجود اس کے کہ قرآنی حکم کے مطابق امت کی مائیں ہیں۔ اور وہ امت کے ہر ہر فرد پر ہمیشہ کے لئے حرام ہیں۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پردہ کرتی تھیں، چنانچہ واقعہ افک کی تفصیل حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نزول حجاب کے بعد غزوہ تبوک میں شریک ہوئی، جب انہوں نے (لشکر والوں نے) اونٹ کھڑا کیا اور اس کو لے کر چلے گئے، تب میں لشکر گاہ واپس پہنچی، وہاں اس وقت نہ کوئی

آواز لگانے والا باقی تھا اور نہ کوئی جواب دینے والا، سب لوگ لشکر کے ساتھ جا چکے تھے ۔میں نے اپنی چادر اوڑھ لی اور اسی جگہ لیٹ گئی، تھوڑی دیر بعد وہاں سے صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ گزرے، وہ اپنی کسی ضرورت کی بنا پر لشکر سے پیچھے رہ گئے تھے اور انہوں نے رات عام لوگوں کے ساتھ گزاری تھی، انہوں نے میرا حلیہ دیکھا تو پہچان گئے ،انہوں نے مجھے نزول حجاب سے پہلے دیکھا تھا انہوں نے زور سے، **انا للہ و انا الیہ راجعون**، پڑھا، میں ان کی آواز سن کر جاگ گئی اور فوراً چادر سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا (صحیح مسلم، ج، ۲، ص، ۳۶۴)

فائدہ اس حدیث سے ازواج مطہرات کا پردہ کرنا کئی طرح سے ثابت ہے، اول تو اس واقعہ میں جو سبب عائشہ رضی اللہ عنہا کے جنگل میں رہ جانے کا پیش آیا تھا وہ یہی تھا کہ ازواج مطہرات کا پردہ صرف برقع یا چادر ہی کا نہیں تھا، بلکہ سفر میں بھی اپنے ہودج (کجاوہ) میں رہتی تھیں، یہ ہودج بڑا ہوتا تھا جو پورا اونٹ کے اوپر رکھدیا جاتا اور اسی طرح اتار دیا جاتا، ہودج مسافر کے مکان کی طرح ہوتا ہے ۔جب قافلہ چلنے لگا تو حسب عادت خادموں نے ہودج کو یہ سمجھ کر اونٹ پر سوار کر دیا ،کہ ام المومنین اس کے اندر موجود ہیں، حالانکہ وہ اس میں موجود نہیں تھیں ، بلکہ طبعی ضرورت کے لئے باہر گئی ہوئی تھیں، اس مغالطہ میں قافلہ روانہ ہو گیا اور ام المومنین جنگل میں تنہا رہ گئیں، خدام اندر جھانک کر اس لئے نہیں دیکھ سکتے تھے کہ نزول حجاب کے بعد ایسا کرنا ممکن نہیں رہا تھا۔ یہ واقعہ اس بات کا بھی شاہد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں عورتیں بالعموم اپنے گھر میں رہا کرتی تھیں اور خود سفر میں ہودج کا اہتمام کرتی تھیں ۔جو عارضی طور پر چار دیواری کا کام دیتا تھا، پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ضرورت سے فارغ ہو کر جنگل سے واپس آ کر جب میں نے دیکھا کہ قافلہ چلا گیا تو بیٹھ گئی ، یہ سوچ کر کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتہ چلے گا تو میری تلاش میں

واپس تشریف لائیں گے، نیند کا غلبہ ایسا ہوا کہ وہیں سوگئیں، صبح کو صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے تو دور سے کسی کو دیکھ کر ادھر آئے تو وہ مجھے دیکھتے ہی پہچان گئے، کیوں کہ حجاب کے حکم سے پہلے وہ مجھے دیکھ چکے تھے، مجھے پہچان کر انہوں نے، انا للہ وانا الیہ راجعون، پڑھا تو ان کی آواز سے میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اپنی چادر سے اپنا منہ ڈھانک لیا۔

صحابیات کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پردہ۔۔

احکام حجاب کے نزول کے بعد صحابیات پردہ کا بہت اہتمام کرتی تھیں، حتی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی پردہ کرتی تھیں، اور بے حجاب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بھی نہیں آتی تھیں، کوئی مسئلہ پوچھنا ہوتا یا کوئی چیز دینی لینی ہوتی تب بھی پردہ کے پیچھے ہی سے بات کرتی تھیں، چنانچہ ایک طویل حدیث کے ذیل میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں،،

(عن عائشہ رضی اللہ عنہا نھی اللہ عنہا قالت اوماتت امراۃ من وراء ستر بیدھا کتاب الی رسول اللہ ﷺ فقبض النبی ﷺ یدہ فقال ما ادری ایدرجل ام یدامراۃ قالت بل ید امراۃ قال لو کنت امراۃ لغیرت اظفارک یعنی بالحناء ابو داؤد کتاب الترضل ص ۵۷۴ ج ۲)

ترجمہ: ایک عورت کے ہاتھ میں پرچہ تھا اس نے پرچہ دینے کے لئے پردہ کے پیچھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہاتھ بڑھایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ روک لیا، اور فرمایا کہ نہ معلوم مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا، اس نے کہا کہ یہ عورت کا ہاتھ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم عورت ہوتی تو اپنے ناخنوں پر مہندی لگاتی،

فائدہ یہ حدیث واضح طور پر اس بات کی دلیل ہے کہ صحابیات آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی پردہ کرتی تھیں، اس لئے اس عورت نے پردہ کے پیچھے سے پرچہ دینے کے لئے ہاتھ بڑھایا، اگر بے پردہ سامنے آنے کی اجازت ہوتی تو پردہ کی کیا ضرورت تھی، نیز اگر پردہ جو اس عورت نے کیا ہوا تھا شریعت کے خلاف ہوتا، تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے ضرور ٹوکتے کہ اس کی حرکت آگے چل کر بڑی گمراہی کا ذریعہ بن سکتی ہے۔۔(انعام المعبود شرح ابوداود)

مصیبت کے وقت بھی پردہ لازم ہے،

عن قیس ابن شماس رضی اللہ عنہ قال جائت امراۃ الی النبی ﷺ یقال لہا ام خلاد وھی متنقبۃ تسئل عن ابنہا وھو مقتول فقال لہا بعض اصحاب النبی ﷺ جئت تسئلین عن ابنک وانت متنقبۃ فقال ان ارزا ابنی فلن ارز حیاتی فقال رسول اللہ ﷺ ابنک لہ اجر شھیدین قالت ولم ذاک یا رسول اللہ قال لانہ قتلہ اھل الکتاب(ابوداود ج۱ص۳۳۷)

حضرت قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک صحابیہ جسے ام خلاد کہا جاتا تھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اپنے بیٹے کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوئیں، ان کا بیٹا کسی غزوہ میں شہید ہوگیا تھا، وہ جب آئیں تو اپنے چہرے پر نقاب ڈالے ہوئی تھیں ان کا یہ حال دیکھ کر کسی صحابی نے کہا تم اپنے بیٹے کا حال معلوم کرنے آئی ہو اور نقاب ڈالے ہوئے، حضرت ام خلاد نے جواب دیا اگر میں بیٹے کی وجہ سے مصیبت زدہ ہوں تو اپنی شرم وحیاء کھو کر ہرگز مصیبت زدہ نہ بنوں گی،، حضرت ام خلاد رضی اللہ عنہ کے پوچھنے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ تمھارے بیٹے کے لئے دو شہیدوں کا ثواب ہے، انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس لئے کہ اسے اہل کتاب نے قتل کیا ہے، اس حدیث سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ حضرت ام خلاد رضی اللہ عنہ نے موقع پر موجود تمام لوگوں سے جن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی شامل تھے، نقاب ڈال کر پردہ کیا وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرات صحابیات میں حیاء کا کس قدر بلند معیار پیدا ہو چکا تھا، کہ اس خاتون نے کسی بھی عورت کے لئے دنیاوی اعتبار سے سب سے بڑے صدمہ کے موقع پر بھی احکام شرع کی پوری پوری پاسداری فرمائی، جب ایک آدمی نے دیکھ کر حیرت کا اظہار کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ پر بیٹے کے جاتے رہنے کا صدمہ پڑا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ میری حیاء بھی جاتی رہی، گویا حیا جانے کی مصیبت بیٹے کے مرنے کی مصیبت سے کم نہیں، (انعام المعبود شرح ابوداود)

چہرے کا پردہ بہت ضروری ہے:

اس موضوع پر ابھی قریب ہی اخبارات میں کش مکش چلتی رہی اور بے حجابی کی نمرودی آگ کے الاو میں متعدد گرگٹ پھونکتے رہے اور ایک آدھ قطرہ چڑیا بھی بجھانے کو لاتی رہی، لیکن میں نہ مانوں کا علاج،، اب چکھو جہنم کا عذاب کے سوا اپنی سمجھ میں تو نہیں آتا، بحث یہ تھی کہ چہرے کا پردہ ہے یا نہیں، اور چہرہ کھلا رکھا جائے یا اس پر پلو ڈالا جائے، تفصیلات مستدلات سے یک لحہ صرف نظر کرتے ہوئے ہم ذرا غور کرتے ہیں کہ پردے کا مقصد کیا ہے، اور یہ حکم کیوں ملا؟ اس کا جواب قرآن کریم وحدیث اور ہر ذی فہم معتدل مسلمان کی طرف سے یہی ہے کہ فتنے کی وجہ سے بے پردگی سے، بے حیائی اور فحاشی عروج پکڑتی ہے، عزتیں، تارتار ہوتی ہیں، نئی پود میں ہیجان پیدا ہوتا ہے اس لئے پردہ ہونا چاہئے، پھر ذرا مزید غور کیجئے کہ اعضاء نسوانی میں سے ایک ایک عضو موجب شہوت ہے یا بعض؟ پھر سب سے زیادہ اثر انداز ہونے والا اور بپھری آنکھوں کو فریفتہ

کرنے والا جسم کا کونسا حصہ ہے؟ انصاف سے فرمائے، جناب چہرہ، اس لئے کہ پورے جسم میں اشرف الاعضاء اور احسن الاعضاء یہی ہے، لانہ معدن الحواس، کیونکہ یہ حواس خمسہ کا محور ہے، اب نتیجہ واضح ہوگیا کہ پردے سے مقصود ہی فتنوں کی روک تھام ہے، اور چہرہ ونظر اس کی جڑ ہے، اس لئے چہرے کو پردہ میں ہونا چاہئے اور یہی ہمارا مقصود ہے ،احناف کثر اللہ سوادھم کی تصریح یہی ہے کہ خوف فتنہ کی وجہ سے چہرہ ڈھکا رہے،

دلیل، اسی ابوداودشریف جلد اول میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں،

قالت كان الركبان يمرون بنا ونحن محرمات مع رسول الله ﷺ فاذا حاذوا بنا سدلت احدانا جلبابها من راسها على جهها فاذا جاوزونا كشفناه(ابوداود ج۱)

فرمایا کہ سوار ہمارے پاس سے گزرتے، اس حال میں کہ ہم حالت احرام میں اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھیں، سو جب وہ ہمارے برابر ہوتے تو ہم میں سے ہر ایک اپنا کپڑا سر سے چہرے پر لٹکا دے دیتی، پھر جب وہ ہم سے آگے گزر جاتے تو ہم چہرہ کھول لیتیں، یہ حدیث بالکل صریح ہے چہرے کے پردے میں، اللہ تعالی ہمیں حیاء وحجاب میں رکھے، اتنی بات ہے کہ کشف الوجہ عند الحاجہ درست ہے اور یہ ضرورت کی وجہ سے ہے، مطلقا اباحت کی وجہ سے نہیں، پھر یہ بھی ہے کہ ایک ہے کشف الوجہ فی الصلوۃ وہ درست ہے، اور کشف الوجہ عند الاجانب یہ منع ہے، اور کشف الوجہ عند الفتنہ اشدتر ہے، اس لئے اگر کہیں کشف الوجہ اور پردہ نہ ہونے کا ذکر ہے تو وہ نماز سے متعلق ہے۔

ایک نابینا صحابی ام مکتوم رضی اللہ عنہ سے ازواج مطہرات کو آپ ﷺ کا پردے کا حکم،

اللہ تعالی سورۃ نور میں ارشاد فرماتے ہیں،قل للمومنین یغضوا من ابصارھم،وقل للمومنات یغضضن من ابصارھن،(سورۃ النور)،مردوں اور عورتوں سے کہد یجئے کہ اپنی نگاہیں جھکائے رکھیں۔اس سے واضح ہورہا ہے کہ مرد،وعورت ہرایک کو اپنی اپنی نظر کی حفاظت رکھنی چاہئے۔کیوں کہ نظر میں اثر ہے،نظر ہی میں مکر ہے،ایسی نظر میں بھی نظر ہے،آنکھ کے دیکھنے سے ہی قلب ادھر ہے یا ادھر ہے،اسے جھکانے کے لئے اللہ کا امر ہے،بدنگاہی بھی تو قہر ہے،نیچی نگاہ والوں کے لئے ہی جام کوثر ہے،اللہ کا دیدار ہی سب سے برتر ہے،اس لئے مردوں کی طرح عورتوں کے لئے بھی یہی حکم ہے کہ وہ مردوں کو نہ دیکھیں۔اس مسئلے میں بعض شراح نے اختلاف نقل کیا ہے،لیکن جملہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ جو چیز فتنے کا سبب ہو یقیناً ممنوع اور واجب الترک ہے،بدنگاہی کا موجب فتنہ ومضر ہونا اظہر من الشمس ہے اور اس پر بے شمار واقعات قدیم وجدید دور کے تاریخ کے صفحات میں مکتوب ومحفوظ ہیں۔حدیث باب میں تصریح ہے کہ ازواج مطہرات امت کی مائیں ہیں،جن سے امت کے لئے نکاح جائز نہیں،ہمیشہ کے لئے حرام ہے مگر پھر بھی انہیں ارشاد ہوتا ہے کہ جب آپ ﷺ کے پاس نابینا صحابی ابن مکتوم رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ پردہ کرلو۔انہوں عرض کیا کہ یارسول اللہ وہ تو نابینا ہیں ہمیں نہیں دیکھ سکتے۔اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم بھی نابینا ہو۔کیا تم اسے نہیں دیکھ سکتیں(بخاری،ابوداود)۔اس کے نہ دیکھنے کہ مسئلے کو پوچھ کر رہتی دنیا تک مسئلہ حل کردیا کہ حکم جانبین کو ہے صنف واحد کو نہیں۔جس سے

معلوم ہوا کہ جانبین کو ایک دوسرے کی طرف دیکھنا جائز نہیں بلکہ پردہ ہے، جس سے شرعی پردہ خوب واضح ہوگیا کہ ازواج مطہرات جیسی پاک بیبیوں، صحابہ کرام جیسی مقدس ہستیوں کو بھی پردے کا حکم دیا گیا ہے، وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں، ہمیں تو بطریق اولی پردے کا حکم ہے۔ (اللہ تعالی عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں، آمین،) (بخاری، مشکوۃ، انعام المعبود شرح ابوداود)

واقعہ: حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہ تاحیات باپردہ رہ کر بھی موت کے وقت پردہ کی وصیت۔

ایک عالم کا بیان جس کا خلاصہ بیان کیا جاتا ہے۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز پڑھکر گھر میں داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ فاطمہ رو رہی ہیں۔ کہیں تو چکی پیسنے کی تیاری ہو رہی ہے تو کہیں کپڑے دھونے کے لئے پانی گرم ہو رہا ہے۔ یہ دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ میں روز گھر میں داخل ہوتا ہوں مگر میں نے یہ تو نہیں دیکھا کہ آپ رو رہی ہو۔ کہیں چکی پیسنے کی تیاری ہو رہی ہو تو کہیں کپڑے دھونے کی تیاری ہو۔ خدا کے واسطے بتاؤ کہ آخر وجہ کیا ہے؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ رات کو میں نے خواب میں اپنے ابا جان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ وہ کوئی چیز تلاش کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا ابا جان آپ کس چیز کو تلاش کر رہے ہیں؟ میرے ابا جان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹی میں تجھے ہی تلاش کر رہا ہوں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آج میرا یہ آخری دن ہے آج کے بعد میں نظر نہیں آؤں گی۔ روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو منع فرمایا کہ آج آپ کا آخری دن ہے کام چھوڑ دے مگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نہیں میں نے آپ کا حق بھی

ادا کرنا ہے اور اپنے بچوں کا حق بھی ادا کرنا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ کپڑے دھو کر جاؤں، چکی پیس کر جاؤں، تاکہ میرے بعد آپ کو کسی کے سامنے ہاتھ پھلانے نہ پڑے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بخار اور بڑھ رہا ہے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ آ کر دیکھتے ہیں کہ ماں رو رہی ہیں، والد رو رہے ہیں، وہ بھی رونے لگے۔ پوچھتے ہیں کہ کیوں رو رہے ہوں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرماتی ہیں کہ اے علی آپ میرے شوہر میں آپ کا حق ادا نہ کر سکی مجھے معاف کر دینا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ دیکھ کر فرماتے ہیں کہ فاطمہ جب سے آپ میرے نکاح میں آئی ہیں آپ کو پیٹ بھر کر دو وقت کا کھانا نہیں ملا۔ آپ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ہیں میں آپ کا حق ادا نہیں کر سکا مجھے معاف کر دینا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فاطمہ ابھی تو آپ کے ابا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غم تازہ ہے چھ مہینے نہیں ہوئے ہیں مگر حضرت فاطمہ فرماتی ہیں کہ جس طرح تم نے میرے ابا جان کی وفات پر صبر سے کام لیا تھا اسی طرح میری وفات پر بھی صبر سے کام لینا۔

چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرماتی ہیں کہ میں اب کچھ ہی دیر میں اس دنیائے فانی سے اپنے رب کی طرف رخصت ہونے والی ہوں اس لئے کہ آج میں روزے سے ہوں۔ خواب میں میرے ابا جان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتایا تھا کہ فاطمہ سحری علی کے دستر خوان پہ کرنا اور افطاری میرے دستر خوان پہ کرنا۔ پھر کہتی ہیں میری آخری وصیت پر ضرور عمل کرنا۔ پوچھا وہ کیا ہے؟۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ میں حضرت فاطمۃ رضی اللہ عنہ کی روایت اس طرح مذکور ہے)

(وقدرويت انها، فاطمة بنت رسول الله ﷺ اغتسلت لماحضرها الموت وتكفنت وامرت عليا رضی الله عنه : ان

لایکشفھا اذا توفیت وان یدرجھا فی ثیابھا کماھی ویدفنھا لیلا ؛؛ اسد الغابة فی معرفة الصحابة لابن اثیرالجزری رقم الحدیث ؛۷۱۶۹،مناقب فاطمة بنت رسول الله؛ ج ۷ ص ۲۲۵،دار احیاء التراث العربی بروت) فرماتی ہیں کہ جب میرا انتقال ہوجائے تو کسی کو نہ بلانا اور میرا جنازہ رات کو اٹھا دینا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ جوش میں آ کر کہتے ہیں کہ نہیں میں انصار کو بلاؤں گا،مہاجرین کو بلاؤں گا۔مگر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہ منع کرتی ہیں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ پوچھتے ہیں وجہ کیا ہے؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے میرے والد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بیٹی پردے میں رہنا (کہ سب سے بہتر عورت وہ ہے جو نہ مردوں کو دیکھے اور نہ کوئی مرد اسے دیکھے) تو میں دنیا میں پردے کا اہتمام کرچکی ہوں کہ مجھے کسی غیر مرد نے نہیں دیکھا ہے۔مگر میں چاہتی ہوں کہ مرنے کے بعد میرا کفن بھی کوئی نہ دیکھے۔(خطبات فاروقی) وہ اس طرح کہ رات ہی کو میرا جنازہ اور کفن دفن کو عمل میں لانا تاکہ میری لاش کو بھی کوئی نہ دیکھ سکے۔یہ کہنے کے بعد وہ اللہ کو پیاری ہوجاتی ہیں۔ان کا جنازہ رات کو اٹھایا گیا۔ایک پاؤں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کندھا دیا دوسرے کو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے تیسرے کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے۔جنازہ قبرستان کی طرف لے جارہے ہیں کہ راستے میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ملے چوتھے پاؤں کو انہوں نے کندھا دیا۔جب قبرستان پہنچے تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے رہا نہ گیا۔قبر سے کہنے لگے

یاقبر اتدری من التی جئنا بھا الیك؟ ھذہ بنت رسول الله، ھذہ زوجة علی المرتضی ،ھذہ ام الحسنین،

ترجمہ:اے قبر کیا آپ جانتی ہے ہم کس کو آپ کے پاس لے کر آئے ہیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی علی رضی اللہ عنہ کی بیوی، اور حسن حسین کی ماں ہیں۔قبر سے آواز آئی۔

یا ابا ذر ما انا موضع حسب ولا نسب، انما انا موضع عمل الصالح فلاینجوا، الامن کثر خیرہ وخلص عملہ وسلم قلبہ،

قبر نے کہا اے ابوذر، میں حسب نسب بیان کرنے کی جگہ نہیں ہوں۔ یہاں تو عمل صالح کا ذکر کرو۔ یہاں تو وہی آرام پائے گا جس کا دل مسلمان ہوگا، جس کے عمل صالح ہوں گے۔ یہ قبر ہے یہ نیک اعمال کی جگہ ہے۔(روضۃ الطالبین۔ص،،۱۶۷)

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قبرستان سے گزر ہوتا تو خوب روتے یہاں تک کہ داڑھی مبارک آنسوں سے تر ہوجاتی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ سے اس قدر رونے کا پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا،

القبر اول منزل من منازل الآخرۃ۔،

قبر آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے جو یہاں کامیاب ہوا تو آگے بھی کامیاب ہوگا اور جو یہاں ناکام رہا وہ آگے بھی ناکام ہوگا۔فرمایا اس لئے رورہا ہوں کہ کہیں اس پہلی منزل میں ناکام نہ ہوجاؤں۔

حاصل واقعہ یہ کہ آج کی بے پردہ خواتین کے لئے اس میں درس عبرت ہے۔ کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لاڈلی بیٹی تھی ۔جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

وفاطمۃ سیدۃ نسآء اھل الجنۃ۔ کہ فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دنیا ہی میں جنت کی خوشخبری ملی تھی مگر اسکے باوجود آپ نے زندگی میں پردے پر عمل تو کیا ہی تھا مگر بعد وفات بھی پردے کی

وصیت کر رہی ہیں ۔معلوم نہیں کہ آج کی خواتین کیوں شرعی پردے کو بوجھ محسوس کر رہی ہیں؟ یا غیروں سے متاثر ہوکر کہتی ہیں کہ اسلام میں پردہ ہے تو سہی مگر اس کے سخت احکامات اور اس قسم کا پردہ ملاؤں کا ایجاد ہے۔یہ تو وہاں قبر میں پتہ چلے گا کہ یہ مولویوں کا ایجاد تھا یا حکم خداوندی اور شرعی قانون تھا۔اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہماری ماؤں بہنوں کو بھی خاتون جنت کی طرح شرعی پردے پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں اور مرنے سے پہلے اس اندھیری قبر کو روشن کرنے اور آخرت کے لئے تیاری کرنے توفیق عطا فرما کر ہم سب کا خاتمہ ایمان پر نصیب فرمائیں آمین۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ،،روضۃ الطالبین،،خطبات فاروقی)

(نوٹ۔میں نے اگر چہ ایہ واقعہ یک عالم کے بیان کو سن کر نقل کیا ہے۔مگر میں نے حوالوں کے لئے کتابوں کی طرف رجوع کیا تو حضرت فاطمۃ رضی اللہ عنہ کے موت وقت رات کو دفنانے کی وصیت کا حوالہ اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ میں مل گیا۔ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا قبر سے خطاب اور قبر کا جواب ،یہ حوالہ روضۃ الطالبین میں ملا۔جبکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا خواب میں آپ علیہ السلام کو دیکھنا، الخ اس کا حوالہ نہیں ملا۔۔؛؛از مولف)

آج پیسے کی قدر ہے لیکن عورت کی نہیں

حضرت حکیم الامت، مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب نور اللہ مرقدہ اپنے وعظ میں بیان کرتے ہیں کہ آج کل کہ ترقی یافتہ لوگ عورت کو بے پردہ پھراتے ہیں، لیکن ایک پاؤ گوشت تھیلے میں چھپا کر لے جاتے ہیں، کہ کہیں چیل نہ اڑا لے جائے، ایک پاؤ دودھ کو بلی سے چھپاتے ہیں کہ کہیں بلی دودھ نہ پی جائے، اور ایک ہزار کے نوٹ جیب میں ہیں تو جیب پر ہاتھ رکھتے ہیں کہ کوئی جیب کترا ہاتھ نہ دکھا دے، جب کہ ان چیزوں میں خود چل کر جانے کی صلاحیت نہیں ہے۔۔،،نوٹ

میں اتنی طاقت نہیں کہ چل کر جیب کترے کے پاس چلا جائے، دودھ میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ بلی کے پاس چلا جائے، گوشت میں اتنی طاقت نہیں کہ اڑ کر چیل کے پاس پہنچ جائے ،لیکن عورت کے اندر یہ خاصیت ہے کہ وہ خود سے کہیں بھی چلی جائے، اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ عورتیں عاشق ہوکر گھر سے بھاگ گئیں، تو ایک پاؤ دودھ کی قدر کرنے والو، ایک پاؤ گوشت کی حفاظت کرنے والو، جیب میں ایک ہزار کے نوٹ پر ہاتھ رکھ کر جیب کتروں سے بچانے والو اپنی بہن، بہو، بیٹیوں کو اکیلے بھیجتے ہوئے تمہیں شرم وغیرت نہیں آتی، یہ اپنے دل سے پوچھیں۔ (بے پردگی کی تباہ کاریاں)

اگر شرعی پردے کا اہتمام نہیں تو درج ذیل بے پردگی کے عبرتناک واقعات ضرور پڑھئے

بے پردگی کے عبرت ناک انجام پر چند واقعات

بے پردگی اور غیر محرم کا آپس میں کھلی آزادی تو ہے ہی زہر قاتل، تباہی کا ذریعہ، جبکہ آج حالات اس قدر خراب ہو چکے ہیں کہ بعض دفعہ محرم بھی اس آزادی کی تباہی سے بچ نہیں سکے ہیں، عبرت کے لئے چند واقعات ملاحظہ ہوں۔

① عورتوں کے فتنے میں بنی اسرائیل کی تباہی کا قصہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بلعم بن باعورا ایک مستجاب الدعوات شخص تھا جب موسیٰ علیہ السلام جباروں سے لڑنے کیلئے علاقہ شام میں واقع بنی کنعان کے ایک جگہ خیمہ زن ہوئے تو بلعم بن باعورا کے قوم کے لوگ آکر حضرت موسی علیہ السلام کے خلاف تحفے تحائف اور بعض روایت کے مطابق عورت کی لالچ دیکر اصرار کے ساتھ بددعاء کیلئے تیار کیا جیسے ہی وہ وقت کے پیغمبر علیہ السلام کے خلاف بددعاء کیلئے ہاتھ اٹھا کر بددعاء کرنے لگا تو بددعاء

اسکی قوم کے خلاف نکلی اور زبان نکل کر کتے کی طرح لٹک گئی بلعم بن باعورا نے اپنی قوم سے کہا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور انکی فوج کو شکست ہو تو ایک کام کرنا وہ یہ ہے کہ اپنی عورتوں کو بنا سجا کر تجارت کے ارادے سے ان کی فوج میں یہ کہہ کر بھیج دینا کہ اگر کوئی فوجی کسی سے اپنی خواہش پوری کرنا چاہے تو پوری کرنے دے چنانچہ ایسا ہی ہوا تو موسیٰ علیہ السلام کے ایک فوجی زمزم نامی کے سامنے سے ایک لڑکی گزری جو بڑی خوبصورت تھی بس دیکھ کر اس کے ساتھ زنا کیا جس سے فوج میں بیماری پھیل گئی اور ستر ہزار فوجی آناً فاناً ہلاک و تباہ ہو گئے پھر حضرت ہارون علیہ السلام کے پوتے اور ایک قوی ہیکل نے ان دونوں کو پکڑ کر قتل کیا ان دونوں کے قتل ہوتے ہی وہ وبا جو عذاب کی شکل میں تھی وہ ختم ہو گئی۔ (ملخص از تفاسیر، بکھرے موتی)

④ کافروں کے ہاں پردہ بے پردگی اور محرم غیر محرم کا تصور نہیں تو ایک کافر کے ہاں ایک مسلمان ڈرائیور تھا تو کافر کو کسی دوسرے ملک جانا پڑا تو اس دوران اسکی بیوی نے مسلمان ڈرائیور سے کئی مرتبہ اپنی خواہش پوری کرنے کا مطالبہ کیا لیکن ڈرائیور نے دو وجہ سے انکار کیا ایک وجہ یہ کہ میں مسلمان ہوں اور اسلام میں زنا حرام ہے دوسری وجہ یہ کہ میرے مالک کی عدم موجودگی میں اسکی بیوی کی عزت لوٹنا یہ خیانت جو ناجائز ہے تو اس کا شوہر سفر سے واپس آیا بیوی نے شکایت کی کہ ڈرائیور نے میری خواہش کو باوجود اصرار کے پورا نہیں کیا اسکو فوراً ملازمت سے فارغ کر دو تو اس نے ڈرائیور سے پوچھا کہ آپ نے میری بیوی کی خواہش کیوں پوری نہیں کی اگر اس دوران اسکو کچھ ہو جاتا تو اسکا ذمہ دار کون ہوتا؟ اس نے ڈرائیور کو فارغ کر لیا اس سے معلوم

ہوتا ہے کہ فرنگی ماحول میں زنا بالرضا کوئی جرم نہیں

③ ایک فرنگی ملک میں ایک لڑکی کی عمر ۲۹ سال ہوگئی مگر کوئی مناسب رشتہ نہ ملنے کی وجہ سے اپنے بھتیجے سے لگاؤ پیدا ہوا اور وہ اسے وقتاً فوقتاً اپنے گھر بلالیتی اور اپنی خوبصورت زلفیں سینے پر ڈال کر اسکو پیار سے گلے لگالیتی چند دن کے جھجک کے بعد ناجائز تعلقات قائم ہوئے ایک دن راز فاش ہوگیا تو ذلت و رسوائی کے مارے منہ دکھانے کے قابل نہ رہے

④ ایک خالہ نے اپنے بھانجے سے کہا کہ چھٹیوں میں میرے گھر آ جانا بھانجے نے کہا کہ ٹھیک ہے چنانچہ جوان تھا چھٹیوں میں خالہ کے گھر گیا جب خالو صبح کو دفتر چلے جاتے تو خالہ بھانجے کے منہ میں لقمے ڈالنے لگی دو دن ہنسی مذاق کے بعد بھانجے نے خالہ کا بوسہ لیا بجائے ناراض ہونے کے اس کا شکریہ ادا کیا تو پھر شیطان نے وہی کچھ کروایا جو نہیں کرنا چاہئے تھا (بحوالہ حیا و پاکدامنی)

⑤ ایک پروفیسر کہا کرتا تھا کہ شاگردوں سے پردہ ضروری نہیں ہونا چاہئے سمجھانے کے باوجود ماننے کو تیار نہ ہوا اور شاگردوں کو گھر آنے کی کھلی اجازت دے رکھی تھی ایک شاگرد کے ساتھ پروفیسر صاحب کی بیوی کو محبت اور عشق کا تعلق ہوا جس کے نتیجے میں وہ ایک دن اس کے ساتھ بھاگ گئی اور پروفیسر صاحب کو خیر آباد کہہ کر چھوڑ دیا اس ماجرے کو دیکھ کر پروفیسر صاحب کی عقل ٹھکانے آئی اور کہنے لگے اب سمجھ میں آ گیا کہ شاگردوں سے بھی پردہ لازم ہے

⑥ ایک نند بھابھی کے بھائی کے ساتھ بے پردگی کے سبب معاشقے میں مبتلا ہوئی اور آخر کار منصوبے کے تحت دونوں گھر سے بھاگ گئے اور شہر میں جا کر نکاح کیا اور شوہر کے بھائی جو پہلے سے شہر میں سکونت اختیار کئے ہوئے تھے اس کے ہاں ٹھہرنے لگے چونکہ دیور سے پردے کا تصور ہی نہیں تھا اس لئے بے

پردہ سکونت اپنا رنگ لے آئی اور بالآخر بھابھی دیور میں ناجائز محبت شروع ہوئی محبت کے جملہ تقاضے باآسانی پورے ہوں اس کیلئے ضروری تھا کہ شوہر کو درمیان سے ہٹادیا جائے دیور بھابھی نے مل کر قتل کا منصوبہ بنایا اور شیطان نے بھائی کو بھائی اور عورت کو شوہر کے قتل پر آمادہ کیا اس کے بعد وہ دن بھی آیا جس میں وہ قتل کردیا گیا

⑦ ایک شخص جو بظاہر دیندار لگتا تھا پردہ نہ ہونے کے سبب سالی سے محبت پیدا ہوئی دونوں طرف سے ایک دوسرے کی محبت میں حد سے آگے نکل گئے کہ اب کسی کی عزت اور تباہی و بربادی کا کچھ بھی خیال نہ رہا لڑکی اپنی سگی بہن اور چھوٹے چھوٹے بھانجوں کی ماں کی دشمن بن گئی اور مرد بیوی اور پیاری اولاد کا دشمن بن گیا دونوں نے طے کیا کہ آپس میں شادی کرنی ہے لیکن کیسے کریں؟ اسکی بہن نکاح میں ہے اور دونوں کو ایک ساتھ نکاح میں جمع کرنا حرام ہے چنانچہ بیوی کو طلاق دیکر سالی کو لیکر بھاگ گیا

⑧ ایک شخص نے شرعی پردے کے حکم کا خیال نہ رکھا اپنے بھتیجے کو گھر آنے کی اجازت دی اور بیوی کو اس کے سامنے بے پردہ رہنے کا حکم دیا تو عذاب سے وہ بھی نہ بچا کسی کام سے چچا گاؤں گیا تو اسکی بیوی اور بھتیجے کے درمیان محبت شروع ہو کر ناجائز تعلقات بن گئے اب شادی کا سوچنے لگے دیکھا کہ رکاوٹ چچا اور شوہر ہے چنانچہ وہ گاؤں سے واپس آیا سفر کی تھکاوٹ تھی گہری نیند سو رہے تھے کہ بے رحم بھتیجے اور بیوی نے اس کے سر پر بہت بڑا پتھر دے مارا جس سے وہ مر گیا۔

⑨ سلیمہ اپنے شوہر کے ساتھ اچھی خوشحال اور پرسکون زندگی گزار رہی تھی کہ والد صاحب کا انتقال ہوا تو چھوٹی بہن نعیمہ کو گھر لے آئی جو پانچ سال کی تھی

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ نعیمہ جوان ہوگئی کئی رشتہ داروں نے کہا کہ نعیمہ کو اب اپنے بہنوئی سے پردہ کرنا چاہئے مگر پردے کو ضروری اور نقصان دہ نہ سمجھا گیا تو نتیجہ یہ نکلا کہ سلیمہ کے شوہر اور نعیمہ میں محبت شروع ہوگئی پھر وہی ہوا جس کا خطرہ تھا کہ بہنوئی نے بیوی کو طلاق دیکر سالی نعیمہ سے شادی کرلی سلیمہ جو اپنی بہن نعیمہ پر رحم کر کے لائی تھی تو سلیمہ اپنے ہی گھر سے بے گھر ہوگئی سلیمہ کے بچوں نے نعیمہ کو ماں ماننے سے انکار کیا نعیمہ نے صاف کہہ دیا کہ میں نے آپ سے شادی کی ہے نہ کہ آپ کے بچوں سے تب جا کر شوہر کی عقل ٹھکانے لگی کہ میں نے کتنی بڑی غلطی کرلی ہے

⑩ فتاویٰ شامیہ میں لکھا ہے کہ ساس اگر جوان ہے تو وہ بھی داماد سے پردہ کرے دیکھو باوجود محرم ہونے کے پردے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ حالات اس قدر خراب ہیں اور شہوت رانی کا اس قدر غلبہ ہے کہ محرمات وغیرہ کا فرق ختم ہوگیا ہے

سرحدی علاقے کا قصہ ہے کہ بوڑھے کا جنازہ پڑھایا جارہا تھا کہ عجیب منظر دیکھنے میں آیا کہ مردے کا سر اٹھ جاتا ہے پھر زور سے جنازہ کی چارپائی پر مارا جاتا ہے جب دیکھا کہ ایک خطرناک سانپ ہے جس نے اس مردے کو زبان سے پکڑ کر زور سے جھٹکا دیکر چھوڑتا ہے جس سے سر چارپائی سے ٹکرا جاتا ہے لوگ بندوقوں اور رائفلوں کی طرف دوڑے کہ سانپ کو مارا جائے مگر حاضرین علمائے کرام نے کہا کہ یہ دنیا کا سانپ نہیں لگتا بڑی مشکل سے کسی طرح میت کو قبر میں رکھ دیا تو سانپ پھر میت کے سینے پر چڑھ کر ڈسنا شروع کر دیا تو لوگ اس کی بیوی کے پاس صورتِ حال پوچھنے کیلئے آئے تو وہ کہنے لگی کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہی اس پر عذاب نازل کیا ہے تو پھر سن لو یہ جو میرے بچے ہیں یہ ان کا باپ بھی ہے اور نانا بھی

وہ اس طرح کہ جب میری امی کا انتقال ہوا تو کہا کہ پردیس ہے اب دوسری بیوی کہاں سے لاؤں چنانچہ زبردستی مجھے بیوی کی طرح بنالیا کہ پردیس ہے لوگوں کو کیا پتہ کہ یہ اسکی بیوی ہے یا بیٹی آپ نے دیکھا کہ آج اس قدر حالات خراب ہو چکے ہیں اس لئے دینِ اسلام نے غیر محرم سے پردے کا حکم دیا ہے اس حکم میں اللہ رب العزت کی ہزاروں مصلحتیں چھپی ہوئی ہیں احکامِ خداوندی پر عمل کرنے میں اپنا فائدہ نہ کرنے میں اپنا نقصان (بحوالہ خواتین کا اصلی زیور)

سوال: زنا کی سب سے بڑی وجہ کیا ہے؟

جواب: زنا کی سب سے بڑی وجہ بے پردگی ہے

تمام ماہرینِ نفسیات اس بات پر متفق ہیں کہ عورت کی سب سے بڑی زینت اس کا چہرہ ہے اور اسلام میں زینت چھپانے کا حکم ہے کوئی مانے یا نہ مانے اسلام میں پردہ فرض ہے جن معاشروں میں جتنی زیادہ بے پردگی ہے وہاں اتنی زیادہ جنسی بے راہ روی ہے

ماہرینِ نفسیات کا یہ بھی کہنا ہے کہ مرد بصارت سے جنسی طور پر مشتعل ہوتا ہے یعنی مرد کے جنسی جذبات عورت کو دیکھ کر مشتعل ہوتے ہیں جبکہ عورتیں عموماً بذریعہ بصارت جنسی طور پر مشتعل نہیں ہوتیں اس لئے اسلام میں عورت کو پردے کا حکم دیا گیا ہے نہ کہ مرد کو ویسے مردوں کو نگاہیں جھکانے کا حکم ہے

پاکستان کے ایک بہت بڑے گرلز کالج کے بارے میں معروف ہے کہ اس ادارے کی کم از کم ۶۰ فیصد بچیاں باعصمت نہیں رہتیں اس ادارے کی تقریباً ساری بچیاں بے پردہ ہیں دراصل بے پردگی میں مرد و خواتین کے ملنے کے مواقع زیادہ ہو جاتے ہیں جس سے زنا کے مواقع بھی زیادہ پیدا ہو جاتے ہیں جبکہ پردہ دار خواتین سے کوئی مرد ملنے یا گفتگو کی زیادہ کوشش نہیں کرتا۔

شرعی پردہ عزت وسکون کا ضامن ہے

شرعی پردہ عزت کا ضامن، شرم وحیاء کا ضامن،سکون کا ضامن،راحت کا ضامن،نجات کا ضامن،دینِ وایمان کی سلامتی کا ضامن، رضائے الٰہی کا ضامن ،شرافت کا ضامن،عصمت کا ضامن،صلہ رحمی کا ضامن،محبتِ صادقہ کا ضامن، سچائی کا ضامن ،حسن وجمال کا ضامن،لباس کا ضامن،اخلاق کا ضامن ،قومی وملّی ترقی کا ضامن،خاندانی ترفع اوربلندی کا ضامن،گفتارکا ضامن،کردار کا ضامن چال کا ضامن،نظر کی حفاظت کا ضامن،شوہر کے حقوق کی ادائیگی کا ضامن ،اولاد کے حقوق کا ضامن،حقوق اللہ کا ضامن،حقوق الرسول کا ضامن،حقوق الاسلام کا ضامن ،حقوق اقرباء کا ضامن حقوق نسل کا ضامن،حقوق والدین کا ضامن ،حقوق قبیلہ کا ضامن، ذلت ورسوائی سے حفاظت کا ضامن، اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کو شرعی پردے پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین (خوتین کا اصلی زیور)

چھ گناہگار عورتیں (عورت کی سزا)

امام شمس الدین ذھبیؒ نے الکبائر میں یہ حدیث نقل فرمائی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زار وقطار رو رہے ہیں کہ آنسو مبارک آنکھوں سے برس رہے ہیں اتنا غم زدہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا پوچھا اے اللہ کے رسولؐ۔ آپ کو کس چیز نے رلا دیا کیوں اتنا رو رہے ہیں؟

تو نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جب میں معراج کی رات عرش پر گیا تھا اور میں نے جنت اور جہنم کو دیکھا تو جہنم کو دیکھتے ہوئے میں نے اپنی امت کی کچھ عورتوں کو دیکھا کہ ان کو مختلف طریقوں سے عذاب ہو رہا تھا آج ان کا خیال ذہن

میں آیا تو رونا آ گیا یہ دیکھ کر حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا آگے بڑھی اور عرض کیا کہ اے اللہ کے محبوب ﷺ ذرا تفصیل تو بتا دیجئے کہ ان کو کس طرح عذاب ہو رہا تھا اور ان پر عذاب کی وجہ کیا بنی تھی؟

پہلی عورت

آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جہنم میں ایک عورت کو دیکھا جسکو اس کے بالوں کے ذریعے سے لٹکایا گیا تھا جسم کا سارا وزن اس کے بالوں پر تھا خوب جل رہی تھی اور اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح اُبل رہا تھا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا اے اللہ کے محبوب علیہ السلام ذرا بتایئے کہ اس عورت سے کونسا گناہ صادر ہوتا تھا جسکی وجہ سے اسکو یہ سخت سزا ملی ۔تو نبی علیہ االسلام نے فرمایا کہ یہ وہ عورت تھی جو مردوں سے اپنے بالوں کو نہ چھپاتی تھی ننگے سر گلی کوچے اور بازاروں میں گھومنے کی عادت تھی اسکو دوپٹہ بوجھ نظر آتا تھا تو اس بے پردگی کی وجہ سے آج وہ اپنے سر کے بالوں کے ذریعے لٹکا دی گئی اور جہنم میں لٹک کر جل رہی ہے۔

دوسری عورت

نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے دوسری عورت کو دیکھا کہ اس عورت کو اسکی زبان کی وجہ سے لٹکا دیا گیا ہے زبان بڑی کر دی گئی ہے۔ذرا ہم سوچیں تو صحیح کہ ایک بال کھینچنے پر کتنی تکلیف ہوتی ہے جب زبان کے ذریعے لٹکی ہوئی ہو تو کیا حال ہوگا۔

تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ وہ عورت تھی جو زبان کا غلط استعمال کرتی تھی زبان سے غیبت کرتی تھی زبان سے جھوٹ بولتی تھی زبان سے بہتان تراشیاں کرتی تھی اپنے شوہر کے سامنے زبان درازی کیا کرتی تھی جسکی وجہ سے آج وہ اپنی زبان کے ذریعے جہنم میں لٹکی جل رہی تھی۔

تیسری عورت

نبی علیہ لسلام نے فرمایا کہ میں نے تیسری عورت کو دیکھا کہ وہ اپنے پستانوں کے بل جہنم میں لٹکی ہوئی تھی اور خوب جل کر کباب بن رہی تھی پوچھا اے اللہ کے پیغمبر اس عورت کا کیا گناہ تھا جو اتنے سخت عذاب میں مبتلا تھی تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ زنا کار عورت تھی یہ اپنے جسم پر دوسروں کو قابو دیا کرتی تھی گناہ کرواتی تھی چونکہ دنیا میں اس نے اپنے جسم سے لباس اُتر وادیا تھا تو آج اسکو بے لباس کر کے جہنم میں ڈالدیا جائے گا اور اس کے جسم پر بچھو ہونگے جو اسے کاٹ رہے ہوں گے اور یہ اس سے خوب تڑپتی ہوئی جہنم میں جل رہی ہوگی۔

چوتھی عورت

نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں جہنم میں چوتھی عورت کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ اس کے سر کے ساتھ باندھ دیئے گئے ہیں اور ٹانگیں اس کے سینے کے ساتھ، پوچھا اس کا کیا جرم تھا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ عورت تھی جو دنیا میں پاکی ناپاکی کا خیال نہیں رکھتی تھی نماز کو آگے پیچھے کرتی تھی۔ غسل فرض میں تاخیر کرتی تھی چاہے وہ حیض کا غسل ہو یا غسل جنابت کا اور نمازوں میں سستی کرتی تھی بس نماز کیلئے بہانہ بنالیتی تھی کہ آج بچے نے پیشاب کیا ہے کپڑے ناپاک ہیں آج تو مہمان آئے ہیں کھانے بنانے ہیں تو ان دو وجوہات کی بناء پر آج یہ عورت بھی عذاب میں گرفتار ہوگی یہ بیماری واقعتا عورتوں میں بکثرت پائی جاتی ہے خوب سمجھ لو۔

پانچویں عورت

نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے پانچویں عورت کو دیکھا کہ اس کا چہرہ خنزیر کی طرح ہے اور بقیہ جسم گدھے کی طرح ہے لیکن ہے وہ عورت مگر اس کا جسم خنزیر اور گدھے

کی شکل میں مسخ کر دیا گیا ہے پوچھا اے اللہ کے رسول اس عورت سے کونسا گناہ سرزد ہوا تھا کہ آج اس کی شکل بھی مسخ کر دی گئی ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ چغلخور عورت تھی اس میں دورنگی ہوگی اس میں منافقت ہوگی یہ منہ کے اوپر اور ظاہر میں تو لوگوں کے سامنے میٹھی بن جائے گی اور آگے پیچھے ان کی جڑیں کاٹے گی بُری سوچ رکھے گی ادھر کی بات اُدھر اور اُدھر کی بات اِدھر دو خاندانوں میں لڑائی اور فساد کا سوچتی تھی تو آج اسکو یہ عذاب دیا جائے گا کہ چہرہ اس کا خنزیر کی طرح ہوگا اور بقیہ جسم گدھے کی مانند اتنی ذلت کے ساتھ جہنم کی آگ میں گرفتار جل رہی ہوگی۔

چھٹی عورت

نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے جہنم میں چھٹی عورت کو دیکھا کہ آگ کے شعلے اس کے منہ سے داخل ہوتے ہیں اور اس کے پورے جسم کو جلاتے ہوئے پیشاب، پاخانے کے راستے باہر نکل آتے ہیں ایک تسبیح کے دانوں کی طرح شعلوں کی لائن لگی ہوئی ہے جو اسکے منہ میں جا رہے ہیں اور ہر ہر شعلہ جسم کو جلاتا ہوا باہر نکل رہا ہے تو پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اس عورت سے کونسا گناہ صادر ہوتا تھا جو اتنے سخت عذاب میں مبتلا تھی۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ وہ عورت تھی جو احسان جتلایا کرتی تھی کسی کے ساتھ نیکی یا بھلائی کی یا اس کے گھر کے افراد میں سے کسی نے کی تو اسکو یہ اچھا نہیں لگتا تھا بس یہ یاد کروا کر دلوں میں آگ لگا کر احسان جتلاتی تھی دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ حسد کرتی تھی کہ کسی کا اچھا اسکو اچھا نہیں لگتا تھا یہ مرض عورتوں میں بہت زیادہ ہے کہ ایک تو احسان جتلاتی ہیں دوسرا حسد رکھتی ہیں تو آج یہ عورت بھی اپنے اس عمل بد کی وجہ سے سخت عذاب میں گرفتار ہوگی اور جہنم کی آگ اسکو خوب جلا رہی ہوگی کہ جس طرح یہ احسان جتلا کر دلوں میں آگ لگاتی تھی آج اس کی سزا

خوب چکھتی ہوگی۔

فائدہ حدیث پاک میں خصوصیت کے ساتھ عورتوں کا ذکر ہے کہ اس قسم کی بیماریاں اکثر عورتوں میں پائی جاتی ہیں وگرنہ اصول یہی ہے کہ اس قسم کے گناہ کرنے والا مرد ہو یا عورت اسکو یہ سزا دی جائے گی اگر مرد بھی احسان جتلائے گا حسد کرے گا پاکی ناپاکی کا خیال نہیں رکھے گا یا غسل فرض میں تاخیر کریگا یا نمازوں کو آگے پیچھے کریگا یا زنا کار ہوگا یا اسی طرح چغلخوری کریگا تو اس قسم کا جو بھی گناہ کریگا تو وہ بھی مستحق عذاب بنکر مذکورہ بالا بیان کردہ سزا پائے گا (اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کی حفاظت فرمائے آمین) (الکبائر للذہبی)

دسواں سبب مخلوط تعلیم (اور اس کے نقصانات)

آج کل اسکولوں اور کالج، یونیورسٹیوں میں لڑکے اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم عام سے عام ہوتی جارہی ہے جس کے بُرے اور منفی اثرات بھی کھل کر سامنے آرہے ہیں تجربات سے بھی یہی بات ثابت ہورہی ہے کہ **واثمھما اکبر من نفعھما** ان کے منافع سے ان کے نقصانات بہت زیادہ ہیں چند درج ذیل ہیں۔

غیر محرم سے جھجک ختم

مخلوط تعلیم والے اداروں کے طلباو طالبات میں سب سے پہلی اور بنیادی تبدیلی یہ آتی ہے کہ غیر محرم سے گفتگو کرنے کی جھجک ختم ہوجاتی ہے لڑکیاں پروفیسروں سے اور ہم جماعت لڑکوں سے بے حجابانہ گفتگو کرتی ہیں ہوم ورک کے نام پر دنیا جہاں کی باتیں گفتگو کا عنوان بنتی ہیں اور پھر بات سے بات بڑھتے نجی زندگی تک پہنچ جاتی ہے بقولِ شخصے

ذکر جب چھڑ گیا قیامت کا بات پہنچی تیری جوانی تک۔

پھر جوانی کی باتیں شروع ہوجاتی ہیں تو صورتحال وہی بنتی ہے کہ دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی۔

عورت کا غیر محرم سے بات چیت میں جھجک محسوس کرنا خدا کی نعمت ہے

غیر محرم سے بات کرتے ہوئے طبیعت میں جھجک کا ہونا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے جسکی وجہ سے گناہ کا دروازہ بند رہتا ہے اگر کبھی کسی ضرورت

کے تحت کسی مرد سے بات چیت کرنی بھی پڑے تو شرم وحیا کی وجہ سے آنکھیں جھکی ہوئی ہونگی عورت مرد کا آپس میں بات چیت میں جھجک محسوس کرنا، خوف کھانا اس میں بے شمار فائدے ہیں یہ ایک بہت بڑی نعمت ہے جسکی وجہ سے انسان گناہوں سے اور رسوا کن تباہیوں سے بچا رہتا ہے

مخلوط تعلیم میں نگاہیں زیادہ چہروں پر پڑتی ہیں

جب مخلوط تعلیمی ماحول میں غیر محرم سے بات کرنے کی جھجک ختم ہوجاتی ہے تو پھر نگاہیں جھکنے کی بجائے دوسرے کے چہرے پر پڑتی ہیں اور یہ تو حقیقت ہے کہ جہاں نگاہیں چار ہوئیں وہیں اچار کی طرح ایک دوسرے کو کھا جانے کو دل کرتا ہے دل چاہتا ہے کہ نگاہیں حسین چہروں پر جمی رہیں اور آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارے ہوں۔

بقولِ شخصے۔

آنکھوں آنکھوں میں اشارے ہوگئے ہم تمہارے تم ہمارے ہوگئے

جب آپس کی جھجک ختم ہوکر بے حجابانہ گفتگو شروع ہوجاتی ہے تو پھر بات سے بات نکل کر دل چاہتا ہے کہ

انتہا تک پہنچ ہی جائے گی تم کہانی کی ابتداء تو کرو

مخلوط تعلیم پڑھائی میں رکاوٹ ہے

پردہ تعلیم کے راستے میں معین ومددگار ہے جن تعلیمی اداروں میں لڑکے اور لڑکیاں ایک ساتھ مخلوط تعلیم پاتے ہیں وہاں آئے دن نئے افسانے جنم لیتے ہیں لڑکیاں بن سنور کر اپنے حسن وجمال کی زکوۃ نکالنے آتی ہیں اور خوب اپنے آپکو بنا سجا کے پیش کرتی ہیں اور لڑکے ان کے سحر طرازیوں کی وجہ سے ان پر ڈورے ڈالنے میں مصروف رہتے ہیں نہ لڑکیوں کی توجہ پڑھائی کی طرف ہوتی ہے اور نہ ہی

لڑکوں کی توجہ پڑھائی کی طرف ہوتی ہے بلکہ بیچاروں کا حال کچھ اس طرح ہوتا ہے

کتاب کھول کے بیٹھوں تو آنکھ روتی ہیں۔ ورق ورق تیرا چہرہ دکھائی دیتا ہے

اور کئی جگہوں پر تو پروفیسر لڑکیوں پر قربان ہوتے پھرتے ہیں اور یہ بھی سننے میں آیا ہے آج کل لڑکیاں امتحانات میں اکثر پوزیشن حاصل کر جاتی ہیں جس کے پسِ منظر میں مطلب پورا کرنے والے کئی قسم کے انسانی بھیڑیئے معین و مددگار نظر آتے ہیں

جب مسیحا دشمن جاں ہو تو کیا ہو زندگی
کون راہ بتلا سکے جب خضر بہکانے لگے

کیا آپ اپنے بچوں کی معیاری تعلیم چاہتے ہیں؟

① اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہمارے بچے معیاری تعلیم حاصل کریں تو پھر یاد رہے کہ اس کا بہترین حل یہی ہے کہ لڑکیوں کے تعلیمی ادارے الگ ہوں اور لڑکوں کے تعلیمی ادارے الگ ہوں۔ لڑکے لڑکیاں ایک دوسرے کے چہرے پڑھنے کے بجائے کتابوں کے پڑھنے میں مشغول ہوں۔

② آپ اپنے بچوں کو ڈرامے اور فلموں، گانوں اسی طرح بے پردگی کی مخلوط محفلوں سے دور رکھیں۔

③ اپنے بچوں کو تقوٰی والی زندگی کی دینی روحانی تربیت دیکر پاکدامنی کی عادت ڈالیں جس سے ان کا دل و دماغ گندے خیالات اور تصورات سے خالی ہوگا اور قوتِ حافظہ خوب تیز تر ہوگا اور پڑھنے میں دل بھی لگے گا اور شوق سے پڑھنا پڑھانا ہوگا یوں معاشرہ فساد سے بھی محفوظ رہے گا پھر یہی نوجوان معیاری تعلیم کے ساتھ ساتھ کافروں کیلئے لوہے کی دیوار بن کر ہر میدان میں مقابلے کیلئے بڑھیں گے۔

مخلوط تعلیم یا فیشن پرستی

جب لڑکی ایسے ماحول میں رہے جہاں غیر محرم کی تجسس والی متلاشی نگاہیں اس پر پڑیں تو اس کا جی چاہتا ہے کہ لوگ میرے حسن و جمال سے متاثر ہوں خوب میری تعریفیں کریں پس وہ بن سنور کر رہتی ہے ایسا فیشن ایبل لباس پہنتی ہے تاکہ حور کی بجی نظر آسکے تاکہ لوگ اس کے حور پن کو دیکھ کر بے ساختہ مائل ہو کر فریفتہ ہوں گفتگو کرتے وقت آواز میں لوچ ہوتی ہے چلنے پھرنے میں ناز انداز ہوتا ہے بقولِ شاعر

بجلیاں دیکھنے والوں پر گراتے آئے
تم جدھر آئے اُدھر آگ لگاتے آئے

(از ملخص حیا و پاکدامنی)

دوستی یاری کے تعلقات

مخلوط تعلیمی اداروں میں طلبا و طالبات کے درمیان ناجائز تعلقات قائم ہونے کے واقعات آئے دن پیش آتے رہتے ہیں شیطان کا کام آسان ہو جاتا ہے اسکول ،کالج آنے جانے کے اوقات میں میل میلاپ کے مواقع میسر آجاتے ہیں پھر طلبا و طالبات اپنے گھروں میں پہنچ کر فون یا انٹرنیٹ کے ذریعے ایک دوسرے سے گھنٹوں باتیں کرتے ہیں اسی طرح موبائل فون کے ذریعے بستر پر لیٹے لیٹے میسج پیغام ایک دوسرے کو پہنچاتے رہتے ہیں جیسے جیسے بے تکلفی بڑھتی ہے ایک دوسرے سے فحش مذاق اور پیغامات کا تبادلہ ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ بات آخری حدوں تک پہنچ جاتی ہے۔

کالج و ہاسٹل میں

جن کالج اور یونیورسٹیوں میں ہاسٹل میں رہتے ہوئے لڑکے اور لڑکیاں مخلوط

تعلیم پاتے ہیں، ماں باپ اور گھر والوں سے دوری کے سبب آزادانہ ماحول اور میل ملاپ کے مواقع میسر آجاتے ہیں جہاں فیشن پرستی اور جنس پرستی میں خوب اضافہ ہوتا ہے اکثر طلباء وطالبات باہمی رضامندی کے ساتھ ایک دوسرے سے جنسی ملاپ کرتے رہتے ہیں پس اتنی احتیاط کی جاتی ہے کہ حمل نہ ٹھہرنے پائے چونکہ تعلیم میں خلل واقع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے یونیورسٹی کی لڑکیوں کے پرس میں سے اکثر مانع حمل گولیاں نکلتی ہیں یہ باتیں اس لئے سپردِ قلم کی گئی ہے کہ لارڈ میکالے کے مرتب کردہ فارمولے کے مطابق یونیورسٹی اور کالجوں میں بچے کس طرح تعلیم پاتے ہیں پھر ماں باپ کو انکی قیمت چکانی پڑتی ہے۔ تحصیل علم کا کوئی مخالف نہیں مگر تعلیم کے نام پر مخلوط تعلیم کے ذریعے زنا جیسے مہلک گناہ کو فروغ دیا جارہا ہے۔

حقیقت ومشاہدہ

حقیقت ومشاہدہ یہی ہے کہ ایسے ماحول میں مخلوط تعلیم پڑھنے والے طلباء وطالبات کی توجہ تعلیم کی طرف نہیں رہتی بلکہ لڑکی کی شکل وصورت ان کے حسن وجمال کی طرف دھیان رہتا ہے خوفِ خدا دلوں سے نکل جاتا ہے گناہ سے نفرت کے بجائے گناہ کی حسرت دل میں پیدا ہوجاتی ہے انسان نفس پرستی، زن پرستی اور شہوت پرستی کی راہ پر چل نکلتا ہے لڑکیاں فیشن پرستی کی دلدادہ بن جاتی ہیں نتیجہ یہ ہے کہ لڑکیاں اور لڑکے دونوں خدا پرستی سے دور ہوجاتے ہیں

بقولِ شخصے

تیری تصویر کو دیکھ کر کب تک صبر کروں گا
آنکھیں تو بند کروں گا مگر دل سے کیا کروں گا

کے مصداق ہوتے ہیں بہرحال مخلوط تعلیم کے نقصانات تو بے شمار ہیں اور فائدہ

کوئی ایک بھی نہیں یہ اپنے دل سے پوچھیں ۔

ٹویشن سنٹر یا ٹینشن سنٹر۔

بعض لوگ جوان بچیوں کو مرد استاد کے پاس یا جوان لڑکے ٹویشن باجیوں کے پاس پڑھنے بھیجتے ہیں ہر دونوں صورتوں میں نتائج برے ہی ہوتے ہیں ، شرعی اعتبار سے جائز نہیں ، پردے کا حکم ہے ، حقیقتا پھر کبھی ٹویشن سنٹر ٹینشن سنٹر بن جاتے ہیں اس لیے جوان بچیوں کو ہرگز مرد استاد کے پاس پڑھنے نہ بھیجے اور نہ وہ لڑکے جو جوان ہو ، یا قریب البلوغ ہوں عورت سے ہرگز نہ پڑھیں ۔

مخلوط تعلیم بھی زنا کا ایک اہم سبب ہے ۔ ۔ ،

مخلوط تعلیم بھی زنا کا ایک بڑا سبب وذریعہ ہے ، مخلوط تعلیم میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو باہم ملنے کے مواقع زیادہ ملتے ہیں ، لڑکے لڑکیوں سے فلرٹ کرتے ہیں ، اور لڑکیاں عشق و شادی کے لالچ میں اپنی عصمت گنوا بیٹھتی ہیں ، مخلوط مجالس جنسی بے راہ روی کا ایک بڑا ذریعہ ہے ، دنیا کے ملکوں کے وہ علاقے ، شہر جہاں مرد وعورت کے اختلاط سے ملنے کے مواقع زیادہ ہیں تو وہاں جنسی بے راہ روی بھی زیادہ ، اور آئے روز اس میں اضافہ ہی ہو رہا ہے ۔

کسی لڑکے اور لڑکی کا ایک ساتھ مل بیٹھ کر پڑھنا زہر قاتل ہے

کالج اور یونیورسٹیز کے لڑکوں سے اطلاع ملی ہے ، بتایا کہ ہم ایک کالج میں پڑھتے ہیں جہاں مخلوط تعلیم کی وجہ سے بے حیائی اس قدر عام ہے لڑکیاں اور لڑکے ایک بینچ پر بغیر کسی فاصلے کے ایک ساتھ مل بیٹھ جاتے ہیں چاہیئے ہماری توجہ پڑھائی کی بجائے جنسی بے راہ روی کی طرف زیادہ ہوتی ہے ۔ چونکہ ہمارا بدن ایک دوسرے کو مس اور ٹچ کر رہا ہوتا ہے اس لئے ہمارے اوپر بسا اوقات خواہشات کا

اس قدر غلبہ ہو جاتا ہے کہ بیٹھے بیٹھے کلاس ہی میں غسل فرض ہو جاتا ہے، یا پھر بعد میں خواہشات نفس سے مغلوب ہو کر گناہ کی وجہ سے ذلت و رسوائی مقدر بن جاتی ہے۔

بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ فرنگی ماحول سے اثر لیکر اسلامی ملک میں مسلمان بچے اور بچیاں ایک ساتھ مل بیٹھ کر تعلیم حاصل کریں۔

یہ بے غیرتی کی انتہا ہی نہیں بلکہ ایسے لوگ دیوث بھی ہیں۔جن کے بارے حدیث پاک میں سخت وعید آئی ہے۔

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالی تین آدمیوں سے نہ بات کریں گے، نہ ہی ان کو پاک کریں گے اور نہ ہی ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھیں گے۔

① المسبل۔پہلا وہ مرد جو اوپر سے آنے والے لباس میں ٹخنے چھپائے رکھے۔(اور وہ عورت جو ٹخنے کھلے رکھے)

② المنان۔دوسرا وہ شخص جو احسان کر کے جتلانے والا ہو(مرد ہو یا عورت

③ الدیوث۔تیسرا دیوث۔دیوث وہ شخص کہلاتا ہے جو اپنے اہل خانہ یعنی بیٹی ،بیوی وغیرہ کو کھلے عام گناہ کرتے دیکھیں پھر بھی نہ رکے(مسلم،نسائی،ابن ماجہ،مشکوۃ)

جیسے بہت سارے لوگ یہ جانتے ہیں بلکہ دیکھتے ہیں کہ ہماری بچیوں کو لڑکے آکر موٹرسائکل یا گاڑی میں کالج ،یونیورسٹی لے جاتے ہیں اور ان کا ایک ساتھ گھومنا پھرنا ہوتا ہے، مگر پھر بھی بعض تو چشم پوشی سے کام لیتے ہیں اور بعض تو خوش بھی ہو جاتے ہیں کہ ہماری بچی اب جوان ہو چکی ہے اس نے اپنے لئے بوائے فرینڈ تلاش کرلیا ہے۔ایک دوست ڈاکٹر نے بتایا کہ اللہ تعالی معاف فرمائیں، دین سے دوری اور کالج ،یونیورسٹی کا مخلوط تعلیمی ماحول تھا میں اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ اس کے گھر جاتا

تو اس کے والدین خوش ہوتے اور مجھ سے بڑے پیار اور محبت سے ملتے کہ یہ ہماری بچی کا دوست ہے اور کبھی تو رات بھی ان کے گھر گزرتی ہوتی۔

اب تو لڑکیوں نے لڑکوں کو مائل کرنے کے لئے شلوار کی بجائے پائجامے پہننا، پتلون اور انگریزی لباس پہننا شروع کردیا ہے، خوب بن سنور کر اپنے حسن و جمال کی زکوۃ نکالنے آتی ہیں۔ اور لڑکے بھی ان کے ناز نخروں کی تعریفیں کر کے مجنون بنے رہتے ہیں۔۔ تو ظاہر ہے کہ ایسے آدمی جو اپنی بچیوں کو ایسے کالج اور یونیورسٹیز میں داخل کریں جہاں لڑکیاں لڑکوں کے ساتھ مل بیٹھ کر پڑھنے پڑھانے کا ماحول ہو اور ساتھ بیہودہ لباس میں آنا جانا، گھومنا پھرنا ہو اور بغیر نکاح کے راتوں کا گزرنا ہو، تو ایسے لوگ دیوث میں شامل ہوں گے جن سے قیامت کے دن اللہ تعالی نہ بات کریں گے، نہ ہی ان کو پاک کریں گے اور نہ ہی ان کی طرف بنظر رحمت دیکھیں گے۔

اللہ تعالی ہم سب کی حفاظت فرمائیں، ذرا سوچیں تو صحیح کہ جب قیامت کا دن ہوگا نفسی نفسی کا عالم ہوگا کوئی شخص دوسرے کے لئے ذرا کام نہیں آئے گا بلکہ ایک دوسرے سے بھاگے گا کہ کہیں کوئی کسی نیکی کا مطالبہ نہ کرے یا کہیں اللہ تعالی کے سامنے ہمارے گناہوں پر گواہی نہ دے کہ اے اللہ تعالی ان کی وجہ سے ہم گناہوں میں مبتلا ہو چکے تھے اور اللہ تعالی بھی جلال میں ہو نہ ہم سے بات کرے اور نہ ہی رحمت کی نگاہ سے دیکھے تو اس وقت ہمارا بنے گا کیا؟ یقینا جس نے آخرت کے لئے تیاری نہیں کی اور دنیا کی عارضی زندگی پر دھوکہ کھا کر آخرت سے غافل رہا تو ایسا انسان اپنا ہی بڑا نقصان کر بیٹھا جہاں پچھتانے کے سوا پھر کچھ نہیں ملے گا۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

اللہ تعالی نے فرشتوں کو عقل سے نوازا شہوت سے محروم رکھا۔

جانوروں کو شہوت دی عقل سے محروم رکھا۔

جبکہ ابن آدم کو عقل بھی دی اور شہوت بھی۔جس کی عقل اس کی شہوت پر غالب رہی وہ فرشتوں سے جاملا۔

اور جس کی شہوت اس کی عقل پر غالب رہی وہ جانوروں سے جاملا۔ بلکہ **بل هم اضل** کا مصداق بن کر ایسے لوگ جانوروں سے بھی گئے گزرے ہوتے ہیں۔

مخلوط تعلیم کے حامی اور لڑکیوں کو اکیڈمی بھیجنے والوں کے نام، جنید بغدادیؒ کا فرمان

وقت کے ولی کامل حضرت جنید بغدادیؒ سے کسی نے پوچھا کہ کیا کوئی مرد کسی لڑکی کو پڑھاسکتا ہے؟ تو جواب میں آپؒ نے فرمایا کہ اگر پڑھانے والا بایزید بسطامیؒ ہو اور پڑھنے والی رابعہ بصریہؒ ہو، جس جگہ پڑھایا جاے وہ بیت اللہ ہو اور جو کچھ پڑھا جاے وہ اللہ کا کلام قرآن مجید ہو پھر بھی پڑھانے کی اجازت نہیں ہے ۔۔،اس سے آپ اندازہ لگایئں کہ اتنے نیک لوگوں کو بیت اللہ شریف میں قرآن مجید پڑھنے پڑھانے کی قطعا اجازت نہیں دیجاتی ، کیونکہ مخلوط تعلیم میں ایک طرف مرد ،دوسری طرف عورت ہے جو ایک دوسرے کے لئے بکری اور بھیڑیے کی مانند ہے، یہ آپس میں آگ اور پانی ہے،ایسی ہستیوں کو بھی مخلوط تعلیم حاصل کرنے کی اجازت نہیں دیجاتی اور منع کیا جارہا ہے تو پھر ہم کون ہیں یہ اپنے دل سے پوچھیں۔

آج کل لڑکیوں پر جنات کا آنا حقیقت ہے یا ڈرامہ؟

یہ بات یاد رہے کہ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ جہاں مخلوط تعلیم کا سلسلہ جاری رہتا ہے تو لڑکے اور لڑکیاں بجاے کتاب پڑھنے کے ایک دوسرے کے چہروں کو

پڑھنا شروع کر دیتے ہیں پھر بجائے پڑھنے کے زیادہ تر وقت بات چیت اور گھومنے پھرنے میں صرف ہوتا ہے، پھر رفتہ رفتہ محبت شروع ہو جاتی ہے جس سے آپس میں شادی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں، اب اگر لڑکی کی طرف سے رشتہ دینے اور شادی میں کوئی رکاوٹ سامنے آتی ہے تو پھر یہ عصمت فروش لڑکیاں اپنے مقصد تک پہنچنے کے لئے مختلف قسم کے حیلے، بہانے عمل میں لاتی ہیں، جن میں سے ایک جنات کا بھی ہے تو ایسے مواقع پر لڑکیاں (اور کبھی کبھار لڑکے بھی) بتکلف اپنے آپ کو بیمار ظاہر کرتی ہیں، کھانا نہیں کھائیں گی، جھوٹے عاملوں اور تعویز گنڈوں کے پیچھے جا جا کر اپنا پیسہ اور اپنا ایمان خراب کر دیتی ہین، جب وہاں سے بھی ان کا کام نہیں بن پاتا، مایوس ہو جاتی ہیں تو پھر خود کو پاگل بنا کر گھر والوں کو جنات کا تصور دیکر دھوکہ دیتی ہیں کہ میرے اوپر جنات ہیں، اور اپنے آپ کو گرائیں گی، بال نوچیں گی، اپنے سر دیواروں سے ماریں گی ،چیخیں چلائیں گی، ہزاروں حیلے، بہانے بنائیں گی، دیکھو رات کو نیند نہیں آتی، نیند تو اس لیے نہیں آتی کہ ایک دوسرے کے چہروں کو پڑھ رہے ہیں، پوری رات بات چیت یا ایس ایم ایس میں لگی رہتی ہیں تو نیند پھر کجا، بہر حال آپ ہوشیار رہیں اولاد کی تربیت کریں اور لڑکیوں، عورتوں کے اس قسم کے حیلے، بہانوں سے دھوکہ ہرگز نہ کھائیں اور نہ ہی اعتماد کریں، آپ مانیں یا نہ مانیں ہم نے حقیقت کھول کر بیان کر دی ہے--،

من پسند شادی کے لئے چوڑیاں تک کھانا۔

میرے دوست، بھائی مولانا منظور ولی صاحب جو ماہر عملیات ہیں انہوں نے بتایا کہ ایک آدمی مجھے اپنے گھر علاج کے حوالے سے لے گیا کہ میری بیٹی پر جب جنات آتے ہیں تو وہ چوڑیاں منہ سے توڑ توڑ کر کھا جاتی ہے۔ جب وہاں جا کر دیکھا تو واقعتا وہ اپنے دانتوں سے چوڑیاں توڑ کر کھا رہی ہے اور اپنے بال نوچ رہی ہے، سر دیواروں پر مار رہی ہے۔ تو میں بالآخر بڑی مشکل سے اس کے راز تک پہنچا تو لڑکی نے بتایا کہ میں

اپنے ماموں کے بیٹے کی منگیتر ہوں اور ہمارا یہ رشتہ آپس میں پسند کا رشتہ ہے ۔ جو بہت پہلے سے ہمارے درمیان تعلق اور دوستی ہے۔اب والد صاحب نے منگنی توڑ دی ہے۔ جس کی وجہ سے مجھے یہ ڈرامہ اپنانا پڑا ہے۔ اگر میری شادی وہیں ہوگی تو کچھ بھی نہیں ہوگا ورنہ یہ ڈرامہ جاری رہے گا۔تو بتایا کہ بہت مشکل سے ان کے والد صاحب کو سمجھا کر راضی کر دیا، تب لڑکی پر کوئی جن بھی نہیں آیا۔ مزید بتایا کہ میں نے لڑکی سے اس طرح چوڑیوں کے کھانے کا پوچھا کہ یہ تو شیشہ ہے زہر کی طرح ہے آپ کیسے یہ کھاتی تھی؟ تو لڑکی نے بتایا کہ چھ مہینے تک میں نے اس پر پریکٹس کی، عادت بنالی ۔اور پھر یہ عزم کرلیا کہ کچھ بھی ہو جائے مجھے اپنے مقصد تک پہنچنا ہے ۔آپ نے دیکھا کہ کیسے اور کتنے مشکل مراحل سے گزرنے کا اس نے عزم کرلیا تھا۔تو چھپی آشنائی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے لڑکیاں (کبھی کبھار لڑکے بھی) کیا کچھ جھوٹے بہانے بنا کر اپنے بالوں کو نوچنا، سر دیوار پہ مارنا اور جنات کا اپنے اوپر لانے کا دھوکہ دیکر مقصد تک پہنچنے کے لئے مختلف حربے استعمال کرتی ہیں اس لئے آپ ہوشیار رہیں اور ان کی خباثتوں سے ہرگز دھوکہ نہ کھائیں۔

ایک اور انکشاف۔

آپ کے علم میں یہ بات لانا مقصود ہے کہ جہاں مخلوط تعلیم کا سلسلہ جاری رہتا ہے یا مخلوط محفلیں اور بے پردگی کا مظاہرہ ہوتو وہاں چھپ کے دوستی یاری کے تعلقات شروع ہو جاتے ہیں جس سے بے راہ روی میں کافی اضافہ ہونے لگتا ہے، اب ظاہر بات ہے کہ جب بھوک لگی ہوتو خشک روٹی بھی اچھی لگتی ہے، اسی طرح جب بھیڑیئے کو شکار مل جاتا ہے تو وہ ہر ممکن اسے شکار کر ہی لیتا ہے، تو مخلوط تعلیمی اداروں اور مخلوط محفلوں کے متعلق یہ انکشاف سامنے آیا، وہ یہ کہ میرے دوست ابوحنظلہ نے بتایا کہ کئی لڑکے اور لڑکیاں آپس میں کالج، یونیورسٹیز۔ یا دوسرے دوتین دوستوں کی موجودگی میں نکاح کر لیتے ہیں، کئی تو یہ سوچ لیکر نکاح کر لیتے ہیں کہ ہم باقاعدہ رشتہ بھیج کر شادی کریں گے تو جب رشتہ نہیں دیا جاتا تو لڑکی کی کسی اور جگہ شادی ہو جاتی ہے جس سے وہ دائمی گناہ

میں مبتلا رہتے ہیں، کئی لڑکے اور لڑکیاں شیطان اور نفس کے دھوکہ میں آجاتے ہیں کہ شہوانی بھوت سوار ہوتا ہے اب جنسی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے چھپکے چھپکے نکاح کے کھیل کھیلتے ہیں جیسا کہ کچھ لوگوں کے ہاں متعہ ہوتا ہے جو زنا کا دوسرا نام ہے، یہ بات یاد رہے کہ حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

(افشوا النکاح بینکم) کہ نکاح کی آپس میں خوب تشہیر کرو اور نکاح کی مجلس میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو بلاو اور مسجد میں نکاح پڑھاو، تاکہ بدچلن اور بدکار لوگون کو چھپکے چھپکے کھیل کھیلنے کا موقع نہ ملے، شرعی نکاح تو وہ ہوتا ہے جس میں تاحیات میاں بیوی بنکر رہنا مقصود ہوتا ہے جس کو سب پر ظاہر کیا جاتا ہے، بیوی کی ذمہ داری لینی پڑتی ہے، اس کو حق مہر ادا کیا جاتا ہے، اسی طرح اسے وراثت میں شامل کرلیا جاتا ہے، وہ آپس کے میل ملاپ سے اولاد چاہتے ہیں، جنکے ہاں اولاد نہیں ہوتی علاج معالجے کر کے اولاد کے لئے اللہ تعالی کے حضور دعائیں کرتے ہیں اس کے برعکس چھپکے چھپکے نکاحوں میں مزکورہ بالا مقاصد نہیں ہوتے، بلکہ اپنی خواہشات اور جنسی تقاضوں کو پورا کرنا مقصود ہوتا ہے وہاں مانع حمل گولیاں، ادویات، یا ایسے طریقے عمل میں لائے جاتے ہیں تاکہ حمل نہ ٹھیرنے پائے ورنہ ذلت ورسوائی ہوجائے گی، خاندان میں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے، دین اسلام اور شریعت نے نکاح کو لوگوں پر ظاہر کرنے اور خوب تشہیر کرنے کا حکم دیا ہے تا کہ سب پر واضح ہو کہ فلاں لڑکا اور فلاں لڑکی آج کے بعد میاں بیوی کی زندگی گزاریں گے ،تو خوب سمجھ لو کہ جہاں چھپکے چھپکے نکاح ہو وہاں کوئی نہ کوئی گڑبڑ ضرور ہوتی ہے، یہ بات بھی یاد رہے کہ چھپ کر نکاح میں بے شمار مفاسد پائے جاتے ہیں جو کسی پر مخفی نہیں، کچھ تو چھپکے چھپکے کھیلوں کی سزا بھگت چکے ہیں اور کچھ بھگت رہے ہیں، اور آئندہ بھی بھگتنا پڑے گا، آپ مانیں یا نہ مانیں ہم نے کھول کر وضاحت کردی ہے، عقل بوجھ رکھنے والے سمجھ جاتے ہیں اور جو عقل کے اندھے آزادی چاہتے ہیں ان کو سمجھانا کسی کے بس میں نہیں ہے

واقعہ مخلوط تعلیم پر ایک لڑکی کا ہندو لڑکے سے شادی اور اس کا عبرتناک انجام۔

مقرر جرجیس انصاری صاحب نے اپنے ایک بیان میں یہ واقعہ سناتے ہوئے فرمایا (جو مختصرا اپنے الفاظ میں عبرت کے لئے پیش خدمت ہے) کہ ایک لڑکی جو مسلمان حیدر آباد (انڈیا) کے رہنے والی تھی۔علی گڑھ یونیورسٹی میں پڑھتی تھی۔مخلوط تعلیم رنگ لائی کہ ایک ہندو لڑکے کے ساتھ ناجائز تعلقات قائم ہوگئے (جو امرتسر کا رہنے والا تھا) پھر اس کے ساتھ شادی ہوئی۔فرمایا کہ مجھے ایک پروگرام کے لئے بیان کے سلسلے امرتسر جانا ہوا۔ جب اس لڑکی کو پتہ چلا کہ جرجیس صاحب آئے ہیں تو اس نے کسی طریقے سے میرا نمبر لے کر مجھ سے رابطہ کر کے کہا کہ مولانا صاحب میں بڑی مشکل میں ہوں۔میں آپ سے ملنا چاہتی ہوں۔چنانچہ ساتھیوں سے مشورہ کر کے ایک دوست کے گھر کا پتہ دیا۔جب وہاں آئی تو رونے لگی کہ خدا کے لئے میرے والد صاحب کو منالو کہ مجھے گھر آنے کی اجازت دے۔میں اس لڑکے کو چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔فرمایا کہ میں نے اس سے وجہ پوچھی کہ مسئلہ کیا ہے؟ آگے سے وہ رو رو کر کہنے لگی کہ ہم علی گڑھ یونیورسٹی میں پڑھتے تھے۔مخلوط تعلیم ،بے پردگی کا ماحول تھا۔جوانی کے جزبات تھے ایک ہندو لڑکے کے ساتھ تعلقات قائم ہوگئے۔لڑکے نے مجھ سے وعدہ کرلیا کہ شادی کے بعد میں آپ کو نماز،روزہ اور تمہاری دیگر عبادات سے نہیں رکوں گا۔میں نے والدین کی مرضی کے بغیر کورٹ میرج تو کرلیا۔لیکن اب یہ لڑکا مجھے نماز پڑھنے نہیں دیتا۔خود بھی کمرے میں رکھے بت کی مورتی کے سامنے پوجھتا ہے اور مجھے بھی پوجھنے پر مجبور کرتا ہے۔رمضان شریف کے روزے چُھپ کر رکھنے کی کوشش کرلیتی ہوں۔تو اس میں بھی وہ دن کو مجھ سے ہمبستری کرتا ہے مجھے روزے رکھنے بھی نہیں دیتا۔اسی طرح جب میں مرجاؤں گی تو مجھے دوگز زمین بھی نہیں ملے گی بلکہ ہندوؤں کی طرح مجھے بھی جلادیا جائے گا۔

میں مسلمان ہوں ،یونیورسٹی کا ماحول تھا جزبات میں آ کر غلطی کر چکی ہوں۔ میں لڑکا چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔آپ کسی طرح میرے والد صاحب کو راضی کرلو کہ وہ مجھے گھر آنے کی اجازت دے۔فرمایا کہ میں نے اس کے والد صاحب کے پاس حیدر آباد آ کر سارا قصہ عرض کیا۔والد صاحب نے کہا کہ مولانا قطعا اس کے لئے میرے گھر میں گنجائش نہیں ہے۔اس لئے کہ میں نے اس کو اعلی تعلیم کے لئے علی گڑ یونیورسٹی میں داخلہ دیا۔جب اس کی تعلیم پوری ہونے والی تھی ۔میں اس کے لئے اچھے رشتے کی تلاش میں تھا کہ اس دوران اس کی طرف سے ہندی زبان میں خط آیا جس میں لکھا تھا کہ میرے لئے لڑکا اور رشتہ تلاش کرنے کی ضرورت نہیں۔میں نے اپنے ساتھ پڑھنے والے ہندو دوست کے ساتھ کورٹ میرج کرلیا ہے ۔مولانا صاحب نے مزید بتایا کہ میں نے اس کے والد صاحب کو بڑی مشکل سے راضی کرلیا کہ دیکھئے ایمان کا مسئلہ ہے اور لڑکا کافر ہے۔مسلمان کافر کا نکاح نہیں ہوتا۔سرے سے انکا نکاح ہوا ہی نہیں بس آپ اسے گھر آنے کی اجازت دے ۔چنانچہ والد صاحب راضی ہو گئے ۔کسی طریقے سے لڑکی کو امرتسر سے حیدر آباد لے آئے۔ پھر لڑکی نے عدالت میں علیحدگی کا بیان دیا۔اس کے ساتھ علیحدگی ہوئی۔چناچہ اس کی دوسری جگہ مسلمان کے ساتھ شادی ہوئی جواب تین بچوں کی ماں ہے اس نے عالمہ کا کورس مکمل کر کے اب وہ مبلغہ بن چکی ہے۔

نوٹ۔کالج اور یونیورسٹی میں بڑے فخر سے مخلوط تعلیم دینے والو کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ کے بچے اور بچیاں بھی دوستی یاری کے تعلقات کے چکروں میں اپنی زندگیوں کو خوفناک بنارہے ہوں اور آپ کو پتہ بھی نہ ہو۔جس کے سنگین نتائج سے آپ کو دنیا آخرت میں واسطہ پڑے؟

تعلیمی ادارے تو سیکھنے سکھانے اور علمی خزانوں کے مرکز ہوتے ہیں

تعلیمی ادارے سیکھنے اور سکھانے کا مرکز ہوتے ہیں یہاں سے تہذیبیں پروان چڑھتی ہیں، اقدار اور روایات جنم لیتی ہیں، علمی خزانوں کی امانتیں نئی نسلوں کے سپرد کی جاتی ہیں قوم کے تشخص کی پاسداری کے امین تعلیمی اداروں میں ہی تیار کئے جاتے ہیں یہاں سے ملک وقوم کی بقا اور انہیں ناقابلِ تسخیر بنانے کے معمار تیار کئے جاتے ہیں اور اسلامی تہذیب۔ جہاں قوموں کی تاریخ رقم کرنے والے معمار تربیت حاصل کریں وہ درس گاہیں وہ ادارے وہ تجربہ گاہیں یقیناً مقدس ہوتی ہیں کہ اگلی نسلوں کی زندگی و ترقی کا انحصار تعلیم کے نام پر رکھی جانے والی تہذیبی بنیاد پر ہوتا ہے یہ تہذیب ہی ہوتی ہے کہ جو ملک وقوم کی شناخت بن کر عالمی سطح پر ابھرتی ہے اسلامی تہذیب ہی تو ہے جو روایات کی عکاسی اور نسل نو کی تربیت میں معاون ہوتی ہے جس کا پہلا دروازہ مذہب سے نکلتا ہے جس کا آغاز اگر اسلام سے ہے تو مکمل ضابطہ حیات بن جاتا ہے جس میں ہر شعبہ زندگی سے متعلق رہنمائی موجود ہوتی ہے لیکن آج دیکھنا یہ ہے کہ کیا تہذیبی گہوارے ہماری تمدنی شناخت میں اپنا مثبت کردار ادا کر رہے ہیں یا محض ہم کسی سراب کے پیچھے بھاگ کر نسل نو کا حال اور مستقبل خوفناک کر رہے ہیں۔ (ماخوذ از نیٹ)

ہمارے تعلیمی ادارے جدیدیت کے نام پر ملک وقوم کو غیروں کا غلام تو نہیں بنا رہے؟

کیا ہمارے تعلیمی ادارے اس تہذیب کے امین پیدا کر رہے ہیں جو ہماری بنیاد ہے ہمارے تعلیمی اداروں کا ماحول جدیدیت کے نام پر بے راہ روی اور فروغِ تعلیم کے نام پر نسلوں کو مقروض اور غیروں کا مقروض تو نہیں بنا رہا اس حقیقت کو آشکارہ

کرنے کیلئے اگر نظامِ تعلیم کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہمارے نظامِ تعلیم میں ایک اسلامی ملک کے اساسی تقاضوں کو پورا کرنے کا کوئی اہتمام نہیں آج ہمارا نظامِ تعلیم نہ تو ہماری نظریاتی اسلامی اور تہذیبی ضروریات سے ہم آہنگ ہے نہ ہی مادی و دنیاوی اعتبار سے ہمارے لئے فائدہ مند ہے

ہمارے حکمرانوں کی تمام تر کوششیں محض کتاب خواں بنانے پر صرف ہوتی رہتی ہیں انسان بنانے پر نہیں ہماری تعلیم گاہیں ایسی نسل تیار کر رہی ہیں جو انسانی اخلاق سے عاری اسلامی تہذیب سے نابلد ملکی روایات سے عدم تحفظ کا شکار اور نظریاتی دفاع سے ناآشنا ہے ہمارے شعبہ تعلیم کو ادنیٰ امراتب سے لیکر بلند ترین مناصب تک اکثر وہ لوگ چلا رہے ہیں جن کے اندر دیانت امانت اور فرض شناسی کا فقدان ہے جنہیں ذرا سا لالچ یا خوف راستے سے باآسانی ہٹا سکتا ہے جو لوگ اپنے ذرا سے ذاتی فائدے کیلئے ملک اور اسلام کو بڑے سے بڑا نقصان پہنچانے میں تامل نہیں کرتے جن کے پاس اب اجتماعی سوچ کا فقدان ہے جو صرف انفرادی فائدے تک محدود رہتے ہیں جو اپنے آپ کو مقاصد و اغراض کے حصول کیلئے کسی قانون یا قومی روایات اور اسلامی تہذیب کے پابند نہیں سمجھتے۔ تعلیمی اداروں کی کارکردگی اس حد تک منفی صورتحال اختیار کرتی جا رہی ہے کہ شرح تعلیم اور آگاہی میں اضافے کے باوجود والدین تعلیمی اداروں کے ماحول کے متعلق عدمِ اعتماد کا شکار ہیں لیکن تعلیمی شعور والے اور حصول تعلیم کے سلسلے میں بعض اوقات بے بس نظر آتے ہیں

آج ہمارے حکمران تو اپنی سیاست اور سیٹ بچاؤ مہم میں مصروف جبکہ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ سختی سے نوٹس لے اور تعلیمی اداروں میں مخلوط تعلیم کی وجہ سے جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں انہیں یکسر ختم کر کے ماحول کو اچھے سے اچھا اسلامی تہذیب کے مطابق بنائے مگر آج کے حکمرانوں سے یہ توقع رکھنا عبث ہے (ماخوذ از نیٹ)

علامہ اقبالؒ کو مدرسہ، اساتذہ، طلبہ اور تعلیمی اداروں سے شکایت۔

علامہ اقبالؒ کے نزدیک تعلیم محض عقلِ مجرد کا فعل نہیں بلکہ نفس کا فعلِ کلی ہے جس میں خارجی کائنات اور ماحول بھی شریک ہیں گویا اس میں تن اور من دونوں شریک ہیں علامہ اقبالؒ کے نزدیک تعلیم ایک ایسا مسئلہ ہے جو تن سے لیکر من کی دنیا تک محیط ہے اس لحاظ سے کسی عمدہ تعلیم کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ وہ متعلم کو زندگی کی پوری وسعتوں سے آگاہ کر سکے تا کہ وہ اس سے بہرہ مند ہو کر مقصدِ زندگی اور حیات کا فریضہ سر انجام دے سکے۔ علامہ اقبالؒ مشرق کے نظامِ تعلیم کو اسلئے غیر مؤثر اور بے روح خیال کرتے تھے کہ وہ مغربی قوموں کے خیالات پر مبنی اور طالب علموں میں حریت و آزادی کی روح پھونکنے کے بجائے انہیں بے علمی، محرومی اور غلامانہ ذہنیت کا شکار بناتا ہے اس سلسلے میں اقبال کو مدرسہ، تعلیمی اداروں، اساتذہ اور طلبہ سب سے شکایت ہے کہ وہ ان تعلیمی مقاصد کو پورا نہیں کر رہے جس کا تعلق فرد و جماعت کو خوف و محرومی کے جذبات سے آزاد کرنے اور ان میں عمل و یقین اور سعی و جہد کی تازہ امنگیں پیدا کرنے سے ہے

بقولِ اقبال

گلا تو گھونٹ دیا اہلِ مدرسہ نے تیرا
کہاں سے آئے صدا لا الہ الا اللہ

تن آسانی سہل نگاری کم ہمتی ناامیدی اعتماد کی کمی تقلید دوسروں پر انحصار احساسِ کمتری، کمزوری اور اس نوع کے تمام منفی اثرات موجودہ تعلیم کا ہی نتیجہ ہے اور نسلِ نوع کے ذہنوں کو مفلوج کر رہے ہیں علامہ اقبال کے نزدیک قابل تنقید ہے (ماخوذ از نیٹ)

کالج اور یونیورسٹیوں کے سربراہان کا بیان ہے۔

خواتین کی تعلیم کا مسئلہ نہایت باریک اور اہم ہے اگر ان کی تعلیمی اداروں کی صورت حال کا جائزہ لیں تو ایک مختلف صورت حال سامنے آتی ہے بڑے بڑے کالج اور یونیورسٹیوں میں نظم وضبط محض بیرونی گیٹ تک آویزاں ہیں تعلیمی اداروں سے باہر تک محدود ہیں نظم وضبط کے قوانین پر عصری تعلیمی اداروں میں عمل نہیں ہو رہا جسکی وجہ سے موبائل فون کا بے جا استعمال اور اخلاق باختگی، طلبہ کی بے راہ روی کے واقعات گویا کہ روزمرہ کا معمول بن چکا ہے ۔۔اس سلسلے میں کالج اور یونیورسٹیوں کے سربراہان کا بیان ہوتا ہے کہ کالج میں چار پانچ ہزار بچے اور بچیاں زیرِ تعلیم ہیں ہم کس کس پر نظر رکھیں کس کس کی نگرانی کریں بچوں کو خود سمجھنا چاہیئے اور والدین کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ تعاون کریں بہت افسوس کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ ایک طرف ان دانشوروں کے بلند وبانگ دعوے اور لارڈ میکالے کا مرتب کردہ تعلیمی نظام پر شب وروز محنتیں جو دراصل یہود ونصاریٰ کا بچھایا ہوا جال ہے دوسری طرف یہ کہنا کہ ہم اتنی بڑی تعداد میں کس کس پر نظر رکھیں یہ سب جھوٹ ہے حقیقت یہی ہے کہ ان اداروں کے سربراہان یا حکومتِ وقت کو پیسہ چاہیئے وہ ماحول کیا بنائے ان کا مقصد تو کھلی آزادی کے نام پر طلبہ کا رجوع اور پیسہ بٹورنا ہے نہ کہ تعلیم پر توجہ۔کالج یونیورسٹیوں میں اسلامی تہذیب کے کھوکھلا پن اور طلبہ کے درمیان بے راہ روی کے واقعات میں آئے روز اضافہ ہو رہا ہے بلکہ وہ تو غیروں کے اشاروں پر چلتے ہوئے یہی کچھ تو چاہتے ہیں پھر ہم کہتے ہیں کہ ہمارے بچے اور بچیاں کس راستے پر چل پڑے ہیں (نیٹ).

کسی ملک کی تہذیب کو تباہ کرنا ہو تو نئی نسل کو ذہنی مفلوج کرنا ہوگا

کسی ملک کی تہذیب کو تباہ کرنے کا مقصد اس ملک کی نئی نسل کو ذہنی

طور پر مفلوج کرنا ہوتا ہے جس میں اپنے اسلام کی کارگردگی اور قومی ہیروز کی پیروی کا کوئی تصور نہیں ہوتا بلکہ غیروں کی ہر چیز سے متاثر ہوتے ہیں ان کا فیشن ،ان کا اسٹائل،ان کے ڈیزائن انکے اطوار انکی پالیسی کو اپنا کر نتیجہ غلامی کی صورت نکلتا ہے تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ سلطنتِ ہندوستان پر مسلمانوں کے زوال کی بڑی وجہ مسلم تہذیب میں ہندی کلچر کا میلاپ تھا جس سے انگریز حکومت نے فائدہ اٹھالیا ،میکالے نے برطانوی پارلیمنٹ میں ۲فروری ۱۸۳۵ء میں اپنی ایک تقریر کے دوران کہا تھا کہ ہم انگریز اس ملکِ ہندوستان کو ہرگز فتح نہیں کرسکیں گے جب تک (اس قوم کا اصل خطاب جو مسلمان قوم سے ہے) اس کی ریڑھ کی ہڈی کو نہ توڑیں اس قوم کی ریڑھ کی ہڈی ہے اسکا روحانی تہذیبی ورثہ،اس قوم کا نظامِ تعلیم اور کلچرل بدل کرر کھ دیں انہیں یقین دلادیں کہ ہر وہ چیز جو انگریزی ہے وہ انکی اپنی چیزوں سے بہتر ہے تو وہ بہت جلد خود اپنی نظروں سے گرجائیں گے (نیٹ)

تعلیمی اداروں میں تہذیبی روایات کا بڑا دخل ہے

تعلیمی اداروں میں تہذیبی روایات کا بڑا دخل ہے تہذیب ہی تو ہمیں ہمارے اصل سے روشناس کرواتی ہے محض کتابیں پڑھ لینے سے علم حاصل نہیں ہوتا اور نہ ہی زندگی گزارنے کا سلیقہ آتا ہے جب تک تہذیب نہ سیکھیں یہ بہت افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے کچھ تعلیمی ادارے مغربی کلچر کو فروغ دے رہے ہیں اور جدیدیت کے نام پر منفی رجحان جنم دے رہے ہیں ہمیں اپنی مذہبی اور علاقائی تہذیبوں سے نئی نسل کو روشناس کروانا ہوگا تا کہ ملک وقوم کی شناخت برقرار رہے اس لئے تعلیمی اداروں میں غیر نصابی سرگرمیوں میں اپنی تہذیب وروایات کو فروغ دینا ہوگا تا کہ نسلِ نو کی بہترین تربیت کی جاسکے اس لئے کہ موجودہ نظامِ تعلیم میں تعلیمی اداروں کا جو ماحول

ہے اسمیں مادر پدر آزادی کی وجہ سے بے راہ روی کوفروغ ملتا ہے ان تعلیمی اداروں کا بنیادی مقصد چونکہ منافع اور پیسہ کمانا ہوتا ہے اسلئے انہیں بچے کی تربیت اور اسکی غیر نصابی سرگرمیوں پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا اب چونکہ " اولیول اور اے لیول نظام تعلیم میں داخل ہو گئے ہیں اسلئے ماحول بھی مغرب سے متاثر ہے لیکن اب یہ بہت بڑے سیٹ اپ کی شکل اختیار کر چکا ہے۔

مغربی طرز کے مخلوط تعلیم ادارے اور انکے نقصان دہ اثرات۔

مغربی طرز کے مخلوط تعلیمی ادارے ہی اس لئے وجود میں آئے ہیں تا کہ مسلمانوں کو قرآن، حدیث اور ان کے مذہب دین سے دور رکھا جائے، جیسے چھوٹے بچوں کو پڑھائے جانے والے کورس میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ الف سے، اللہ کی بجائے انگور، اور حا سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لکھنے کی بجائے حجام کی تصویر بنائی گئی ہے، بچوں کے ذہنوں میں یہ بٹھانے کے لئے کہ جب تم بڑے ہوں گے تو تم نے بھی اس طرح داڑھی منڈوانی ہے، ب سے بسم اللہ کی بجائے بلی، بندر وغیرہ کی تصویر دیکر مسلمان معاشرہ کو ذہنی مفلوج کیا جارہا ہے

اللہ سے دور کردے تو ایسی تعلیم بھی فتنہ،

اللہ سے کرے دور تو تعلیم بھی فتنہ: املاک بھی اولاد بھی جاگیر بھی فتنہ عصرِ حاضر کی مصنوعی تعلیمی چمک دمک، تعلیمی معیارات کے متعلق مختلف عصری و علمی دانشوروں کے بلند و بانگ دعوے لارڈ میکالے کا جاری کردہ فارمولا جسکے مطابق تشکیل دیئے گئے ہمارے مختلف ہائے تعلیمی مخلوط نظام یہ سب کا سب سونے کا جال ہے جو ابلیسی لشکر اور اس کے حواریوں نے ترتیب دیا اور بچھایا ہے تا کہ مسلم امتیں اسکی ظاہری چکا چوند اور عارضی دنیاوی زیب و زینت سے شدید طور پر متاثر ہو کر اپنے فرضِ

منصبی کو یکسر بھول جائیں یا پھر اس علم سے تو مکمل طور پر بے بہرہ ہو جائیں جو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زبان سے جاری ہو کر مسلم امتوں کیلئے ہدایت کا ذریعہ وسبب بنا۔

آپ ﷺ نے فرمایا، علم میرا ہتھیار ہے یقین میری قوت ہے اوراطاعت میری پناہ ہے مغربی طرز کے مخلوط تعلیمی ادارے ہی اس لئے وجود میں آئے ہیں تاکہ مسلمانوں کو قرآن، حدیث اور ان کے مذہب دین سے دور رکھا جائے

وہ تعلیم، تعلیم نہیں بلکہ جہالت ہے۔

جو تعلیم بندے کو اللہ سے نہیں ملاتی، توحید کا تصور واضح نہیں کرتی، اللہ کی حدود میں رہ کر زندگی بسر کرنے کا شعور نہیں دیتی، اخلاق کو نہیں سنوارتی، محب اسلام نہیں بناتی، اسلام سے آگاہی نہیں کراتی، شریعت اور سنت کا پابند نہیں بناتی، حق و باطل کی تمیز نہیں سیکھاتی، یہود و نصاری اور ملحدوں کی مشابہت سے نہیں بچاتی، کفر، شرک ظلم، بدعات، اور گناہوں سے نہیں رکتی، نواہی سے روک کر اوامر کا پابند نہیں بناتی، جو انسان کو اس کی مقصد تخلیق اور مقصد زندگی سے آگاہ نہیں کرتی، وہ تعلیم تعلیم نہیں بلکہ جہالت ہے۔اور جہالت چاہے قدیم ہو یا جدید، بہر صورت جہالت، جہالت ہی ہوتی ہے۔ جہالت ناپسندیدہ عمل ہے اس لئے اس سے بچنا ہر صورت میں ضروری ہے۔

تعلیم تو حقیقت میں وہ ہے۔

☆ تعلیم تو وہ ہے جو ابنِ آدم اور بنتِ حواء کو انکے صحیح اخلاقی حدود وقیود سے روشناس کراتی ہے

☆ تعلیم تو وہ ہے جو انسان کو فرش سے اٹھا کر عرشِ معلیٰ کی سیر کراتی ہے

☆ تعلیم تو وہ ہے جو روحوں کی غذا اور روشنی ہے اور اس روشنی میں انسان اپنی سوچ ،فکر، ارادہ، عمل اور مقصد تک رسائی کو ممکن بناتا ہے

☆ تعلیم تو وہ ہے جو انسان کو حیوانیت کے چولے سے نکالتی ہے اور اخلاق وحیاء کا لبادہ پہناتی ہے اور کائنات کے سربستہ رازوں کو ڈھونڈ نکالنے کے راز بتلاتی ہے

☆ تعلیم تو وہ ہے جو اچھے بُرے کی تمیز کراتی ہے اور زندگی کی فلاح وبہبود کی رہنمائی کراتی ہے یہ علم ہے چاہے زمینی ہو یا کائناتی ،حیاتیاتی ہو یا کیمیائی طبیعیاتی ہو یا رضی ،طبعی ہو یا روحانیت پر مبنی ،ہر ہر مشکل میں ایک منبع ایک Origion اور ایک اصل رکھتی تھی اور وہ مخزن کیا ہے؟

کسی نے خوب کہا ہے

علیہ السلامؑ عقل کا رابطہ وحی کے نور سے متصل ہے اور وحی کے نور کے بغیر عقل کا استعمال بے کار ہے یہ ایسا ہی ہے جیسے بن پانی کے مچھلی، بن روح کے جسم، اور بن خوشبو کے پھول اب دیکھئے وہ وحی الٰہی تعلیم وتربیت کا کیا معیار انسانیت کے حوالے کرتی ہے اس کرہ ارض پر بحیثیت خلیفہ انسان کو کہا یہ وحی الٰہی کی تعلیم انسان کو راہ نما اصول فراہم کرتی ہے

یہ کہنا بجا ہے کہ ہر انسان انفرادی طور پر آزادانہ اختیارات کا حامل ہے مگر وہ تب بھی پابند ہے اور پابند رہے گا اسلئے کہ زمین اسکی نہیں آسمان اس کا نہیں (یعنی اس کے عارضی وفانی مرتب کردہ قوانین کے پابند نہ زمین ہے اور نہ ہی اس پر بسنے والے انسان) ہاں وہ پابند ہے زمین پر اس آفاقی تعلیمی نظام کو قائم کرنے کا جو وحی الٰہی سے متصل ہوا وہ ہمہ گیر نفع بخش اثرات کو حاصل کر گیا

مخلوط تعلیمی نظام کا پوسٹ مارٹم

اسلام کی تضحیک : دینی حمیت کی پامالی ،شعائر اسلام کا مذاق بے حیائی ، بے پردگی ، بدنظری ،مخلوط نظامِ تعلیم جو آدمی کو زنا کے راستے پر لے جاتی ہیں جس کے نتیجے میں ایمان سے محرومی اور معاشرتی انتشار کا سامنا کرنا پڑتا ہے اگر یہی نظامِ تعلیم جو مغربی طرز پر وجود دیا گیا ہے اور اگر امتِ مسلمہ کی یہی حالت رہی تو پھر یاد رہے کہ وہ وقت قریب آ چکا ہے کہ اگر مسلمان قوم نے اپنی اصل اپنے مذہب و ایمان کا سودا منظور کر لیا تو پھر صفحہ ہستی پر اس کا وجود برقرار رہنا مشکل ہو جائے گا

اثرِ بد

وہ ادارے جہاں مانند قرون اولیٰ ، دینی و علمی و فکری مجالس منعقد ہونی چاہیے تھیں افسوس صد افسوس کہ مغربی تہذیبی یلغار کے نتیجے میں آج ہمارے دریائے علم کے شفاف پانی میں اسلامی حیاء اقدار کا خون بہتا نظر آتا ہے گدلا کثیف بدبودار اسکول کالجوں اور یونیورسٹیوں کے مخلوط ماحول میں مسلمان بچے اور بچیوں کو سیکولر فاشسٹ اسلامی تعلیمات سے دور کر رہے ہیں مسلمان ملکوں میں گمراہ سیکولر لبرل ٹولہ قوم کو صراطِ مستقیم سے ہٹانا سیدھی راہ سے بھٹکانا چاہتا ہے اسی طرح قرآن و حدیث ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ، اولیائے عظامؒ ، اور علمائے کرام کی تعلیمات سے دور کرنے کی مذموم کوشش میں مصروف ہے

اس صورتحال میں ہم کیا کریں؟

انفرادی ذمہ داری

① اپنے مذہب اور وقت کے علمائے حق سے قربت اور اعتماد

② قرآنی تعلیمات سے آگاہی حاصل کرتے رہنا

③ اسی طرح نہ صرف خود ان مخلوط نظام تعلیم کے اثراتِ بد کو جاننا بلکہ دوسروں کو بھی اس سے آگاہ کرنا۔

④ حیاء و اخلاق اور اسلامی قدروں کو مضبوط پکڑنا جو مخلوط نظامِ تعلیم میں ناممکن ہے

⑤ مغربی یلغار لارڈ میکالے کا مرتب کردہ نظامِ تعلیم سے بچتے ہوئے وحی الٰہی سے خود کو جوڑنا

حکومتی ذمہ داری

حکومتی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی عوام کو ایسا پلیٹ فارم دے جس میں عصری مذہبی تعلیم بے شک ایک ساتھ ہوں مگر مرد و زن ایک ساتھ نہ ہوں ایسی تعلیمی کمیٹیاں تعلیمی ادارے اور ایجوکیشنل سسٹم کا تعارف کرائے جو اسلامی نہج رکھتا ہو، تاکہ ہماری اخلاقی اقدار مذہبی و سماجی اقدار محفوظ رہ سکیں اور عصری علوم دینی علوم کے تابع ہو کر وحی الٰہی سے اتصال ہو

دعا

اللہ کرے ہماری قوم کا ہر فرد اپنے مقدر کا ستارا بن جائے وہ چمکے خود بھی اور دوسروں کا راہنما بھی بن جائے یہ اسی صورت ممکن ہے جب ہم لارڈ میکالے کے فرسودہ مخلوط تعلیمی نظام سے باہر نکل کر اور اس مغربی تہذیبی پنجے سے اپنے آپکو آزاد کرا کر اپنی پیاری آفاقی و الہامی تہذیب و تعلیم سے خود کو جوڑ لیں

اللہ تعالیٰ ہمیں مغربی یلغار، انکی مشابہت، ان کے تاثر اور ان کے فرسودہ مخلوط تعلیمی نظام (جو ابلیسی لشکروں کا مرتب کردہ ہے) سے نجات نصیب فرمائیں آمین

افراد کے ہاتھوں میں ہے قوم کی تقدیر　　ہر فرد ہے ملّت کے مقدر کا ستارہ
دنیا کو ہے پھر معرکہ روح و بدن پیش　　تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو ابھارا

دین اگر ہاتھ سے دے کر آزاد ہو ملّت ہے ایسی تجارت میں مسلمان کا خسارا

مخلوط تعلیم کے نقصانات پر عبرتناک واقعات۔

واقعہ نمبر ①۔ایک بیان کے دوران حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب اطال اللہ عمرہ نے واقعہ سنایا، کہ حضرت مولانا حسن صاحبؒ فرمارہے تھے کہ ایک صاحب میری خانقاہ کی طرف آرہے تھے جو میرے استاذ لگ رہے تھے جب قریب آئے۔تو واقعتاً وہ میرے استاد ہی تھے جس سے میں نے دین سیکھا تھا۔مگر اس کے چہرے پر داڑھی نہیں تھی، بال انگریزی تھے،وضع قطع غیروں کی۔پوچھا کہ حضرت کیا ہوا، اس حالت میں کیوں اور کیسے؟ کہا کہ میں ایک اسکول میں پڑھارہا ہوں، جہاں مخلوط تعلیم، بے پردگی کا ماحول ہے، میں ایک چھوکری پر عاشق ہوا ہوں۔اس کو پھنسانے کے لئے مجھے داڑھی منڈوانی پڑی، بال انگریزی، وضع قطع، لباس شکل وصورت انگریزوں جیسی بنانی پڑی، اب آپ سے تعویذ لینے آیا ہوں۔چناچہ اس کی موت کا وقت قریب آیا لوگ اس کے سامنے کلمہ کی تلقین کررہے ہیں ،مگر اس کی زبان پر کلمہ جاری نہیں ہوتا، بلکہ اپنی محبوبہ کا ذکر تھا یوں اس کا خاتمہ ہوا۔آپ نے دیکھا کہ مخلوط تعلیم اور بے پردگی کا انجام آخر کیا ہوتا ہے۔

واقعہ نمبر ②۔ایک اسکول میں مخلوط تعلیم کی وجہ سے ایک لڑکے اور لڑکی کے درمیان عشق کا تعلق ہوا۔آپس میں شادی کی کوشش میں ناکام ہونے پر دوسری جگہ شادی کرنے سے انکار کرتے رہے اور اب بڑھاپے میں پچھتاتے ہوئے ذلت ورسوائی کی زندگی گزار رہے ہیں۔

واقعہ نمبر ③۔مخلوط تعلیم کے سبب ایک لڑکے اور لڑکی کے مابین عشق کا تعلق ہوا،شادی

میں رکاوٹوں پر خودکشی کر کے اپنی آخرت بھی تباہ کر گزرے یہ تو آپ نے تین واقعات پڑھے اس قسم کے واقعات بے شمار ہیں۔عبرت کے لئے بس یہی کافی ہیں۔اللہ تعالی ہماری حفاظت فرمائیں۔

زنا کا گیارھواں سبب "شادی میں تاخیر کرنا ہے۔

دین اسلام میں ازدواجی زندگی:

جب کوئی مرد وعورت شرعی گواہوں کے روبرو ایجاب وقبول کر لیتے ہیں تو دینی نکتہ نظر سے وہ میاں بیوی بن جاتے ہیں، گویا ایک فیملی یونٹ تشکیل پا جاتا ہے بظاہر دیکھنے میں تو دو بندوں کا ملاپ ہے لیکن اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو یہ ایک عہد دو خاندانوں کا تعلق اور ایک زمانے کی بنیاد ہوتا ہے، اگر میاں بیوی شریعت وسنت کا خیال رکھتے ہوئے زندگی گزاریں گے اور ایک دوسرے کے حقوق کی پاسداری کریں گے تو ان کے حق میں یہ ایک اچھی پرسکون اور خوشگوار زندگی بن جاتی ہے جنکے اچھے مثبت اثرات انکی اولا پر بھی ظاہر ہوتے ہیں، اور ان سے ایسی نسلیں پیدا ہوتی ہیں جو زمانے کی قیادت کرتی ہیں۔ نبی علیہ السلام نے یہ دعا سکھائی:

ربنا هب لنا من ازواجنا وذريتنا قرة اعين وجعلنا للمتقين اماما

اے اللہ ہمیں ایسی بیویاں اور ایسی اولادیں عطا فرما۔ جو ہمارے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں اور انہیں متقیوں کا امام بنا۔

اللہ تعالی نے ہر چیز کو جوڑا جوڑا بنایا ہے

اللہ رب العزت نے ہر چیز کو جوڑا جوڑا بنایا ہے، قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: **سبحان الذی خلق الازوج کلھا (یس)** پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کا جوڑا جوڑا بنایا ہے؛ چنانچہ اللہ رب العزت نے انسانوں میں مرد وعورت کو ایک دوسرے کا

زوج یعنی جوڑا بنایا تاکہ ایک دوسرے کیلئے باعث تسکین ہو، دیکھئے حضرت آدم علیہ السلام جنت کی بیشمار نعمتوں میں تھے لیکن تنہائی کا احساس تھا تو اللہ رب العزت نے انکی تنہائی دور کرنے کیلئے انکے دل بستگی اور سکون کیلئے اماں حوا علیھا السلام کو پیدا فرما دیا۔ارشاد خداوندی ہے:

وقلنا یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ

اور ہم نے حکم دیا کہ اے آدم آپ اور اپکی بیوی جنت میں رہیں اور جنت کی نعمتوں میں جو اور جہاں سے چاہیں کھائیں۔

تو معلوم ہوا کہ مرد کی زندگی بغیر عورت کے ادھوری ہے اور مرد عورت ایک دوسرے کیلئے لباس کی مانند ہے۔

(ھن لباس لکم و انتم لباس لھن)

کہ وہ عورتیں تمھارے لیئے لباس ہیں اور تم ان کے لیئے لباس ہو۔

دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے:

ومن ایتہ ان خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیھا، (سورۃ روم) اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس ذات قدوس (اللہ تعالیٰ) نے تمھارے لیئے تم میں سے جوڑا جوڑا بنایا تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو۔

ان تمام آیات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مرد، وعورت میں فطرۃ کشش رکھ دی گئی ہے تاکہ مرد، وعورت ایک دوسرے سے سکون حاصل کریں اور ایک دوسرے کیلئے باعث تسکین ہوں۔

اسلام میں ازدواجی زندگی کی اہمیت:

اسلام دین فطرت ہے وہ انسان کو مجرد زندگی گزارنے کا حکم نہیں دیتا بلکہ مرکب

زندگی یعنی میاں بیوی بن کر زندگی گزارنے کا حکم دیتا ہے۔حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لارہبانیۃ فی الاسلام

کہ اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔

رہبانیت کہا جاتا ہے کہ ایک آدمی ایک طرف گوشہ نشین ہوکر عبادت میں لگا رہے اور شادی والی زندگی پر مجرد زندگی کو ترجیح دے اسلام نے یہ تعلیمات ہرگز نہیں دیئے ہیں کہ تم ترک دنیا کرلو اور جنگلوں اور غاروں میں جا کر مجرد رہنا شروع کر کے بس عبادت میں لگے رہو بلکہ اسلام معاشرتی زندگی گزارنے پر زور دیتا ہے اسی لیئے دین اسلام میں ازدواجی زندگی اختیار کرنے کی ترغیب دیگئی ہے۔دوسرے مذہبوں میں تو آپ کو یہ ملے گا کہ جو شخص رہبانیت اختیار کر کے عورت سے کنارہ کشی اختیار کرلے وہ وقت کا بڑا عبادت گزار اور نیک انسان سمجھا جاتا تھا،مگر اسلام میں آپ کو یہ نہیں ملے گا بلکہ دین اسلام تو ازدواجی زندگی گزارنے پر حکم دیکر زور دیتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تنبیہ:

ایک دفعہ تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو خوف خدا رکھنے والے اور عبادت کا شوق رکھنے والے اکھٹے بیٹھے تھے تو ایک نے کہا کہ میں رات بھر نمازیں پڑھا کروں گا دوسرے نے کہا کہ میں ساری زندگی روزے رکھوں گا،تیسرے نے کہا کہ میں ساری زندگی عورت سے الگ رہوں گا شادی نہیں کروں گا،جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں فرمایا کہ اس طرح مناسب نہیں ،خدا کی قسم میں تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تم میں سب سے زیادہ متقی ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں،نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی

ہوں، نکاح بھی کرتا ہوں اور عورتوں کے پاس بھی جاتا ہوں، دیکھو جو میرے طریقے سے اعراض کرے گا وہ مجھ سے نہیں۔ اسی طرح ایک صحابی حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے اپنی شہوت والی نس کو ختم کرنا چاہا، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انکو منع فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ دین اسلام میں مجرد زندگی کے بجائے ازدواجی زندگی گزارنے پر زور دیا گیا ہے۔ (رواہ البخاری و مسلم)

دین اسلام میں نکاح کا حکم

ارشاد خداوندی ہے: **وانکحو الایامی منکم**؛ اور جو تم میں سے بے نکاح ہوں ان کا نکاح کر دیا کرو۔ دوسری جگہ ارشاد ہے:

فانکحو ماطاب لکم من النساء مثنی وثلاث وربع فان خفتم الا تعدلوا فواحدہ (النساء)؛ پس تم نکاح کرو ان عورتوں کے ساتھ جو تمھیں پسند ہوں ، دو ہوں تین ہوں، چار ہوں۔ پس اگر تمہیں یہ ڈر ہو کہ تم ان میں عدل نہیں کر سکو گے تو پھر تم صرف ایک سے نکاح کرو۔

اس آیت کریمہ میں نکاح پر زور دیا گیا ہے کہ نکاح کرو۔ اگر ان کے درمیان عدل و انصاف قائم رکھ سکتے ہو تو ایک سے زائد کرو۔ دو ہوں تین ہوں چار ہوں، (جب ان کے اخراجات پر تمہیں قدرت میسر ہو۔ اور عدل کر سکنے پر پورا یقین ہو۔)

احادیث میں نکاح کا حکم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء (بخاری و مسلم)

فرمایا اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جو شادی کرنے کی طاقت وقدرت رکھتا ہو تو اسکو چاہیے کہ وہ شادی کرلے اسلیئے کہ یہ شادی کرنا آنکھوں کو جھکانے اور شرمگاہ کی حفاظت کا ذریعہ ہے اور جو شادی کی طاقت نہیں رکھتا وہ (کثرت سے) روزے رکھے کہ (یہ روزے رکھنا، شہوت کو توڑ دیتا ہے۔ اسی طرح نبی علیہ السلام نے فرمایا

(النکاح من سنتی؛) کہ نکاح میری سنت ہے)۔ **(فمن رغب عن سنتی فلیس منی)**؛ کہ جو میری سنت سے اعراض کرے گا وہ میری امت میں سے نہیں ہے) بھلا نکاح کی اہمیت کو واضح کرنے کیلیئے اس سے زیادہ اور کیا زور دیا جاسکتا ہے۔ ایک حدیث پاک میں فرمایا

(تزوجوا الولود الودود فانی مکاثر بکم الامم یوم القیمۃ)

زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے نکاح کرو میں قیامت کے دن تمہاری کثرت کی بنا پر دوسری امتوں پر فخر کروں گا (کہ میری امت زیادہ ہے (بخاری و مسلم۔ ابوداود)

نکاح آدھا ایمان ہے:

انسان کی زندگی میں نکاح کی اتنی اہمیت ہے کہ نکاح کو آدھا ایمان کہا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

:النکاح نصف الایمان

کہ نکاح آدھا ایمان ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ غیر شادی شدہ مرد ہو یا عورت یعنی کنوارہ آدمی چاہے کتنے ہی نیک اعمال کرے اور عبادت کرے اس کا ایمان آدھا ہے جب تک وہ ازدواجی زندگی میں داخل ہو کر حقوق وفرائض کو ادا نہ کرے تب تک اس کا ایمان مکمل نہیں، چنانچہ ایک اور حدیث پاک میں آیا ہے

اذا تزوج العبد فقد استکمل نصف الدین (مشکوٰۃ)

جس بندے نے شادی کرلی اس نے نصف دین مکمل کرلیا۔

ایک حدیث پاک میں فرمایا۔

(من تزوج فقدستکمل نصف الدین فلیتق اللہ فی النصف الباقی)

کہ جس نے شادی کرلی اس نے اپنا آدھا ایمان مکمل کردیا بقیہ آدھے ایمان میں اللہ سے ڈرتا رہے۔تو معلوم ہوا کہ شرمگاہ کی حفاظت کے لئے سب سے اہم اور بڑا ذریعہ نکاح ہے ،نکاح کے بغیر پاکدامن رہنا بڑا مشکل ہے جبکہ ساتھ شیطان اور نفس امارۃ اور آج کل کی طرح بے حیائی کا ماحول، اور فحش مناظر ہو تب تو بچنا اور زیادہ مشکل، اس لئے حدیث پاک میں فرمایا کہ شادی کرنے سے آدھا ایمان مکمل ہوجاتا ہے (طبرانی، بیہقی، حاکم)

انبیآء کرام کی سنتیں:

ترمذی شریف کی روایت ہے کہ چار چیزیں انبیاء کی سنت میں سے ہیں۔

① الحیاء: حیاداری یعنی تمام انبیاء باحیا ہوا کرتے تھے۔

② والتعطر: یعنی تمام انبیاء خوشبو کا استعمال کرتے تھے۔

③ والسواک: یعنی تمام انبیاء مسواک کیا کرتے تھے۔

④ والنکاح: یعنی تمام انبیاء ازدواجی زندگی بسر کرتے تھے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولقد ارسلنا رسلا من قبلک وجعلنا لھم ازواجا وذریۃ)

(اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کتنے ہی انبیاء کو بھیجا اور ہم نے ان کیلئے بیویاں اور اولادیں بنائیں) اس آیت سے یہ بات صاف واضح ہو جاتی ہے کہ تمام انبیاء علیہ السلام دین کی دعوت کا مقدس فریضہ ادا کرنے کیلئے مبعوث ہوتے تھے کہ وہ مخلوق کو اللہ سے ملا دیا کرتے تھے مگر ساتھ ہی وہ ازدواجی زندگی بھی گزارتے تھے اور بیوی اولاد بھی ان کیلئے دین کے راستے میں رکاوٹ نہیں بنا کرتی تھی۔(ترمذی)

شادی شدہ جوڑے کی دو (۲) رکعت بے نکاح کے ستر (۷۰) رکعات سے افضل ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، شادی شدہ عورت کی دو رکعت نماز بے شادی (رانڈوا) کی ستر رکعات سے افضل ہے ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ بال بچوں والے کی دو رکعتیں غیر شادی شدہ کی بیاسی (۸۲) رکعات سے افضل ہے (مطلب اس کا یہ ہے کہ کسی بندے کا گھریلو مصروفیات، بیوی بچوں کے ہوتے ہوئے اللہ کی عبادت کرنے سے ثواب میں اضافہ ہو جاتا ہے، وہ اس طرح کہ ایک طرف وہ بندوں یعنی بیوی بچوں کے حقوق ادا کرتے ہیں، دوسری طرف وہ اللہ رب العزت کی عبادت بھی بجالاتے ہیں تو اس وجہ سے شادی شدہ کی دو رکعتیں بے شادی شدہ کی ستر یا بیاسی رکعات سے افضل ہیں اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ شادی کتنی ضروری ہے اور اس کی کتنی اہمیت ہے، اس لئے ایک حدیث میں بے نکاح کو مسکین کہا گیا ہے (کنز العمال)

پانچ وصیتیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے محبوب خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے پانچ کاموں میں جلدی کرنے کی وصیت فرمائی۔

① عجلوا باالصلوٰۃ قبل الفوات؛ تم نماز کے فوت ہونے سے پہلے اسے ادا کرلو۔

② عجلوا بالتوبۃ قبل الموت۔ موت سے پہلے توبہ کرنے میں جلدی کرو۔

③ عجلوا بدفن الاموات؛ کہ جب کوئی آدمی مرجائے تو اس کے کفن دفن میں جلدی کرو۔

④ عجلوا باداء القرض؛ تمھارے سر پر قرض ہو تو اسے ادا کرنے میں جلدی کرو۔

⑤ جب بیٹی یا بیٹے کیلئے کوئی مناسب رشتہ مل جائے تو اسکے نکاح کرنے میں جلدی کرو۔

ایک روایت میں تین کا ذکر ہے۔ آج دین سے دوری اور شریعت پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے معاشرہ فساد کی طرف رواں دواں ہے۔ دس پندرہ سال سے بچیاں اور بچے جوان ہو چکے ہیں بلاوجہ برادری کی رسومات کے پیش نظر ان کی شادیوں میں تاخیر کی جاتی ہے جو زنا کا ایک بڑا اہم سبب اور ذریعہ ہے۔ (مشکوۃ، ۲۱)

اولاد کے بالغ ہونے پر شادی میں بلاوجہ تاخیر سے اولاد کے ساتھ ہر گناہ میں (ماں) باپ شریک ہونگے،

سوال۔ بعض لوگ مالدار داماد نہ ملنے کی وجہ سے لڑکیوں کی شادی میں تاخیر کرتے ہیں کیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے؟

جواب:- عن ابی سعید و ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من ولد لہ فلیحسن اسمہ و ادبہ فاذابلغ فلیتزوجہ فان بلغ ولم یتزجہ فاصاب اثما فانما اثمہ علی

ابیہ مشکوۃ ج۱ص۲۷۱)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی اولاد ہو۔تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کا اچھانام رکھے اور اس کو ادب سکھائے اور جب وہ بالغ ہوجائے تو اس کا نکاح،شادی کرے،پس اگرکوئی بالغ ہوااور ماں باپ نے اس کی شادی نہیں کی تو وہ جو گناہ کرے گا وہ باپ پر ہوگا)۔یعنی اولاد کے بالغ ہونے پر بلاوجہ شادی میں تاخیر درست نہیں ،اب جو ماں باپ بلاوجہ اولاد کی شادی،نکاح میں تاخیر کریں گےتو اولاد کے ساتھ ہر گناہ میں بھی شریک ہوں گے۔۔اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اولاد کی بروقت شادی کرنے کی توفیق عطافرمائیں (مشکوۃ،ج۱ص ۲۷۱،فتاوی حقانیہ ج ۴ ص ۳۰۳)

زنااورنکاح میں فرق

زنااورنکاح میں یہ فرق ہے کہ زنافقط جنسی تقاضے کو پورا کرنے کا نام ہے،جبکہ نکاح میں اس عورت کی ذمہ داری لینی پڑتی ہے اس کومہر ادا کرنا پڑتا ہےاورعورت اسکی وراثت میں شامل ہوجاتی ہے جبکہ کچھ لوگ متعہ کے نام سے زنا کوثواب سمجھ کرجائزقرار دیتے ہیں اور یہ آپ جانتے ہیں کہ متعہ میں مذکورہ بالا باتیں نہیں ہوتیں بلکہ خالص اپنی جنسی تقاضے کو پورا کرنا مقصود ہوتا ہے۔یہ بھی ایک بڑی سازش ہے کہ اسلام کی طرف نسبت کر کے متعہ جوزنا کا دوسرانام ہے اسے سنت سمجھ کرثواب کی لالچ دیگر مسلمانوں میں تشہیر کرائی جاتی ہے،نکاح سے گھر آباد ہوتا ہے جبکہ زنا سے گھر برباد ہوتا ہے۔

نکاح کی چاروجوہات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

تنکح المرأۃ لاربع لما لھا ولحسبھا ولجمالھاولدینھافاظفر بذات الدین تربت یداک (بخاری ومسلم مشکوٰۃ)

کسی عورت سے چار وجوہات کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال کی وجہ سے، اس کے حسب نسب کی وجہ سے، اس کے حسن وجمال کی وجہ سے اس کی وینداری کی وجہ سے، تم دیندار عورت سے نکاح کرنا، تمھارے ہاتھ مٹی میں مل جائیں۔

اس حدیث پاک میں نکاح کرنے کی چار وجوہات ارشاد فرمائی گئیں ہیں۔

پہلی وجہ، 'لما لھا'' کہ اس کے مال کی وجہ سے لوگ اس سے نکاح کرتے ہیں کہ جہیز میں بہت کچھ دے دیں گے۔

دوسری وجہ: لحسبھا، اس کے حسب نسب کی وجہ سے نکاح کرتے ہیں کہ بڑا اونچا خاندان ہے ان سے جوڑنے میں یہ یہ فوائد حاصل ہونگے

تیسری وجہ لجمالھا: اس کے حسن وجمال کو دیکھ کر نکاح کرتے ہیں کہ بڑی خوبصورت ہے، یعنی جلد سفید ہے اگر چہ وہ اندر سے کالی بلا ہی ہو یہ خوبصورتی فانی ہے اور فانی چیز سے محبت بھی فانی ہے۔

چوتھی وجہ: لدینھا کہ اس کی نیکی کی وجہ سے نکاح کرتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمھیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنے لیے دین کی بنیاد پر رشتوں کو تلاش کرو، نیکی اور شرافت ایسی چیز ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی چلی جاتی ہے جبکہ دوسری تین چیزیں وقت کے ساتھ ختم ہو جاتی ہیں۔ (بخاری ومسلم، مشکوۃ)

نیک نیتی پر نبی علیہ السلام کی دعا:

طبرانی کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

من تزوج امرءۃلعزھا لم یزدہ الا ذلۃ ومن تزوجھا لمالھالم یزدہ الافقرا ومن تزوجھالحسبھالم یزدہ اللہ الادنی ھا ومن تزوجھا امرءۃ لم یردبھا الاان یغض بصرہ ویحصن فرجہ ویصل رحمہ بارک اللہ لہ فیھا وبارک لھا فیہ

① جس نے اس نیت کیساتھ کسی لڑکی سے نکاح کیا کہ اس کی عزت بڑی ہے تو اللہ تعالیٰ نہیں بڑھاتے مگر اس کی ذلت کو۔

② اور جو اس لیے شادی کر لے کہ اس کے پاس مال بہت ہے تو اللہ تعالیٰ نہیں بڑھاتے مگر اس کے فقر کو۔

③ اور جس نے حسب اور اس کی خاندانی شہرت کی وجہ سے اس سے شادی کر لی تو اللہ تعالیٰ نہیں بڑھاتے مگر اس کی پستی کو۔

④ اور جس نے اس لیے عورت سے شادی کی کہ وہ اس کے ذریعہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھ سکے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کر سکے اور رشتے ناطوں کو جوڑ سکے، اللہ تعالیٰ اس خاوند کو بیوی میں برکت عطا فرمائے اور اس عورت کو اس خاوند میں برکت نصیب فرمائے۔

تو جس نکاح سے مقصود پاکدامنی، نگاہوں پر قابو اور گناہوں سے بچنا ہو تو اس جوڑے اور اس نکاح کیلئے اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی ہے، لہٰذا اس کی ازدواجی زندگی میں نبی علیہ السلام کی دعاؤں کی برکت بھی شامل ہوگی۔ (طبرانی)

نیک بیوی کی چار نشانیاں:

نبی علیہ السلام نے نیک بیوی کی چار نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔۔۔

① پہلی نشانی یہ ہے کہ ان امرھا اطاعتہ، جب خاوند اسکو کسی بات کا حکم کرے تو وہ

اس کے حکم کو ماننے، ضد کرنے والی نہ ہو۔

② دوسری نشانی یہ ہے کہ وان نظر الیھا سرتہ، جب خاوند اس کی طرف دیکھے تو اس کا دل خوش ہو جائے، مطلب یہ کہ وہ گھر میں رہتے ہوئے صرف اپنے خاوند کی خاطر فیشن ایبل کپڑے پہنے، صاف ستھرا رہے اور خاوند کی خاطر خوب بن سنور کر رہے کہ جب خاوند دیکھے تو بیوی کو خوبصورت دیکھ کر دل خوش ہو جائے۔

③ تیسری نشانی یہ ہے وان اقسم علیھا ابر ءتہ، ۔ کہ اگر خاوند کسی بات پر قسم کھالے تو وہ اس کی قسم کو پورا کر دے۔ یعنی بری کر دے۔

④ چوتھی نشانی یہ ہے۔ وان غاب عنھا نصحتہ فی نفسھا و مالہ، ۔ کہ جب خاوند گھر میں نہ ہو تو وہ اس کے مال آبرو کی حفاظت کرے (مشکوۃ، وابن ماجہ)

علماء نے لکھا ہے کہ نیک بیوی کی چار صفات ہوتی ہیں

① اس کے چہرے پر حیاء ہو، سرخی پوڈر اور میک اپ سے حسن و جمال میں وہ اضافہ نہیں ہوتا جو حیاء کی وجہ سے ہوتا ہے۔

② زبان میں نرمی ہو، یعنی نرم بولنے والی ہو کہ جب خاوند سے بات کرے تو نرم لہجے میں کرے، اسی طرح محرم سے، لیکن آج معاملہ برعکس ہے کہ اپنے خاوند یا گھر میں تو زبان بڑی ہے اور کڑواہٹ سے بھری ہوتی ہے لیکن جب غیر محرم مردوں سے بات کرتی ہیں تو زبان میں شیرینی ہوتی ہے جس سے شریعت نے منع کیا ہے وہ کرتی ہے اور جس کا حکم دیا ہے وہ نہیں کرتی۔

③ دل کے اندر نیکی ہو بدی اور برائی نہ ہو، یعنی وہ عورت دل سے نیک نیت ہو

④ عورت کے ہاتھ ہر وقت کام میں لگے رہتے ہوں، یعنی عورت گھر کے کاموں، بچوں کی خدمت اور بچوں کی تربیت اور خاوند کے کام کاج میں لگی رہے۔

جوان ہونے کے باوجود شادی میں تاخیر کرنا بھی زنا کا ایک سبب ہے:

آجکل جوان ہونے کے بعد دیر تک شادی نہ کرنے کا رواج عام ہوتا جارہا ہے، مردوں کو چھوڑ کر عورتوں میں بھی رواج پا چکا ہے، بچی کی عمر 17-18 سال ہوگی مگر کہا جارہا ہے کہ ابھی تو یہ بچی ہے، ابھی تو اس نے پڑھنا ہے، جب تعلیم بھی پوری ہوجاتی ہے تو پھر شادی میں دیر کیوں؟ تو کہا جاتا ہے کہ اب تو نوکری کرنی ہے، اپنے پاؤں پہ کھڑا ہونا ہے، مجھے تو اب بہت سارے کام کرنے ہیں اپنی ایک ایسی دنیا کا سوچیں گے کہ جسکا نہ شریعت نے حکم دیا ہو اور نہ ہی شریعت کی نظر میں پسندیدہ عمل شمار ہوتا ہو، بلکہ بلاوجہ شادی میں دیر کرنا زنا کا سبب بنتا ہے، اس لئے دیر سے شادی کرنے میں بہت سارے مفاسد ہیں جبکہ بروقت شادی کرنے اور گھر آباد کرنے میں بے شمار فائدے ہیں۔ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بچے کی ولادت پر اس کا اچھا نام رکھا جائے۔ اس کو ادب سکھایا جائے۔ اور اس کے بالغ ہونے پر اس کی شادی کی جائے۔ وگرنہ بلاوجہ شادی میں تاخیر کرنے سے اولاد کے ساتھ گناہ میں والدین بھی شریک ہوں گے، (یاد رہے کہ مجبوری کے علاوہ کمانے کی ذمہ داری عورت پر نہیں بلکہ مرد پر ہے اگر ماں ہے تو بیٹے کی ذمہ داری، اگر بہن ہے تو بھائی کی ذمہ داری، اور اگر بیٹی ہے تو باپ کی ذمہ داری اور اگر بیوی ہے تو شوہر کی ذمہ داری ہے کہ وہ کما کر لائیں اور اپنی ماں، بہن۔ بیٹی، اور بیوی کی دیکھ بھال کریں) (مشکوۃ)

جس معاشرے میں شادی کرنا مشکل ہو وہاں زنا کی شرح میں اضافہ ہوتا ہے:

بزرگوں نے لکھا ہے کہ جس معاشرے یا جس جگہ شادی کرنا مشکل ہوجاتی ہے تو وہاں زنا کی شرح میں روز بروز اضافہ ہوگا، وہ اس طرح کہ نفس اور شیطان ہمارے دشمن ہیں، جوان ہونے پر نفسانی خواہشات بھی جڑیں پکڑ لیتی ہیں جو ایک فطری عمل ہے اب اس کا سب سے اچھا اور بہتر حل بروقت شادی کرنا ہے، جہاں با آسانی اپنی جنسی تقاضوں کو پورا کیا جاسکتا ہے اس کے برعکس جہاں شادی کرنا مشکل تو یہ دو دشمن ہمہ وقت پیچھے لگے رہتے ہیں اور پھر آجکل جیسے بے پردگی کا ماحول ہو اور سکرینوں پر فحش مناظر ہو تو گناہوں سے بچنا بہت مشکل ہوگا تو ایسی صورت میں لوگ گناہوں میں ملوث ہوجائیں گے تو معلوم ہوا کہ جس معاشرے میں شادی کرنا مشکل ہو وہاں زنا کی شرح میں اضافہ ہوگا اور جہاں شادی کرنا آسان ہو تو وہاں زنا کی شرح میں کمی ہوگی۔

بیوی کا انتخاب:

شریعت نے شادی کا معاملہ فقط لڑکے اور لڑکی پر نہیں چھوڑا بلکہ یہ بات سمجھائی کہ یہ دو انسانوں اور دو جسموں کا ملاپ نہیں بلکہ دو خاندانوں کا ملاپ ہے۔کفر کی دنیا میں شادی دو جسموں کا ملاپ ہوتی ہے اسلیئے اکثر وہ ناکام ہوجاتی ہے جبکہ دین اسلام میں شادی دو خاندانوں کا ملاپ ہوتی ہے اسلیئے کہ لڑکے اور لڑکی کی عمر میں ناتجربہ کاری ہوتی ہے، وہ ایک دوسرے کو صحیح طرح نہیں سمجھ سکتے جذباتیت غالب ہوتی ہے چونکہ اس عمر میں عقل ناقص ہوتی ہے، جذبات غالب ہوتے ہیں، ممکن ہے کہ لڑکا اور لڑکی کوئی غلط فیصلہ کر کے اپنی زندگی کو پریشان کن بنادیں، یہ بھی ممکن ہے کہ ان کے فیصلے میں غلط فہمیاں ہوں اور کل ان کو مصیبتیں اٹھانی پڑیں، ماں باپ چونکہ زندگی گزار چکے ہوتے ہیں وہ اپنے تجربے کی بنیاد پر بہتر فیصلہ کرنے کی پوزیشن میں ہوتے ہیں، ظاہر

بات ہے کہ ماں باپ اپنی اولاد کیلئے ایسی جگہ رشتے کا انتخاب کریں گے جہاں اولاد کی شادی والی زندگی پر سکون اور اچھی ہو۔[مثالی ازدوجی زندگی کے سنہری اصول]

نکاح کا اعلان اور خوب تشہیر کا حکم:

جب نکاح ہو تو نبی علیہ السلام نے فرمایا (افشوا النکاح بینکم) تم نکاح کی آپس میں خوب تشہیر کرو) ایک دوسری روایت میں فرمایا (عن عائشۃ رضی اللہ عنہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **اعلنو اھذا النکاح واجعلوہ فی المساجد واضربوا علیہ باالدفوف** ، (رواہ الترمذی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ نکاح کا اعلان کرو اور مسجد میں اس کا انعقاد کرو، اور اس پر دف مارو) یعنی نکاح اور شادی کی خوب تشہیر کرو۔ یہ اس لئے تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ آج کے بعد فلاں لڑکا اور فلاں لڑکی میاں بیوی بن کر زندگی گزاریں گے، چھپ کر نکاح سے منع فرمایا، اس کا فائدہ یہ کہ دولت والے، مال والے بعض اوقات اپنی خواہشات پوری کرنے کیلئے چھپکے چھپکے کھیل کھیلتے ہیں، شریعت نے اس سے منع فرمایا کہ نکاح کرو تو اس کو سب پر ظاہر کرو، جیسے کچھ لوگوں کے ہاں متعہ ہوتا ہے، انہوں نے زنا کا دوسرا نام متعہ رکھ دیا ہے، جہاں انسان نکاح کو چھپائے گا تو سمجھ لینا کہ وہاں کوئی نہ کوئی گڑ بڑ ضرور ہے۔ نکاح جمعے کے دن عصر کے بعد مسجد میں پڑھانا سنت ہے، کیونکہ مسجد میں زیادہ لوگ ہوتے ہیں اور حکم بھی یہی ہے کہ زیادہ لوگوں کو بلانا چاہیے تاکہ نکاح کی تشہیر ہو جائے ایک تو اس میں اجر بھی زیادہ ملتا ہے۔ دوسرا یہ کہ سب کو پتہ چلے گا کہ آج کے بعد فلاں لڑکے اور فلاں لڑکی کا آپس میں نکاح ہو چکا ہے وہ میاں بیوی کی زندگی گزاریں گے۔ تیسرا یہ کہ چھپ کر کھیل کھیلنے والوں کے لئے دروازہ بند ہو جائیگا۔ (مشکوۃ، ۲۷۲)

عورت کا نکاح کے بغیر زندگی گزارنا مرد کی بہ نسبت زیادہ مشکل اور نقصان دہ ہے

جو عورتیں کنواری بیٹھی ہوں گی تو یاد رکھیے کہ مرد ساری عمر نکاح کے بغیر گزارے تو اس کا تصور ممکن ہے، دنیا میں عورت کے بہ نسبت اسے کم نقصان ہوگا کیونکہ مرد کو اللہ تعالیٰ نے کما کر کھانے اور کھلانے والا بنایا اور اس کے جسم میں اسی حساب سے قوت و طاقت اور ذہنی سوچ رکھی، لہٰذا عموماً نوجوان بے روزگاری کی وجہ سے پریشان رہتے ہیں، کوئی تو نفسیاتی مریض بن جاتا ہے، اس کے برعکس عورت کو اللہ تعالیٰ نے شوہر کا تابع بنا کر گھر داری اور اپنے بچوں سے محبت اور ان کی دیکھ بال والا بنایا اور اس کی جسمانی اور ذہنی سوچ بھی اس طرح بنائی۔ یہی وجہ ہے کہ جس عورت کی ایک مدت تک یہ فطری پیاس نہ بجھ سکے تو ایسی عورتیں شادی نہ ہونے کے باعث بسا اوقات پاگل ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور کبھی نفسیاتی مریض بن کر عمر کے آخری حصہ میں بہکی بہکی باتیں شروع کر دیتی ہیں۔ عورت کی فطرت اللہ تعالیٰ نے ایسی بنائی ہے کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت و نگہداشت اور گھر داری میں خوش رہتی ہیں۔

سائنس چاہے کتنی ہی ترقی کر لے فطرت کے اصول نہیں بدلا کرتے، ٹیکنالوجی اور سائنسی ترقی کتنی ہی عروج و بلندی کو پہنچ جائے مگر بھوک کو ختم کرنے کیلئے روٹی ہی کھانی پڑے گی، ہزاروں سال پہلے پیاس لگنے پر پانی منہ سے پیا جاتا تھا آج بھی وہی طریقہ ہے، پیشاب کا طریقہ جو ہزاروں سال پہلے تھا آج بھی وہی ہے، اسی طرح ہزاروں سال پہلے پتھر کے زمانے میں عورت ہی بچے جنم دیتی تھی تو آج بھی عورت ہی کو تکلیف اٹھانی پڑتی ہے مگر عورتیں یہ تکلیف بخوشی سہہ لیتی ہیں۔

تو سید الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کی اسی فطرت کی رعایت کی خاطر بالغ ہوتے

ہی اس کے نکاح کی ترغیب دی ہے، مغرب کی عورتوں نے مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کا قدم اٹھایا ہے مگر سوائے ذلت و پریشانی کے اور کچھ انہیں نہیں ملا اس کے برعکس وہ مسلمان خواتین جو شریعت پر عمل پیرا ہیں باعزت وسکون کی زندگی گزار رہی ہیں۔(بحوالہ: ایک سے زائد شادیوں کی ضرورت کیوں)

نکاح کے بغیر عورت کا حصول جتنا آسان ہوتا چلا جائے، عورت کی طرف نکاح کی رغبت اتنی ہی کم ہوتی چلی جائے گی:

اب یاد رکھیے کہ یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ کسی قوم کے مردوں میں جنسی ہوس پورا کرنے کیلئے نکاح کے بغیر عورت کا حصول جتنا آسان ہوتا جائے گا اس قوم کے مردوں میں اسی تناسب سے عورتوں کی طرف نکاح میں رغبت کم ہوتی چلی جائے گی۔ جس قوم کے مردوں میں بے حیائی کا تناسب بڑھے گا تو مردوں کی نکاح کی طرف پہلے جو رغبت تھی اس رغبت میں یقینا کمی واقع ہوگی۔جس کی وجہ سے اس قوم میں کنواری رہ جانے والی لڑکیوں کے تناسب میں بھی یقینا کچھ نہ کچھ اضافہ ضرور ہوگا۔ پھر یہ فحاشی زنا کا سبب بنے گا مثل مشہور ہے کہ جب تازہ دودھ بازار میں ملتا ہوگا تو گائے رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔تو جب عورت جنسی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے بآسانی میسر ہو تو پھر مردوں میں نکاح کی طرف رجحان میں بھی کمی آئے گی۔

مردوں کے کنوارا رہنے کی بہ نسبت عورتوں کا کنوارا رہنا زنا کی بہت تیزی سے ترویج کا سبب بنتا ہے

اب ایک اصول سمجھئے کہ کوئی عورت جس کا بروقت اور مناسب جگہ نکاح ہو گیا ہو تو شوہر اور بچوں والی ایسی عورت کو کوئی زانی اور بدکار مرد اپنی ہوس کا با آسانی نشانہ

نہیں بنا سکتا۔ کیوں کہ عورت کی طبعیت میں مردوں کی طرف جنسی میلان مردوں کے نسبت کم ہوتا ہے۔ نیز اللہ تعالی نے عورت کی فطرت میں مرد کی نسبت حیاء زیادہ رکھی ہے، لھذا کسی عورت کے بے حیا بننے سے پہلے پہلے اسے اس کی فطری زندگی، یعنی گھر بار اور بچوں میں مشغول کر دیا جائے، جس سے اس کا مستقبل محفوظ ہو جائیگا۔ اس کے برعکس اگر معاشرے میں مثلا دس عورتیں مناسب رشتہ کے حصول میں غیر معمولی مشکلات کا شکار ہو کر کنواری بیٹھی رہنے پر مجبور ہوں تو ان میں سے اگر ایک کو بھی خدانخواستہ بدکاری کا چسکا لگ گیا تو ایسی ہر عورت اس معاشرے کے کم از کم سو افراد کو زنا اور بدکاری کا چسکا لگانے کے لئے کافی ہوگی۔ اور اس کی بد عادات سے متاثر ہونے والے صرف کنوارے ہی نہیں ہونگے بلکہ اس میں شادی شدہ مرد بھی اس میں داخل ہونگے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ مرد میں اللہ تعالی نے عورت کی طرف کئی گنا زیادہ میلان رکھا ہے۔ چنانچہ، کوئی فاحشہ عورت از خود کسی مرد کو معاذ اللہ بدکاری کی اجازت دے تو عادۃ ایسی صورت میں گناہ سے بچنے کا امکان کم ہوتا ہے۔ کہ وہ مرد حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح اپنا دامن بچاتے ہوئے بھاگ کھڑا ہو، تو جب مرد کو با آسانی نیا دودھ مل سکتا ہو تو گائے رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس قسم کی بد عادات سے پھر رفتہ رفتہ شرح طلاق میں بھی اضافہ ہوگا۔ جس سے اچھے ہنستے بستے گھروں کا سکون برباد ہو جائیگا (ایک سے زائد شادیوں کی ضرورت کیوں)۔

نکاح کب فرض، واجب، سنت، اور کب حرام ہے۔

سوال، مسلمان مرد اور عورت پر کتنی عمر میں شادی کرنی واجب ہے؟ میں نے سنا ہے کہ لڑکی کی عمر ۱۶ سال ہو اور لڑکے کی عمر ۲۵ سال تو اس وقت ان کی شادی کرنی چاہیئے۔

جواب۔،شرعاشادی کی کوئی عمر مقرر نہیں،

وللولی انکاح الصغیر و الصغیرۃ؛؛؛ سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین بچے کا نکاح نابالغی میں بھی کر سکتے ہیں۔،**ومن جھة السنة ؛ان النبی** ﷺ **تزوج عائشة رضی اللہ عنہ وھی صغیرۃ،زوجھا اباہ ابوبکر(شرح مختصر الطحاوی)** اور بالغ ہوجانے کے بعد اگر شادی کے بغیر گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوتو شادی کرنا واجب ہے،ورنہ کسی وقت بھی واجب نہیں،البتہ ماحول کی گندگی سے پاکدامن رہنے کے لئے شادی کرنا افضل ہے۔

حدیث پاک میں آتا ہے۔،

(عن ابی سعیدو ابن عباس قال قال رسو ل اللہ ﷺ من ولد لہ فلیحسن اسمہ و ادبہ فاذا بلغ فلیتزوجہ فان بلغ و لم یزوجہ فاصاب اثما انما اثمہ علی ابیہ مشکوۃ)

فرمایا کسی کے ہاں اولاد ہوں تو ان کو چاہئے کہ وہ ان کے اچھے نام رکھیں،انہیں ادب سکھائیں،پھر جب وہ بالغ ہوجائیں تو ان کا نکاح اور شادی کرلیں،پس اگر وہ بالغ ہوجائیں اور ماں باپ نے ان کی شادی نہیں کی تو وہ بچے اگر کسی گناہ میں مبتلا ہوجاتے ہیں تو ان کا گناہ ماں باپ کے سر ہوگا (کہ انہوں نے بلاوجہ ان کی شادی میں تاخیر کیوں کی ہے۔جیسے آج کل رواج بڑھ رہا ہے۔اللہ تعالی ہماری حفاظت فرمائیں۔

درمختار وغیرہ میں لکھا ہے کہ اگر نکاح کے بغیر گناہ میں مبتلا ہونے کا یقین ہو تو نکاح فرض ہے،اگر غالب گمان ہو تو نکاح واجب ہے (بشرطیکہ مہر اور نان ونفقہ پر قادر ہو) عام حالات میں سنت ہے ، اور اگر یقین ہو کہ نکاح کر کے ظلم و ناانصافی کرے گا تو نکاح کرنا حرام ہے ،اور اگر ظلم و ناانصافی کا غالب گمان ہو نکاح کرنا مکروہ تحریمی ہے ۔۔،علمائے کرام نے لکھا ہے کہ نکاح کے تین درجے ہیں ،فرض، واجب،سنت،۔

پہلا درجہ۔ جب انسان کو زنا میں مبتلا ہونے کا پورا یقین ہو کہ اگر میں نے شادی نہ کی تو گناہ میں ملوث ہوجاوں گا، تو ایسی صورت میں گناہ سے بچنے کے لئے نکاح فرض ہے۔

دوسرا درجہ۔ یہ کہ اگر گناہ میں مبتلا ہونے کا امکان ہو تو نکاح واجب ہے۔

تیسرا درجہ، عام صورت میں نکاح سنت ہے ۔اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح میری سنت ہے جو اس سے اعراض کرے گا وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔ اگر گناہ کا خوف نہ بھی ہو، تو بھی نکاح کرلینا چاہئے ، (مشکوۃ، در مختار ، عالمگیری، آپ کے مسائل اور ان کا حل)

غریب آدمی کو نکاح سے نہیں روکنا چاہئے

مغنی بہ قدامہ میں مزکور ہے۔

قال الامام احمد بن حنبل ان النبی ﷺ زوج رجلا لم یقدر علی خاتم حدید ولا وجد الا ازارہ ولم یکن لہ رداء (نحر)

امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہین کہ (غریب آدمی کو نکاح سے روکنا نہیں چاہئے اس لئے) کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو ایسے شخص کا بھی نکاح کروایا جو صرف لوہے کی ایک انگوٹھی کا انتظام بھی نہ کرسکے، اور اس کے پاس اپنے ازار اور تہبند کے سوا کچھ نہ تھا) مشکوۃ کی روایت میں ہے۔

(جائتہ امرئۃ فقالت یارسول اللہ ﷺ انی وھبت نفسی لک فقامت طویلا فقام رجل فقال یارسول اللہ زوجنیھا ان لم تکن لک فیھا حاجۃ فقال ھل عندک من شیء تصدقھا قال ماعندی الا ازاری ھذا قال فالتمس ولو خاتما من حدید فالتمس فلم یجد شیئا فقال رسول اللہ ﷺ ھل معک من

القرآن شیء قال نعم سورة كذا وسورة كذا فقال قدزوجتكها بما معك من القرآن وفي رواية قال انطلق فقد زوجتكها فعلمها من القرآن (متفق علیہ)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی پس کہا یا رسول اللہ میں نے اپنے نفس کو آپ کے لئے ہبہ کر دیا (نکاح کے لئے) پس وہ عورت کھڑی رہی کہ ایک شخص کھڑا ہوا پس کہا یا رسول اللہ میرے ساتھ اس کی شادی کر دیں اگر آپ کو اسمیں حاجت نہیں ہے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا آپ کے پاس کوئی چیز ہے جسکو آپ بطور مہر دے سکو کہا کہ سوائے تہبند کے اور کچھ نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوہے کی انگوٹھی ہی لے آو اس نے تلاش کیا مگر کچھ نہ ملا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا آپ کو قرآن کا کچھ حصہ یاد ہے؟ کہا جی ہاں، فلاں فلاں سورت یاد ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے قرآن کے بدلے اس کا نکاح آپ کے ساتھ کر دیا، ایک روایت میں ہے کہ فرمایا کہ آپ چھوڑ دیں میں نے اس کا نکاح آپ کے ساتھ کر دیا پس آپ اس کو قرآن سکھائیں) س سے معلوم ہوا کہ بیوی بچوں کے اخراجات کے خوف سے نکاح جیسے برکت والے عمل کو چھوڑنا نہیں چاہئے۔ ایک تو یہ کہ یہ تمام انبیاء علیہ السلام کی سنت ہے، دوسرا، نسل انسانی کی بقاء اس میں ہے، تیسرا، یہ کہ شادی سے انسان زنا جیسے کبیرہ گناہ سے محفوظ رہتا ہے۔ (مشکوۃ، ۲۷۷)

تعلیم میں حرج کے خوف سے نکاح میں تاخیر شرعاً پسندیدہ عمل نہیں

قوم میں نکاح کی تاخیر سے پیدا ہونیوالے فتنے تعلیم میں حرج والے فتنے سے زیادہ ہیں ویسے تو اولاد، بیوی، آزمائش ہیں ان میں مشغول ہوکر اہم کاموں سے غافل ہرگز نہ ہونا چاہیئے اور نہ ہی ساری توانائیاں انہیں پر خرچ ہوں بلکہ مزاج شریعت کے مطابق دنیا کے تمام کام نمٹانے ضروری ہیں، اب تعلیم میں حرج کے خوف سے بالغ ہونے کے بعد دس سال، پندرہ سال تک نکاح کو مؤخر کر کے روک دینے کا مشورہ دینا ، یا جب تک عمر پچیس، یا تیس سال نہ ہو اس وقت تک نکاح کو بے کار یا بچکانہ حرکت سمجھنا اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے یکسر خلاف ہے۔ وجہ اس کی یہی ہے کہ اگر قوم کے نوجوان عمومی سطح پر مختلف فتنوں کے خوف سے شادی میں تاخیر کرنا شروع کر دیں تو اس سے ایک تو فحاشی بے حیائی عام ہوجائے گی۔ دوسرا یہ کہ نوجوان لڑکوں کی عمر پچیس تیس سال ہوگی اور ان کی کوشش سترہ، اٹھارہ سالہ لڑکی سے شادی ہوگی کہ جب ایک ہی شادی کرنی ہے تو پھر بڑی عمر کی لڑکی کی بجائے چھوٹی عمر کی لڑکی جو سترہ، اٹھارہ سال کی ہو کر لو۔ اب جب لڑکے اٹھارہ سال کی لڑکیاں تلاش کریں گے اور اس دوران معاشرے یا خاندان کی بہت ساری وہ لڑکیاں جو مناسب رشتے متوجہ نہ ہونے کے باعث چوبیس، پچیس سال کی عمر یا اس سے تجاوز کر چکی ہوں گی ان کی شادی کے امکانات تقریبا معدوم ہو چکے ہونگے۔ یہ محض فرضی باتیں ہی نہیں، بلکہ اگر قوم کے حالات میں آپ غور کریں گے تو مشاہدہ پر مبنی یہ سب باتیں آپ کو پر حقیقت اور نا قابل انکار سچ نظر آئیں گی ،جس میں ہم سب کے لئے درس عبرت ہے،(ایک سے زائد شادیوں کی ضرورت)۔

اسلام نے عورت کو عزت دی ہے مگر آج کی عورت نے خود کو بے قدر بنادیا ہے۔

عورت جو سماج میں ماں ،بہن،بیٹی،خالہ،دادی،نانی،ممانی،تائی،وغیرہ کے ناموں سے پکاری جاتی ہے،سماج میں بنیادی حیثیت کی مالک ہے،سماج کو اگر جسم مان لیا جائے تو پھر عورت سر ہے،جس طرح جسم بغیر دماغ کے بے کار ہے،اسی طرح سماج بغیر عورت کے نامکمل ہے۔عورت اور مرد کے ملن سے ایک خاندان بنتا ہے۔اور خاندانوں کے مل جانے سے سماج وجود میں آتا ہے۔اس لئے عورتوں میں مرد کا سکون رکھا گیا ہے۔ اور مرد کو اس کا محافظ بنایا گیا ہے۔مگر نا قابل بیان افسوس کی بات یہ ہے کہ آج سماج میں عورت کو وہ مقام حاصل نہیں جو ہونا چاہئے اور اس کا ذمہ دار صرف مرد ہی نہیں،عورت بھی ہے۔آپ خود انصاف سے بتائیں کہ آج ازادی اور برابری حاصل کرنے کے لئے آوازیں کون اٹھا رہا ہے؟۔روپے کے لئے گھر والیاں،باہر والیاں نہیں بن گئیں ہیں؟۔ روپے کے لئے ننگی تصویر کھچوانے والیاں اور فحش ،،اور بیہودہ،بے حیائی کے پوز دینے والیاں کون ہیں؟ دکانوں میں گاہکوں کو اپنی مسکراہٹ سے خوش کرنے والیاں کون ہیں؟۔ننگے پن کو آرٹ کون کہہ رہا ہے؟۔فلموں میں کام کرنے کو فن کا نام کون دے رہا ہے؟۔دفتروں میں،بازاروں،غیر مردوں کیساتھ کام کرنے کو اپنا بنیادی حق کون کہہ رہا ہے؟۔اجنبی مردوں کے گھروں میں کام کرنے اور انکے لئے کھانے پکانے اور ان کے کمروں کی صفائی کرنے اور ہوٹلوں میں رات گزارنے کو خوشی سے کون قبول کر رہا ہے؟۔ اور گھریلو کام کو قید اور شوہر کی خدمت کو غلامی کا نام دیکر ،کمپنیوں میں، بسوں،گاڑیوں اور جہازوں میں مردوں کی للچائی نظروں کو متوجہ کرنے کی کوشش کرتے ہوئے خود کو بے قدر،بے عزت کون بنا رہا ہے؟ لامحالہ آپ کو یہی کہنا پڑے گا کہ عورت۔

اور یہی وجہ ہے کہ آج کے ماڈرن دور میں مرد کے لئے نفسانی خواہشات پوری کرنے کی ایک مشین بن کر رہ گئی ہے۔اور آج قدرت کی اس عظیم شئے کی نہ کوئی قدر ہے اور نہ کوئی قیمت۔۔اور قدر و قیمت ہوگی کیسے۔جب عورت خود ہی دن رات اکیلے پھرنے کو بہادری اور غیروں کیساتھ گھومنے پھرنے کو دور کا تقاضا کہہ رہی ہے۔خدا ہم سب کو عقل و ہوش سے کام لینے کی توفیق عطا فرمائیں آمین۔(بحوالہ پردہ اور حقوق زوجین یعنی تحفۃ النساء)

جلدی نکاح کے بارے میں احادیث۔۔

حدیث نمبر **1**۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جب کسی کا لڑکا بالغ ہوجائے (یا لڑکی بالغ ہوجائے) تو فوراً ہی اس کا نکاح (مناسب جگہ) کرانا چاہئے۔ورنہ اگر اس سے کوئی گناہ سرزد ہوگیا تو وہ اس کے باپ کے سر پر ہوگا (یعنی اولاد جو بھی برائی کرے گی اس کے ذمہ دار والدین ہونگے اور عذاب سے چھٹکارہ والدین کو نہیں ملے گا۔(مشکوۃ)

حدیث نمبر **2**۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ توریت کتاب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ جس شخص کی لڑکی چودہ یا پندرہ سال کی ہوجائے تو اس کی شادی ضرور کرانا چاہئے۔اگر نہیں کی تو اس کا گناہ باپ کے ذمہ رہے گا

حدیث نمبر **3**۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ کاموں میں جلدی کرنے کا حکم دیا ہے۔① نماز کو فوت ہونے سے پہلے ادا کرلو۔② موت سے پہلے توبہ کرنے میں جلدی کرو۔③ جب کوئی مرجائے تو اس کے کفن دفن میں جلدی کرو ④۔تم پر کسی کا قرض ہو اس کو ادا کرنے میں جلدی کرو۔⑤۔جب بیٹے یا بیٹی کے لئے کوئی مناسب رشتہ مل جائے تو نکاح کرنے میں جلدی کرو،(مشکوۃ)

صحابہ کرام پیغمبر علیہ السلام سے نکاح کی ترغیب سننے کے بعد فورا نکاح کی طرف لپکے

قال ابن مسعود رضی اللہ عنہ لما سمعت من النبی ﷺ یمعشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج حدیث قال فما لبثت حتی تزوجت (مسلم)

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورا کرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ سنا کہ اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جو شادی کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔ اسے چاہیئے کہ شادی کرلے۔ کہا کہ میں نے دیر نہیں لگائی کہ شادی کر چکا۔ یعنی زبان نبوت سے نکاح کرنے کا سنتے ہی میں نے شادی کرلی؛؛؛ (حضرت عیاض رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ پانچ آدمی دوزخی ہیں، ان میں سے ایک وہ کم ہمت جس کو دین کی عقل و سمجھ نہیں۔ جولوگ تم میں طفیلی بن کر رہتے ہیں نہ اہل وعیال رکھتے ہیں نہ مال رکھتے (صحیح مسلم)۔

اسلام مرد وعورت کو بڑھاپے تک ازدواجی زندگی سے وابستہ دیکھنا چاہتا ہے۔

عن الحکم بن زید الحسن قال قال معاذ فی مرضہ الذی مات فیہ زوجونی انی اکرہ ان القی اللہ اعزبا (مصنف ابن ابی شیبہ)

حکم بن زید بن حسن فرماتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس بیماری میں جس میں آپ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔ فرمایا کہ لوگو میرا (فورا) نکاح کرو اس لئے کہ میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالی سے ازدواجی زندگی کے بغیر ملاقات کروں (یعنی اس حالت میں ملاقات کروں کہ موت کے وقت میرے نکاح میں کوئی

عورت نہ ہو۔جس سے معلوم ہوا کہ آپ پہلے نکاح کر چکے تھے مگر طلاق یا موت کے باعث کوئی عورت اس وقت آپ کے نکاح میں موجود نہ تھی (مصنف عبدالرزاق)

صحابہ اپنی اولاد کے بالغ ہوتے ہی انہیں نکاح کی ترغیب دیتے۔

عن مجاهد ابن عباس دعا سميعا و كريبا وعكرمة فقال لهم قد بلغتم ما يبلغ الرجال من شان النسآء فمن احب منكم ان ازوجه زوجته لم يزن رجل قط الا نزع منه نور الاسلام يرده الله ان شاء ان يرده او يمنعه ان شاء ان يمنعه (كتاب السنن)

مجاہد ایک جلیل القدر تابعی ہیں (فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ) نے اپنے تینوں بیٹوں، سمیع، کریب، اور عکرمہ کو بلایا اور ان سے فرمایا کہ تم سب اب بالغ ہو چکے ہو، لہذا تم میں سے جو بھی نکاح کرنا چاہتا ہے میں اس کے نکاح کے لئے تیار ہوں (پھر انہیں نکاح کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا کہ دیکھو) کوئی بھی شخص جب زنا کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کے دل سے اسلام کے نور کھینچ لیتے ہیں۔پھر اللہ تعالی کی مرضی کہ اس نور کو اس کے دل میں واپس لوٹائیں یا ہمیشہ کے لئے اسلام کے اس نور سے محروم کردیں ۔۔ان روایات میں جہاں جلدی نکاح کی ترغیب ہے وہاں ان لوگوں پر بھی زبردست رد ہے جو کسی بوڑھے شخص کے لئے نکاح کرنے کو باعث شرم اور باعث عار سمجھتے ہیں ۔یہ رواج ہندوؤں کے ہاں باعث عار ہے ۔اسلام تو آخری عمر میں بھی ازدواجی زندگی پر زور دیتا ہے ،جیسا کہ مذکورہ بالا احادیث سے اور صحابہ کرام کے عمل سے معلوم ہوا (بحوالہ ایک سے زائد

شادیوں کی ضرورت کیوں؟)

غیر شادی شدہ حضور ﷺ کی نظر میں مسکین۔

جس لڑکے کی شادی نہ ہو اور وہ جوان العمر ہو، حدیث پاک میں اس کو مسکین کہا گیا ہے۔ جس لڑکی کی شادی نہ ہو اور وہ جوان العمر ہو، حدیث پاک میں اس کو مسکینہ کہا گیا ہے۔(رزین) صحابہ کرام نے پوچھا کہ اگر یہ مال و دولت والے ہوں پھر بھی مسکین ہیں؟ فرمایا پھر بھی مسکین ہیں۔ گویا کہ یہ لوگ قابل رحم ہیں کہ عمر کے اس حصے میں یہ ازدواجی زندگی گزارنے سے محروم ہیں۔۔ حضرت عکاف رضی اللہ عنہ بن بشیر ایک نوجوان صحابی تھے ایک دن حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا کہ اے عکاف کیا تمہاری بیوی ہے؟ جواب دیا نہیں۔ پھر پوچھا کیا لونڈی ہے؟ حضرت عکاف رضی اللہ عنہ نے کہا وہ بھی نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ صلاحیت رکھتے ہو اور خوشحال بھی ہو، پھر شادی نہیں کی۔ **اذانت من اخوان الشیاطین**۔ پھر تو تم شیطان کے بھائیوں میں سے ہو، اور واقعی جو جوان ہو اور غیر شادی شدہ ہو شیطان کا بہترین ٹارگٹ ہوتا ہے۔ شیطان پوری کوشش کرتا ہے کہ اسے کسی نہ کسی گناہ میں مبتلا کردے۔ اور اگر بالفرض وہ گناہ سے بچ بھی جائے پھر بھی وہ شیطانی خیالات سے بچ نہیں سکتا (رزین، الترغیب والترہیب، مجمع الزوائد،)

شادی نہ کرنے والی عورتوں اور مردوں پر لعنت۔

(عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ (مرفوعا) لعن اللہ المتبتلین الذین یقولون لا نتزوج والمتبتلات اللاتی یقلن ذلک)(کنز العمال ج١٦ص١٢٧)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان مبارک منقول ہے کہ اللہ تعالی نے مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو کہتے ہیں ہم شادی نہیں کریں گے، اسی طرح ان عورتوں پر اللہ کی لعنت ہو جو کہتی ہیں، ہم شادی نہیں کریں گی۔

(عن ابی نجیح رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال من کان موسرا لان ینکح فلم ینکح فلیس منا)(کنز العمال ج ۱۶ص ۱۱۹)

حضرت ابو نجیح رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ جو نکاح کر سکتا ہو پھر بھی نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

فائدہ معلوم ہونا چاہیئے کہ عورتوں اور مردوں کے لئے جو اللہ پاک نے شادی بیاہ کو مشروع کیا ہے اس میں دین اور دنیا کے بہت سے مصالح اور ضروریات پوشیدہ ہیں۔ بہت سی برائیوں، نقصانات، پریشانیوں اور مختلف قسم کی بیماریوں سے اس میں نجات ہے۔ معاشی سہولتیں پیدا ہوتی ہیں۔ایک دوسرے کے تعاون سے زندگی میں راحت ملتی ہے۔ خالق حکیم نے ہر ایک کی ضرورت کو دوسرے سے وابستہ کر رکھا ہے۔صرف عورت ہی نہیں شوہر بھی بیوی کا محتاج ہے۔خصوصا گھریلو نظام مرد نہیں چلا سکتا۔ایسے آزاد مرد کی گھریلو زندگی ناکارہ ہو جاتی ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ ابتداء میں تو زندگی ماں، بہن وغیرہ کی اعانت سے گزر جاتی ہے مگر ان کے گزرنے کے بعد یا پھر آخر زندگی میں سخت پریشانی ہوتی ہے۔وقت پر کھانا، بیمار پڑنے کی صورت میں دوا اور پرہیز کا نظام، تیل وغیرہ لگانے کی ضرورت میں مرد کو شدید پریشانی ہوتی

ہے۔ پھر زندگی پر موت کو ترجیح دینے لگتا ہے۔ شادی کا مقصد محض نفسانی خواہشات کی تکمیل ہی نہیں ہوتی بلکہ نظام زندگی اور صحت کو باقی رکھنے کے لئے اس کی شدید ضرورت پڑتی ہے۔ بڑھاپے میں اولاد کے تعاون اور اس کے فوائد سے محروم رہتا ہے۔ اسی وجہ سے شادی نہ کرنے والی عورتوں اور شادی نہ کرنے والے مردوں پر اللہ کی لعنت ہے اور اسی لئے ہماری شریعت میں شادی سنت اور عبادت ہے۔ جو لوگ اسے جھمیلا سمجھتے ہیں، وہ در حقیقت نادان اور حکمت خداوندی سے ناواقف ہیں۔ (جنتی عورت)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نظر میں نکاح میں تاخیر کرنے والا یا تو احمق ہے یا فاجر ہے۔

عن طائوس عن ابیہ قال قال عمر رضی اللہ عنہ لرجل اتزوجت قال لا قال اما ان تکون احمق و اما ان تکون فاجرا و فی روایۃ اخری انہ قال لرجل ما یمنعک من النکاح الا عجز او فجور (مصنف عبدالرزاق)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے پوچھا کہ تم نے نکاح کرلیا ہے؟ اس نے کہا نہیں، فرمایا یا تو، تو احمق ہے یا فاسق (فاجر) ہے نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ تمہیں نکاح کرنے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی، سوائے اس بات کے کہ یا تو تم نکاح سے (مکمل) عاجز ہو یا فاسق (فاجر) ہو (مصنف عبدالرزاق)

نگاہ کو جھکانے کی سب سے زیادہ طاقت نکاح میں ہے،

زنا جیسے کبیرہ گناہ میں مبتلا ہونے کی وجہ اللہ تعالی کے حکم اور سنت سے بغاوت ہے۔ وہ اس طرح کہ حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

(یامعشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحسن للفرج ومن لم یستطع علیہ بالصوم فان لہ وجاء)

فرمایا اے نوجوانوں کی جماعت، تم میں سے جو شادی کرنے کی طاقت رکھتا ہے اسے چاہئے (کہ ضرور) نکاح کرلے، اس لئے کہ (یہ شادی کرنا) نظر کو جھکانے اور شرمگاہ کی حفاظت کا ذریعہ وسبب ہے، اور جو شادی کی طاقت نہیں رکھتا اس پر لازم ہے کہ وہ (کثرت) سے روزے رکھے، یہ روزے رکھنا اس کی شہوت کو توڑ دے گا۔ مذکورہ حدیث میں اللہ تعالی کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلد از جلد نکاح کا حکم دیا ہے اور نکاح کو اغض للبصر واحسن للفرج قرار دیا۔ اغض اسم تفضیل کا صیغہ ہے اور اسم تفضیل کے تین طریقوں میں سے ایک من مقدرہ کیساتھ استعمال ہو رہا ہے، یعنی نکاح اغض من کل شئی ءللبصر۔ تو حدیث کا پورا معنی یہ ہوا کہ نگاہ کو جھکانے والی دوسری جتنی چیزیں ہیں۔ مثلا بدنظری کے نقصانات پر مشتمل بزرگوں کے بیانات سننا، اللہ تعالی کے خوف ومحبت کا مراقبہ کرنا، قوت شہوانیہ کو توڑنے کے لئے روزے رکھنا یا کسی اور طریقے۔ مثلا دواؤں سے علاج کرنا، نگاہ کو جھکانے والے ان تمام اسباب میں نگاہ کو جھکانے اور شرمگاہ کو حرام کاری سے محفوظ کرنے کی سب سے زیادہ طاقت نکاح میں ہے۔ ویسے بھی معقول اور سیدھی سی بات ہے کہ بھوک کا سب سے بہترین علاج یہ ہے کہ روٹی کھالی جائے۔ چناچہ پیٹ بھر کر کھانے کے بعد بھی اگر دل کچھ کھانے کا تقاضا کرے تو یہ ہوس اور دنیا کی محبت کی علامت ہے۔ اور اس ہوس کا علاج محاسبوں، مراقبوں یا بدنظری کے خلاف بیانات سے ضرور ہوسکتا ہے۔ یہ اس شخص کے لئے ہے جو پاکدامنی چاہتا ہو۔ اور جو پاکدامنی

چاہتا ہی نہ ہو تو اس کی نگاہیں ساری دنیا کی عورتوں سے نکاح کے بعد بھی نہیں جھک سکتی (ایک سے زائد شادیوں کی ضرورت کیوں؟)

اب ایک مثال سے سمجھئے۔

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ گناہ سے بچنے کے لئے صرف بیانات اور مراقبے کافی نہیں بلکہ اسکا سب سے بہترین علاج شادی ہے۔ ذرا مثال سے سمجھئے، ایک شخص کو سخت بھوک لگی ہو، اب اس کو جو کھانا ملا اس نے پیٹ بھر کر کھالیا، اب اس کے بعد اگر اس کے سامنے اچھے سے اچھے کھانے بھی رکھے جائیں تو دل کھانے کو نہیں کریگا، اس لئے کہ پیٹ میں جگہ ہی نہیں، بھوک کا علاج ہو چکا ہے، تو ٹھیک اسی طرح جب ایک شخص شادی کرتا ہے تو وہ حلال طریقے سے اپنی جنسی تقاضے کو پورا کرتا ہے، تو اب اس کی ضرورت پوری ہوگئی ہے، کسی اور کی طرف آنکھ اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اگر کسی کی نظر غیر عورت پر پڑ جائے اس کے دل میں جنسی تقاضا پیدا ہو۔ تو گھر آ کر اپنی بیوی کیساتھ پورا کرلے، اس لئے کہ جو اس عورت کے پاس ہے وہی اس کی بیوی کے پاس ہے۔ شادی کے بغیر گناہوں سے بچنا مشکل اس لئے ہے کہ نفس اور شیطان ہمہ وقت پیچھے لگے رہتے ہیں اور پھر آج کل کی طرح بے پردگی، سکرینوں پر فحش مناظر کا دیکھنا اور بے حیائی کا ماحول بھی ہو تب تو اور زیادہ گناہوں سے بچنا مشکل ہوتا ہے۔ کئی عبادت گزار اشخاص بھی بچ نہیں سکے ہیں۔ شادی کے ہوتے ہوئے بھی اگر نفس و شیطان غالب ہیں اور انسان زن پرستی، ہوس پرستی، میں مبتلا ہو تب تو بدنظری کیخلاف بیانات یا مراقبے، محاسبے، کرنا فائدے سے ہرگز خالی نہیں۔ مگر حدیث پاک میں سب سے بہترین حل اور علاج شادی کو بتایا ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان کہ دیندار لڑکے سے اپنی بیٹی کی شادی کردو

(ترمذی کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اذا جاء کم من ترضون دینہ وامانتہ فزوجوہ الاتفعلوا تکن فتنۃ فی الارض وفساد کبیر)

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛اگر تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے جسکی دیانت اور امانت تمہیں پسند ہو(یعنی دیندار اور ایماندار ہو) تواس کی شادی (اپنی لڑکی سے) کرو۔اگرایسانہ کروگےتوزمین میں بڑے فتنےاور عظیم فساد کا باعث ہوگا)۔

مطلب حدیث پاک کا یہ ہے کہ جب لڑکی بالغ ہوجائے اورلڑکا دیندار ،بلند کردار،ایماندار،اورمناسب مل جائےتو اپنی لخت جگر کی شادی میں دیر نہ کرے ۔ورنہ خدا کی زمین میں بداخلاقی ،بدچلنی ،بدکرداری ،بے حیائی اور خودکشی جیسی ذلیل حرکتیں عام ہوتی چلی جائیں گی۔آخر نہ ایمانداری کی قدر ہوگی،نہ وفاداری کی ،نہ شرافت کی ،نہ دیانت کی ،نہ سیرت کی ،نہ شریعت کی ،نہ امن وامان کی ،نہ خاندان کی ،نہ ہنرکی،نہ تعلیم کے جوہر کی اہمیت ہوگی۔بلکہ یہ سب چیزیں کھوٹے سکے بن جائیں گے،جس کی حقیقت آج کے مسلمانوں کے سامنے ہے(ترمذی)

آج کے والدین کی لڑکی کے لئے پسند ناپسند کی بنیاد۔

آج کے مسلمانوں کودین کی جگہ دولت ،عزت کی جگہ شہرت،اورشرافت کی جگہ حسن صورت۔سیرت کی جگہ قومی شریعت ،اور اپنی پوزیشن چاہیۓ ،الہی شریعت اورسنت رسول،صوم وصلوۃ کی پابندی نہیں چاہیۓ۔اس وقتی دولت اورعارضی شہرت کے لئے رہی سہی عزت اور ایمان کا جنازہ ہی کیوں نہ اپنے سے اور اپنے گھرسے نکل جائے ۔ مگرگھوڑے ،جوڑے کی مانگ ضروری ہے،نوٹوں کا انبار،رنگین ٹی وی،اوراسکوٹراوردیگر شیطانی اشیاء کا ہونالازمی ہوتا ہے۔ادھرلڑکی والے اپنی لخت جگر کی زندگی کے سکون

وخوشحالی کے لئے مناسب لڑکے کا مطلب یہ سمجھتے ہیں کہ لڑکا کثیر دولت، جائداد اور دیگر دنیاوی اقتدار کا مالک ہو، ظلم و جبر کرنے والا آفیسر ہو، انسانوں کا خون چوس چوس کر بالائی آمدنی سے مالا مال ہونے والا مالدار ہو، انجنئر ہو، ڈاکٹر ہو، ڈائریکٹر ہو، کلکٹر ہو، ایڈوکیٹ ہو مغربی تہذیب یافتہ ہو، کار بنگلے والا ہو اور کچھ نہ ہو تو کم از کم اسمگلر تو ضرور ہو۔ یہ ہیں آج کے والدین کے اپنی پیاری بیٹی کے لئے مناسب لڑکے کے اوصاف۔ جو لوگ تقوی، دیانت داری کو چھوڑ کر مذکورہ اوصاف کو دیکھ کر رشتے قائم کرتے ہیں، ایسے رشتے زیادہ دیر قائم نہیں رہتے۔ اور مزے کی بات تو یہ ہے کہ جب تک مذکورہ اوصاف والا لڑکا نہ ملے تب تک لڑکی کی شادی کے لئے تیار نہیں۔ خواہ لڑکی گھر بیٹھے حرام کاری اور عشق بازی اور غیر مردوں سے شب گزاری کرتی رہے، یہاں تک کہ گھر بیٹھی بیٹھی بڑھیا ہی کیوں نہ ہو جائے کوئی پرواہ نہیں۔ اپنی پوزیشن خراب نہیں ہونا چاہیئے۔ گھر لڑکیوں سے رنڈی خانہ بن جائے تو بن جائے، احساس تک شائد نہیں (بحوالہ، تحفۃ النساء)

اچھے خاوند کی صفات۔

دیکھئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹیوں کے لئے دو شخصیتوں کو پسند کیا۔ 1 حضرت علی، 2 حضرت عثمان۔۔ حضرت علی کے اوصاف۔۔ 1 رشتہ داری کا تعلق تھا، چچا کے بیٹے تھے، کیوں کہ جب رشتہ دار ہوگا تو اس کا حسب نسب معلوم ہوگا کہ فلاں کا بیٹا، فلاں کی بیٹی،۔ کئی طرح کے تجربات اور معلومات کے پیش نظر آپ اچھا فیصلہ کرین گے، جہاں صرف رشتہ داری ہی کو دیکھا جاتا ہے دوسری صفات کو نہیں یہ بھی غلط ہے۔ 2 حضرت علی علم کے پہاڑ تھے 3 بہادر، شجاع تھے

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اوصاف۔۔ 1 حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالی نے بڑی عزت عطا فرمائی تھی تو لڑکی کے لیے ایسا لڑکا پسند کرو جس کی معا

شرہ میں عزت ہو بدنام زمانہ نہ ہو 2 عزت کے ساتھ ساتھ اگر مال بھی ہو تو بھی اچھی با ت ہے کہ اپ کی بیٹی رزق کے حوالے سے پریشان نہیں ہوگی رزق کھلا ہوگا، دین کے راستے میں خرچ کرنے کا ثواب تو ملے گا 3 حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں حیاء شرافت تھی تو اپنی بیٹی کیلئے ایسے لڑکے کا انتخاب ہو کہ وہ بے حیائی کرنے والا نہ ہو بلکہ حیاء دار اور شریف بلند ہمت انسان ہو جیسے حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اوصاف سے معلوم ہوا تو بہر حال اپنی بچی کے لیے لڑکے کا انتخاب ہو تو تقوی اور دین داری والی صفت کو ترجیح دی جائے.

بہترین خاوند

حدیث پاک میں فرمایا (**خیر کم خیر کم لا ھلہ**) تم میں سے بہتر وہ جو اپنے اھل خانہ کے لیے بہتر ہو، اور فرمایا کہ (**انا خیر کم لاھلی**) میں اپنے اھل خانہ کے لیے تم میں سب سے بہتر ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ایمان والوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ ہوتا ہے کہ جس کے اخلاق اچھے ہوں اور وہ اپنے اہل خا نہ کے ساتھ لطف سے زندگی گزارنے والا ہو۔۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنی بہو کے انتخاب کے لیے معیار

مشہور واقعہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو پہرہ دیتے ہوے جارہے تھے کہ ایک گھر سے آواز آرہی تھی کہ ماں اپنی بیٹی سے کہہ رہی تھی کہ دودھ میں پانی ملا دیا جائے۔ بیٹی نے کہا اماں امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دودھ میں پانی ملانے سے سخت منع فرمایا ہے ماں کہتی ہے کہ صبح کا ٹائم ہے، وہ تو گہری نیند سو رہے ہونگے ان کو کیا خبر کہ ہم نے دودھ میں پانی ملا دیا ہے۔ تو بیٹی نے یہ سن کر جواب دیا کہ میں دودھ میں پانی نہیں ڈالوں گی، یہ خیانت ہے اگر عمر رضی اللہ عنہ نہیں دیکھ رہے

توعمر رضی اللہ عنہ کا پروردگار تو دیکھ رہا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس نیک لڑکی کا رشتہ اپنے بیٹے کے لیے طلب کیا۔

آپ دیکھئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہا پنے بیٹے کے لیے بطور بہواسی نیک لڑکی کو پسند کرتے ہیں اور اپنے بیٹے عاصم سے اس کی شادی کی یہ وہ نیک لڑکی تھی جس کے بطن سے ام عاصم پیدا ہوئیں، جس کے بطن سے حضرت عمر بن عبدالعزہز رحمۃ اللہ جیسے نیک بخت اور عابد وزاہد پیدا ہوئے، تو یہ لڑکی جس کے دل میں خوف خدا تھا دودھ میں پانی نہیں ملا رہی تھی حضرت عمر بن عبدالعزیز کی نانی بنیں، تو جب دل میں خوف خدا ہوتا ہے تو اللہ تعالی انکی نسلوں سے اولیا اللہ پیدا کر دیتے ہیں۔ (التاریخ الاسلامی، الخلیفۃ الزاہد، نا قابل فراموش واقعات، ۸۳، تاریخ کے بکھرے موتی، ۱۵۲)

ایک تاریخی شادی

حضرت سعید بن مسیبؒ جو تابعی اور بڑے بزرگ محدث گزرے ہیں وقت کے بادشاہ، عبدالملک بن مروان نے ان کی بیٹی کا رشتہ طلب کیا جو صورت وسیرت دونوں میں ممتاز تھی مگر حضرت نے انکار کر دیا اگر ہم ہوتے تو خوشی سے پھولے نہ سماتے کہ وقت کے بادشاہ نے ہماری بیٹی کا رشتہ طلب کیا ہے چنانچہ بادشاہ نے اسے سخت سزا دی، مارا پیٹا۔ مگر وہ نہ مانے پھر عبدالملک کئی لوگوں سے منت سماجت کروا کر رشتہ دینے پر اصرار کرتا رہا مگر حضرت سعید بن مسیبؒ انکار ہی کرتے رہے تو ابو وداعہ نامی ایک طالب علم انکے درس حدیث میں آتے تھے جو بڑے نیک اور متقی تھے۔ ایک ہفتہ غیر حاضر رہے جب ایک ہفتے بعد حاضر ہوئے تو حضرت سعید بن مسیبؒ نے پوچھا کہ کیسے غیر حاضر رہے تھے؟ تو اس نے کہا کہ میری بیوی کا انتقال ہو گیا تھا اس لئے نہیں آسکا تھا، استاد نے پوچھا کہ شادی کرو گے؟ کہا کہ مجھ غریب کو

کون رشتہ دے گا میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ چنانچہ اسی وقت استاد نے چند بندوں کو بلا کر، بس چند درہم کے عوض اپنی حسین بیٹی کا نکاح اپنے شاگرد ابو وداعہ کے ساتھ کر دیا (ملخص از بکھرے موتی)۔ کسی کتاب میں پڑھا تھا کہ عشاء کے بعد اپنی بیٹی کو اس نوجوان کے گھر پہنچا دیا۔ جب دروازے پر دستک دی۔ نوجوان نکل آیا تو دیکھا کہ حضرت سعید بن مسیبؒ تھے کہا حضرت شاید آپ کو ندامت ہوگئی ہے، کہ میں نے اپنی بیٹی کا نکاح اس غریب سے کیوں کر دیا ہے، حضرت سعید بن مسیبؒ نے کہا ہرگز ایسا نہیں بلکہ میں اپنی بیٹی کو جو آپ کی بیوی ہے لے کر آیا ہوں۔ لہذا جب نکاح ہو چکا ہے، تو رخصتی میں دیر کس بات کی ہے۔ سامان جو ہوگا وہ بعد میں بھی دیا جا سکتا ہے چنانچہ بیٹی کو شوہر کے حوالے کر کے چلے گئے، اتنی سادگی کے ساتھ نکاح اور رخصتی عمل میں آئی، جس میں ہمارے لیے درس عبرت ہے، (ملخص از بکھرے موتی)

ایک عورت کو اپنے حسن پر ناز تھا ہر طالب رشتہ کو حقیر جان کر ٹھکرا دینے کا واقعہ

ایک ڈاکٹر عورت جو بڑی خوبصورت تھی، کئی مناسب رشتے آئے مگر وہ یہ کہ کر انکار کرتی کہ یہ میرے قابل ہی نہیں۔ کہ میں اس سے شادی کرلوں، کئی اچھے رشتے ٹھکرا دیے۔ کیوں کہ اس کو اپنے حسن و جمال اور فن پر ناز تھا، تکبر اتنا کہ ہر طالب رشتہ کو حقیر جانتی تھی، اللہ کی شان دیکھئے، اس کے ہاتھوں میں کوئی ایسی بیماری پڑ گئی، کہ جوانی کے باوجود اس کے ہاتھ اسی سالہ بڑھیا کی طرح بن گئے، اب شرم کے مارے کسی کو ہاتھ بھی نہیں دکھا سکتی تھی گرمی ہے یا سردی برابر ہاتھوں میں دستانے پہنے رکھتی تھی۔ چنانچہ جو بھی رشتہ لینے آتے ہاتھوں میں دستانے دیکھیں تو معلوم ہونے پر واپس چلے جائیں، اب تو رشتے آنا بھی بند ہو گئے۔ عمر بھی کافی گزر گئی، آخر وہ وقت بھی آیا

کہ اس نے کہا کہ جیسا آدمی بھی ہو، میری شادی کر دو۔ تو کبھی دیر تک بیٹھے رہنے سے اور مناسب رشتے ملنے کے باوجود ٹھکرا دینے سے اور انکار کرنے سے بعض دفعہ انسان کو سوائے ذلت و پریشانی کے اور افسوس کرنے کے اور کچھ نہیں ملتا۔۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قیامت کے دن اپنی امت کی کثرت پر افتخار۔

حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

تزوجو الولود الودود فانی مکاثر بکم الامم یو القیمۃ (مشکوۃ)

ترجمہ۔ فرمایا ایسی عورتوں سے شادی کرو جو زیادہ بچے جننے والی ہو، اور محبت کرنے والی ہوں، یقینا میں قیامت والے دن تمھاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا (کہ میری امت دوسری امتوں سے زیادہ ہے۔

جیسا کہ ایک دوسری حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ قیامت کے دن تمام بنی آدم کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسی صفیں میری امت کی ہوں گی۔ جلدی شادی کرنے میں چند فوائد ہیں جن میں سے پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ جلدی نکاح اور شادی سے نظر اور شرمگاہ کی حفاظت ہو جاتی ہے۔ دوسرا یہ کہ اللہ رب العزت کو نسل انسانی کی بقاء مطلوب ہے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے۔ کہ جب بروقت شادی کی جائے۔ تیسرا یہ کہ جس کو اپنے آخری پیغمبر خاتم النبیین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دل سے عقیدت و محبت اور دعوی عشق ہے۔ اور جو شخص یہ بھی چاہتا ہو کہ قیامت کے دن ہمارے پیغمبر کا اپنی امت کی کثرت کی وجہ سے افتخار ہو۔ تو اسے چاہئے کہ جلدی بروقت ایسی عورتوں سے نکاح کرلے جو زیادہ بچے جننے والی ہو، اور یہ اسی صورت میں ممکن ہوگا کہ جب بالغ ہونے پر جلدی شادی ہوگی، تو زیادہ بچوں کی امید کی جاسکتی ہے۔ لیکن اگر کسی لڑکی کی شادی اس کے جوان ہونے کے کافی سال بعد ہو، مثلاً لڑکی

بالغ ہوئی ہے چودہ، پندرہ سال کی عمر میں، اور اس کی شادی ہوگئی ہے تیس، پینتیس سال کی عمر میں ۔تو ظاہر ہے کہ بچوں کا اب زیادہ وقت گزر چکا ہے ۔تو وہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افتخار کو بڑھائے گی۔ چوتھا، جب کسی لڑکی کی بروقت شادی ہوگی تو خود بھی وہ گناہوں سے بچتے ہوئے ذہنی پرسکوں ہوگی ۔بچے بھی جوان ہونگے اور ماں انکی بروقت دینی، اخلاقی تربیت کرتے ہوئے، دنیامیں باعث سکون ہونگے اور آخرت میں رضائے الٰہی کا سبب بنیں گے۔حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ بچے جننے والی سیاہ عورت اس خوبصورت عورت سے بہتر ہے جو بانجھ ہو،یعنی اللہ تعالیٰ کو وہ کالی رنگت والی عورت جو زیادہ بچے جنم دینے والی ہو زیادہ پسندیدہ ہے اس گوری خوبصورت عورت سے جس میں بچوں کی صلاحیت نہیں اور بانجھ ہو(ترمذی)

سب سے برکت والا نکاح۔

نکاح اور شادی کے لئے آج کل کے بے جا اخراجات، اسرافات، خدا اور رسول کو ناراض کرکے برادری کی رسم ورواج کی پابندی کرتے ہوئے جو فضول خرچیاں عمل میں لائی جاتی ہیں۔وہ سب ہمارے سامنے ہیں۔یہ کوئی دین اسلام نے ہمیں نہیں بتائے۔بلکہ یہ سب دین سے دوری اور بے دینی کا نتیجہ ہے۔اسلام میں تو سادہ اور کم خرچ نکاح کو پسند کیا گیا ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا۔

ان اعظم النکاح برکۃ ایسرہ مونۃ(مشکوۃ)

سب سے برکت والا نکاح وہ ہے جس میں خرچ کم ہو۔۔یعنی وہ نکاح جس میں جتنا تکلف کم ہوگا۔آسانی کے ساتھ ہوگا اخراجات کم سے کم ہوں گے،جس میں غریب لوگ بھی باآسانی شادی کرسکیں تو ایسی شادی اور نکاح زیادہ برکت والا ہوگا ۔اس نکاح کی برکت سے میاں بیوی کی زندگی میں خوشیاں آئیں گی۔برکتیں آئیں

گی۔اس کے برعکس وہ نکاح جس میں برادری کے ہر ناراض فرد کوتو راضی کیا جائے ۔مگراپنے پروردگار کو ناراض کیا جائے، کہ نمازوں پر نمازیں ترک کی جائیں۔اور شیطا ن کوخوش کرنے کے لیے طرح طرح کی رسومات اور خرافات ہوں۔ناچ گانے مو سیقی اور خلاف شریعت اعمال ہوں۔مال و دولت کا ضیاع ہو یہ وہ کام ہے جواللہ تعالی کی نارضگی کا سبب بنتے ہیں اور اسکی بے برکتی اس نئے جوڑے کی زندگی پر بھی اثر انداز ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ لوگ لاکھوں روپے خرچ کر کے بچی کو گھر سے رخصت کر تے ہیں اور وہ پھر چند دن بعد روتی ہوئی گھر آ جاتی ہیں، گھر برباد ہو جاتا ہے۔گویا کہ نکاح کی جو اصل روح تھی وہ نکل چکی ہے۔صرف بے جا خرافات ہی باقی ہیں جس سے غریب آدمی کے لیے شادی کرنا مشکل ۔جو فحاشی و زنا کاری کا ایک اہم سبب ہے۔یقینا جو نکاح جتنا سادہ اور آسان ہوگا وہ اتنا ہی برکت والا ہوتا ہے۔(مشکوۃ)

آج شادی کے لئے ہر چیز یاد رہی مگر نکاح پڑھانا یاد نہیں رہا۔

یہ کسی بڑے شہر کا واقعہ ہے کہ ایک شخص کی شادی کے لئے رخصتی سے ایک سال پہلے سے تیاریاں شروع ہوگئی کیونکہ پیسہ بہت تھا۔ایسے خوبصورت برتن تیار کیئے کہ ان برتنوں پر شادی کی تاریخ تک لکھ دی۔اور یہ بھی کہا کہ اس شادی میں جو شریک رہا وہ اپنے ساتھ تیار کیا ہوا خوبصورت برتن بھی لے جا سکتا ہے۔اب رخصتی کے لئے برات روانہ ہوگئی۔راستے میں کسی نے پوچھا کہ نکاح پڑھایا ہے؟ کہا ہمیں تو نکاح یاد ہی نہیں رہا۔چنانچہ راستے میں رک گئے نکاح پڑھایا۔آپ اندازہ لگائیں جس شادی کا یہ حال ہو کہ ہر چیز تو یاد رہے نکاح جو اصل چیز ہے یاد ہی نہیں۔حالانکہ نکاح کے بغیر کوئی عورت بیوی نہیں بن سکتی۔پھر بھی مسلمانوں کا یہ حال ہے۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ جو لوہے کی انگوٹھی کا انتظام بھی نہ کر سکے مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی شادی کر دی۔

اللہ تعالی معاف فرمائیں۔آج تو مال و دولت کو دیکھ کر ہی رشتے طے کیے جاتے ہیں،اگر کوئی وقت کے بڑے قاری،عالم،مفتی ہی کیوں نہ ہو مگر ظاہری اعتبار سے اس کے پاس مال و دولت کی کمی ہے،کوئی رشتہ دینے کے لئے تیار نہیں ہوتا،حالانکہ غریب آدمی کو بھی نکاح سے نہیں روکنا چاہئے،اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو ایسے شخص کا بھی نکاح کروایا۔جو صرف لوہے کی انگوٹھی کا انتظام بھی نہ کر سکا اور ان کے پاس اپنے ازار(تہبند)کے سوا کچھ نہ تھا مگر یکا یک سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذہن مبارک اس طرف چلا جاتا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ انہیں کچھ سورتیں یاد ہو،کیونکہ سورتیں یاد ہونے نہ ہونے کا تو مالداری،اور غربت سے کوئی تعلق نہیں،۔قرآن کا کچھ،حصہ،سورتیں تو غریب آدمی کو بھی یاد ہوسکتی ہیں۔وہ صحابی رضی اللہ عنہ کچھ نہ ہونے کی وجہ سے چلے گئے تھے مگر دوبارہ اسے بلایا گیا اور پوچھا گیا کہ چلو اور کچھ نہیں۔تو یہ بتاو کہ قرآن کا تو ڑا بہت حصہ ہی یاد ہے؟رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس سوال کے بعد صحابیرضی اللہ عنہ کو مایوسی میں امید کی کرن نظر آئی،فوراً سورتوں کے نام گنوانے شروع کر دیئے کہ سورۃ کذا و کذا،کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں۔تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

زوجتکها بما معک من القرآن(مغنی بہ قدامہ للامام احمدبن حنبل)

کہ قرآن کا جو حصہ آپکو یاد ہے۔اس کی وجہ سے میں نے اس عورت کا نکاح آپ کے ساتھ کر دیا۔کہ آپ اپنی زوجہ کو قرآن سکھائیں گے نہ صحابی رضی اللہ عنہ اور نہ صحابیہ رضی اللہ عنہا سے چھ چھ مہینے استخارے کروائے۔اور نہ ہی زیادہ تکلفات، بس سادگی کے ساتھ نکاح ہو گیا(الترغیب والترھیب)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کتنی سادی ہوئی تھی

طبقات بن سعد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خود مروی ہے کہ میری والدہ آئیں، میں لڑکیوں کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ میرا ہاتھ پکڑ کر گھر لے گئیں۔ مجھے سنوارا اور مجھے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچادیا۔ ایک روایت میں ہے کہ میں جھولے پر کھیل رہی تھی (بال کھلے تھے) مجھے سنوارا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچادیا (ابن سعد)۔ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میرا نکاح حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوا میری والدہ آئیں اور مجھے گھر میں داخل کر دیا (یعنی میری رخصتی ہوگئی) چاشت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار ہوا (بخاری)

نکاح ایسے بھی ہوتا تھا

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے دوسرے سے کہا کہ فلاں گھر والے آپ کے واقف ہیں میری طرف سے نکاح کا پیغام پہنچادو۔ وہ وہاں پہنچے تو گھر والوں نے بات سن کر کہا ان کے ساتھ تو ہمارا ارادہ نہیں البتہ اگر آپ کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ سے کر دیتے ہیں۔ اچھا ٹھیک ہے مجھ سے کر دیں۔ گھر کے مرد وہیں موجود تھے ان میں سے کچھ گواہ بن گئے اور وہیں اس کا نکاح کر دیا۔ جب وہ باہر آئے تو ساتھی سے معذرت کرنے لگے کہ میں تو آپ کا پیغام لے کر گیا تھا مگر وہ تیار نہ ہوئے۔ مجھ سے نکاح کر دیا۔ تو یہ سن کر وہ معذرت کرنے لگے کہ مجھے معاف کر دینا کہ جس عورت نے آپ کی بیوی بننا تھا میں نے آپ کو اس کے رشتہ کے لیے کیوں بھیجا، سبحان اللہ دوستی بھی قائم رہی اور نکاح بھی ہوگیا۔

جنت کے مزے

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق سکھ گھرانے سے تھا آپ ابتدائے جوانی میں

کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے اور دار العلوم دیو بند میں داخلہ لے کر دورہ حدیث تک پہنچے آپ یہ واقعہ خود سنایا کرتے تھے کہ میرے سسر کو گھر والوں نے بیٹی کے جوان ہونے کی اطلاع دی۔تو وہ پنجاب کے مدارس کے دورے پر نکلے کہ انکو ان کی بچی کے لیے کوئی عالم فاضل نوجوان مل سکے۔ یہاں تک کہ دار العلوم دیو بند پہنچے تو دورہ حدیث کی کلاس میں مجھ پر نظر ٹک گئی۔انہوں نے شیخ الہند حضرت اقدس مولانا محمود حسنؒ سے پوچھا کہ یہ طا لب علم کون ہے؟ بتایا کہ یہ سکھ گھرانے سے تعلق رکھتا ہے اور مسلمان ہو کر ہمارے ہاں دورہ حدیث پڑھ رہا ہے۔ پوچھا کہ وہ شادی کرنا چاہتے ہیں تو استاذ محترم نے ان سے پو چھا تو احمد علی لاہوریؒ نے جواب میں کہا کہ حضرت میں سکھ زادہ۔ سارا خاندان کافر مجھ اکیلے کو کون رشتہ دے گا؟۔تو حضرت شیخ الہندؒ نے فرمایا کہ کوئی دے تو؟ تو کہا کہ پھر میں ضرور اس سنت رسول پر عمل کروں گا۔فرماتے ہیں کہ میرے سسر نے کہا کہ کل عصر کے بعد نکاح ہو گا۔ چنانچہ احمد علی لاہوریؒ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک ہی جوڑا کپڑے تھے۔دھوتی پہن کر دھو لیے آسمان ابر آلود تھا خشک بھی نہ ہوئے تو گیلے کپڑے پہن کر نکا ح کی مجلس میں حاضر ہوئے۔ سسر نے دیکھا کہ کل بھی یہی جوڑا جو میلا تھا اور آج بھی یہی جوڑا جو گیلا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ اس کے پاس کوئی دوسرا جوڑا کپڑے بھی نہیں۔ مگر ان کی نظر ان چیزوں پر نہیں تھی، اس کے ساتھ نکاح کر دیا اور رخصتی ہو گئی۔فرماتے ہیں کہ ابتدائی دنوں میں میرے اوپر کچھ فاقے ضرور آئے۔ کیوں کہ میں طالب علم تھا اور تا زہ پڑھ کر فارغ ہوا تھا کبھی کھانے کو مل جاتا کبھی نہیں کچھ عرصہ بعد میری دلہن اپنے والدین کے گھر گئی۔ جو کھاتے پیتے گھرانے سے تعلق رکھتی تھی۔ تو اسکی والدہ نے پوچھا کہ بیٹی تو نے اپنا نیا گھر کیسا پایا؟ فرماتے ہیں کہ میری بیوی دل سے نیک متقی اور پاک عو رت تھی اس کی نظر میری دینداری پر تھی۔ چنانچہ اس نے اس کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی والدہ سے کہا اماں میں تو سمجھتی تھی کہ مر کر جنت جائیں گے لیکن میں تو جیتی جاگتی جنت پہنچ

گئی ہوں۔ابتدائی چند دنوں کے فاقے کے بعد اللہ رب العزت نے رزق اور رحمت کے دروازے کھول دیے آپ ذرا اندازہ لگائیں کہ ایسے بھی نکاح ہوا کرتے تھے اور آج ہم اپنے اردگرد ماحول پر نظر دوڑائیں کہ ہم نے نکاح کو کتنا بڑا اور مشکل مسئلہ بنا دیا اس لئے پھر برکتیں نہیں ہوتیں، گھر آباد ہونے کی بجائے گھر برباد ہوتے ہیں تو ہمیں بھی چاہئے کہ سادگی سے نکاح کرلیا کریں۔(مثالی ازدواجی زندگی کے سنہرے اصول)

آج کی لڑکیوں کے لئے ایک سبق آموز واقعہ

مرشدی محبوب العلماء والصلحاء حضرت اقدس مولانا حافظ پیر ذوالفقار احمد نقشبندی صاحب اطال اللہ عمرہ نے اپنے ایک بیان میں فرمایا کہ، حضرت قاری رحیم بخشؒ جو ہندوستان سے پاکستان آئے تھے، اور ملتان میں ہمہ وقت قرآن کی خدمت میں مشغول رہتے تھے۔ایک دفعہ رمضان المبارک میں کراچی تشریف لائے۔تو کسی شاگرد نے ان کے لئے اور ان کی زوجہ کے لئے عمرے کا بندوبست کیا کہ حضرت آپ اپنی اہلیہ کے ساتھ عمرے کے لئے تشریف لے جائیں۔تو انہوں نے کراچی سے ملتان اپنے گھر، اہلیہ کو اطلاع دی کہ عمرے پر جانا ہے آپ اپنے بیٹے کیساتھ کراچی آجائیں۔اہلیہ نے کہا بڑی اچھی بات ہے، مگر چھوٹی بیٹی جس کا نکاح ہو چکا ہے، رخصتی ابھی تک نہیں ہوئی ہے اس کو کس کے ہاں چھوڑ، آوں۔کیونکہ یہاں تو ہمارے قریبی رشتہ دار نہیں۔تو حضرت قاری صاحبؒ نے ان سے کہا کہ آتے وقت اس کی رخصتی کرادے۔کہا وہ کیسے؟ کہا کہ میں اس کا انتظام کر دیتا ہوں۔چنانچہ جو داماد تھے۔وہ ایک قاری اور عالم تھے۔رحیم یار خان کے ایک مدرسے میں پڑھاتے تھے۔ان سے کہا کہ فلاں دن میری اہلیہ کراچی آتے ہوئے اپنی بیٹی کی رخصتی کردے گی۔آپ ریل اسٹیشن پر پہنچ جانا۔کہا ٹھیک ہے۔ماں نے بیٹی سے کہا

کہ ابو کا یہ حکم ہے۔ بیٹی نے کہا، مجھے منظور ہے، اس لئے کہ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ والدین کی رضامندی میں، خدا کی رضامندی ہے، مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ چنانچہ رخصتی اور روانگی کا وقت آیا۔ نہ تو اس لڑکی کو دلہن بنایا گیا اور نہ ہی اس نے یہ پوچھا کہ میری سہیلیاں کدھر ہیں اور میرا جہیز کا سامان کہاں ہے؟ بلکہ ایک سوٹ پہنا ہوا ہے اور ایک ہاتھ میں لیکر ماں کے ساتھ چل پڑی ۔۔ ریل گاڑی میں بیٹھ گئیں۔ جب گاڑی رحیم یار خان پہنچی تو تین چار منٹ کے لئے گاڑی رکی۔ مولانا صاحب اس ڈبے میں چڑھ آئے۔ ساس اماں نے بیٹی سے کہا کہ یہ آپ کا شوہر ہے۔ پھر اللہ کے حضور برکت کے لئے دعا کی اور بیٹی سے کہا کہ شوہر کی خدمت کرتے ہوئے تقوی کا اہتمام کرو۔ آج کے بعد اللہ ہی تمہارا رکھوالا اور نگہبان ہے۔ میاں بیوی نیچے اتر گئے۔ یہ کراچی آکر عمرے کے لئے چلے گئے،۔ لو شادی اور رخصتی ہوگئی

فائدہ اس میں آج کی لڑکیوں کے لئے درس عبرت ہے کہ یہ بھی ایک جوان لڑکی تھی مگر اللہ تعالی کا حکم اور ماں باپ کی رضامندی کے سامنے نہایت ہی سادگی کے ساتھ رخصتی کے لئے تیار ہوگئی۔ یوں اس کی رخصتی عمل میں آئی ۔۔ کیا آج کل کی لڑکیاں بھی سادگی کے ساتھ رخصتی کے لئے تیار ہوتی ہیں یا پھر وقتی خوشی اور جذبات کی خاطر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناراض کر کے، برادری کے رسم رواج اور خرافات کی پابندی کرتے ہوئے شیطان کو خوش کرتی ہیں؟

ایک لڑکی کی تاریخی موت۔

بھائی احمد نے بتایا کہ سعودی عرب میں ایک لڑکی کی شادی اور رخصتی کے موقع پر گھر کی مستورات اور سہیلیوں نے میک اپ کرانا چاہا۔ تو لڑکی دیندار تھی، نمازی، پرہیز گار تھی (باوجود یکہ شرعی حدود میں رہ کر خرافات سے بچتے ہوئے مطلقاً کسی لڑکی

کواس کی شادی کے موقع پر دُلہن بنانے کی غرض سے سجانا ناجائز نہیں ۔مگر آج کل جائز وناجائز کونہیں دیکھا جاتا۔ بلکہ ان خوشی کے لمحات میں بجائے اللہ کا شکرادا کرنے کے اللہ کو ناراض کیا جاتا ہے۔نمازوں پر نمازیں قضا کی جاتی ہیں،فخریہ،تنگ، چست لباس اور بے حیائی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے شاید یہ انگریز دیکھ کر بھی شرمائے۔اس کے علاوہ نہ جانے کن کن خرافات اور خلاف شرع کام کیے جاتے ہیں۔پھر دُلہن کو سجانے کے لئے ایسی چیزوں کا استعمال کیا جاتا ہے کہ جنکے ہوتے ہوئے وضوء بھی نہیں ہوتا) لڑکی نے منع کیا کہ دیکھیں مجھے ان خرافات کی ضرورت نہیں۔ میں نے نماز کے وقت وضوء کرکے نماز بھی پڑھنی ہے جس سے تمہاری یہ ساری محنت ضائع جائے گی۔مگر گھر کی مستورات اور سہیلی لڑکیوں نے سمجھانا شروع کردیا کہ دیکھو جب تم خوبصورت ہوگی تو اپنے خاوند کو پسند آؤ گی۔

جواب میں لڑکی نے کہا کہ دیکھیں اگر میں اپنے کریم پروردگار اللہ رب العزت کو پسند ہوں تو ان شاء اللہ اپنے اخلاق اور تقویٰ سے شوہر کو بھی پسند آؤں گی۔اور اگر اللہ کو پسند نہیں ہوں تو شوہر کو بھی پسند نہیں آؤں گی۔اس لئے کہ حدیث پاک کا مفہوم ہے۔کہ انسان کے دل اللہ تعالیٰ کے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جس طرف پھیرنا چاہیں پھیر دیتے ہیں۔پھر اس لڑکی کو میک اپ کرانے پر مجبور کیا گیا تو لڑکی نے کہا کہ ٹھیک ہے۔میں پہلے دو رکت نماز پڑھ لوں۔جب وہ نماز پہ کھڑی ہوگئی اور سجدہ میں جا کر''**سبحان ربی الاعلیٰ**''پاک ہے میرا رب جو سب سے بلند اور بڑا ہے۔ یہ کہتے ہوئے جان دیکر اللہ کو پیاری ہوگئی۔اور جنت میں ایسی شادی ہوگئی کہ شاید ایسی شادی کسی کو نصیب ہو۔

فائدہ آج کی لڑکیوں کے لئے اس میں درسِ عبرت ہے کہ تم جو شادی کے موقع پر اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔کیا ایک دن

مرنا نہیں ہے۔کیا اللہ رب العزت کے سامنے کھڑے ہوکر ذرے ذرے کا حساب نہین دینا ہے ضرور دینا ہے۔پھر یادرہے کہ دو دن کی فانی زندگی پر دھوکہ ہرگز نہ کھائیں بلکہ شریعت اور سنت کے مطابق زندگی گزار کر کل جنت کی ہمیشہ ہر قسم کی نعمتوں بھری من چاہی زندگی گزاریں۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی شادی کا عجیب منظر۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی کے بارے میں ایک عجیب واقعہ پیش آیا جس کو شاعر نے ایک اچھے منظومے میں بیان کیا ہے

ایک بندہ سعد نامی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اصحاب تھا
رنگ کالا اسکا تھا اور نقد میں نیاب تھا
ایک دن دریائے رحمت آگیا یوں جوش میں
سعد کو بیٹھے بٹھائے لے لیا اغوش میں
سعد تو نے اپنی شادی آج تک کی یا نہیں
سعد بولا رشتہ کوئی کالے کو دیتا نہیں
ایک لڑکی خود میرے چچا کے ہاں موجود ہے
میں تو کوشش کر چکا لیکن وہاں بے سود ہے
جب بھی جاتا ہوں وہاں لے کر میں اپنا پیام
دھکے ملتے ہیں مجھے سنتا ہوں باتیں بے لگام
بدشکل ،بدرنگ ہونا اسمیں میرا قصور کیا
میں نے ہے وہ رنگ پایا جو مجھے رب نے دیا
کالے گورے کا خیال آتے ہی جذبہ آگیا
جوش میں آکر اسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمادیا

سعد میں نے آج تیرا عقد اس سے کردیا
اپنے چچا جی کو جاکر یہ خبر جلدی بتا
سعد سن کر نبی کی گفتگو پرواز کی
اپنے چچا جان کے دروازے پر آدی
سن کے یہ آواز وہ جلدی سے باہر آگئے
سعد کی اس بات سے دل میں بہت گھبرا گئے
بولے تو ہے رنگ کا کالا اور مفلس وغریب
میں تجھے لڑکی دوں اپنی یہ کہاں تیرا نصیب
سعد کے چچا عمرو بن وہب بولے بے حجاب
بھاگ جا در سے میرے ورنہ کردوں خراب
سعد بولے اپنی مرضی سے تو میں آیا نہیں
مصطفی نے بھیجا تھا اور اب بھی جاتا ہوں وہیں
سعد تو یوں ڈر سے واپس آگئے سوئے جناب
اور گئے اندر چچا کھاتے ہوئے کچھ پیچ وتاب
لڑکی ان کی سن چکی تھی سعد کے سارے جواب
بولی ابا خیر تو ہے کیوں تھا غصے کا خطاب
باپ بولا سعد حبشی میرے در پہ آیا تھا
اور تجھ سے شادی کا پیغام مجھ تک لایا تھا
رنگ کا کالا ہے وہ مفلس ومحتاج بھی
میری عزت اور دولت کی نہ رکھی لاج بھی
چاند سی بیٹی اسے دیدوں یہ تو ممکن نہیں
وہ دو کوڑی کا بنے داماد ہوسکتا نہیں

لڑکی بولی خود پیام عقد لے کے آیا تھا
یا کسی نے بھیجا تھا اور بن کے قاصد آیا تھا
باپ بولا خود سے میں آیا نہیں کہتا تھا وہ
سرور کونین نے بھیجا ہے کہ مجھ کو بیٹی دو
سن کے بس اس بات کو لڑکی تو وہ چلا اٹھی
کیا غضب کی بات ابا آج تم نے اس سے کہی
کب میں کہتی ہوں کہ اس کے رنگ کالے تو دیکھ
میں تو کہتی ہوں کہ اس کے بھیجنے والے کو دیکھ
میں نے مانا کالا ہے وہ حسن میں بھی ماند ہے
بھیجنے والا تو لیکن چودھویں کا چاند ہے
تیری بیٹی اس کے کالے رنگ پہ مسرور ہے
کالے کملی والے کی مرضی مجھے منظور ہے

شکرادا کرنے والا اور صبر کرنے والا دونوں جنتی ہیں

ایک خوبصورت ،حسن ،وجمال والی عورت کا نکاح کالے بدصورت آدمی کیساتھ ہوا۔تو ایک دن شوہر نے مسکرا کر دیکھا تو بیوی نے کہا کہ ہم دونوں جنتی ہیں ۔شوہر نے پوچھا وہ کیسے؟ کہا اس لئے کہ آپ کو مجھ جیسی خوبصورت عورت ملی ہے،آپ شکرادا کرتے ہیں ،اور مجھے آپ جیسا بدصورت شوہر ملا ہے،میں صبر کرتی ہوں ۔تو اصول یہی ہے کہ شکرادا کرنے والا اور صبر کرنے والا دونوں جنتی ہیں ۔۔پہلے وقت کی بیویوں کا یہ حال تھا جبکہ آج تو گھر کا سکون بھی پریشانی اور بے چینی میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

۳۱ مارچ ۲۰۱۴، اخبار کی رپوٹ، اور کافروں کی سازش

،زنا اور فحاشی کی بہت بڑی وجہ شادی میں بلاوجہ تاخیر ہے، ماں باپ اچھے رشتوں کے تلاش میں اپنے بچوں، خاص کر بچیوں کی عمر اور زندگی ضائع کر دیتے ہیں۔ مرد کے لئے شادی کی بہترین عمر پچیس (۲۵) سال ہے، جبکہ لڑکی کے لئے شادی کی بہترین عمر اٹھارہ (۱۸) سال ہے۔ آپ ﷺ کی پہلی شادی پچیس سال کی عمر میں ہوئی ہے۔ مگر پچیس سال سے پہلے شادی کی ممانعت ہر گز نہیں، بلکہ احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے جلدی نکاح کا حکم دیا ہے، جیسے آپ ماقبل صفحات میں تفصیل سے پڑھ چکے ہیں۔ بلکہ ایک حدیث پاک میں آتا ہے۔

(قال رسول الله ﷺ من بلغت ابنته اثنتی عشرۃ سنۃ ولم یزوجها فاصابت اثما فاثم ذلک علیہ مشکوۃ)

فرمایا کہ جس کی بیٹی بارہ سال پر بالغ ہوگئی اور ماں باپ نے اس کی شادی نہیں کی۔ اگر اس بیٹی نے کوئی گناہ کیا تو وہ ماں باپ پر ہوگا۔ مشکوۃ)۔ اگر والدین ایسا نہیں کریں گے تو اولاد کے ہر گناہ کی سزا میں والدین برابر کے شریک ہونگے ۔۔شرح مختصر الطحاوی میں ہے۔

ومن جهۃ السنۃ ان النبی ﷺ تزوج عائشۃ رضی الله عنہ وھی صغیرۃ زوجها اباہ ابوبکر

کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی حضور ﷺ سے چھوٹی عمر میں کی تھی، جس سے معلوم ہوا کہ ۱۸ سال سے کم عمر میں شادی ممنوع ہر گز نہیں (شرح مختصر الطحاوی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے محبوب ﷺ نے تین

چیزوں میں جلدی کرنے کی تلقین فرمائی ہے 1 نماز پڑھنے میں جب وقت ہوجائے 2 مردہ کودفن کرنے میں 3 لڑکی کا نکاح کرنے میں جب جوڑ کا خاوند مل جائے ،مشکوۃ)۳۱ مارچ ۲۰۱۴ کواخبار میں کافروں کی طرف سے ایک بڑی سازش ،قارئین کے پیش خدمت ہے۔۔کم سنی کی شادی کے خلاف اقوام متحدہ سرگرم۔(کم سنی سے۔مراداٹھارہ سال سے پہلے شادی کرنا ہے اگر چہ وہ سولہ سترہ سال کی ہواور بالغ ہوچکی ہو)۔۔جدید دنیا میں کم سنی کی شادی قابل قبول نہیں۔ایلچی گورڈن براون۔پاکستان کوکم سنی کی شادی سے پاک کرنے کے لئے امداد کی پیشکش۔سندھ اسمبلی کم عمری کی شادیوں پر پابندی کابل اتفاق رائے منظور۔اٹھارہ سال سے کم عمرلڑکیوں کی شادی کے قانون کی مخالفت کرنے والوں کوتین سال قید بھگتنا ہوگی۔۔اس رپوٹ کے مطابق مسلمانوں کے جن علاقوں میں جلدی شادی کی جاتی ہے۔وہاں پیسہ لگا کرروک تھام کریں گے تاکہ لڑکے اورلڑکیاں تعلیم میں حرج کے بہانے دیر تک بیٹھی رہیں اور شادی سے کوسوں دور رہیں تاکہ مسلمانوں میں فحاشی ،عریانی عام ہوجائے۔جبکہ دین اسلام مناسب جوڑ ملنے پر بروقت شادی کرنے کا حکم دیتا ہے جس میں بالغ ہونے کے بعد اٹھارہ سال کی کوئی قید نہیں ہے۔بلکہ اگر کوئی لڑکی بالغ ہوگئی ہے،اگر چہ اب اس کی عمر پندرہ،سولہ سال ،یا کم ہی ہے مگر قد ،جسامت اور صحت کے اعتبار سے مکمل یعنی شادی کی قابل ہے اور مناسب جوڑ بھی میسر ہے پھر بھی اٹھارہ سال کی قید لگانا قوانین اسلام اور شریعت کے بالکل خلاف ہے۔بروقت شادی کرنے میں دنیاوی ،اخروی سینکڑوں فائدے ہیں جبکہ شادی میں تاخیر کے سینکڑوں نقصانات ہیں (مشکوۃ،شرح مختصر الطحاوی ،)

بزرگوں کی احتیاط۔

ہمارے بزرگوں کو اگر معلوم ہوجاتا کہ کسی کے گھر میں لڑکی جوان ہوچکی ہے

اور بلاوجہ اس کی شادی میں تاخیر ہو رہی ہے، ماں، باپ، سستی کر رہے ہیں تو اس شخص کے کنویں سے پانی بھی نہیں پیتے تھے کہ یہ ظالم ہے اس نے اپنی جوان بیٹی پر ظلم کیا ہے

شادی میں تاخیر کے نقصانات۔

① لڑکیاں اعلی تعلیم یا اعلی رشتوں کے تلاش میں گھر بیٹھے بیٹھے بڑی عمر کی ہو جاتی ہیں، پھر رشتے نہ آنے کی وجہ سے ذہنی انتشار کا شکار ہو جاتی ہیں

② بروقت شادی نہ کرنے اور بلاوجہ شادی میں تاخیر کی وجہ سے بالآخر عورت بے راہ روی کا شکار بن جاتی ہے

③ شادی میں تاخیر کی وجہ سے بعض دفعہ شادی کے بعد بچوں کا سلسلہ بند یا مشکل ہو جانے پر پریشانیاں عورتوں کا مقدر بن جاتی ہیں

④ اگر لڑکے دیر سے شادی کرتے ہیں، تو وہ بھی شادی میں تاخیر کی وجہ سے جنسی بے راہ روی کا شکار ہو کر کسی نہ کسی طریقے سے اپنی شہوت کی پیاس بجھاتے رہتے ہیں۔ پھر جب شادی ہو جاتی ہے تو بیوی کے قابل نہیں رہتے۔

⑤ شادی میں تاخیر کی وجہ سے انسان کے لئے زنا جیسے کبیرہ گناہ سے بچنا مشکل ہوتا ہے

⑥ شادی میں تاخیر کرنے والی عورتوں کو پھنسانے کے لئے مرد لوگ میدان میں آتے ہیں اور پھر عورتیں بھی آسانی کے ساتھ گناہ کی طرف آمادہ ہو جاتی ہیں۔

⑦ جب عورتیں اپنی ہم عمر عورتوں کو شادی شدہ، بچوں کی ماں پرسکون دیکھتی ہیں تو وہ احساس کمتری کا شکار ہو کر نفسیاتی مریضہ بن جاتی ہیں۔ کہ اگر ہماری بھی بروقت شادی ہوجاتی تو آج ہمارے بھی اس طرح کے بچے ہوتے، اور بچوں کی شکل میں پھول ہمارے ہاتھوں میں ہوتے، ان بچوں میں ہمارا دل لگا رہتا، یوں گویا کہ ہماری زندگی بھی پرسکوں ہوتی، اور وہی

بچے کام بھی آتے۔

⑧ شادی میں تاخیر کی وجہ سے دیر تک بیٹھی رہنے والی عورتوں کو گھر یا رشتہ داروں کی طرف سے بعض دفعہ طعنے سننے کو ملتے ہیں جس سے وہ اپنے اندر ایک آگ محسوس کرتی ہیں، گو یا کہ ان کی زندگی جہنم بن چکی ہے

⑨ شادی میں تاخیر کی وجہ سے باپ کو بڑھاپے کی عمر تک کمانے کی محنت کرنی ہوتی ہے۔

بروقت شادی کرنے کے فوائد

① بروقت شادی کرنے سے نگاہ اور شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہے۔جس سے انسان گناہوں سے بچتا ہے۔جو خدا کی رضامندی اور دخول جنت کا ذریعہ ہے۔

② بروقت شادی کرنے سے انسان کی صحت برقرار رہتی ہے۔

③ بروقت شادی کرنے سے انسان ذلت ورسوائی سے محفوظ رہتا ہے

④ جب بروقت شادی ہوگی۔تو خوا بھی دجوان ہوں گے تو اولاد بھی جوان ہوگی ماں باپ انکی اچھی تربیت کرتے ہوئے انکے روشن مستقبل اور انکی خدمت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خوب لطف اندوز ہوسکتے ہیں۔

⑤ بروقت شادی کرنے سے بروقت اولاد ملنے پر باپ کے لیے سہارا ثابت ہوگی۔

⑥ بروقت شادی ہوگی تو بچے بڑے ہو کر کمانے میں لگ جائیں گے جس سے باپ کو عبادت کرنے کا موقع ملے گا جس سے دنیاوی راحت بھی نصیب ہوگی اور اخروی راحت بھی مقدر ہوگی۔

اپنے وقت کی نیک پاکباز عبادت گزار عورت کی نصیحت۔

بصرہ میں ایک نیک عبادت گزار عورت رہتی تھی۔علاقہ کی عورتیں اسکی تعریفیں کرتی تھیں اور ان سے دعائیں کرواتی تھیں۔انکی خدمت میں نذرانے پیش کیے جاتے تھے۔ایک دفعہ بیمار ہوگئیں تو علاقہ کی عورتیں انکی خدمت میں حاضر ہوگئیں اور نصیحت کی درخواست کی کہ ہمیں کچھ نصیحت کی جائے۔تو سیدزادی نے کہا کہ میں تمہیں زندگی کی بہترین نصیحت کرتی ہوں وہ یہ کہ جب بھی تمہارا مناسب رشتہ آئے شادی کرو۔شادی میں تاخیر نہ کرو۔عورتیں حیران ہوکر پوچھنے لگیں،تو پھر آپ نے کیوں شادی نہیں کی؟ جواب میں کہنے لگی میں تمہیں کیا بتاؤں میں رات کو عبادت میں مشغول ہوتی دن کو روزہ رکھتی پھر بھی میرا نفس مجھے جنسی تقاضا پورا کرنے کے لیے اکساتا تھا۔اگر میں رات کو تلاوت کررہی ہوتی۔اور گلی میں سے کوئی بوڑھا چوکیدار آواز لگاتے ہوئے گزرتا تو میرا جی چاہتا کہ میں اس بوڑھے کو اپنے پاس بلالوں اور اپنی جنسی خواہش پوری کروں۔کئی مرتبہ میں نے اٹھ کر دروازہ کھولنا چاہا مگر بدنامی کی وجہ سے سہم گئی کہ ساری زندگی کی بنی بنائی عزت خاک میں مل جائے گی۔لوگ باتیں کریں گے کہ دین دار ہوکر ایسا کام کیا۔میں تڑپ تڑپ کر رات گزارتی چین نہ آتا تھا۔میں اس عذاب کو بھگت چکی ہوں تم یہ غلطی کبھی نہ کرنا۔شادی کرو اور بروقت کرو تاکہ تمہیں کوئی پریشانی نہ اٹھانی پڑے اس لیے نبی علیہ اسلام نے فرمایا کہ جب لڑکی کے لئے جوڑ کا خاوند مل جائے اسکی شادی کردو۔

موجودہ دور میں جہیز کی لعنت۔

سوال،، ٹی وی پروگرام، تفہم دین میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مقرر نے غیر مشروط طور پر جہیز کو کافرانہ رسم اور رسم بد قرار دیا۔

① کیا قرآن وسنت کی رو سے جہیز کو کافرانہ رسم اور رسم بد کہنا صحیح ہے؟

② کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹیوں کو جہیز دیا تھا؟

جواب۔۔۔ جہیز ان تحائف اور سامان کا نام ہے جو والدین اپنی بچی کو رخصت کرتے ہوئے دیتے ہیں، یہ رحمت ومحبت کی علامت ہے، بشرطیکہ نمود ونمائش سے پاک ہو، اور والدین کے لئے کسی پریشانی واذیت کا باعث نہ بنتا ہو۔ لیکن مسلمانوں کی شامت اعمال نے اس رحمت کو زحمت بنا دیا ہے۔ اب لڑکے والے بڑی ڈھٹائی سے یہ دیکھتے ہی نہیں بلکہ پوچھتے بھی ہیں کہ جہیز کتنا ملے گا؟ ورنہ ہم رشتہ نہیں لیں گے، اسی معاشرتی بگاڑ کا نتیجہ ہے کہ غریب والدین کے لئے بچیوں کا عقد کرنا وبال جان بن گیا ہے۔ فرمایئے کیا اس جہیز کی لعنت کو کافرانہ رسم اور رسم بد سے بھی زیادہ سخت الفاظ سے یاد نہ کیا جائے؟

آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں دریافت فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحب زادیوں کو جہیز دیا تھا؟

جی ہاں دیا تھا۔ لیکن کسی سیرت کی کتاب میں یہ پڑھ لیجئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چہیتی بیٹی خاتون جنت حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو کیا جہیز دیا تھا؟ ۔ دو چکیاں، پانی کے لئے دو مشکیزے، چمڑے کا گدا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، اور ایک چادر۔ کیا آپ کے یہاں بھی بیٹیوں کو یہی جہیز دیا جاتا ہے؟۔ کاش ہم سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئینے میں اپنی سیرت کا چہرہ سنوارنے کی کوشش کریں۔

(بحوالہ۔ آپ کے مسائل اور انکا حل۔ جلد ششم۔ صفحہ ۲۴۶)

جہیز کی قباحتیں۔۔

سوال۔۔لڑکی کو والدین کی طرف سے جہیز دینا سنت ہے یا نہیں؟ خواہ، جہیز تھوڑا ہو، یا موجودہ زمانے کے اعتبار سے؟ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دو بیٹیوں کو جہیز نہیں دیا

جواب۔۔والدین کی طرف سے لڑکی کو جو تحفہ دیا جاتا ہے اسے جہیز کہتے ہیں اور اپنی حیثیت کے مطابق والدین بیٹی کو کچھ نہ کچھ دیتے ہیں۔پس اگر نمود و نمائش کے بغیر والدین بیٹی کو اپنی حیثیت کے مطابق کچھ دیں تو بلاشبہ سنت ہے۔لیکن ہمارے دور میں جس جہیز کا رواج ہے وہ سنت نہیں بلکہ بدعت سیئہ ہے، جو بہت قباحتوں کا مجموعہ ہے

اول۔۔لڑکے والوں کی طرف سے جہیز کا مطالبہ ہوتا ہے اور ان کا یہ مطالبہ شرعا جبر و ظلم ہے

دوم۔۔چونکہ لڑکی کے والدین کو معلوم ہے کہ اگر بھاری مقدار میں جہیز نہ دیا گیا تو بیٹی کو سسرال میں نظر حقارت سے دیکھا جائے گا اور اسے ساس نندوں کے سو ،سو طعنے سننے ہونگے۔اس لئے خواہ ان میں جہیز دینے کی سکت ہو یا نہ ہو، وہ اس کا انتظام کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ظاہر ہے کہ جہیز کے بارے میں یہ ذہنیت سراسر جاہلیت ہے۔

سوم۔۔لڑکی والے جہیز کی وجہ سے لڑکی کو بٹھائے رکھتے ہیں یہ بھی سراسر ظلم ہے۔

چہارم۔۔جہیز کے لئے بسا اوقات سودی قرض لیئے جاتے ہیں یہ بھی حرام ہے۔

پنجم۔۔اس جہیز کی با قاعدہ نمائش ہوتی ہے یہ ریاکاری ہے۔

ششم۔۔اس جہیز کے رواج کی وجہ سے بہت سے والدین اپنی بچیوں کا عقد نہیں

کر سکتے ، اور نہ ان کا رشتہ آتا ہے۔ان وجوہ سے معلوم ہوا کہ موجودہ دور میں جہیز کے نام سے جو لعنت ہم پر مسلط ہے یہ سنت نہیں ۔۔۔۔(بحوالہ آپ کے مسائل اور ان کا حل، ج ٦۔ص ٧ ٢٤)

جہیز کی شرعی حیثیت ۔۔

سوال ۔۔اسلام میں جہیز کی حیثیت کیا ہے؟

جواب ۔۔لڑکی کو دیا جانے والا جہیز والدین کی طرف سے لڑکی کا تحفہ ہے ۔اس لئے اگر والدین بغیر جبر واکراہ کے اور بغیر نمود ونمائش کے لڑکی کو تحفہ دیتے ہیں تو اس کے ناجائز ہونے کی کوئی وجہ نہیں ۔۔اور لڑکی کو جہیز دیتے ہوئے نمود ونمائش کرنا یا اپنی حیثیت سے زیادہ اہتمام کرنا، یا یہ سمجھنا کہ جہیز دینے کے بعد لڑکی کا وارثت میں کوئی حق نہیں رہا، قطعاً غلط اور حرام ہے۔۔(آپ کے مسائل اور ان کا حل، ج ٦،ص، ٧ ٢٤)

آج جہیز کی لعنت نے پریشانی کو دوبالا کر دیا ہے ۔۔

آج جہیز کی لعنت نے زندگی میں پریشانی کو دوبالا کر دیا ہے۔کئی جوان لڑکیاں جہیز نہ ہونے کی وجہ سے گھر بیٹھے بیٹھے کافی بڑی عمر کی ہو جاتی ہیں اور پھر رشتے نہ آنے کی وجہ سے ذہنی انتشار کا شکا ہو کر نفسیاتی مریضہ بن جاتی ہیں ۔۔کیا ہم نے کبھی سوچا بھی ہے کہ ان خود تراشیدہ رسومات ورواجات ،نمائش ونمود سے بھرپور جہیز کی لعنت کا غریب خاندانوں پر کیا اثر پڑے گا اور غریب گھرانوں کی لڑکیوں کی شادی کیسے کامیاب ہوگی؟۔۔اور وہ بہنیں کس طرح شادی کی خوشیاں منائیں گی؟۔کیا وہ معاشرے کے لوگ نہیں؟۔کیا اللہ تعالی نے آپ کو وافر مال ودولت کی صورت میں یہ نعمت اس لئے دی ہے کہ تم خدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کو چھوڑ کر شیطان کو خوش کرنے

،غیروں کے طورطریقوں پرعمل کرتے ہوئے ،رسومات،اورخرافات کورواج دیکرشادی کومشکل بنادو،کہ شادی کیے بغیرکوئی چارہ نہیں ۔اور شادی میں گناہوں،ذلت،ورسوائی سے حفاظت ہوتی ہے۔اللہ تعالی کا حکم،انبیاء کی سنت ہے۔ اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ جس معاشرے میں شادی کرنا مشکل ہوجاتی ہے،اس معاشرے میں زنا کی شرح میں اضافہ ہوتا ہے۔اور جہاں شادی کرنا آسان،وہاں زنا کی شرح میں یقینا کمی ہوگی۔۔تو جو اللہ آپ کو مال،دولت دینے پر قادر ہے وہ لینے پربھی قادر ہے ۔جب وہ لینے پہ آتے ہیں تو آپ کوکسی ایسی پریشانیوں میں مبتلا کردے گا۔یاپھر چور،ڈاکو یا کسی بھی طریقے سے آپ کا مال ہلاک کردے گا۔۔اس لئے کوشش یہ ہو کہ اگر ہماری ذات سے کسی کو فائدہ اور نفع نہیں پہنچ سکتا تو کم ازکم ہماری ذات سے کسی کو نقصان بھی نہ پہنچے۔اور نہ ہی ہماری بے جا شیطانی رسومات اورخرافات کی پابندی کی وجہ سے غریب گھرانوں کے لئے شادیاں مشکل ہو۔جس کے بابت قیامت دن پوچھا جائے گا۔۔

جہیز کی لعنت پر چودہ لاشوں کا دردناک واقعہ

مقرر جرجیس انصاری صاحب نے جہیز کی لعنت پر اپنے ایک بیان میں یہ دردناک واقعہ سناتے ہوئے فرمایا کہ ایک شخص کے بارہ بچے تھے مالی اعتبار سے کچھ کمزور تھا۔اس کی ایک جوان بیٹی تھی،ایک جگہ رشتہ آیا منگنی ہوگئی جب رخصتی میں ایک مہینہ رہ گیا تو لڑکے والوں نے سنکڑوں چیزوں پر مبنی جہیز کی فہرست آگے کردی۔لڑکی والے اتنا جہیز دینے پر قادر نہیں تھے۔چنانچہ منگنی ٹوٹ گئی۔دوسری جگہ منگنی ہوگئی وہ بھی اس جہیز کی لعنت کی وجہ سے ٹوٹ گئی۔کئی جگہ رشتے طے ہوئے مگر اس جہیز کی لعنت کی وجہ سے کامیاب نہیں ہوسکے۔لڑکی جوان تھی جوانی کے جزبات اور شیطان

کے حملوں سے وہ ایک ہندو کے لڑکے کے ساتھ زنا کر بیٹھی جس کے نتیجے میں (باوجود مانع حمل ادویات کے استعمال کے) اس کو حمل ٹھہر گیا۔ طبعیت خراب ہونے پر اس کا دھیان حمل کی طرف نہیں گیا۔ جب قریبی ہسپتال میں چیک کروایا تو رپوٹ آئی کہ اس لڑکی کو حمل ہے۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں اب یہ ماں ماں بننے والی ہے۔ ان کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔ اب اس واقعے کا چرچا عام ہونے لگا یہاں تک کہ لوگوں نے لڑکی کے والد اور بھائی کو طعنے دینے شروع کر دیئے کہ تمھاری وجہ سے ہمارے مسلمانوں کی ناک کٹ گئی ہے۔ کیا تمہاری بیٹی کے لئے کوئی مسلمان نہیں تھا جس کے ساتھ نکاح ہوجاتا۔ کیا اس کو ہندو ہی ملا تھا کہ اس نے اسکے ساتھ زنا کر کے اپنی عزت کو نیلام کر کے ہماری عزت خاک میں ملا دی۔ اب لوگوں کو کیا پتہ کہ کئی جگہ منگنی ہوگئی تھی مگر جہیز کی لعنت کی وجہ سے کامیاب نہیں ہوسکی۔ لڑکی کا بھائی، والد جدھر،، جس طرف جائیں طعنوں پر طعنے سننے کو ملتے ہیں۔ ذلت ورسوائی کی انتہا ہوگئی۔ بالآخر باپ نے تنگ آ کر میڈیکل اسٹور سے زہر کی شیشی خریدی۔ بیوی کسی کام میں مصروف تھی۔ اس نے وہ زہر بھری شیشی سالن میں ملا دی۔ جب کھانا تیار ہو گیا تو اس نے سب کو کھانے کے لئے جمع کیا اور کہا کہ آج میں نے کام سے چھٹی اس لئے کی ہے کہ آج ہم سب ایک ساتھ ملکر کھانا کھالیں۔ پھر دروازہ اندر سے بند کر دیا۔ بس کھانا کھانا تھا کہ طبعیتیں خراب ہوکر آوازیں شروع ہوگئی۔ لوگ آئے دروازہ بند تھا۔ جب دروازہ توڑا گیا تو چودہ بندے مر چکے تھے (یہ ہوا بے جا جہیز کی پابندیوں کا انجام) بعض علاقوں میں لڑکی والوں کی طرف سے بے جا چیزوں کے مطالبے اور کئی لاکھ تک کے اخراجات کی ڈیمانڈ۔ جن پر لڑکے والے قادر نہ ہونے کی وجہ سے شادی سالوں سال عمل میں نہیں آتی۔ پھر کبھی یہ ہلاکت اور رسوائی کا باعث بنتی ہے۔ اللہ تعالی اس لعنت سے ہم سب کی حفاظت

فرمائیں اور سادھا طریقے سے شادی بیاہ کو شریعت کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین۔

ایسے لوگ ضرور سن لیں جو بے جا جہیز کی لعنت کی وجہ سے شادیوں کو مشکل بنانے والے ہیں وہ قیامت کے دن اللہ رب العزت کے سامنے ذرے ذرے کا حساب دینے کھڑے ہو کر کیا منہ دکھائیں گے۔ کیا اس قسم کے واقعات کا وبال ان ظالموں پر نہیں ہوگا؟

دعوت ولیمہ اور اس کا شرعی مقام۔۔

ولیمہ کا معنی شادی کی خوشی کا کھانا، نکاح کے بعد کی دعوت جو دولہا کی طرف سے دی جاتی ہے اسی دعوت کو ولیمہ کہا جاتا ہے۔ دعوت ولیمہ کرنا اور دعوت ولیمہ کو قبول کرنا سنت رسول ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی خوشی سے دعوت ولیمہ قبول کرتے اور اس میں شرکت کرتے تھے اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی اس پر عمل رہا ہے۔

مگر اس سلسلے میں چند باتیں قابل ذکر اور قابل عمل ہیں۔ یاد رہے کہ دعوت ولیمہ کا ذکر احادیث پاک اور بزرگان دین سے لڑکے کی طرف سے ملتا ہے نہ کہ لڑکی کی طرف سے۔ احادیث پاک یا شریعت میں کہیں بھی لڑکی والوں کی طرف سے کھانے کا ذکر نہیں ملتا جس کا مسلم معاشرے میں رواج ہے، بلکہ اس کی ممانعت ضرور ملتی ہے جو جہالت کی وجہ سے بدعت سیئۃ بن چکی ہے۔ کتنی غضب کی بات ہے کہ ایک طرف لڑکی والوں سے جہیز کے سامان کی صورت میں سینکڑوں چیزوں کا مطالبہ کرنا، جس میں جائز ناجائز کو نہیں دیکھا جاتا۔ دوسری طرف باراتیوں کی لمبی چوڑی فہرست بنا کر رہی سہی کسر بھی پوری کر دی جائے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اس آفت وبلا کے شکار صرف دنیادار ہی نہیں بلکہ اس لعنت کن سودے بازی اور بے جا فضول خرچی میں اچھے خاصے دین دار، نمازی، پرہیز گار، مبلغ دین اور عالم دین تک ملوث

ہیں۔مزے کی بات یہ کہ اس غلط حرکت کو گناہ اور برا بھی نہیں سمجھتے، بلکہ بڑی آسانی کیساتھ کہدیتے ہیں کہ کیا کریں رفتار زمانہ کے ساتھ چلنا پڑتا ہے۔لیکن یہ کسی نے بھی نہیں سوچا کہ اس عمل بد کی وجہ سے معاشرے اورغریب خاندانوں پر کیا اثر پڑے گا، اور غریب گھرانے کی لڑکیوں کی شادی کیسے کامیاب ہوگی۔اور وہ بہنیں کس طرح شادی کی خوشیاں منائیں گی؟ آخر وہ بھی تو معاشرے کے افراد ہیں۔احساس تک نہیں بلکہ ایسے رواجات اور بدعات کو عمل میں لایا جاتا ہے جس سے غریبوں کے لئے بڑے پریشان کن مسائل پیدا ہورہے ہیں۔بعض تو ان خرافات کا مطالبہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ مانگنا ہمارا حق ہے۔ایسے لوگ یہ بات یادرکھیں کہ وہ دودن کی زندگی کی خاطر اپنی آخرت تباہ کررہے ہیں کیونکہ یہ مانگ حق نہیں بلکہ جہنم کی طرف چھلانگ ہے(ملخص از پردہ اور حقوق زوجین یعنی تحفۃ النساء، صفحہ، ۲۶۷)

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی شادی پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے دعوت ولیمہ۔۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شادی ہوئی تو اس وقت سب مسلمانوں کو دعوت دی، اس ولیمہ میں نہ نان، نہ قورمہ، اور نہ ہی مرغے، بریانی وزردہ تھا۔بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چمڑے کا ایک دسترخوان بچھانے کا حکم فرمایا اور دسترخوان پر کھجوریں، پنیر کے ٹکڑے اور گھی کو چن دیا گیا۔اس کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔اسی سے تمام مہمانوں کی خدمت کی۔آپ اندازہ لگائیے کہ مہمان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسے مقدس لوگ ہیں جنکو جنت کی خوشخبریاں دنیا میں مل چکی تھی اور انکے نام کے ساتھ آج تک رضی اللہ عنہ لکھا جاتا ہے کہ اللہ تعالی ان سے راضی ہوچکا ہے۔شادی حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تھی

اور دعوت ولیمہ سردار دو عالم ﷺ کی طرف سے تھی مگر سیدھا سادہ، تکلفات سے بالکل خالی تھی، ذرا آج ہم بھی اپنی شادیوں کو دیکھیں کہ کہیں ہم فضول خرچی اور اسراف کا وبال اور گناہ تو اپنے سر نہیں لے رہے۔ آج کے ولیمے ریا کاری، نام، نمود سے بھرپور ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائیں۔ (مشکوۃ، ص ۲۷۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی میں ولیمہ نہیں کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میری رخصتی کے موقعہ پر نہ کوئی اونٹ، نہ کوئی بکری ذبح کی گئی۔ پس جو (روزانہ کھانا) حضرت سعد کے یہاں سے آتا تھا وہی تھا۔ روایت میں ہے۔

مانحرت علی جزور ولانحرت علی شاۃ (سبل الھدی)

فائدہ۔ دیکھئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں، جن کا گھرانہ نہایت ہی معزز اور موقر ہے رئیس اور شرفاء میں ہیں۔ کنواری صاحبزادی ہیں۔ یہی ایک کنواری سے آپ ﷺ نے نکاح کیا ہے۔ باقی تمام شادی شدہ تھیں۔ سوچئے آپ کتنا اہتمام ہونا چاہئے، کم از کم ولیمہ تو ضروری اور بہتر ہونا چاہئے، جس کی آپ نے ترغیب بھی فرمائی ہے پھر بھی آپ نے بالکل ہی ولیمہ نہیں فرمایا۔ پس صرف رخصتی ہوگئی۔ تو معلوم ہوا کہ ولیمہ ضرور کرنا اور اس کا اہتمام سے ادا کرنا، اس پر مال کثیر صرف کرنا، کھانے کے انواع و اقسام کا انتظام کرنا، حتیٰ کہ غیر مسلموں تک کو کھانے کی رعایت کے ساتھ دعوت دینا یہ سب خلاف سنت امور ہیں، سنت کا بہانہ بنا کر لوگ رسم کی ادائگی کا گل کھلاتے ہیں اور اسراف و ناجائز خرچوں کو سنت کا نام دیکر باعث ثواب سمجھتے ہیں جو سراسر نادانی اور جہالت ہے، دیکھئے حدیث پاک میں سادگی سنت ہے۔ آپ ﷺ نے جیسا اور جس کیفیت سے ولیمہ کیا ہے اور حضرات صحابہ نے کیا اسی سے ملتا جلتا سنت ہے (شمائل کبری)

مسنون ولیمے میں فقراء کی شرکت ضروری ہے۔

سوال۔۔طعام ولیمہ کی از روئے شریعت کیا حقیقت ہے؟ ابھی جو صورت حال پاکستان میں رائج ہے کیا یہ سنت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق ہے؟

جواب۔۔مسنون ولیمہ یہ ہے کہ جس رات میاں بیوی کی پہلی خلوت ہو اس سے اگلے دن حسب توفیق کھانا کھلایا جائے مگر اس میں نمود و نمائش کرنا، قرض لے کر زیر بار ہونا، اور اپنی وسعت سے زیادہ خرچ کرنا منع ہے، نیز اس موقع پر فقراء ومساکین کو بھی کھلایا جائے۔ حدیث پاک میں ارشاد ہے۔۔

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ شر الطعام طعام الوليمة يدعى لها الاغنياء ويترك الفقراء متفق عليه (مشكوة ص ٢٧٨)

بدترین کھانا ولیمے کا وہ کھانا ہے جس میں اغنیاء کی دعوت کی جائے اور فقراء کو چھوڑ دیا جائے۔ اور جس شخص نے دعوت ولیمہ قبول نہ کی اس نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی آج کل جس انداز سے ولیمے کئے جاتے ہیں ان میں فخر ومباہات اور نام ونمود کا پہلو غالب ہے، سنت کی حیثیت بہت ہی مغلوب نظر آتی ہے۔ حدیث میں ہے

عن عكرمة عن ابن عباس رضی الله عنه ان النبی ﷺ نهى عن طعام المتبارئين ان يوكل (رواه ابو داود)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فخر اور مباہات والوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔ اس لئے ایسے ولیمے کی دعوت کا قبول کرنا بھی مکروہ ہے علاوہ ازیں آج کل ولیمے کی دعوت میں مردوں اور عورتوں کا بے محابا اختلاط

ہوتا ہے۔کھانا عموماً میز، کرسی یا کھڑے ہو کر کھایا جاتا ہے، اور ویڈیو فلمیں بنانے کا بھی رواج چل نکلا ہے۔بعض جگہ گانے بجانے کا شغل بھی رہتا ہے اسی طرح کی اور بھی بہت سی قباحتیں پیدا ہوگئی ہیں۔جن کے ہوتے ہوئے ایسی دعوت میں جانا کسی طرح بھی جائز نہیں (آپ کے مسائل اور ان کا حل، ج،٦،ص،٣٠٨)

کھانا سنت کے مطابق کھائیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر، بسم اللہ الرحمن الرحیم اور پھر بسم اللہ وعلی برکۃ اللہ پڑھ کر کھانا کھائے گا ایسا شخص دنیا میں غریب نہیں ہوگا۔اگر شروع میں کسی کو یہ دعا پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آوے تو یہ دعا پڑھے، بسم اللہ اولہ وآخرہ، اور جو شخص بسم اللہ پڑھے بغیر کھانا کھائے گا تو اس کے ساتھ شیطان بھی کھاتا ہے۔اسی طرح برتن میں سے اپنی ایک طرف سے کھانا کھانا سنت ہے۔حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ کھاو اپنے سامنے سے اور یہ بھی فرمایا کہ جو لقمہ تم میں سے کسی سے گر جائے اس کو اٹھا کر صاف کرتے ہوئے کھالے، کیا پتہ کھانے کے کس حصہ میں برکت رکھی گئی ہے۔ دستر خوان بچھا کر کھانا سنت کے مطابق کھائے۔اسی طرح کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھنی بھی سنت ہے۔

(الحمد للہ الذی اطعمنا وسقنا وجعلنا من المسلمین(شمائل ترمذی)

آج کل شادی ہالوں میں مروجہ دعوت ولیمہ کی قباحتیں

مسئلہ۔جب معلوم ہو کہ جس شادی ہال یا دعوت پر مجھے مدعو کیا گیا ہے وہاں

خلاف شریعت کام، مثلاً، مرد ،عورت کا اختلاط،تصویر کشی،مووی اور میوزم،گانے ،ڈانس وغیرہ منہیات کا بازار گرم ہے تو ایسی شادی ہال اور دعوت پر جانا قطعاً جائز نہیں۔

مسئلہ۔۔کھانا دستر خوان بچھا کر زمین پر بیٹھ کر کھانا سنت ہے،میز،کرسی پر بیٹھ کر کھانا کھانا اور کھڑے ہوکر کھانا اسلام میں جائز نہیں۔یہ ہمیشہ متکبر لوگوں کی عادت رہی ہے۔احادیث میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے(بحوالہ شمائل ترمذی)

آج کل شادی ہالوں میں جو کھانے کا رواج پا چکا ہے وہ بالکل ناجائز اور خلاف شرع ہے۔

① ایک تو اس میں کھڑے ہوکر کھانا کھاتے ہیں جو خلاف سنت ہے، کیونکہ کھانا بیٹھ کر کھانا سنت ہے،

② دوسرا، دستر خوان بچھائے ،ہاتھ دھوئے بغیر کھاتے ہیں یہ بھی خلاف سنت ہے

③ تیسرا یہ کہ اس میں کھانا ضائع کیا جاتا ہے۔وہ اس طرح کہ جب کھانا رکھ دیا جاتا ہے تو پڑھے لکھے ہونے کے باوجود لوگ کھانے پر ایسے ٹوٹ پڑتے ہیں جیسے بھوکے بھیڑیئے شکار پر ٹوٹ پڑتے ہیں ،جس سے کھانا گر کر ضائع ہوجاتا ہے۔ جو اسراف کے زمرے میں آتا ہے۔

④ چوتھا یہ کہ حرص اتنی ہوتی ہے کہ تقریبا ہر ایک آدمی پانچ ، چھ بندوں کا کھانا اٹھا کر لائے گا بقدر ضرورت کھائے گا بقیہ ہاتھ لگ شدہ کھانا ضائع جائے گا اسے کوئی نہیں کھاتا۔

⑤ پانچواں۔یہ کہ شادی ہالوں میں مرد وعورت کا اختلاط بھی ہوتا ہے۔جس کے لئے مرد لوگ انگریزی لباس (پینٹ،پتلون) میں ملبوس ہوکر للچائی نظروں کیساتھ اپنی جوانی کا مظاہرہ کرتے نظر آئیں گے۔اور عورتیں بھی ایک دوسری کو دکھانے اور مردوں کو

اپنی طرف مائل کرنے کے لئے اپنے آپ کو بنا سجا کر پیش کرتی ہیں۔گویا کہ وہ اپنے حسن وجمال کی زکوۃ نکالنے آئی ہیں۔باالفاظ دیگر ایک کی رخصتی ہوتی ہے،دوسری تیار نظر آتی ہے۔یہ سب کے سب خرافات اور شیطان کا بچھایا ہوا جال ہے۔

⑥ چھٹا۔یہ کہ شادی ہالوں میں آئی گئی ماؤں،بہنوں،اور بیٹیوں کی مووی بنائی جاتی ہے جو بعد میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی زینت بن جاتی ہیں

⑦ ساتواں۔یہ کہ دولہا اور دلہن کو ایک ساتھ بٹھا دیا جاتا ہے،انکی تصویریں کھینچی جاتی ہیں اور انکی مووی بنائی جاتی ہے جو شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔

⑧ آٹھواں۔سوال یہ ہے کہ کیا دولہا اور دولہن کا سب کے سامنے ایک ساتھ بیٹھنا اسلامی نقطہ نظر سے ناجائز اور حیا کے خلاف تو نہیں؟۔کیا دولہا،دولہن کے ایک ساتھ بیٹھنے سے بے حیائی کو فروغ تو نہیں دیا جاتا؟یقیناً دیا جاتا ہے۔جس سے معاشرے پر بہت برا اثر پڑے گا

⑨ نواں۔یہ کہ اس قسم کی فضول خرچیوں اور بے جا اسراف سے غریب خاندانوں پر کیا اثر پڑے گا،انکی شادی کیسے کامیاب ہوگی اور غریب گھرانوں کی بہنیں کس طرح شادی کی خوشیاں منائیں گی؟یہ کہیں ان پر جبر وظلم تو نہیں؟

اس لئے ہمیں چاہیئے کہ شریعت کی حدود کو پامال نہ کیا جائے اور نہ ہی بے جا فضول خرچی،برادری یا دیگر رسومات اور رواجات سے شادی کے بابرکت عمل کو مشکل بنا دیا جائے۔بلکہ ہر وقت اپنے کریم پروردگار کے حکم کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بچا جائے۔آپ یہ نہ دیکھیں کہ گناہ چھوٹا ہے یا بڑا،بلکہ یہ دیکھیں کہ نافرمانی کس ذات کی ہو رہی ہے۔اور یہ یقین واستحضار پیدا کریں کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں میرا پروردگار دیکھ رہا ہے اور ایک دن مجھے اپنے سامنے کھڑا کر کے ذرے ذرے

کا حساب لیں گے۔

ہر شادی، بیاہ کے لئے نئے لباس کی رسم۔

① دور حاضر میں جس طرح شرک و بدعت اور ہر قسم کی غیر شرعی رسومات کا دور اور زور ہے۔ ان میں سے ایک یہ رسم بھی عام ہو چکی ہے کہ ہر چھوٹے بڑے فنکشن اور شادی بیاہ کے موقع پر عورتوں کا نئے سے نئے اور مہنگے سے مہنگے سوٹ بنانے کی عورتوں میں اتنی ہوس ہے کہ امیر تو امیر، غریب بھی اس رسم بد میں پیچھے رہنا نہیں چاہتی ہیں۔ کیا ان کی یہ ہوس والدین اور شوہروں پر بوجھ بنکر شرعی حدود سے تجاوز اور اسراف کے زمرے میں تو نہیں آتی؟ جس سے گھر والوں کو قرض سمیت مختلف قسم کی پریشانیاں اٹھانی پڑیں۔

② ایسے موقعوں پر لڑکیاں اور عورتیں فخر یہ لباس کا مظاہرہ کرتی نظر آتی ہیں جو شرعاناجائز اور گناہ ہے۔ اور ایسوں پر لعنت وارد ہوئی ہے۔ اور تکبر کی بھی علامت ہے جو بڑا گناہ ہے۔

③ جس سوٹ کو ایک مرتبہ کسی فنکشن یا شادی کے موقع پر پہنتی ہیں، دوبارہ ان کپڑوں کو پہننا اپنے لئے توہین سمجھتیں ہیں۔۔ عام گھرانوں کی تو بات ہی اور ہے۔ دیندار گھرانوں میں بھی یہ بیماری پائی جاتی ہے۔ حالانکہ عورتوں کے پاس بے شمار جوڑے ہوتے ہیں پھر بھی کپڑوں کا انبار لگانے کا شوق رکھتی ہیں۔ زیادہ اور مہنگے کپڑوں پر فخر محسوس کرتی ہیں۔ جس سے معاشرہ یقیناً متاثر ہو رہا ہے۔

پرانے صاف کپڑوں میں شرکت کرنا کوئی عار کی بات ہر گز نہیں۔ بلکہ ان بڑھتی ہوئی بیہودہ رسومات کے خاتمے کے لئے ایسا کرنا مناسب ہی نہیں بلکہ ضروری بھی ہے۔ اور صحیح کہا ہے کہ عورتوں کا دل کپڑوں سے نہیں بھرتا۔ اللہ سمجھنے، ان

رسومات بد سے بچنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں، آمین۔

دنیا کی ہر چیز فانی ہے اس لئے احکامات خداوندی کی اطاعت ضروری ہے

محترم عزیزو، دوستو۔ شیطان اور نفس یہ ہمارے دشمن ہیں۔ یہ ہم سے گناہ اور نافرمانی کروا کر اللہ رب العزت سے دور کرنا چاہتے ہیں۔ مگر ہم بھی عزم کر لیں کہ جان تو دے دیں گے مگر پالنے والے اپنے کریم پروردگار کو ناراض نہیں کریں گے۔ ہمیں چاہئیے کہ ہمت سے کام لیں، حفاظت نظر کا اہتمام کرتے ہوئے، غیبت، جھوٹ، دھوکہ دہی، چغلی، بے حیائی، زنا کاری، حرام خوری والدین کی نافرمانی، ایزا رسانی، بدگمانی، کافروں کی مشابہت، ۔غرض یہ کہ اپنے کریم پروردگار کی ہر قسم کی نافرمانی سے ہم بچیں، چاہے وہ ڈش، کیبل، ٹی وی، فلمیں، ڈارامے، ہوں چاہے خلاف شریعت گانے بجانے کی محفلیں ہوں یا فضول خرچی اور دیگر خرافات ہو، یا برادری کی بے جا رسومات ہو کسی کی پروانہ رہے سوائے اللہ رب العلمین کے جو خالق کائنات ہے۔ کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

سارا جہاں ناراض ہو پروا نہ چاہئیے
پیش نظر تو مرضی جانانہ چاہئیے
پس اس نظر سے دیکھ کے تو کر یہ فیصلہ
کیا کیا کرنا چاہئیے، کیا کیا نہ چاہئیے

میرے مسلمان بھائیو، دوستو بزرگو، دنیا کی ہر چیز زوال پزیر ہے، ہر چیز زائل اور فنا ہونے والی ہے۔ آج اگر کوئی جوان ہے تو کل کو وہ ابا، دادا، نانا بننے والا ہے۔ آج اگر کوئی جوان لڑکی ہے تو کل کو وہ ماں، دادی، نانی بننے والی ہے۔ آج جو حسن و جمال

ہے بس تھوڑے عرصے بعد یہ سب کچھ فنا ہوجائے گا نہ جوانی رہے گی ، نہ ہی یہ صحت ہمیشہ رہے گی نہ کاروبار اور دیگر ہزاروں نعمتیں ہمیشہ رہیں گی بلکہ ایک دن خالی ہاتھ دنیا سے چلے جائیں گے جس طرح دنیا میں اکیلے آئے تھے تو ایسے اکیلے ہی چلے جائیں گے۔ وہاں پتہ چلے گا کہ کیا کچھ لے کر آئے ہیں کیونکہ یہ ساری کائنات فنا ہوجائے گی ۔ایک اللہ رب العزت کی ذات جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ کے لئے رہے گی۔

کل من علیھا فان و یبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام

ہر چیز فنا اور ختم ہوجائے گی ایک اللہ کی ذات جو بزرگی اور عظمت والی ہے وہی باقی رہے گی (اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں ۔اور یہ بھی دعا ہے کہ وہ اس کاوش اور محنت کو میرے والدین ، مجھ سمیت تمام دوست احباب ، رشتہ دار اور تمام معاونین کے لئے ذریعہ نجات بنائیں ۔آمین ،

زنا کا بارھواں سبب اولاد کی تربیت نہ کرنا (بے جا) آزادی دینا ہے۔

اولاد اللہ تعالی کی بڑی نعمت ہے شادی کے بعد میاں بیوی کی فطری تمنا ہوتی ہے کہ ہمیں اللہ تعالی اولاد کی نعمت سے نوازے اس لئے کہ اللہ تعالی نے مرد کے دل میں یہ خواہش رکھی ہے کہ میں باپ بنوں، اور عورت کے دل میں یہ خواش رکھی ہے کہ میں ماں بنوں، بچوں کے بغیر خوبصورت گھر بھی ویران اور بے آباد نظر آتا ہے، ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ ایک لڑکی تعلیم یافتہ، حسن و جمال والی، محبت کرنے والا خاوند، گھر کا سکون، دنیا کی ہر نعمت میسر ہے مگر اولاد والی نعمت کے نہ ہونے پر اسکو سکون نہیں ، حالانکہ عورتیں یہ بھی جانتی ہیں کہ ہمیں اولاد کی وجہ سے کئی سخت مراحل سے گزرنا پڑتا ہے مگر وہ یہ سب کچھ برداشت کرنے کے لئے تیار ہوتی ہیں،، اس نعمت کا ان لوگوں سے پوچھا جائے جو اولاد کی نعمت سے محروم ہیں کہ وہ دن رات حصول اولاد کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں، علاج معالجے کیے جاتے ہیں، لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں کہ اللہ تعالی ہمیں اولاد کی نعمت نصیب فرمائیں، گویا جنکے ہان اولاد نہیں وہ بھی پریشان، اور جنکے ہاں اولاد تو ہے مگر اطاعت گزار نہیں، ناکارہ اولاد ہیں وہ بھی پریشان ہیں، ارشاد خداوندی ہے۔

انما اموالکم و اولادکم فتنة۔ یقینا تمہارے اموال اور تمہاری اولاد فتنہ (آزمائش ہے) جب اولاد نہیں ہوتی ہے تو بڑے پریشان اور اداس نظر آتے ہیں مگر جب اولاد کی نعمت مل جاتی ہے تو پھر قدر نہیں رہتی، خاص کر تربیت کے حوالے سے بڑی غفلت سے کام لیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ بچے پھر آہستہ آہستہ تربیت کے نہ ملنے پر، اور برے ماحول کی آلودگی سے اثر لیکر برے راستے پر چل پڑتے ہیں جو

معاشرہ کے لئے ہی مضر اور خطرناک ثابت نہیں ہوتے بلکہ والدین اور رشتہ داروں کے لئے بھی پریشان کن اور مہلک ثابت ہوجاتے ہیں۔

جب اولاد کی صحیح اخلاقی، دینی تربیت نہیں ہوپاتی تو پھر پتہ ہے کیا ہوتا ہے؟

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جب اولاد کی تربیت نہیں ہوتی تو پھر وہ بچے جوان ہوکر ہر چھوٹے بڑے گناہ اور جرم کا ارتکاب کرنے سے دریغ نہیں کریں گے، خدا کی نافرمانی، ،مثلا والدین کی نافرمانی، رشتہ داروں اور مخلوق خدا کی ایزارسانی، جھوٹ، دھوکہ، امانت میں خیانت، چغل خوری، ڈاکہ زنی، زنا، قتل، رشوت، ظلم، سود، حرام خوری، غیبت، اور الزام تراشی غرض یہ کہ مخلوق خدا کو دکھ پہنچانا اور ان پر ظلم کرکے اپنے آپ کو خوش رکھنا، دوسروں کے گھروں کو برباد اور اپنے گھر کو آباد رکھنا ان کا شیوہ بن جاتا ہے، جس کا خمیازہ والدین کو دنیا میں ملتا ہی ہے لیکن مرنے کے بعد بھی والدین کو اپنی اولاد کی تربیت پر توجہ نہ دینے کی وجہ سے خدا کو جواب دینا ہوگا، بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ جن والدین نے دنیا میں اولاد کی تربیت پر توجہ نہ دی ہو، بلکہ غفلت اور سستی سے کام لیا ہو جسکی وجہ سے انکی اولاد ہر قسم کے گناہوں کی مرتکب رہی ہو تو ہر گناہ میں ماں باپ اور سرپرست حضرات برابر کے شریک ہونگے،

ایک نوجوان کو جب پھانسی دینے لگے تو کہا میرے ساتھ میری والدہ کو بھی پھانسی دو۔

ایک نوجوان برابر چوری کرتا رہا کئی دفعہ پکڑنے پر چھوڑ بھی دیا گیا مگر وہ باز نہ آیا تو بالآخر اس پر پھانسی کا حکم ہوا۔ تو جب پھانسی کا وقت آیا تو اس نے کہا کہ میرے ساتھ میری والدہ کو بھی پھانسی دو۔ وجہ پوچھی گئی کہ وہ کیوں؟ تو کہا کہ اس لئے جب پہلی

بار بچپن میں، میں نے امی کے جیب سے دس روپے نکال لیئے تھے تو امی نے دیکھ کر بجائے غصہ کرنے، سمجھانے کے وہ خوش ہوکر ہنس پڑیں۔جس سے میں یہی سمجھا کہ یہ بہت اچھا کام ہے جو میں کر چکا۔یہیں سے مجھے چوری کرنے کی عادت پڑ گئی اور پھر برابر چوری کرتا رہا،میرے ساتھ پھانسی تک پہنچنے میں والدہ برابر کی شریک ہیں۔ابو محمد نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ بچپن کی عمر تھی قریب چچازاد کا گھر تھا وہ کہیں گئے ہوئے تھے تو میں ان کے گھر کے کھڑکی سے چند خالی بوتلیں اٹھا کر گھر لے آیا۔تو امی نے دیکھ کر پوچھا کہ یہ کہاں سے لائے ہو میں نے بتایا کہ چچازاد کے گھر سے۔تو امی نے اسی وقت مجھے سخت سزا دی اور رفوراً بوتلیں پہنچانے کا کہا۔اور پھر مجھے سمجھایا کہ دیکھو بیٹا چوری کرنا گناہ ہے اس میں یہ نقصان ہے وہ نقصان ہے۔تو وہ دن ہے پھر آج کا دن ہے میں نے کبھی چوری نہیں کی ہے۔مجھے ایسی نصیحت ہوگئی جو ہمیشہ یاد رہے گی

ماں کی مامتا ضرب المثل ہے

اللہ تعالی کی ذات حکیم ہے،اسکا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہے اللہ تعالی نے ماں باپ کے دل میں اولاد کی بڑی محبت رکھی ہے،اور ماں کے دل میں تو ایسی محبت رکھی ہے کہ کسی لڑکی کے شادی سے پہلے سارے جذبات اور توجہات اپنے اوپر مرکوز ہوتے ہیں جبکہ اولاد کی نعمت کے مل جانے پر وہی لڑکی اپنی ساری توجہات اور سارے جذبات اپنی اولاد پر قربان کردیتی ہے،۔خودتو بھوکی ، پیاسی ،تکلیف مین ہوگی مگر اولاد کی پیاس اور تکلیف کو برداشت نہیں کرسکتی

ماں کی محبت پر چند واقعات۔

واقعہ نمبر ا۔،روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک عورت جس کی دو بچیاں تھیں، بھوک کی وجہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی تو اماں عائشہ رضی اللہ

عنہانے دو کھجوریں دیں کہ ایک آپ کھائیں اور ایک ان دو بچیوں کو کھلائیں، چنانچہ اس عورت نے ایک کھجور ایک بچی کو کھلا دی دوسری دوسری بچی کو اور خود بھوکی رہی، یہ دیکھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک اور کھجور لا کر دی کہ یہ آپ خود کھالین مگر اس نے وہ بھی دو ٹکڑے کر کے آدھی ایک بچی کو کھلا دی اور آدھی دوسری بچی کو دی خود بھوکی رہی۔ (مسلم)

واقعہ نمبر ۲۔، اسی طرح ایک دفعہ روس میں زلزلہ آیا جس سے ایک فلک بوس عمارت گری جس میں ایک عورت اپنے دودھ پیتے بچے کے ساتھ پھنس گئی، زندہ تو تھی مگر نکلنے کا راستہ نہیں تھا، چنانچہ چند دنون بعد جب ملبہ ان سے ہٹایا گیا تو ان کو بے ہوشی کی حالت میں ہسپتال پہنچایا گیا، علاج معالجے کے بعد جب ہوش میں آئے تو ڈاکٹروں نے پوچھا کہ آپ یہ بتائیں کہ آپ کی دس کی دس انگلیاں کیوں زخمی ہیں؟ تو اس عورت نے جواب میں کہا کہ جب ہم پھنس گئے تو جب تک میرے سینے میں دودھ تھا بچے کو پلاتی رہی مگر جب دودھ ختم ہوا تو بچے کے رونے پر میں نے سوچا کہ اگر میرے سینے میں دودھ نہیں، جسم میں خون تو ہے۔، چنانچہ میں اپنی ایک ایک انگلی اپنے دانتوں سے کاٹ کر بچے کے منہ میں دیتی، خون چوسنے پر بچہ خاموش ہو جاتا، یوں میری دس کی دس انگلیاں زخمی ہیں، بالآخر ہم دونوں بے ہوش ہو گئے جو آپ لوگوں نے نکالا، آپ نے دیکھا کہ ماں اپنے بچے کو خون پلانے سے بھی دریغ نہیں کرتی۔۔، اولاد کی محبت صرف انسانوں ہی میں نہیں بلکہ جانوروں اور پرندوں تک میں پائی جاتی ہے،۔،

واقعہ۔ ۳۔۔آپ نے دیکھا ہو گا کہ جانوروں کے ہاں جب بچے پیدا ہوتے ہین تو وہ اپنے بچوں کو دودھ پلاتے ہیں، محبت سے ان کو چاٹتے ہیں،۔،مرغی کو دیکھیں کہ جب بلی آتی ہے وہ اپنے بچوں کو پیچھے کرتی ہے اور خود مقابلے کے لئے کھڑی ہوتی

ہے حالانکہ وہ یہ بھی جانتی ہے کہ میں بلی کا مقابلہ نہیں کرسکتی مگر وہ اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے بچوں کا لقمہ اجل بھی نہیں دیکھ سکتی ۔۔ (اولاد کی تربیت کے سنہرے اصول)

اولاد کی محبت پرندوں میں بھی موجود ہے کہ پرندہ ایک ننھی سی جان ہے اس کے اندر بھی اپنے بچوں کی ایسی محبت ہوتی ہے کہ صبح کو نکل کر اپنے بچوں کے لئے اپنے چونچ میں خوراک لاکر کھلاتی ہے

واقعہ ۔ ۴۔ روایات میں ایک واقعہ مذکور ہے کہ ایک صحابیرضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری کے ارادے سے جارہے تھے کہ راستے میں ایک گھونسلے میں ننھی سی جان پرندے کے بچوں کو دیکھ کر پسند آنے پر ساتھ لیکر چل دیے، جب بچوں کی ماں آئی اور بچوں کو اپنی جگہ نہ پایا تو تلاش میں پریشان نکلی یہاں تک کہ اس صحابی کے پاس بچوں کو دیکھا تو آکر اس کے سر پر چہچہاتی رہی اور فریاد کرتی رہی کہ میرے بچوں کو آزاد کردو، جب بچوں کو آزاد نہ کیا تو وہ خود بھی ان کے کندھے پر آکر بیٹھ گئی ، اس صحابیرضی اللہ عنہ نے اس کو بھی پکڑ کر پنجرے میں ڈال دیا، پھر اس صحابیرضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر سارا واقعہ عرض کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے ماں کے دل میں اولاد کی ایسی محبت رکھی ہے کہ جب آپ بچوں کو پنجرے میں ڈال کر آرہے تھے بچوں کی ماں نے جب اپنے بچوں کو آپ کے پاس دیکھا، اول تو آپ کے سر پر آکر فریاد کرتی رہی کہ میرے بچوں کو آزاد کردو جب آپ نے آزاد نہ کیے، تو وہ آکر آپ کے کندھے پر بیٹھ گئی کہ مجھ سے بچوں کی جدائی برداشت نہیں مجھے بھی ساتھ قید کرلو اگرچہ قید میں رہوں گی مگر اپنے بچوں کے ساتھ تو رہوں گی ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جہاں سے اٹھالائے ہو وہیں دوبارہ چھوڑ آو، آپ نے دیکھا کہ ایک ننھی سی جان پرندے میں اولاد کی کیسے

محبت رکھی گئی ہے، جس سے معلوم ہوا کہ مائیں اپنی اولاد پر سب کچھ قربان کر دیتی ہیں (مگر اولاد جب بالغ اور خود مختار ہو جاتی ہے پھر والدین کا سب کچھ اور تمام تر احسانات بھول جاتی ہے (اولاد کی تربیت کے سنہرے اصول، ج،۱، ۲۱)

والدین کی بے جا محبت سے اولاد کے اخلاق پر اثر بد۔

والدین کی اولاد سے بے پناہ محبت ہوتی ہے مگر ہر چیز کے لئے ایک حد ہوتی ہے ماں باپ کی حد سے زیادہ محبت اور لاڈ کہیں بچوں کی عادات کو متاثر نہ کرے کہ والدین بچوں کی بری عادات کو دیکھ کر بھی چشم پوشی سے کام لیتے ہوے بجائے تربیت کرنے اور سمجھانے کے جانے دیں بس یہیں سے بچوں کو بگڑنے کی ابتدا شروع ہو جاتی ہے اس لیے بچوں کی ہر خواہش کو نہ تو پورا کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی پورا کرنا ضروری ہے جبکہ بچوں کی دینی اخلاقی تربیت لازم اور ضروری ہے۔اب اگر بچوں کی تربیت اچھی ہو چکی ہوا یک تو وہ بچے اپکو پریشان نہیں کریں گے، آپ کی نافرمانی نہیں کریں گے بلکہ ہر موقع پر اپکی اطاعت کو دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ سمجھیں گے دوسرا آپ کی عدم موجودگی میں بھی ہر قسم کے گناہوں اور برائیوں سے اجتناب کریں گے اس لیئے کہ انکے دل میں خوف خدا ہو گا کہ وہ قتل ؛ زنا؛ رشوت امانت میں خیانت ؛ سود ؛والدین کی نافرمانی چغل خوری وغیرہ تمام قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کریں گے ؛ جہاں بچوں کو کھلے عام آزادی دی جاتی ہے تو اس ماحول میں بچے جوانی کی طرف بڑھنے کے ساتھ ساتھ فحاشی کی طرف بھی بڑھتے چلے جاتے ہیں،، اگر آپ نے اپنے بچوں کی پوری طرح صحیح تربیت نہیں کی ہے تو پھر آپ کی عدم موجودگی اور آپ کی نظر سے اوجھل ہونے میں وہ کیا کریں گے۔

ایک دوست کی زبانی سنیئے

ایک دوست طارق خلیل نے بتایا کہ یہ حقیقت ضرور کتاب میں لکھنا کہ آج کل گلی کوچوں میں اور گھروں کی چھتوں پر جوان لڑکے بیٹھے ہوتے ہیں کہ کہیں دوستی یاری کا شکار مل جائے، اب لڑکیاں بھی گھر والوں کو دھوکہ دیکر حیلے بہانے بناتی ہیں کہ چھت پر کپڑے لٹکانے ہیں، یا پھر جھاڑو لگانے کے بہانے سے دروازے کے باہر صفائی کرتے ہوئے اپنے فیشن کا اظہار کر کے لڑکوں سے دوستی یاری کے خطرناک ارادے سے اشاروں اشاروں میں کچھ گفتگو یوں ہوجاتی ہے کہ، آنکھوں آنکھوں میں اشارے ہوگئے۔تم ہمارے ہم تمہارے ہوگئے۔اور جہاں اولاد کی دینی تربیت کی بجائے کھلے عام آزادی دی جاتی ہے تو اس معاشرے میں زنا کی شرح میں اضافہ ہوتا ہے، بڑی سوسائٹیوں میں لڑکیاں پتلا؛ باریک اور تنگ چست فیشن سے مزین لباس یا پھر پتلون اور پائجامے پہنے، نازنخرے سے بھرپور تیار ہوکر اپنے حسن و جمال کی زکوۃ نکالنے کیلئے غیروں کی مشابہت اختیار کرتے ہوئے انگریزی لباس میں ملبوس ہوکر خود مردوں کی طرف مائل ہونے والی اور مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے کی مذموم کوشش میں سرگردان نظر آتی ہیں حالانکہ حدیث پاک میں ایسے باریک پتلا تنگ لباس (جس میں لباس کے ہوتے ہوئے بھی سب کچھ نمایاں ہو) پہنےاور خود مردوں کی طرف مائل ہونے والی، مردوں کو مائل کرنے والیوں پر لعنت فرمائی گئی ہے) اسی طرح لڑکے بھی اپنے آپ کو بنا سجا کر لڑکیوں کی طرف للچائی نظروں سے دیکھنے میں مصروف اور بڑے پریشان اداس نظر آتے ہیں یعنی دونوں طرف سے برابر کی آگ لگی ہوتی ہے اب اس آگ کو بجھانے کیلئے اپنی تمام تر توانیاں بروئے کار لا کر لیلیٰ مجنون بننے کی مضموم اور مہلک سوچوں، ارادوں میں سرگردان نظر آتے ہیں؛ حالانکہ اچھی صحیح

صحت سمیت یہ ساری نعمتیں اللہ تعالی نے اسلئے دی ہیں کہ اپنے کریم پروردگار کے احکامات اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقوں کی پوری اطاعت کرتے ہوئے بے حیائی بے پردگی ،غیروں کی مشابہت اور گناہوں بھری زندگی کو چھوڑ دیا جائے۔نہ یہ کہ ہماری زندگی گناہوں سے بھرپور ہو۔

کتے کی پیدائش کا عجیب قصہ۔

اگر کوئی شخص پوچھے کہ وہ کون سی چیز ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کے جسم سے بغیر علاقہ حضرت حوا پیدا ہوئی ،تو معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ شے کتا ہے، جب حضرت آدم کا جسم اللہ تعالی نے مٹی سے بنا کر تیار کیا تو فرشتوں کو اسکے دیکھنے کا حکم ہوا، چنانچہ سب فرشتوں نے دیکھا۔جب نوبت شیخ نجدی یعنی ابلیس کی آئی تو اسنے اسے حقیر سمجھ کر اس پر تھوک دیا۔اللہ تعالی نے اس مقام سے جس شیطان نے تھوکا تھا ایک ٹکڑا جدا کر لیا اور اس سے کتے کو بنایا اور وہ مقام خالی رہا، چنانچہ ناف کے مقام میں خلا ہے گوشت نہیں ہے یہ وہی مقام ہے جہاں سے اللہ نے ایک ٹکڑا الگ کر کے کتے کو بنایا اسی واسطے کتے کو آدمی سے بہت انسیت ہوتی ہے۔(بحوالہ ،غیبت کیا ہے۔)

اپنی اولاد کی تربیت پر توجہ دیں، بے حیائی سے انہیں دور رکھیں، وگرنہ بے حیائی اس قدر عام ہو چکی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ فرنگیوں سے متاثر ہو کر ہمارے ہاں خواتین میں شوقیہ کتے رکھنے کی رسم نہ پڑ جائے جیسا کہ بعض سوسائیٹیوں میں یہ رسم شاید چل بھی پڑی ہے۔فرنگی ماحول میں کتوں سے شادی تک کی جاتی ہے۔کس لئے یہ سب جانتے ہیں۔حالانکہ کتا نجس العین جانور ہے۔حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جس گھر میں کتا اور تصویر ہو اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

منگنی کے بعد بے حیائی کی رسم۔

جب تک نکاح نہیں ہوتا فقط منگنی سے کوئی بیوی نہیں بنتی۔نہ ہی نکاح سے پہلے منگنی شدہ لڑکی کا اپنے منگیتر سے کسی قسم کا تعلق جائز ہے۔بعض علاقوں میں ہندوانہ رسومات میں سے ایک یہ بھی پائی جاتی ہے کہ جب کسی لڑکی کی منگنی کی جاتی ہے۔تو اس کے منگیتر کو گھر بلایا جاتا ہے۔وہ لڑکی اس کے سامنے بے پردہ ہوکر آتی ہے۔اور بعض والدین خود اپنی لڑکی کو اپنے ہونے والے داماد کے سامنے آنے جانے پر مجبور کرتے ہیں۔اور بعض کو تو منگنی کے بعد کھلی آزادی دی جاتی ہے کہ جو چاہو اور جہاں آنا جانا چاہو۔

یا باہر پارکوں کی سیر تفریح کر کے بے حیائی کو فروغ دو کوئی پابندی نہیں ہے۔ حالانکہ پارک خود بے حیائی کے اڈے ہیں۔وہاں رنگ برنگے،ایک سے ایک کا ناز نخرے دکھانے والوں کا ہجوم ہوتا ہے۔اپنے حسن و جمال اور فخر یہ انگریزی فاخرانہ لباسوں کا دکھاوا۔اور آشنائی کا بازار گرم ہوتا ہے۔ان جیسے فحاشی کے اڈوں پر آنے جانے سے نہ چاہتے ہوئے بھی ضرور اثر لیا جاتا ہے۔جو کسی پر مخفی نہیں۔

یہ بات یاد رہے کہ ان کو اس طرح آزادی دینا اور پارکوں میں آنا جانا،اور اپنی مرضی پر بے محابا گھومنے پھرنے کے لئے خود مختار بنانا درست نہیں۔جو شرعی اعتبار سے بھی قطعاناجائز اور گناہ ہے۔ایسوں کو چاہیئے کہ اول تو انکی رخصتی میں بلاوجہ تاخیر ہرگز نہ کریں جو شرعی اعتبار سے بھی ٹھیک نہیں۔جس میں ہزاروں مفاسد ہیں۔اور سنت کے مطابق سادگی کے ساتھ رخصتی کر دیں جس میں برکت کے ساتھ ساتھ اجر عظیم بھی ملے گا۔اور اگر پھر بھی رخصتی کا ارادہ بعد میں ہے تو ان کا نکاح کر دیں تا کہ آپ سمیت وہ گناہ سے بچ جائیں۔(اللہ تعالی ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں)

اپنی اولاد کی دینی اخلاقی تربیت کریں؛

اپنی اولاد کے سامنے حیاء و پاکدامنی؛ اچھے اخلاق کا ثبوت دیکر ایک ایسا نمونہ بن جائیں کہ جیسے بچے دیکھ کر ویسا بننے کی کوشش کریں کیونکہ کہا جاتا ہے جیسا دیس ویسا بھیس اور بے حیائی؛ بے پردگی کے ماحول سے خود بچیں، اپنے بچوں کو اسکا پابند بنائیں، اسلئے کہ جب بچے حیادار بنیں گے تو وہ ہر قسم کی لغویات برائیوں اور بے حیائی والے کاموں سے بچیں گے تو ایسے بچے پھر بجائے پریشان کرنے کے آپ کیلئے دنیا میں اطاعت گزار، خدمت گزار اور سکون کا باعث بنیں گے اور آخرت میں رضائے الٰہی بلند درجات اور نجات کا ذریعہ بنیں گے کہا جاتا ہے کہ بچے گیلی لکڑی کی مانند ہوتے ہیں گیلی لکڑی کو جس طرف مڑو گے مڑ جائے گی۔ لیکن جب لکڑی سوکھ جائے وہ ٹوٹ تو سکتی ہے لیکن مڑ نہیں سکتی اسی طرح بچوں کی جو تربیت بچپن میں ہو گی وہ بڑھاپے تک رہے گی اسلئے بچوں کی تربیت اچھی سے اچھی کرنی چاہے تاکہ یہ پھل دار درخت کی طرح باادب جھکے ہوئے ہوں اور تکبر، ظلم، قتل و غارت، دہشت گردی، زنا کاری اور عزت ریزی سمیت تمام چھوٹے بڑے جرائم اور گناہوں سے پاک ہوں گے یوں معاشرہ بھی انکے شر سے محفوظ ہوگا (اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں اولاد کی اچھی، دینی اخلاقی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین)

ماحول کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔

اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں۔۔

یاایھاالذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصدقین(سورۃ توبہ آیت ۱۱۹)

اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور رہو ساتھ سچوں کے۔۔تو اس آیت

کریمہ میں ، متقی لوگوں کے ساتھ رہنے اور نیک صحبت میں رہنے اور اپنانے کا حکم دیا ہے۔ یقینا صحبت کا اثر ہوتا ہے۔حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، المرء علی دین خلیلہ، کہ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ایک دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، مامن مولود یولد علی فطرۃ الاسلام فابواہ یھو دانہ او ینصر انہ او یمجسانہ (بخاری) فرمایا کہ ہر بچہ فطرت اسلام ہی پر پیدا ہوتا ہے، مگر، ماں باپ یا تو اس کو یہودی بنادیتے ہیں، یا نصرانی، یا مجوسی،)، یعنی ماں باپ اپنے بچے کو جس ماحول اور تعلیم وتربیت میں رکھتے ہیں بچہ اسی ماحول ،تعلیم اور صحبت کا اثر لیکر پروان چڑتا ہے۔

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں، کہ

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

اگر اچھے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں گے تو نیک بنیں گے اور اگر بد، بدکار قسم کے لوگوں کی صحبت اختیار کریں گے تو اسی کا اثر ہوکر بد ہی بنیں گے۔تو والدین کو چاہیئے کہ وہ اپنی اولاد کی ہر طرح کی تربیت پر توجہ دیں۔ بلکہ یہ انکا فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کی خوب نگرانی کریں ،اگر آپ کے بچوں کے پاس موبائل ہیں، یا اس میں انٹرنیٹ بھی لگا ہوا ہے جو وقت کا بڑا دجال ہے، تو آپ ضرور وقتا فوقتا اس میں دیکھ کر چیک کرلیا کریں کہ وہ اس میں کیا کچھ دیکھتے ہیں، کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ اس میں فحاشی، عریانی اور زنا پر مبنی فلمیں دیکھ کر کہیں غلط راستے پر چل کر آپ کے لئے دنیا آخرت کے لئے تباہی کا سبب اور ذریعہ بن جائیں۔اسی طرح اگر آپ کے بچوں کا ایسے لڑکوں کے ساتھ اٹھنا، بیٹھنا، دوستی ہے جن کا ماحول آوٹ ہے اور وہ خود برے راستے پر چل پڑے ہیں تو اگر آپ نے اپنے بچوں کو ان کی زہریلی صحبت سے

نہ روکا تو جیسے وہ ہیں ایسے ہی آپ کے بچے بھی کچھ دنوں بعد اثر لیکر۔ جیسا دیس ویسا بھیس کے مصداق بنیں گے۔ اسی طرح اگر وہ سونے کے لئے علیحدہ ہوجاتے ہیں تب بھی آپ اس کو اپنی نگرانی اور نظر میں رکھیں۔ کہ واقعتا وہ سو رہا ہے یا موبائل ،انٹرنیٹ پر اپنا ایمان خراب کر رہا ہے، یا پھر سوچوں کی دنیا میں گم ہیں۔ تو جب آپ اس طرح کی نگرانی اور نظر میں رکھیں گے تو وہ آپ کے خوف سے کافی حد تک گناہوں سے بچے رہ سکتے ہیں اور ان کی تربیت بھی ہوگی۔ جس پر آپ کو اجر عظیم ملے گا۔ حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،

لان یودب الرجل ولدہ خیر من ان یتصدق بصاع (ترمذی)

آدمی کا اپنے بیٹے کو ادب و تمیز سکھانا ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے ،ایک دوسری حدیث میں فرمایا،(**مانحل والد ولدا افضل من ادب حسن**)(ترمذی) کسی باپ نے اپنے بیٹے کو اچھی تربیت سے بہتر تحفہ نہیں دیا۔ یعنی والدین کا اپنی اولاد کو تربیت دینا اپنا فرض ادا کرنا ہے جس پر ان کو دنیا میں بھی صلہ ملے گا مگر آخرت میں اجر عظیم ملے گا۔ (بخاری، ترمذی، مشکوۃ)

آج عالم بیٹا کام آیا نہ کہ پولیس آفیسر اور ڈاکٹر

ایک شخص کے تین بیٹے تھے جب وہ قابل تعلیم ہوئے تو ماں کی خواہش تھی کہ انکو مدرسے میں ڈال دوں تاکہ وہ اچھی، دینی اخلاقی تعلیم حاصل کر کے معاشرے کے لئے اچھے باکردار انسان بن جائیں مگر باپ نے اپنی خواہش کے مطابق ایک بیٹے کو ڈاکٹر بنایا دوسرے کو پولیس آفسر بنایا تاکہ قوم کی خدمت کے ساتھ ساتھ مال و دولت کی بھی فراوانی ہو جبکہ تیسرے بیٹے ماں کی خواہش پر ایک اچھے عالم بنا دیے گئے،

چنانچہ بیوی نے شوہر سے کہا کہ تینوں کی آزمائش کرتے ہین کہ کونسا بیٹا زیادہ کارآمد ہے، تاکہ دینی علوم اور عصری علوم میں فرق بھی واضح ہوجائے، ایک دن ماں نے پولیس آفسر سے کہا کہ میں آپ کے باپ سے بہت تنگ آچکی ہوں ہر بات پہ کوستا رہتا ہے، لہذا کوئی علاج ہونا چاہیئے۔ پولیس آفسر نے کہا کہ ماں آپ پریشان نہ ہو میں اس کے خلاف ایسا کیس بنادوں گا کہ ہمیشہ کے لئے جیل میں رہے گا۔۔ دوسرے بیٹے ڈاکٹر سے کہا کہ آپ کا باپ بہت تنگ کرتا رہتا ہے میں اپنی زندگی سے تنگ آچکی ہوں یا پھر کوئی علاج ہونا چاہیئے۔ڈاکٹر نے بھی بڑی آسانی سے کہا کہ ماں آپ پریشان نہ ہو بس اس کے لئے ایک زہریلا انجکشن کافی ہے جس سے اس کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہوجائے گا آپ کی جان چھوٹ جائے گی۔تیسرے بیٹے عالم سے کہا کہ میں آپ کے والد سے بہت تنگ آچکی ہوں ہر بات پہ ڈانٹتا رہتا ہے اس نے میرا جینا حرام کردیا ہے میں زندگی سے بالکل تنگ آچکی ہوں باپ کے علاج کا کچھ سوچے ۔۔آگے سے مولانا صاحب نے کہا کہ نہیں امی آپ میری جنت اور والد میرے جنت کا دروازہ ہے، وہ آپ کے شوہر ہیں۔شوہر کے بہت سارے حقوق ہیں، بیوی کے لئے جنت وجہنم اس کا شوہر ہے بلکہ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اگر سجدہ اللہ کے علاوہ کسی اور کے لئے جائز ہوتا تو بیوی کو حکم دیا جاتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔پھر کہا امی صبر کا بدلہ جنت ہے۔میں ابو کی طرف سے معافی چاہتا ہوں اور میں ابو کو سمجھادوں گا کہ آپ ﷺ نے امت کو تعلیم دیکر اپنی ازواج مطہرات کیساتھ کس طرح محبت اور شفقت کی زندگی گزاری ہے۔تب والد صاحب کی عقل ٹھکانے لگ گئی کہ جن سے مجھے بڑی توقعات تھیں آج وہ میری جان لینے کے لئے تیار، اور جس کو میں کچھ نہیں سمجھتا تھا آج وہی کام آیا۔تو بیوی نے احساس دلاکر کہا کہ یہی عالم بیٹا دل وجان سے میری آپ کی خدمت کرتا ہے۔دنیا میں کام آیا مرنے کے بعد بھی کام آئے گا۔۔

فائدہ ۔یقینا جنہوں نے اپنی اولاد کی اچھی دینی، اخلاقی تربیت کی ہے وہ ان کے لئے راحت وسکون کا باعث بنی ہے۔اور جنہوں نے عصری تعلیم تو خوب دی ہے مگر دینی تعلیم سے اولاد کو دور رکھا ہے پھر یہی اولاد والدین کے لئے عذاب بنتی ہیں۔بلکہ آج کل کا مشاہدہ تو یہ ہے کہ جب ماں، باپ بوڑھے ہوجاتے ہیں دینی تعلیم سے دور گریجوشن نوجوان طبقہ اپنے والدین کی خدمت سے اکتا جاتا ہے بجائے خدمت کو سعادت سمجھنے کے ہسپتالوں اور ایدھی سنٹر میں داخل کرتا ہے اور ملنے تک کے لئے انکے پاس وقت نہیں ہوتا ہے، یہ ہے آج کی اولاد کا ماں باپ کے ساتھ سلوک۔

شوہر کے گھر سے بلا اجازت نکلنے والی عورت پر لعنت۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے تھے، جب عورت شوہر کے گھر سے شوہر کی ناراضگی میں نکلتی ہے تو آسمان کے سارے فرشتے اور جس جگہ سے گزرتی ہے، ساری چیزیں انسان اور جن کے علاوہ سب لعنت کرتے ہیں حتی کہ وہ واپس لوٹ آئے۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں ہے کہ عورت شوہر کی بلا اجازت گھر سے نکلتی ہے تو آسمان کے فرشتے، رحمت کے فرشتے، اور عذاب کے فرشتے سب اس پر لعنت کرتے ہیں (طبرانی، ترغیب)

شوہر کے غائبانہ میں زینت نہ کرے۔۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اپنی بہن عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کو گئی اور میرے شوہر زبیر رضی اللہ عنہ کہیں باہر تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطر کی خوشبو محسوس کی تو فرمایا، عورت پر یہ لازم ہے کہ جس کا شوہر غائب ہو تو وہ خوشبو (زینت کی چیزیں) نہ لگائے (مجمع الزوائد)۔

فائدہ خیال رہے کہ عورت کے لئے زینت اختیار کرنا شوہر کے واسطے ہے تا کہ دونوں کے درمیان لگاو، محبت اور ایک دوسرے کی طرف میلان رہے اور حسن معاشرت قائم رہے، اور ایک دوسرے کی خواہش کی تکمیل عفت کے ساتھ ہو، اور نظر اور دل کی حفاظت ہو۔ اس لئے شوہر کے علاوہ کسی اور کے لئے زینت اور اس کی نمائش حرام ہے۔ افسوس کے آج کل کی عورتیں گھر میں تو، میلی کچیلی، بلا زیب زینت کے رہتی ہیں اور جب وہ باہر نکلتی ہیں، تو بن سنور کر نکلتی ہیں، ایسا کیوں؟۔ یہ اظہار زینت غیر کے لئے نہیں تو اور کس کے لئے ہے؟ گویا دوسروں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے ایسا کرتی ہیں، مسلم گھرانوں میں یہ بری اور ممنوع عادت غیر مسلموں سے رائج ہے، کیونکہ ان کے ہاں حرام وحلال اور پردہ نام کی چیز نہیں ان کا تو شیوہ ہی یہی ہے کہ حسن اور فیشن کی نمائش سے دوسرے متوجہ ہو جبکہ اسلام میں تو یہ زنا ہے، اگر کسی عورت کا شوہر نہ رہے تو میلی کچیلی بھی نہ رہے مگر ایسی عورت پھر بھی زیب وزینت اختیار نہ کرے۔ (جنتی عورت)

عورتوں کو حکم ہے کہ وہ راستوں کے کنارے چلیں۔۔

حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد سے باہر تشریف فرماتھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کو ایک دوسرے سے مخلوط راستہ پر چلتے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ عورتیں پیچھے رہیں تم کو بیچ راستہ میں چلنے کی اجازت نہیں ہے۔ تم پر لازم ہے کہ راستہ کے کنارے پر چلو (چنانچہ عورتیں دیواروں سے بالکل مل کر چلنے لگیں) (ابوداود)

فائدہ عورت کا مردوں سے اختلاط ممنوع ہے راستے میں عموماً مردوں کی بھیڑ ہوتی ہے، ایسی صورت میں عورتوں کا بیچ میں چلنا بہتر نہیں ہے، ممکن ہے کہ دھکا

لگ جائے، یا تیز سواری سے کوئی نقصان پہنچے، اور یا اوباش قسم کے لوگ کوئی بری حرکت کریں، اس لئے کنارے چلنے کا حکم دیا گیا ہے۔

عورت کا بن سنور کر نکلنا باعث لعنت ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجلس میں تشریف فرماتھے۔قبیلہ مزنیہ کی ایک عورت زینت میں ملبوس مسجد میں آئی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :اے لوگو! اپنی عورتوں کو زینت اختیار کرنے سے (باہر نکلتے وقت) منع کرو اور مسجد میں ناز وانداز سے چلنے سے روکو۔بنی اسرائیل پر اس وقت تک لعنت نہیں کی گئی جب تک کہ ان عورتوں نے زینت (فیشن) کو اور مسجد میں ناز وانداز کو اختیار نہیں کیا (الترغیب والترھیب)

فیشن کر کے نکلنے والی عورتیں قیامت کے دن سخت تاریکی میں ہونگیں۔

عن میمونۃ بنت سعد رضی اللہ عنہ و کانت خادمۃ للنبی ﷺقالت قال رسول اللہ ﷺ مثل الرافلۃ فی الزینۃ فی غیر اھلھا کمثل ظلمۃ یوم القیمۃ لانور لھا (ترمذی)

سیدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا، جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خادمہ تھیں، کہتی ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو عورت اپنے شوہر کے علاوہ زینت وفیشن کر کے ناز وانداز سے چلے، قیامت کے دن سخت ظلمت وتاریکی میں رہے گی (کوئی نور وروشنی اس کے لئے نہ ہوگی)۔۔تشریح۔حدیث پاک میں الرافلۃ فی الزینۃ ہے اس کا مطلب یہ کہ جو فیشن کی نمائش اپنے چلنے کی، ہیئت اور رفتار سے ظاہر کرے۔۔تو ایسی عورت قیامت کے دن بہت سخت تاریکی میں ہوگی۔۔(ترمذی)

مزاروں اور قبروں پر جانے والی عورتوں کو جنت کی خوشبو بھی نصیب نہیں ہوگی۔

حضرت سلیمان اور ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ کر نکلے، گھر کے دروازے پر کھڑے ہوئے تو سیدہ فاطمۃ رضی اللہ عنہا آئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا تم کہاں سے آرہی ہو؟ کہا، فلاں کے گھر گئی تھی، جس کا انتقال ہوگیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کیا تم قبرستان بھی گئی تھیں؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا، کہ اللہ کی پناہ اس بات کے بعد کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے بارے میں (قبرستان اور قبروں پر جانے کے سلسلہ میں) اتنی وعیدیں سن چکی ہوں ایسا کروں گی، یعنی صرف گھر گئی تھی، قبرستان نہیں گئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو قبرستان چلی جاتی تو جنت کی خوشبو بھی نہ پاتی (نصاب الاحتساب)۔۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کا قبرستان جانا موجب لعنت ہے۔ شریعت سے ناواقف عورتیں بزرگوں کی مزارات پر جاتی ہیں جہاں وہ بے حیائی کا ارتکاب کرتی ہیں، یہ سب گناہ اور جنت سے دور کرنے والے اعمال ہیں۔ اگر مزارات پر جا کر بزرگوں سے مانگا جاتا ہے تب تو یہ شرک عظیم ہے۔ وہ بزرگ اب کچھ بھی مدد نہیں کر سکتے اس لئے کہ وہ خو اللہ کے محتاج ہیں۔ (نسائی، ابوداود، ترغیب، نصاب الاحتساب)

اجنبی مردوں کو دیکھنا اور تاکنا منع ہے۔۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھی اور میمونہ رضی اللہ عنہا بنت الحارث بھی تھیں، ابن مکتوم رضی اللہ عنہ (نابینا صحابی) آگئے اور یہ واقعہ پردہ کے حکم کے بعد کا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ہم

دونوں سے فرمایا ان سے پردہ کرو، ہم نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ وہ ہمیں نہیں دیکھ سکتے ،آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم دونوں بھی نابینا ہو؟ کیا تم ان کو نہیں دیکھ سکتی ہو۔ (ابوداود)۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو اجنبی مردوں سے احتیاط اور پردہ کرنا چاہیئے۔بغیر کسی شرعی ضرورت کے،ان سے بولنا،ان کو دیکھنا،اور ان کوتا کنا درست نہیں،عورتیں اس میں عام طور پر احتیاط نہیں کرتیں ، کھڑکیوں سے بلا جھجک ان کو گھورتی ہیں وہ سمجھتی ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے حالانکہ اس حدیث سے اس کی ممانعت معلوم ہوتی ہے۔خیال رہے کہ جب دیکھنا منع ہے،تو ان کے ساتھ،بیٹھنا،کام کرنا،ہنسی مذاق کرنا کس طرح درست ہوسکتا ہے؟، ،ملازم دفتروں ،آفسوں میں کام کرنے والے کس قدر گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں جو جہنم کی پکی تدبیر اور اعمال ہیں ۔،آج گناہوں سے بچو،کل جنت کے مزے لوٹو۔۔،(از ملخص جنتی عورت)

عورتوں کا اجنبی مردوں کے ساتھ بیٹھنا حرام ہے۔،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ،خبردار کوئی مرد کسی عورت کے پاس ہرگز خلوت اختیار نہ کرے،الا یہ کہ ذی محرم ہو۔ (بخاری) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں اور مردوں کا آپس میں مل بیٹھنا،رہنا، جہاں دیگر رشتہ دار نہ ہو،قطعا ناجائز ہے۔ایک تو شیطان انسان کو آنکھ،کان اور زبان کے زنا میں مبتلا کر دیتا ہے،دوسرا،اس طرح مل بیٹھنا اور تنہائی اختیار کرنا۔اس قسم کے مجالس ارتکاب حرام یعنی زنا کا باعث بنتے ہیں۔۔۔(بخاری)

بن سنور کر نکلنے والی عورت زانیہ ہے۔۔

عن ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال اذا

استطعرت المرأة فمرت على القوم ليجدوا ريحها فهى زانية(كنز العمال)

حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛؛ جب عورت عطر لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرے تا کہ لوگ اس کی خوشبو سے محظوظ (لطف اندوز) ہو،تو وہ زانیہ ہے۔۔۔فائدہ۔۔کنواری عورتوں کا بن سنور کر نکلنا آج کے معاشرے میں حد سے زیادہ عام رواج پا چکا ہے۔آج تو اللہ تعالی معاف فرمائیں۔شہروں اور تعلیم یافتہ گھرانوں سے پردہ اٹھتا ہی جارہا ہے۔شادی سے پہلے لڑکیوں کو پردہ بڑا ابوجھ نظر آتا ہے، بلکہ بعض تو عیب وذلت سمجھتے ہیں۔غیروں کی عورتیں چونکہ آزاد اور بن سنور کر پھرتی ہیں تو ان سے تاثر لیکر مسلمان عورتوں نے بھی آزاد بن سنور کر گھومنا ،پھرنا شروع کردیا ہے۔جس سے دنیا میں بھی پریشانی،ذلت ورسوائی اور آخرت میں جہنم کا دردناک عذاب ہوگا۔۔، (کنز العمال)

باریک ساڑھی اور کرتا پہننے والی عورت جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گی۔

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہل جہنم کے دو گروہوں کو اب تک میں نے نہیں دیکھا(کہ اس زمانے میں ان کا پایا جانا نہیں ہوا تھا) ایک گروہ،،وہ ہے جن کے پاس بیلوں کے دم کی طرح کوڑے ہوں گے ،جس سے لوگوں کو ظلما ماریں گے۔دوسری جماعت ان عورتوں کی ہوگی جو(ظاہر میں تو) کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی مگر ننگی ہوں گی۔مردوں کو مائل کرنے والی ،اوران کی طرف مائل ہونے والی ہوں گی۔ان کے سر اونٹ کے کوہان کی طرح ہوں گے جو جھکے ہوئے ہوں گے۔یعنی سر کے بالوں کو پیچھے سے جمع کرکے اوپر کو

فیشن کے طور پر اٹھا دیا کریں گی۔ یہ عورتیں نہ جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پاسکیں گی۔ حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی دور سے (یعنی پانچ سو سال کی مسافت سے) آتی ہے۔ (مسلم)

باریک دوپٹہ جس سے رنگت نظر آئے ممنوع ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائیں اور انکے جسم پر باریک کپڑا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے بے رخی برتی اور فرمایا، اے اسماء لڑکی جب بالغ ہوجائے تو اسکا جسم نظر نہ آئے۔ہاں، مگر یہ اور یہ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ چہرے اور ہاتھ کی طرف کیا۔ (ابوداود۔۔مشکوۃ)۔۔

فائدہ۔خیال رہے کہ بچی جب (مراھقہ) یعنی بالغ ہونے کے قریب ہوجائے تو اس پر پردہ کے سارے احکام لاگو ہوجاتے ہیں۔ بہت ہی بے غیرتی کی بات ہے کہ ہمارے ماحول میں اس کے لئے پردہ ضروری نہیں سمجھا جاتا۔خصوصا اسکول میں جانے والی ایسی لڑکیاں کہ حد بلوغ کی علامات شروع ہوچکی ہیں، یا بالغ ہوچکی ہیں اور بے پردہ نکلتی ہیں۔بعض علاقوں میں تو یہ دیکھا گیا ہے کہ شادی سے قبل برقعہ کو ضروری نہیں، بلکہ معیوب سمجھا جاتا ہے،سو یہ بڑے گناہ کی بات ہے (ابوداود، مشکوۃ)

عورتوں کا پاجامہ ٹخنے سے کتنا نیچے رہے؟

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ شبرا لفاطمہ من عقبہا شبرا وقال ھذا ذیل المراہ (مجمع الزوائد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ایڑی کے جانب سے ایک بالش کی اجازت دی اور فرمایا عورتوں

کا کپڑا اتنا لٹکے، یعنی ٹخنے کو چھپائے۔

فائدہ۔ چونکہ عورت کی پنڈلی اور ٹخنہ ستر میں داخل ہے اس لئے اس کا چھپانا ضروری ہے۔ اگر چہ پیر کے کھولنے کی اجازت ہے،۔ تاہم جہاں اوباش آزاد ذہن کے لوگ ہوں، تانکنے اور جھانکنے کی عادت ہو، ایسے مقام پر عورت کو اپنا قدم اور پیر بھی موزے سے یا کپڑا زیادہ لٹکا کر چھپا لینا لازم ہے۔ ویسے بھی فسق اور فتنہ کے دور میں پیر میں موزہ اور ہاتھ میں دستانے پہن کر نکلے کہ اوباش قسم کے لوگ ہاتھوں کی رنگت کو دیکھتے ہیں۔ (مجمع الزوائد)

عورتوں کے لئے مردانہ جوتی کا استعمال ناجائز ہے

عن ابن ابی ملیکۃ قال قیل لعائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا ان امراۃ تلبس النعل قال لعن رسول اللہ ﷺ الرجلۃ من النساء (ابو داود مشکوۃ)

ابن ابی ملیکہ رضی اللہ سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کیا عورتیں جوتا پہن سکتی ہیں؟ انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے ان پر جو عورتیں مرد کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔۔

فائدہ ۔۔جوتے کا استعمال مردوں کے لئے خاص ہے، نیز جوتی کا استعمال غیر مسلموں، یہود، نصاری کی عادت میں سے ہے، عورتوں کا ایسا پہننا، اوڑھنا جو مردوں کی مشابہ ہو حرام ہے، اللہ اور رسول کی لعنت ہے، متعدد صحیح حدیثوں میں ہے کہ ان عورتوں پر لعنت ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔ ایک حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ من تشبہ بقوم فھو منھم ۔ جو شخص جس قوم کیساتھ مشابہت اختیار کرے گا، پس وہ ان ہی میں سے شمار ہوگا۔۔ یعنی جو دنیا میں جس قوم کی مشابہت اختیار کر کے ان جیسی شکل

ان جیسی وضع قطع بنائے گا، ان سے محبت رکھے گا تو کل قیامت کے دن ان ہی کی صف میں کھڑا ہوگا اور ان ہی کیساتھ اس کا حشر ہوگا (اللہ تعالی ہماری حفاظت فرمائیں آمین) (ابوداود، مشکوۃ) (ملخص از جنتی عورت)

وہ آیات واحادیث جو تربیت کرنے والوں کو اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کا حکم دیتی ہیں اور اپنے فرض میں کوتاہی سے ڈراتی ہیں، چند درج ذیل ہیں

تربیت اولاد پر چند آیات

①یا یھا الذین امنو قوا انفسکم و اھلیکم نارا و قودھاالناس و الحجارۃ (سورۃ تحریم)

اے ایمان والوں اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔

②وامر اھلک بالصلوۃ واصطبر علیھا (سورۃ طہٰ)

اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہو۔

③فو ربک لنسئلنھم اجمعین عما کانوا یعملون (سورۃ الحجر)

چنانچہ تمہارے رب کی قسم: ہم ایک ایک کر کے ان سب سے پوچھیں گے کہ وہ کیا کرتے تھے۔

④رب اجعلنی مقیم الصلوۃ ومن ذریتی (سورۃ اسرا)

اے رب بنا مجھے نماز قائم کرنے والا اور میرے اولاد کو بھی

تربیت اولاد پر چند احادیث

①والرجل راع فی اھلہ و مسئول عن رعیتہ والمرأۃ راعیۃ فی

بیت زوجھا و مسئولۃ عن رعیتھا (صحیح بخاری)

مرد اپنے گھر کا رکھوالا ہے اور اس سے اس کے زیر کفالت لوگوں کے بارے میں باز پرس ہوگی، اور عورت اپنے شوہر کے گھر کی رکھوالی ہے اور اس سے اس کے زیر تربیت لوگوں کے بارے میں سوال ہوگا۔

②لان یودب الرجل ولدہ خیر من ان یتصدق بصاع (ترمذی)

آدمی کا اپنے بیٹے کو ادب و تمیز سکھانا ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔

③مانحل والد ولدا افضل من ادب حسن (ترمذی)

کسی باپ نے اپنے بیٹے کو اچھی تربیت سے بہتر تحفہ نہیں دیا۔

④مرو ا اولادکم بالصلوۃ وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیھا وھم ابناء عشر وفرقو ابینھم فی المضاجع (ابو دائود)

جب بچے سات سال کے ہوجائیں تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب دس سال کے ہو جائیں تو نماز چھوڑنے پر مارو اور اس عمر میں ان کے بستر علیحدہ علیحدہ کر دو۔ (ابوداود)

جس طرح اولاد پر ماں باپ کے بے حد حقوق ہیں اسی طرح اولاد کے بھی کچھ حقوق ہیں۔

مذکورہ بالا آیات اور احادیث مبارکہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اولاد کی تربیت لازمی اور ضروری ہے۔ جس طرح اولاد پر ماں باپ کے بے حد اور سینکڑوں حقوق ہیں تو اسی طرح اولاد کے بھی کچھ حقوق ماں باپ کے ذمہ لازم ہیں جن میں سے ایک یہ کہ ماں باپ اولاد

کے اچھے نام رکھیں، جیسے ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اللہ رب العزت کو عبداللہ، عبدالرحمن اور حارث وھمام نام پسند ہیں تو اولاد کا ماں پر یہ بھی حق ہے کہ وہ اولاد کی اچھی دینی اخلاقی تربیت کریں۔ اس لئے حدیث پاک میں فرمایا کہ ایک آدمی کا اپنی اولاد کو ادب وتمیز سکھانا ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ جب آپ اپنی اولاد کی تربیت کرتے ہوئے ادب سکھائیں گے تو اللہ کی مخلوق، معاشرہ اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اس کے برعکس جب اولاد کی تربیت نہیں ہوگی تو وہ جوان ہوکر معاشرہ میں فساد پھیلانے کا سبب بنیں گے وہ اس طرح کہ ان کے دلوں میں خوف خدا نہیں ہوگا وہ قتل و غارت کریں گے، چوری، ڈاکہ زنی کریں گے۔ زنا کریں گے، سود، رشوت، ظلم وزیادتی مطلب یہ ہے ہر گناہ اور ہر برائی سے دریغ نہیں کریں گے، یوں معاشرہ ان کے شر سے محفوظ بھی نہیں رہے گا۔ ایک حدیث پاک میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ بچے کے بالغ ہونے پر اس کی شادی کرو وگرنہ بالغ ہونے کے بعد وہ جو بھی گناہ کرے گا ماں باپ اس کے ساتھ برابر کے شریک ہوں گے اس لئے کہ ماں باپ نے بچے کو دینی اخلاقی تربیت دینے میں کوتاہی اور سستی سے کام لیا، آج معاشرہ اس کے شر سے محفوظ نہیں تو اب یہ لڑکا جو بھی گناہ کرے گا ماں باپ بھی اس کے گناہ میں برابر کے شریک ہوں گے اگر ماں باپ اس کی صحیح دینی اخلاقی تربیت کرتے تو وہ گناہوں میں بھی ملوث نہ ہوتے (رواہ ابوداود ونسائی۔ مشکوۃ، الترغیب والترہیب)

احادیث میں بچوں کی پرورش میں مصیبتیں جھیلنے اور دودھ پلانے کی فضیلت

① رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب عورت بچہ کو دودھ پلاتی ہے تو ہر گھونٹ کے پلانے پر اس کو ایسا اجر ملتا ہے جیسے کسی جاندار کو زندگی دے دی۔ پھر وہ جب دودھ چھڑاتی ہے تو فرشتہ اس کے کندھے پر (شاباش سے ہاتھ) مارتا ہے اور کہتا ہے

کہ پچھلے گناہ سب معاف ہو گئے۔ اب آگے جو گناہ کا کام ہو گا وہ آئندہ لکھا جائے گا اور اس سے مراد گناہ صغیرہ ہیں۔ مگر گناہ صغیرہ کا معاف ہو جانا تھوڑی بات ہے (کبیرہ گناہوں سے پکی سچی توبہ کرنا ضروری ہے)

② رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عورت اپنی حالت حمل سے لے کر بچہ جننے اور دودھ چھڑانے تک فضیلت اور ثواب میں ایسی ہے جیسے اسلام کی راہ میں سرحد کی نگہبانی کرنے والا مجاہد (جس میں ہر وقت وہ مجاہدہ کے لئے تیار رہتا ہے) اور اگر عورت اس درمیان میں مرجائے تو اس کو شہید کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (کنز، ج ۱۶، ۱۷۱)

حمل ساقط ہو جانے اور زچہ بچہ کے مرجانے کی فضیلت:

① رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو عورت کنوارے پنے کی حالت میں یا حمل میں بچہ جننے کے دوران مرجائے تو اس کو شہادت کا درجہ ملتا ہے۔

② رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو حمل گر جائے وہ بھی اپنی ماں کو گھسیٹ کر جنت میں لے جائے گا۔ جب کہ ثواب سمجھ کر صبر کرے (احمد، طبرانی، الترغیب والترھیب)

③ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس عورت کے تین بچے مرجائیں اور وہ ثواب سمجھ کر صبر کر لے تو جنت میں داخل ہو گی۔ ایک عورت بولی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ جس کے دو ہی بچے مرے ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، دو کا بھی یہی ثواب ہے۔ (بخاری، نسائی)

ایک روایت میں ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے ایک بچے کے مرنے کو پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں بھی بڑا ثواب بتلایا۔

① رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اس کے ساتھ دو

بچے بھی تھے۔ ایک کو گود میں لے رکھا تھا دوسری کو انگلی سے پکڑے ہوئے تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھ کرارشاد فرمایا کہ یہ عورت پہلے پیٹ میں بچے کو رکھتی ہیں۔ پھر جنتی ہیں۔ پھران کے ساتھ کس طرح محبت اور مہربانی کرتی ہیں۔ اگر ان کا برتاؤ شوہروں سے برا نہ ہوتا تو ان میں جو نماز کی پابند ہوتی ہیں۔ سیدھے جنت میں چلی جایا کرتیں۔ (الترغیب والترھیب ،بہشتی زیور)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو عورت بیوہ ہو جائے اور خاندانی بھی ہو، مال دار بھی ہو۔لیکن اس نے اپنے بچوں کی خدمت اور پرورش میں لگ کر اپنا رنگ میلا کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ بچے یا تو بڑے ہو کر الگ رہنے لگے یا مر مرا گئے تو ایسی عورت جنت میں مجھ سے ایسی نزدیک ہو گی جیسے کلمہ والی انگلی اور بیچ کی انگلی (اصلاح خواتین)

جہالت کی انتہاء

اولاد کا ہونا یا نہ ہونا، اسی طرح لڑکوں کا پیدا ہونا یا لڑکیوں کا پیدا ہونا یا کچھ بھی پیدا نہ ہونا یہ انسان کے بس کا کام نہیں یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ارشاد خداوندی ہے۔

للہ ملک السموت والارض یخلق ما یشاء یھب لمن یشاء انا ثا و یھب لمن یشاء الذکور او یزوجھم ذکرانا و انا ثا و یجعل من یشاء عقیما انہ علیم قدیر (سورۃ الزخرف)

اللہ زمین اور آسمانوں کی بادشاہی کا مالک ہے، جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جسے چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے، جسے چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے، جسے چاہتا ہے لڑکے اور لڑکیاں ملا جلا کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے (اس کی بیوی کو) بانجھ کر دیتا ہے وہ سب کچھ جانتا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے) جہالت کی انتہاء اور حد ہو گئی ہے، یہ سمجھنے اور جاننے کے باوجود کہ کسی

انسان کے بس میں یہ نہیں کہ اس کے ہاں لڑکے پیدا ہوں یا لڑکیاں، مگر ظلم و جبر کی بھی حد ہو چکی ہے۔ایک خاتون ہمارے گھر آئی، جس نے میرے گھر والوں سے کہا کہ ذرا ابوعکاشہ کو بتا دینا کہ وہ میرے شوہر کو سمجھا دیں، بلاوجہ شوہر مجھ پر ظلم کرتا ہے اور اب طلاق کی دھمکی دی ہے۔جب اس سے وجہ پوچھی گئی تو کہا کوئی وجہ نہیں۔قصور شاید میرا یہی ہے کہ اب چند دن پہلے میرے ہاں پانچویں بچی کی ولادت ہوئی ہے۔شوہر نے مجھے کہا تھا کہ اگر اس بار بھی بچی پیدا ہوئی تو تجھے طلاق دوں گا۔اب اس نے مجھے والدین کے گھر جانے کا کہا ہے۔اس میں میرا کیا قصور ہے۔یہ سب کچھ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔جو کام میرے بس کا نہیں اس میں میرے اوپر ظلم کرنا کہاں کا انصاف ہے۔اور کئی ظالم تو بیویوں کو طلاق بھی دے دیتے ہیں۔ایسے ظالم سن لیں: اول تو ایسے لوگ تقدیر کے بارے میں تردد میں ہوتے ہیں حالانکہ ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس کو میری تقدیر پر ایمان نہیں اس کو چاہیے کہ وہ اپنے لیے کوئی دوسرا خدا تلاش کرے میں اس کا رب اور خدا نہیں ہوں۔

دوم یہ کہ ایسے لوگ نعوذ باللہ اللہ رب العزت کے فعل پر اعتراض کرتے ہیں۔کہ اللہ نے لڑکی کیوں پیدا کی ہے جو ہماری چاہت سے ہٹ کر ہے۔سوم یہ کام تو مشرکین مکہ کا ہوا کرتا تھا کہ جب ان کے ہاں کسی کے گھر لڑکی پیدا ہو جاتی اور ان کو لڑکی کی خوشخبری دی جاتی تو غصے کے مارے ان کے چہرے سیاہ ہو جاتے۔دیکھئے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

واذا بشر احدھم بالانثی ظل وجھہ مسود وھو کظیم: (سورۃ نحل)

جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خبر دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ دل ہی دل میں گھٹتا رہتا ہے۔اسے جو بشارت دی گئی اس کی وجہ سے وہ لوگوں سے چھپا ہوا رہتا ہے۔آیا اسے ذلت پر روکے رہے یا اسے مٹی میں گاڑ دے۔خبردار ان کے فیصلے برے ہیں۔

مشرکین مکہ لڑکی کی پیدائش کو اپنے لئے باعث عار و شرم سمجھتے تھے۔جس کی وجہ سے وہ اپنی زندہ بچیوں کو زمین میں دفن کرتے تھے اس بات کا احساس نہیں کرتے تھے کہ ہمارے نکاح میں جو عورت ہے۔آخر یہ بھی تو کسی کی لڑکی ہے مگر ظلم و جہالت کی انتہاء تھی۔قرآن کہتا ہے۔

واذا المو ودۃ سئیلت بای ذنبت قتلت

اور جب زندہ در گور کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ کس جرم کی وجہ سے وہ قتل کر دی گئی۔ایسے لوگ جو گھر میں لڑکی کی ولادت پر بیوی بچوں پر ظلم کرتے ہیں یا طلاق دے دیتے ہیں وہ سن لیں۔ایک دن ضرور ایسا آنے والا ہے جس میں ان سے اس کے ظلم کی بابت پوچھا جائے گا۔عرب جن جہالتوں میں مبتلا تھے ان میں سے ایک یہ جہالت بھی تھی کہ رواج نے انہیں سخت دل بنا دیا تھا کہ اپنی بچیوں کو زندہ در گور کرتے تھے۔ذرا رحم نہیں آتا تھا۔ہندوستان میں تو یہ حال تھا کہ شوہر مر جاتا تھا تو عورت کو اس کے ساتھ زندہ جلنا پڑتا تھا۔اسلام نے عورت کو مرتبہ عطا فرمایا ہے اس کے حقوق بتائے،بچیوں کی پرورش کا ثواب بتایا اسے عزت کے ساتھ گھر میں رہنے کا حکم دیا۔پھر بھی عورتوں کی ناسمجھی پر افسوس ہے کہ دور حاضر میں ملحدوں اور زندیقوں کی باتوں سے متاثر ہو کر اپنی ذات کو بے آبرو کر رہی ہیں اور گندی زندگی گزارنے کو ہنر سمجھتی ہیں،شوہروں کی بجائے دوست تلاش کرتی ہیں۔

جس نے اپنی لڑکیوں کی اچھی تربیت کر کے انکا نکاح کیا وہ میرے ساتھ جنت میں مثل دو انگلیوں کے قریب ہو گا۔

بنو تمیم میں معصوم بچیوں کو زندہ دفن کرنے کا رواج کچھ زیادہ تھا اس قبیلے کے سردار قیس بن عاصم جب اسلام لائے تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اپنی زندہ

بچی کو زمین میں دفن کرنے کا دردناک واقعہ سنایا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سن کر رخ پھیر لیا، آنکھوں میں آنسو آئے۔ رونے لگے پوچھا کہ آپ کو پھر بھی اس معصوم پر رحم نہیں آیا۔ کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دل سخت ہو گیا تھا۔ رحم نہیں آیا بلکہ اس کی آواز کو ہمیشہ کے لئے بند کر دیا۔ آپ اندازہ لگایئے کہ زمانہ جاہلیت میں معصوم بچیوں پر کتنا بڑا ظلم کیا جاتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ انتہائی سنگ دلی ہے، فرمایا کہ جو دوسروں پر رحم نہیں کھاتا خدا اس پر رحم نہیں کھائے گا (اختصار از بکھرے موتی)۔ پھر ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من عال ثلاث اخوات او ثلاث بنات او بنتان او اختان فادبھن و زوجھن و احسن الیھن فلہ الجنۃ (ابو دائود)

جس نے اپنی تین بیٹیوں یا تین بہنوں یا دو بیٹیوں یا دو بہنوں کی کفالت کی، انہیں ادب سکھایا ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور پھر ان کی شادی کر دی تو اس کو جنت ملے گی۔ اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنی بچیوں کی اچھی دینی تربیت کی اور پھر ان کا فرض ادا کیا یعنی ان کا نکاح کیا تو ایسا شخص جنت میں میرے ساتھ مثل دو انگلیوں کے قریب ہو گا۔ (ابوداود)

ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ما من مولود یولد علیٰ فطرۃ الاسلام فابواہ یھودا نہ او ینصرانہ او یمجسانہ (صحیح بخاری)

فرمایا۔ ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے، ماں باپ اس کو یہودی بنا دیتے ہیں یا نصرانی، یا مجوسی،۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ

فطرت اسلام ہی پر پیدا ہوتا ہے۔ اب اس کے ماں باپ اگر یہودی ہیں تو وہ اپنے عقائد ونظریات پڑھا کر اس کو یہودی بنا دیتے ہیں اور اگر ماں باپ نصرانی، عیسائی ہیں تو وہ اپنے اس نومولود بچے کو اپنے مذہب کی تعلیم دے کر نصرانی، عیسائی بنا دیتے ہیں اور اگر ماں باپ مجوسی ہیں تو وہ ان کو مجوسی بنا دیتے ہیں۔۔(اور اگر مسلمان ہیں تو اسلام کی تعلیم وتربیت دیکر مسلمان بنا دیتے ہیں)

اس بات کی تائید ایک دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بچوں کی مثال سفید کاغذ کی ہے، سفید کاغذ پر جو لکھیں گے وہ قبول کرتا ہے (یعنی جس رنگ کی لکھائی سفید کاغذ پر کریں گے وہ قبول کر لیتا ہے۔ تو ٹھیک اسی طرح چھوٹے بچے بھی ہوتے ہیں اس لئے کہ وہ خالی الذھن ہوتے ہیں، اب ان کو جو لکھائیں گے پڑھائیں گے یعنی جس چیز کی اور جو بھی تربیت دیں گے وہ قبول کر لیتے ہیں۔ اب ماں باپ کی مرضی ہے کہ اپنے ان بچوں کو اچھی دینی اخلاقی تربیت دے کر وقت کے اچھے انسان بنا دیں، یا پھر ان کو آزاد چھوڑ کر چور، ڈاکو، قاتل، ظالم اور بڑے سے بڑے جرائم وگناہوں کا ارتکاب کرنے والا بنا دیں۔ ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جس کو اول اور آخر یہ کلمہ لا الہ اللہ محمد رسول اللہ نصیب ہوا۔ فقد دخل الجنۃ۔ پس وہ آدمی جنت میں داخل ہوگیا۔ پہلے وقت کی مائیں پہلی فرصت میں جب بچے باتیں سیکھنے کی عمر کو پہنچ جاتے تو وہ نیک مائیں اپنے بچوں کو اول ہی اول کلمہ سکھاتی تھیں۔ گویا بچے کو دنیا میں آتے ہی توحید اور کلمہ سکھایا جاتا ہے جب کہ آج معاملہ اس کے برعکس ہے۔ اس لئے حدیث پاک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا ہے کہ جب بچہ پیدا ہوجائے تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے'' (سنن بیہقی)

اچھا نام رکھا جائے تحنیک کی سنت کو پورا کیا جائے ا(بخاری) ور اگر استطاعت ہو تو عقیقہ بھی کر لیا جائے۔ نومولود کا سر مونڈنا، (ترمذی) ختنہ کرنا۔ مگر یہ سب کچھ سنت

کے موافق ہو۔ (صحیح، بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداود، سنن بیہقی، مشکوۃ، بکھرے موتی)

نیک اولاد کے لئے نیک بیوی کا حصول ضروری ہے

جو بنیادی اینٹ ہے

ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الدنیا کلھا متاع و خیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ) (مشکوۃ)

فرمایا دنیا ساری کی ساری متاع (فائدہ اٹھانے کی چیز) ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔ اس حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کی بہترین متاع نیک بیوی کو بتایا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نیک اولاد کے لئے نیک بیوی سے شادی کرنا بہت ہی مناسب ہے مگر آج اللہ تعالیٰ معاف فرمائے: آج تو صرف لڑکی کی سفیدی، اور گورے پن کو دیکھا جاتا ہے کہ بس رنگ سفید ہے اخلاقاً جیسی بھی ہو، زبان کی کڑواہٹ سے بھرپور ہو تو کوئی حرج نہیں مگر رنگ کی گوری ہو۔ حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لڑکی سے شادی کے چار وجوہات بتلائی ہیں۔ اول مال کو دیکھ کر، دوم حسب نسب کو دیکھ کر سوم حسن و جمال کو دیکھ کر چہارم دین داری اور تقویٰ کو دیکھ کر۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دینداری اور تقویٰ والی صفت کو ترجیح دیکر نکاح کرلو اسی میں کامیابی ہے نہ کہ دوسری صفات کو ترجیح دے کر۔ تو جب ماں نیک ہو گی تو وہ اولاد کی اچھی نیک تربیت پر بھرپور توجہ دے گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص بچے کی پرورش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھنے لگے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کا حساب نہیں لیں گے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکا ہو یا لڑکی۔ یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھنے لگے تو اللہ رب العزت اس کا حساب نہیں لیں گے۔ تو یہ حدیث پڑھ کر ہر بندہ چاہتا ہے کہ اس کی اولاد نیک ہو تو پھر

یادرہے نیک اولاد کے لئے بنیادی اینٹ ماں کو کہا گیا ہے۔اس لئے جو شخص یہ چاہے کہ اولاد نیک ہو تو پہلا قدم یہ ہے کہ وہ نیک بیوی کو تلاش کرے تو پھر اولاد کا نیک بننا آسان ہو گا۔شوہر لاکھ کوشش کرے مگر جب تک بیوی ساتھ نہ دے اولاد نیک نہیں بن سکتی۔وہ اس طرح کہ باپ اولاد کو سمجھائے۔گھنٹوں وعظ نصیحت کرے کہ یہ کرو اور یہ مت کرو۔بڑی اچھی نصیحت کی۔جب اپنا وعظ نصیحت پوری کر کے باپ گھر سے نکلتا ہے تو ماں اپنے بچوں کو کہہ دیتی ہے کہ تمہارے ابو کا تو دماغ خراب ہے خواہ مخواہ تنگ کرتا ہے تو یہ ایک فقرہ اس وعظ و نصیحت کو دھو کر رکھ دیتا ہے تو پھر اولاد کیسے نیک بنے گی (مشکوۃ،مسلم،نسائی،ابن ماجہ)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لئے دعائیں۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو جہاں والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے تھے۔آپ اپنی امت کے بارے میں ہمہ وقت دعا گو رہتے تھے۔طائف کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑا ستایا گیا۔کافر پتھر مارتے رہے۔یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خون میں رنگین ہو گئے فرشتے آکر عرض کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم دیں تو ان کافروں کو پہاڑوں کے درمیان کچل دیں گے مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بددعا کی بجائے یوں دعا ارشاد فرمائی۔

اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔اے اللہ میری اس قوم کو ہدایت نصیب فرما یہ جانتی نہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کی ہدایت کے لئے پوری پوری رات تہجد میں اٹھ کر رو رو کر دعا کرتے تھے۔وہ لوگ جو کہتے تھے کہ ہمارا گدھا تو ایمان لا سکتا ہے ہم نہیں،مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں کی برکت سے وہی لوگ ایمان لا کر بھائی بھائی بن گئے۔شروع اسلام میں مکہ میں اعلانیہ طور پر عبادت بجا نہیں لا سکتے تھے بلکہ خفیہ طور پر دین کا کام انجام پاتا تھا مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دعا ارشاد فرمائی کہ اے اللہ

ان دونوں عمروں یعنی عمر بن ہشام اور عمر بن خطاب میں سے جو آپ کو پسند ہو، اسے ہدایت عطا فرما اس کے ذریعے سے اسلام کو تقویت نصیب فرما دے۔ چنانچہ وہ دعا عمر بن خطاب کے حق میں قبول ہو گئی۔ جب عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے تو مکہ میں جا کر اعلان کرایا کہ آج تک مکہ میں خفیہ طور پر عبادت ہوتی رہی۔۔ مگر آج عمر اسلام قبول کر چکا ہے آج کے بعد اعلانیہ عبادت ہو گی۔ چنانچہ مسجد حرم میں اعلانیہ اذان ہو گئی۔ اور کافروں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جس کو اپنی بیوی بیوہ کرانا ہو یا بچوں کو یتیم کرانا ہو تو وہ عمر کے مقابلے میں آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے پر اسلام کو عزت اور تقویت مل گئی تو حاصل کلام یہ کہ دعائیں ضائع نہیں جاتیں۔ بلکہ کبھی نہ کبھی قبول ہو کر اپنا رنگ لائیں گی۔ اگر قبول نہ بھی ہو تب بھی آخرت کے اعتبار سے فائدے سے خالی نہیں۔ قیامت کے دن مانگی گئی دعاؤں پر اجر عظیم ملے گا۔

وہ تین بچے جن کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی

تین جوان بچے تھے تینوں کا نام عبداللہ تھا اور یہ تینوں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں رہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد کی نماز میں ان کا نام لے کر ان کے لئے دعا فرماتے تھے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ امام المفسرین بنے۔، عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ امام الفقہاء بنے۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ امام المحدثین بنے۔ اس لئے دعا تمام اسباب میں بہترین سبب ہے اور یہ دعائیں رائگاں نہیں جاتیں۔ کبھی نہ کبھی رنگ لائیں گی۔ تو ہم بھی اپنی اولاد کی نیکی اور ہدایت کے لئے دعا کریں۔ اگر دعا قبول ہو جاتی ہے تو دنیا میں بھی فائدہ کہ اولاد نیک بن گئی تو آپ کو سکون ملے گا اور نیک اولاد کا فائدہ مرنے کے بعد بھی ملے گا جیسے ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ مرنے کے بعد انسان کے سارے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں کوئی عمل فائدہ نہیں

دیتا بجز تین چیزوں کے۔اول صدقہ جاریہ جس سے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہوں۔دوم وہ علم جس پر عمل کیا ہو، دوسروں تک پہنچایا ہو۔سوم وہ نیک صالح اولاد۔جو والدین کے مرنے کے بعد ان کے حق میں دعا خیر کرتی ہو۔دینی خدمات سرانجام دیتی ہو تو اس کا فائدہ اور ثواب ضرور والدین کو مل جاتا ہے۔اور اگر دعا قبول نہ بھی ہوئی تو بھی آخرت میں مانگی گئی دعاؤں پر اجر عظیم ملے گا۔(اولاد کی تربیت کے سنہری اصول)

انبیاء علیہم السلام کی نیک اولاد کے لئے دعائیں۔

حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

الدعاء مخ العبادۃ" دعا عبادت کا مغز ہے۔حضرت زکریا علیہ السلام بڑھاپے کی عمر ہے اولاد کی نعمت نصیب نہ ہوئی تو اللہ رب العزت سے نیک اولاد کی دعا کرتے ہیں۔"

رب ھب لی من الصلحین"

اے اللہ مجھے بیٹا عطا فرما۔"

رب ھب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ انک سمیع الدعا"

اے اللہ مجھے بھی پاک نیک بیٹا عطا فرما دے۔(ابراہیم علیہ السلام کی دعا) اولاد کے لئے ہمیشہ دعائیں کرنی چاہیئے۔"

رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ و من ذریتی"

اللہ مجھے بھی نماز کا پابند بنادے اور میری اولاد کو بھی نماز کا پابند بنادے۔"**ربنا ھب لنا من ازواجنا و ذریتینا قوۃ اعین و اجعلنا للمتقین اماما**" اے اللہ ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور ہمارے بچوں کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔

''واذقال ابراہیم رب اجعل ھذا بلدا امنا وارزق أھلہ من الثمرات''

اور یہ کہ ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی ''اے میرے رب اس شہر کو امن کا شہر بنا دے اور اس کے باشندوں میں سے جو اللہ اور آخرت کو مانیں، انہیں ہر قسم کے پھلوں کا رزق دے۔'' **''واذقال ابراھیم رب اجعل ھذا بلدا، امنا و اجنبنی و بنی ان نعبد الاصنام''** یاد کرو وہ وقت جب ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ پروردگار اس شہر (مکہ) کو امن کا شہر بنا اور مجھے اور میرے اولاد کو بت پرستی سے بچا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے والد کی نیک اولاد تھے۔ دعا مانگتے تھے۔'

'رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی و علی والدی وان اعمل صالحاترضہ واصلح لی فی ذریتی''

اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائیں اور ایسا نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو اور میری اولاد کو بھی نیک بنا کر سکھ دے۔ یعنی نیک اولاد والدین کے لئے بھی نیک دعائیں کرتی ہے۔

بخاری شریف میں ہم بستری کے وقت یہ دعا ہے، مرد کو چاہیئے کہ پڑھے **"بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطن و جنب الشیطن مارزقتنا"** میں اللہ کا نام لے کر یہ عمل کرتا ہوں۔ اے اللہ تو ہمیں شیطان سے بچا اور جو اولاد تو ہمیں دے اس کو بھی شیطان سے بچا۔

بددعا کی بجائے دعا ہی دے۔ امام کعبہ کا واقعہ

مائیں، بہنیں اچھی طرح یاد رکھیں کہ اولاد کو کبھی بھی بددعا نہ دیں۔ کیا پتہ وہ وقت قبولیت کا ہو۔ جب ماؤں بہنوں کو اولاد کی نعمت نصیب نہیں ہوتی تو پریشان رہتی ہیں

اور دن رات اولاد کی دعائیں کرتی ہیں، علاج معالجے کراتی ہیں جب اولاد کی نعمت مقدر بن جاتی ہے تو پھر بچوں کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر بددعائیں دیتی ہیں۔امام کعبہ کے متعلق سنا ہے کہ جب کبھی وہ لڑکپن میں شرارت کرتا جیسے بچے کرتے ہیں تو والدہ صاحبہ بددعا کی بجائے یوں دعا دیتیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کعبے کا امام بنادے۔وہ دعا قبول ہو گئی، جب یہ بڑے ہو گئے تحصیل علم کے بعد ماں کی دعا رنگ لائی اور یہ امام کعبہ بن گئے۔اس لئے اپنی اولاد کو کبھی بددعا نہ دیں، بلکہ بددعا کی بجائے دعا ہی دیا کریں کیا پتہ قبولیت کی گھڑی ہو

دعا کی قبولیت پر ایک سبق آموز واقعہ۔

خواتین اسلام میں ایک واقعہ نظر سے گزرا، سعودی عرب میں احمد نامی ایک بڑے قابل مشہور ڈاکٹر تھے، لوگ ان سے مشورہ لینے کے لئے کئی کئی دن تک انتظار کرتے ان کی شہرت بڑھتی چلی گئی۔دارالحکومت میں ایک انٹرنیشنل میڈیکل کانفرنس کا فیصلہ ہوا جس میں ان کو دعوت دی گئی۔کہ وہ حرف کلیدی مقالہ ہی نہیں پڑھیں گے بلکہ اس کو ایک اعزازی شیلڈ اور سرٹیفکیٹ سے نوازا جائے گا۔چنانچہ وہ اس کانفرنس میں شرکت کے لئے ائیر پورٹ پہنچے جہاز وقت کے مطابق پرواز کر گیا لیکن کچھ دیر بعد فنی خرابی کی وجہ سے قریبی شہر میں جہاز کو اتارنا پڑا۔ائیر پورٹ کی اتھارٹی کی طرف سے اعلان ہوا کہ فنی خرابی کی وجہ سے آج جہاز کی پرواز نہیں ہوگی بلکہ کل ہوگی۔ڈاکٹر صاحب بڑے پریشان ہوئے پھر ائیر پورٹ اتھارٹی آفیسر کے پاس پہنچے، تعارف کرایا اور کہا کہ مجھے تو آج ہی کانفرنس میں شرکت کے لئے پہنچنا ہے تو اتھارٹی آفیسر نے کہا کہ پھر دارالحکومت زیادہ دور نہیں چار گھنٹے کا راستہ ہے ہم آپ کو گاڑی دے دیتے ہیں آپ کو خود چلانی ہوگی۔بس آپ روانہ ہو جائیں چنانچہ ڈاکٹر صاحب

گاڑی لے کر روانہ ہوگئے مگر راستے میں سخت آندھی طوفان اور بارش کی وجہ سے راستہ بھول گئے۔ یہاں تک کہ ایک دیہات پہنچے۔ وہاں ایک گھر کے دروازے پر دستک دی۔ ایک بوڑھی اماں نے دروازہ کھولا۔ تو ڈاکٹر صاحب نے اولاً موبائل چارج کے لئے چارجر کا تقاضا کیا۔ اماں نے کہا کہ آپ کو پتہ ہے اس وقت آپ ایسی جگہ ہیں کہ یہاں فون اور بجلی نام کی چیز نہیں۔ یہ ایک دیہات ہے پھر اماں نے کھانا ان کے سامنے رکھا۔ ڈاکٹر صاحب کھانے میں مصروف رہے۔ ڈاکٹر صاحب کھانا کھانے سے فارغ ہو کر اماں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے پوچھنے لگے کہ اماں آپ کچھ دعائیں مانگ رہی تھیں خیر تو ہے کہا ہاں بیٹا اللہ تعالیٰ نے میری بہت ساری دعائیں قبول فرمائی ہیں۔ بس ایک دعا اور ہے جس کی قبولیت کے لئے دعا کر رہی ہوں۔ پوچھا وہ کیا ہے؟ تو اماں نے بتایا کہ یہ چھوٹا بچہ جو ہڈی کی بیماری میں مبتلا ہے کچھ عرصہ قبل اس کے ماں باپ دونوں فوت ہو چکے۔ مجھے کسی نے بتایا کہ اس ملک میں فلاں شہر میں ہڈی کے ایک بڑے ڈاکٹر موجود ہیں مگر میں ایک غریب نابلد عورت ہوں، ان تک رسائی کیسے ممکن ہوگی بس یہ دعا کرتی ہوں کہ کسی طرح میں وہاں پہنچوں اور میرے اس پوتے کا علاج ہو جائے۔ یہ سن کر ڈاکٹر احمد بولا کہ اماں پھر آپ کی یہ دعا بھی قبول ہوگئی آپ کی دعا اتنی وزن دار تھی کہ آپ کی اس دعا کی قبولیت کے لئے آسمان کی فضا حرکت میں آ گئی اور زمین کی فضا حرکت میں آ گئی۔ آپ کو ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی سن لی ہے اس ڈاکٹر کو آپ کے پاس بھیج دیا ہے اور وہ میں ہی ہوں۔ اماں آپ پریشان نہ ہوں آپ کے بچے کا علاج ہو جائے گا۔ تو جب دل سے دعائیں مانگی جاتی ہیں تو وہ قبول بھی ہو جاتی ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی اولاد کو بد دعا دینے کی بجائے نیک دعائیں دیا کریں۔ (ملخص از خواتین کا اسلام)

تربیت کرنے والے کی چار صفات۔

① اخلاص۔۔ماں کو چاہیئے کہ نیت خالص رکھے، جو کام بھی کرے اس میں صرف اللہ کی رضا مقصود ہو تا کہ اس محنت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر و برکت کے فیصلے ہوں اور وہ عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہو اور بچوں میں محبوب ہو۔

② تقوی۔۔ماں میں سب سے ضروری چیز تقوی ہے اس لئے کہ وہ ایک ایسا نمونہ ہوتی ہے جسے دیکھ کر بچے سیکھتے ہیں، چونکہ ماں ہی اسلام کے بتلائے ہوئے طریقوں پر بچے کو تربیت دینے کی ذمہ دار ہوتی ہے، لہذا اسلام کے احکام سب سے پہلے خود اس میں پائے جانے چاہئیں۔

③ علم۔۔ماں کو دینی، اخلاقی وغیرہ ان اصولوں کا علم ہونا چاہیئے جو اسلام نے سکھائے ہیں۔اسے حلال وحرام کے احکام سے واقف، اخلاق کے بنیادی اصولوں کی جاننے والی اور اسلام کے نظام تربیت سے واقف ہونا چاہیئے۔

④ حلم و بردباری۔یعنی وہ بنیادی صفات جو ماں کے لئے اس کی تربیتی ذمہ داری میں کامیابی کی ضامن بنتی ہیں۔ان میں سے بردباری اور حلم بھی ہے۔اسی کے ذریعے بچہ اپنے استاد کی طرف کھنچتا ہے۔اسی کی وجہ سے اپنے ماں کی باتوں پر لبیک کہتا ہے اور اسی کی وجہ سے بچہ ماں سے اچھے آداب سیکھتا ہے اور برے اخلاق سے بچتا ہے۔

⑤ احساس ذمہ داری۔۔ماں کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے کہ وہ بچے کی ایمانی تربیت اور جسمانی ونفسیاتی شخصیت سازی کی ذمہ دار ہے۔اس ذمہ داری کا احساس ماں کو اس بات پر مجبور کرے گا کہ وہ بچے کی بھرپور دیکھ بھال اور نگرانی کرے۔اس کی رہنمائی، اصلاح اور اسے باادب بنانے کی مسلسل کوشش کرتی رہے

۔ماں کو یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ اگر وہ بچے کی تربیت سے ذرا دیر کے لئے غافل ہوئی یا اس کی دیکھ بھال میں ایک مرتبہ غفلت کی ۔تو پھر یاد رہے کہ بچہ آہستہ قدم بقدم برائی کی طرف بڑھتا چلا جائے گا۔اور اگر مسلسل غفلت سے کام لیا تب تو بچہ کو برائی کی طرف بڑھنے کا خوب موقع دیا جسے بعد میں سنبھالنا صرف مشکل ہی نہیں بلکہ وہ ہر قسم کی پریشانی کا سبب بنکر بگڑے ہوئے نوجوانوں میں سے ایک ہوگا۔اس لئے اپنے بچوں کی تربیت پر خوب توجہ دینی چاہیئے جو ماں باپ کی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری ہے۔اس ذمہ داری کو اچھی طرح سنبھالنے کی ضرورت ہے جس پر اجر عظیم ملے گا۔۔(ملخص از خواتین کا دینی معلم)

اولاد کی تربیت پر چند واقعات

❶ ساتویں ہجری میں مسلمانوں سے چھینی گئی حکومت مسلمان بچیوں کی اپنی اولاد کی تربیت سے دوبارہ مسلمانوں کے ہاتھ لگ گئی۔

حدیث پاک میں آتا ہے

(الا کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ والمرأۃ راعیۃ فی بیت زوجھا (بخاری ۷۸۴)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک بڑا، نگہبان ہے اور ہر ایک نگہبان، بڑے سے اس کے ماتحتوں کے بابت پوچھا جائے گا، اور عورت اپنے شوہر کے گھر میں نگہبان، بڑی، ذمہ دار ہے) جس سے معلوم ہوا کہ اولاد کی تربیت والدین کی ذمہ داری ہے۔ خاص کر ماں کی اہم فرائض میں سے ہے۔ اب چند واقعات آپ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں کہ جہاں ماؤں نے اپنی اولاد کی کیسی تربیت کی ہیں، آپ بھی ایسی تربیت دیں۔

ساتویں ہجری میں جب تاتاریوں نے مسلمانوں پر حملہ کیا، سب کچھ چھین لیا۔ تو مسلمان اتنے کمزور کہ کچھ بھی نہ کر سکے۔ یہاں تک کہ تاتاریوں نے مسلمانو ں کے گھروں کو لوٹ لیا اور مسلمانوں کی نوجوان لڑکیوں کو اپنی بیوی بنالیا اور حکومت کر نے لگے۔ اب یہ مسلمان بچیاں کافروں کی بیویاں بننے پر مجبور ہوگئیں۔ مگر ان کے اندر ایمان تھا۔ اچھے اخلاق سے مزین تھیں۔ نیکوکار پرہیزگار تھیں۔ بظاہر اگرچہ وہ کافروں کی بیویاں تھیں مگر انہوں نے اپنے حسن سلوک اور اخلاق سے اپنے خاوندوں کو متاثر کیا۔ جس سے ان کے شوہر ان سے پورے مطمئن تھے۔ تو انہوں نے اپنی بیویوں سے کہا کہ بچوں کو یہی اپنے جیسے اچھے اخلاق سکھائیں۔ جب انہیں اپنی جیسی

تربیت کی آزادی مل گئی تو ان مسلمان لڑکیوں نے اپنی اولاد کی ویسی دینی اخلاقی تربیت کی، یہ بات مسلم ہے کہ اولاد باپ کے مقابلے میں ماں کی گود اور ماں کی تربیت کو فوقیت دے کر جلد قبول کر لیتی ہیں تو جب یہ بچے جوان ہو گئے پچیس، تیس سال کے ہو گئے تو انہوں نے اسلام اور ایمان کا اظہار کیا۔ تو یوں مسلمانوں سے چھینی گئی حکومت دوبارہ مسلمانوں کے ہاتھ لگ گئی۔ تو جب مائیں نیک ہو کر اولاد کی اچھی دینی اخلاقی تربیت کرتی ہیں تو گویا کہ وہ اپنے کھوئے ہوئے مقام کو دوبارہ حاصل کر جاتی ہیں۔ تو یوں ان مسلمان بچیوں کی نیک نیتی اور اوپنی اولاد کی تربیت وہ رنگ لائی کہ تاتاریوں کی چھینی گئی حکومت دوبارہ مسلمانوں کو مل گئی (التاریخ الاسلامی، اولاد کی تربیت)

❷ وقت کے ولی کامل عبدالقادر جیلانیؒ کی تربیت میں ماں کا کردار

مشہور واقعہ ہے کہ جب عبدالقادر جیلانیؒ کی والدہ اپنے لخت جگر کو تحصیل علم کے لئے قافلہ والوں کے ساتھ روانہ کر رہی ہیں۔ تو رخصت کرتے وقت یہ نصیحت کر دیتی ہیں کہ بیٹا کبھی جھوٹ نہ بولنا، جھوٹ بولنا کبیرہ گناہ ہے، جھوٹ بولنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں۔ بیٹے نے کہا اماں ٹھیک ہے میرا آپ سے وعدہ ہے کہ میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔ چنانچہ قافلہ روانہ ہو گیا، اچانک ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور قافلے والوں سے سامان لوٹ لیا۔ ایک ڈاکو عبدالقادر جیلانیؒ کے پاس آیا۔ جو ایک طرف کھڑے تھے۔ بچے تھے۔ ڈاکو نے پوچھا تمہارے پاس کیا ہے، بتایا کہ میرے پاس چالیس اشرفیاں ہیں جو میری ماں نے میرے کپڑوں میں سی دی ہیں۔ وہ اسے پکڑ کر اپنے سردار کے پاس لے آیا کہ یہ بچہ تو خود بتاتا ہے۔ چنانچہ ڈاکوؤں کے سردار

نے پوچھا کہ آپ کے پاس کیا ہے۔ بتایا چالیس اشرفیاں ہیں۔ پوچھا کہ اگر آپ سچ نہ بتاتے جھوٹ بولتے تو آپ کی اشرفیاں بچ جاتیں۔ ''عبدالقادر جیلانیؒ نے کہا کہ ٹھیک مگر جھوٹ بولنا گناہ ہے اور میں اپنی امی سے وعدہ کر چکا ہوں کہ کبھی جھوٹ نہیں بولوں گا۔ تو یہ سن کر ڈاکوؤں کے سردار نے کہا کہ آخر ہم بھی تو مسلمان ہیں۔ ایک دن اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے۔ ہم نے بھی تو اپنے پروردگار سے وعدہ کیا ہے کہ تیری نافرمانی نہیں کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے قافلہ والوں کو ان کا سامان واپس کر دیا اور آئندہ کے لئے چوری ڈاکوں سے پکی سچی توبہ کی اور وقت کے نیکوکار انسان بن گئے۔ آپ ذرا اندازہ لگائیے کہ ماں نے بچے کی کیسی تربیت کی کہ اس کے اس ایک عمل سے ڈاکوؤں نے گناہوں سے، ظلم سے توبہ کر لی اور یوں ان کے شر سے اللہ کی مخلوق نجات پا گئی۔ (اللہ تعالیٰ ہماری ماؤں، بہنوں کو بھی ایسی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے)

۴ بختیار کاکیؒ کی تربیت میں ماں کا کردار

بختیار کاکیؒ چھوٹے بچے ہیں ماں ان کی تربیت کرتے ہوئے ان کا یقین بنانا چاہتی ہیں۔ چنانچہ کھانے پینے کی چیزیں پکا کر ایک جگہ چھپا لیتی تھیں۔ پھر بچے سے کہتیں کہ اللہ تعالیٰ ہی رزق دینے والے ہیں آپ مصلہ بچھائیے اور اللہ سے مانگئے تو وہ مصلہ بچھا کر اللہ تعالیٰ سے رزق مانگتے۔ تو امی کہتیں اب گھر میں تلاش کر دیکھئے رزق کا بندوبست ہو چکا ہوگا تو اسے ایک جگہ کھانا پڑا مل جاتا اور کھا کر شکر ادا کرتا۔ ایک دن ماں کہیں گئی ہوئی تھیں دیر ہوگئی ٹائم دیکھ کر بڑی پریشان ہوگئیں کہ میرا بچہ مدرسہ سے گھر آیا ہوگا اگر کھانا نہ ملا ہو

تو میری محنت ضائع گئی۔ دوڑتی ہوئی گھر آئیں دل میں دعا بھی کر رہی ہیں بچہ

سو یا ہوا تھا۔تو ماں نے کچھ پکا کر اسی جگہ چھپا کر رکھ دیا اور بچے کو جگایا کہ بیٹا اٹھ مصلہ بچھا اللہ تعالیٰ سے دعا کر اللہ تعالیٰ رزق کا بندوبست کر دیں گے۔تو بچے نے جواب دیا نہیں اماں۔آج جب میں مدرسہ سے گھر آیا آپ بھی گھر نہیں تھیں تو میں نے پہلے کی طرح مصلہ بچھایا اور اللہ رب العزت سے دعا کی کہ اے اللہ تو میرے ماں باپ کو بھی رزق دیتا ہے آج تو میری ماں بھی گھر نہیں مجھے بھوک بھی لگی ہوئی ہے تو اماں مجھے اسی جگہ کھانا مل گیا اور میں نے کھالیا مگر اماں آج کے کھانے میں جو مزہ تھا وہ پہلے کھانوں میں نہیں تھا۔تو ماں نے شکر ادا کیا کہ اے اللہ تیرا شکر ہے کہ میرے بچے کا اتنا یقین بن گیا (تو پہلے وقت کی مائیں ایسی ہوتی تھیں کہ وہ اپنی اولاد کی ایسی نیک اور دینی اخلاقی تربیت کرتی تھیں) (ملخص خواتین اسلام کے کارنامے)

۴ بایزید بسطامی کی تربیت میں ماں کا کردار

بایزید بسطامی کو ماں نے مدرسہ میں تحصیل علم کے لئے داخل کیا اور استاد صاحب سے کہا کہ اس کو جلدی گھر نہ آنے دے پھر اس کا دل پڑھنے میں نہیں لگے گا تو کچھ عرصہ بعد بایزید بسطامی استاد صاحب سے اجازت لے کر گھر کے دروازے پر پہنچے۔دوپہر کا وقت تھا۔دروازے پر دستک دی۔ماں نے دستک سے پہچان لیا کہ میرا بیٹا ہے، مگر دل میں سوچا کہ اگر آج میں نے اس کے لئے دروازہ کھول دیا تو کل پھر آئے گا۔تو پوچھا کون جو میرے دروازے پر کھڑا دستک دے رہا ہے۔آگے سے بایزید بسطامی نے کہا کہ اماں میں ہوں آپ کا بیٹا۔اماں کہتی ہیں کہ میں نے تو اپنے بیٹے کو مدرسہ میں ڈالا ہے وہ حافظ قرآن عالم بن کر آئے گا آپ کون جو میرے دروازے پر کھڑے ہیں۔چنانچہ وہیں سے بایزید بسطامی دوبارہ مدرسہ آئے اور پھر گھر تب واپس لوٹے۔جب عالم بن چکے تھے،صرف عالم ہی نہیں بلکہ وقت کے ولی

کامل بھی بن چکے تھے۔ جب مائیں اپنے بچوں کی تربیت کرتی ہیں تو وہ بچے پھر وقت کے اچھے، نیک اولیاء اللہ بنتے ہیں (خواتین کے مثالی واقعات)

۵ ایک ماں کا بچے کو باوضو دودھ پلانے اور دشمن پر عظیم فتح کا واقعہ

امیر والی کابل دوست محمد نے اپنے بیٹے کو دشمن سے لڑنے کے لئے بھیجا تو کچھ دنوں بعد خبر آئی کہ اس کو شکست ہوگئی ہے۔ وہ تو بڑے پریشان ہوئے بیوی نے کہا کہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ میرا بچہ شکست کھا کر بھاگ آئے۔ شوہر نے اس سے پوچھا کہ آپ کیسے یقین کے ساتھ کہتی ہیں؟ تو جواب میں کہا کہ اس لئے کہ میں نے کبھی بھی اپنے بیٹے کو بغیر وضو کے دودھ نہیں پلایا جب میں اپنے اس بچے کو دودھ پلاتی تو اول تو میں باوضو رہتی اگر وضو نہ ہوتا تو وضو کر کے دودھ پلاتی۔ اس کے کچھ دیر بعد پھر خبر آئی کہ دشمن کو شکست ہوگئی ہے اور امیر والی کابل کے بیٹے عظیم فتح کے ساتھ واپس آ رہے ہیں۔ (خواتین کے مثالی واقعات)

۶ ایک بچے کے ادب اور نیک نیتی پر واقعہ

ایک بچے کو باپ نے نیکی سکھائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سکھائی اور ادب سکھایا۔ اسکول کا طالب علم تھا۔ سالانہ تقریب کے لئے بچوں کو تیار کروایا تو اس بچے کو بھی نعت سکھائی گئی کہ ''وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا۔ مرادیں غریبوں کی بر لانے والا'' مگر یہ کہتا ''پانے والے۔ بر لانے والے''۔ استاد نے ڈانٹا اور سمجھایا کہ اس طرح نہیں کہنا ہے۔ چنانچہ سالانہ تقریب میں اس نے اس طرح نعت سنائی: ''وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والے۔ مرادیں غریبوں کی بر لانے والے'' لوگوں نے

استاد صاحب سے کہا کہ اس بچے نے نعت غلط پڑھی ہے۔ استاد کو بڑا غصہ آیا۔ جب اسکول کھولا گیا۔ وہی اسلامیات کے استاد دوبارہ پیریڈ کے لئے کلاس میں آئے۔ اس بچے سے پوچھا کہ میرے سمجھانے اور منع کرنے کے باوجود آپ نے نعت والا کی بجائے والے پڑھا۔ کیوں آپ نے ایسا کیا۔ اس کو مارا وہ خاموش۔ پھر پوچھا کہ ہمارے پیغمبرؐ کا نام کیا ہے۔ وہ پھر خاموش رہا۔ استاد صاحب کو اور غصہ آیا کہ میں پوچھتا ہوں ہمارے پیغمبرؐ کا نام کیا ہے اور آپ بتاتے نہیں۔ پھر اس کی پٹائی لگادی۔ وہ رونے لگا۔ بریک ٹائم میں جاکر وضو کیا تو پھر جب استاد صاحب کلاس میں آئے پوچھا کہ ہمارے پیغمبرؐ کا نام کیا ہے؟ بتایا کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: استاد سمجھے کہ کوئی وجہ ضرور ہے۔ پوچھا بیٹا آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا تھا خواہ مخواہ مار کھائی تو بچے نے جواب دیا کہ اس وقت میرا وضو نہیں تھا۔ بریک ٹائم میں میں نے وضو کرلیا مجھے میرے والد صاحب نے بغیر وضو کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام لینے سے منع فرمایا ہے اور ادب کو ملحوظ رکھنے کا حکم دیا ہے اس لئے نعت میں بھی والا کی بجائے والے پڑھا تھا۔ (اولاد کی تربیت کے سنہری اصول)

⑦ماں، باپ کی تربیت ہو تو ایسی ہو، جو بعد میں عمر بن عبدالعزیزؒ بنے۔

ایک ایسی شخصیت کی داستان جو نہ نبی ہے، نہ صحابی ہے مگر اس نے زمین کو انصاف سے بھر دیا تھا، جس میں آج کے حکمرانوں کے لئے درس عبرت ہے حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جس کو بے مانگے ذمہ داری اور عہدہ حوالہ کیا گیا تو اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد و نصرت ہوگی۔ اور جس نے عہدے کو طلب کیا وہ پھنس گیا، آج تو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے عہدوں تک رسائی کے لئے اور عہدوں کو طلب کرنے

کے لئے جھوٹ بول کر، دھوکہ دے کر، دن رات کی محنتیں اور بلند و بانگ دعوے کہ ہم ہواؤں کے رخ بدل دیں گے آیئے ہمارے ساتھ چلیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کو دیکھئے کہ ان کی کیسی تربیت ہوئی تھی حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ وہ عظیم انسان ہیں کہ بے مانگے ان کے نام بیعت لی گئی اور ان کو خلیفہ وقت، بادشاہ، صدر کا عہدہ حوالہ کیا گیا۔ حضرت اس بوجھ کو اٹھانے سے انکار کرتے رہے اور بے ہوش ہو گئے مگر ان کو یہ عہدہ سونپا گیا ان کی اہلیہ (جس کا باپ بادشاہ، بھائی بادشاہ اور شوہر بادشاہ) کے پاس جو کچھ زیورات، جواہرات، نقدی وغیرہ تھی وہ سب کی سب بیت المال میں جمع کر کے غریبوں میں تقسیم کر دی۔ چنانچہ عید کے موقع پر اپنے شوہر محترم عمر بن عبدالعزیز سے کہا کہ کل پرسوں عید کا دن ہے اگر بچوں کے لئے نئے کپڑوں، جوتوں کا انتظام ہو جائے۔ جب اہل محلہ کے بچوں کے پاس نئے کپڑے اور جوتے ہوں تو یہ بھی بچے ہیں آبدیدہ رہیں گے جواب میں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ حرام میں نے جمع نہیں کیا اور حلال میرے پاس ہے نہیں۔ پھر کہا کہ میں بیت المال کے خزانچی کے نام درخواست لکھ دوں گا کہ اگلے مہینے کی تنخواہ مجھے ایڈوانس دی جائے۔ تو بیت المال کے خزانچی کے نام درخواست لکھ بھیجی کہ اگلے ماہ کی تنخواہ مجھے ابھی دی جائے۔ عید کا موقع ہے میں اپنی ضروریات پوری کر سکوں گا۔ تو جواب میں بیت المال کے خزانچی نے لکھا کہ آپ مجھے ایک ماہ تک زندہ رہنے کی ضمانت دے دیں کہ آپ ایک ماہ زندہ رہیں گے کیونکہ بیت المال میں غریب، مسکین، بیوہ یتیم اور فقیر کا حق ہے اگر میں آپ کو دے دوں اور زندگی نے آپ کے ساتھ وفا نہ کی تو اس حق کا ذمہ دار کون ہوگا؟ تو عمر بن عبدالعزیز نے جواب میں کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائیں آپ نے تو میرے آنکھیں کھول دیں۔ ایک مہینہ تو دور کی بات ہے میں ایک سیکنڈ بھی زندہ رہنے کی ضمانت اور گارنٹی نہیں دے سکتا۔ چنانچہ خلیفہ وقت، بادشاہ ہے

ان کے بچوں نے پرانے کپڑوں اور جوتوں میں عید منائی اور عام رعایا کے بچوں نے نئے کپڑوں اور جوتوں میں عید منائی۔فوت ہونے سے پہلے اپنے بیٹوں کو جمع کر کے فرمایا کہ یاد رکھو میں نے نہ حرام جمع کیا ہے اور نہ ہی تمہیں کھلایا ہے،حلال کو غنیمت سمجھ کر شکر ادا کرتا رہا ہوں،۔ اور میں تمہیں بھی نصیحت کرتا ہوں کہ حلال کھانا ،کمانا اپنائیں اور حرام سے بچیں۔تاریخ بتاتی ہے کہ اللہ رب العزت نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے بچوں کو لاکھوں کا مالک بنا دیا۔

اس واقعے میں آج کے حکمرانوں کے لئے درس عبرت ہے کہ کیا آپ بھی بیت المال کو(جس میں غریب،فقیر،یتیم اور بیوہ کا حق ہے) خزانے کو دوسری عوام کا حق سمجھ کر حرام سے بچنے کی کوشش کرر ہے ہیں یا پھر جھوٹ، دھوکہ بازی اور بزور بازو اپنی غریب عوام کا حق کھا کر غیروں کو خوش کرنے کے لئے اپنے ہی ملک کے باشندوں اور غریب عوام کا خون چوس رہے ہیں۔کب تک چوستے رہیں گے ایک دن عنقریب آنے والا ہے جس میں ان سے ان مظالم کی بابت پوچھا جائے گا۔۔بڑے افسوس کے ساتھ کہ کیا آج ہمارا خون اپنے ہی ملک میں محفوظ ہے یا پھر ہمارا خون مرغی سے بھی سستا ہو کر پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے۔کیا ہمارے ملک میں انصاف ہے؟ کتابوں میں لکھا ہے۔جس قوم میں ظلم قتل و غارت گری،سود،خوری رشوت خوری کا عام رواج ہو جائے تو اس قوم کی تباہی کے دن بھی گنے چنے ہوتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو دیکھئے کہ خلیفہ وقت بننے سے انکار کرتے ہیں مگر جب ان کو یہ عہدہ حوالہ کر دیا گیا تو پھر زمین کو ایسے انصاف سے بھر دیا کہ بے انصافی ،جبر،ظلم وتشدد کا نام و نشان مٹ گیا۔لوگ اتنے مالدار ہو گئے کہ زکوۃ دینے کے لئے لوگ دور دور تک سفر کرتے تھے لینے والا کوئی نہیں ہوتا تھا اور انصاف اتنا کہ مال مویشی اور جنگلی بھیڑیئے ایک ساتھ چرا کرتے تھے۔ایک دفعہ ایک چرواہے نے دیکھا کہ بھیڑیئے نے بکری کو

کھالیا تو چرواہا سمجھ گیا کہ یا تو عمر بن عبدالعزیز نے عہدہ چھوڑ دیا ہے یا پھر فوت ہو گئے ہیں۔ وگرنہ بھیڑیئے نے یہ جرات کیسے کی ہے جب پتہ چلا واقعتاً عمر بن عبدالعزیزؒ فوت ہو چکے تھے۔ (التاریخ الاسلامی، الخلیفۃ الزاہد، ملخص از بکھرے موتی، اولاد کی تربیت کے سنہری اصول)

زنا

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے اندر جنسی خواہشات رکھی ہیں اس جنسی خواہشات کو غیر فطری اور غیر شرعی طریقے سے پورا کرنے کو زنا کہتے ہیں۔ زنا ہر نبی کی شریعت، ہر دین اور ہر مذہب میں حرام قرار دیا گیا ہے بلکہ آج بھی سلیم الفطرت لوگ ہر علاقہ، ہر جگہ اور ہر مذہب میں، ہر دھرم میں زنا کو حرام اور ناجائز ہی سمجھتے ہیں جس سے اس کی برائی خوب واضح ہوجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

ولا تقربو الزنا انہ کان فاحشۃ

فرمایا کہ زنا کے قریب بھی نہ جاؤ اسلیئے کہ وہ برا کام ہے۔

دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے۔

والذین ہم لفروجھم حفظون الا علی ازواجھم او ما ملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین ممن ابتغیٰ وراء ذلک فأولٰئک ھم العادون (المومنون)

اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، سوائے اپنی بیویوں کے اور ان عورتوں کے جو ان کی ملک یمین میں ہوں (یعنی لونڈیاں جو جنگ میں گرفتار ہو کر آئیں اور اسیرانِ جنگ کا تبادلہ نہ ہونے کی صورت میں اسلامی حکومت کی طرف سے کسی کی ملک میں دے دی جائیں) کہ ان پر محفوظ نہ رکھنے میں وہ قابل ملامت نہیں ہیں۔ البتہ جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی زیادتی کرنے والے ہیں۔

حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

لایزنی الزانی حین یزنی وھو مؤمن

فرمایا کہ زانی زنا نہیں کرتا اس حال میں کہ وہ مؤمن بھی رہے

جسم کا ہر عضو زنا کرتا ہے

ایک حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

العینان تزنیان وزناھما النظر۔۔

فرمایا کہ آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے یعنی غیر محرم کی طرف دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے، اب چاہے یہ بدنظری مرد کی طرف سے ہو یا عورت کی طرف سے۔

ولاذنان وزناھما الاستماع

فرمایا کہ کانوں کا زنا سننا ہے۔

والیدان تزنیان وزناھما البطش

ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں اور ہاتوں کا زنا پکڑنا ہے۔،

والرجلان تزنیان وزناھما المشی

اور پاؤں کا زنا چلنا ہے۔ دل و دماغ کا زنا، زنا کا تصور باندھنا ہے۔ شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب (بخاری، مسلم)

بیوی سے زنا

اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے لئے مباشرت کو باعث اجر بنایا ہے لیکن حیض و نفاس کی حالت میں اس عمل کو منع فرمایا ہے۔ فرمایا:

فاعتزلو النساء فی المحیض (البقرۃ):

کہ حیض و نفاس کی حالت میں عورتوں سے الگ رہو۔ اسی طرح ایک حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

من اتاحائضًا او امرأة فی دبرها اور کاهنًا فقد کفر بما انزل علی محمد ﷺ (ترمذی مشکوۃ)

جو شخص حالت حیض میں بیوی کے پاس جائے۔ یا بیوی کے دبر میں جماع کرے۔ یا کاھن کے پاس آئے تو اس نے اس دین کا کفر کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بیوی کے ساتھ حالت حیض یعنی ماہواری کے دنوں میں ہمبستری کرنا حرام ہے۔،اس سے منع فرمایا ہے، اب اگر کوئی شخص حالت حیض میں ہمبستری کرتا ہے تو وہ حرام کا ارتکاب کرتا ہے، یا بیوی کے دبر میں جماع کرتا ہے جو حرام اور لواطت میں شامل ہے یا کسی کاھن کے پاس فال نکالنے آتا ہے تو یہ لوگ اس دین کا کفر کرتے ہیں جو دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔کتنی بڑی وعید ہے کہ یہ تین کام کرنے سے انسان حالت کفر تک پہنچ جاتا ہے۔حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اپنی بیوی کے پاس حالت حیض میں آئے تو وہ ایک نصف دینار صدقہ کردے۔(ترمذی،مشکوۃ،ابوداود)

مخلوق کی اطاعت میں خالق کی نافرمانی جائز نہیں۔

حدیث پاک مفہوم ہے کہ جو اپنی بیوی کے پاس حالت حیض ،یا دبر میں ہمبستری کرے،یا کاہن کے پاس آئے تو اس نے اس دین کا کفر کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا ہے)تو عورتوں کو چاہیئے کہ خاوند لاکھ مرتبہ حالت حیض یا دبر میں اپنی شہوت پوری کرنے کا تقاضا کرے پھر بھی تیار نہیں ہونا چاہیئے۔مار پڑتی ہے تو پڑے مگر اللہ رب العزت کا حکم نہ ٹوٹنے پائے۔حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔(لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق،مشکوۃ)۔مخلوق کی اطاعت میں خالق کی نافرمانی ہرگز نہیں کی جائے گی۔یعنی یہ ہرگز جائز نہیں کہ مخلوق کو خوش کرنے کے لئے اپنے کریم

پروردگار کی نافرمانی کی جائے۔(بخاری، ترمذی، مشکوۃ)

مسئلہ: حالت حیض میں مرد کے لئے بیوی کے ناف سے گھٹنوں تک حصے سے تمتع، لذت حاصل کرنا جائز نہیں۔ اس لئے کہ اگر اس حصے سے لذت حاصل کرے گا تو عین ممکن ہے کہ گناہ میں مبتلا ہو جائے۔ حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی مثال یوں دی ہے فرمایا: کہ کسی کی چراگاہ کے قریب بکریاں مت چراؤ۔ اگر چراؤ گے تو بکریاں چراگاہ میں داخل ہوں گی۔ یعنی جب وہ سبزہ دیکھیں گی تو صبر کرنا مشکل ہو جائے گا (بخاری، ۸۴۷، ترمذی، مشکوۃ، ۳۲۱)

غیر محرم عورت سے زنا

جب کوئی مرد غیر محرم عورت کے ساتھ زنا کرتا ہے تو اس پر شرعی حد جاری ہوتی ہے ارشاد خداوندی ہے:

(الزانیۃ والزانی فاجلدو اکل واحد منهما مأة جلدة) (النور)

زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد، ان میں سے ہر ایک کو زنا کرنے پر سو سو کوڑے مارو (تا کہ دوسرے یہ دیکھ کر عبرت حاصل کریں)

شادی شدہ عورت سے زنا

اگر غیر شادی شدہ مرد و عورت زنا کریں تو ان کی سزا سو کوڑے لگانا ہے اگر شادی شدہ زنا کریں تو ان کی سزا رجم یعنی سنگساری ہے یعنی جب تک جان میں جان باقی ہے پتھر پڑتے رہیں گے یہ سخت سزا اس لئے ہے کہ شادی شدہ عورت چونکہ کسی کی امانت ہوتی ہے اس سے زنا کرنا زیادہ سخت گناہ ہے۔ امانت میں خیانت بھی، کسی

کے نسب کو داغدار کرنا بھی، شوہر کے دل کو ایذا پہنچانا بھی ہے اس لئے نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ **ما من ذنب بعد الشرك اعظم عند الله من نطفة وضعها رجل فی رحم لا یحل له**) شرک کے بعد کوئی گناہ اس سے بڑھ کر نہیں کہ کوئی شخص اپنا نطفہ ایسے رحم میں رکھے جو اس کے لئے حلال نہیں۔ (ابن کثیر)

سنگساری کی سزا پر سوال و جواب

سوال: ایک آدمی نے کہا کہ اسلام میں شادی شدہ مرد و عورت کو جو رجم (سنگساری) کی سزا دی جاتی ہے یہ بہت سخت ظلم ہے۔

جواب نمبر ۱: شادی شدہ مرد وعورت کو زنا پر یہ سخت سزا اس لئے دی جاتی ہے کہ ان کے لئے حلال طریقے سے اپنی شہوت کو پورا کرنے کا سبب اور محل موجود تھا مرد کیلئے بیوی، بیوی کے لئے خاوند۔ پھر بھی انہوں نے امانت میں خیانت کی تو گناہ بڑا سزا بھی سخت۔

جواب نمبر ۲: اگر کوئی شخص پھر بھی یہ کہے کہ اسلام میں شادی شدہ کو زنا پر سنگساری کی سزا ظلم ہے تو اس سے یہ سوال کر کے جواب دیا جائے کہ اگر آپ اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو زنا کرتے ہوئے دیکھیں تو آپ اس شخص کے لئے کیا سزا تجویز کریں گے؟ تو ظاہر ہے کہ وہ یہ سنتے ہی غصہ میں آگ بگولہ ہو جائے گا اور یہی کہے گا کہ جس کو میں اپنی بیوی کے ساتھ زنا کرتے ہوئے دیکھوں تو اس کو میں گولیوں سے چھلنی چھلنی کر کے قتل کر دوں گا، آگ میں جلا کر ہی اس کا خاتمہ کر دوں گا یا اس کے ایک ایک عضو کو کاٹ کر ایسی سزا دوں گا کہ رہتی دنیا تک لوگ یاد رکھیں۔ بس یہی وجہ ہے کہ شادی شدہ مرد وعورت کو زنا پر سنگساری کی سزا اس لئے دی جاتی ہے کہ وہ عورت آخر کسی کی بیوی تھی امانت میں خیانت کرتے ہوئے، نسب کو داغدار بنا کر عزت کو لوٹا

گیا۔ تو جب یہ سخت سزا لوگوں کے سامنے دی جائے گی لوگ یہ منظر دیکھیں گے کس کو جرأت ہوگی کہ وہ کسی غیر کی بیوی کی عزت کو لوٹے۔

محرم عورت سے زنا

آج کل گھروں میں ٹی وی، انٹرنیٹ، کیبل اور موبائل پر فحش مناظر وغیرہ نے جنسی بے راہ روی میں کافی اضافہ کر دیا ہے کہ مرد اپنی محرم عورتوں کو شہوت کی نظر سے دیکھتے ہیں بلکہ بعض تو زنا کے مرتکب بھی ہو جاتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ من وقع علی ذات محرم فاقتلوہ: (ابن ماجہ) جس شخص نے محرم عورت کے ساتھ زنا کیا اس کو قتل کر دو۔

ایک دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

ان رسول الله ﷺ بعثه الى رجل اعرس بامرأة ابيه فضرب عنقه وخمس ماله (ابن ماجه)

نبی علیہ السلام نے ان کو (یعنی ایک شخص کو) ایک شخص کی طرف بھیجا جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا تھا تو انہوں نے اس کو قتل کیا اور مال کو غنیمت بنایا۔ حضرت عبداللہ بن مطرف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ۔ **من تخطی الحرمتین فخطو اوسطه بالسیف (طبرانی)** جس نے محرم سے نکاح کیا تو اس کے پیٹ سے تلوار گزار کر قتل کر دو (خلاصہ کلام) یہ کہ محرم کے ساتھ زنا کرنے یا نکاح کرنے والے کو قتل کا حکم دیا گیا ہے۔ (ابن ماجہ)

مطلقہ بیوی سے زنا

قرب قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو طلاق دینے کے باوجود اپنے پاس رکھے گا اور زنا کا مرتکب ہوگا آج کل اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں۔

طلاق دینے کو مذاق سمجھا گیا ہے حالانکہ حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال قال ثلث جدھن جدوھزلھن جد النکاح والطلاق والرجعۃ (ابوداود)

کہ تین چیزوں میں سچ تو سچ ہی ہے مگر مذاق بھی حقیقت اور سچ ہے۔ نکاح، طلاق، رجعت۔ ایک روایت میں عتاق کا ذکر ہے ۔تو آج کل میاں بیوی کے درمیان دین سے دوری کی وجہ سے ناچاقیوں میں اضافہ ہونے لگا ہے جس کی وجہ سے شوہر بات بات پر بیوی کو طلاق دیتا ہے اور بعض تو ایک دو تین کر کے طلاق دے دیتے ہیں مگر بچوں کی وجہ سے یا لوگوں میں فضیحت اور شرمندگی کی وجہ سے اس مطلقہ بیوی کو اپنے پاس رکھتے ہیں اور پھر ان سے زنا کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔ حالانکہ دنیا کی شرمندگی سے آخرت کی شرمندگی اور پھر جہنم کا عذاب کئی گنا سخت ہے۔ دنیا کی زندگی تو دو دن کی زندگی ہے ختم ہو جائے گی مگر آخرت کی زندگی تو ختم ہونے والی نہیں اس کی ہولناکیوں کو سامنے رکھے۔ اور اللہ سے ڈرے (ابوداود،۲۱۶۳)

ہم جنس سے زنا کرنا

کبھی دو مرد یا دو عورتیں ایک دوسرے سے اپنی شہوت پورا کر لیتے ہیں اس کی دو قسمیں ہیں۔

لواطت: لواطت کہا جاتا ہے ایک مرد کا دوسرے مرد کے ساتھ اپنی جنسی خواہش پوری کرنا یہ گندی عادت حضرت لوط علیہ السلام کی قوم سے شروع ہوئی اس لئے اس کا نام لواطت رکھا گیا جس کا تذکرہ قرآن مجید میں یوں آیا ہے ارشاد خداوندی ہے۔

اتاتون الذکران من العلمین و تذرون ما خلق لکم ربکم من ازواجکم بل انتم قوم عدون (شعراء)

کیاتم دنیا کی مخلوق میں سے مردوں کے پاس جاتے ہواورتمہاری بیویوں میں تمہارے رب نے تمہارے لئے جو کچھ پیدا کیا ہے اسے چھوڑ دیتے ہو؟ بلکہ تم لوگ تو حد سے ہی گزر گئے ہو۔دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے۔

ولوطا اذقال لقومہ اتاتون الفاحشۃ ما سبقکم بھا من احد من العلمین انکم لتاتون الرجال شھوۃ من دو ن النساء بل انتم قوم مسرفون (الاعراف)

کیاتم ایسے بے حیا ہو گئے ہو کہ وہ فحش کام کرتے ہو جوتم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کیا؟ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو۔حقیقت یہ ہے کہ تم بالکل ہی حد سے گزر جانے والے لوگ ہوں۔اللہ رب العزت نے مرد کی جنسی خواہش کو پورا کرنے کے لئے عورت کو بنایا ہے۔اب جو لوگ خلاف فطرت لواطت جیسے برے کام کرتے ہیں یعنی مرد، مرد کے ساتھ ہم جنس پرستی کرتا ہے۔ درحقیقت یہ ایسے لوگوں کی گندی ذہنیت کی دلیل ہے تو گویا کہ ایسے عمل بد کرنے والے لوگ عقل کے کورے جانوروں سے بدتر اور گئے گزرے ہوتے ہیں۔اس لئے کہ یہ اتنا برا کام ہے جو عام طور پر جانوروں کے اندر بھی نہیں پایا جاتا۔تو جب انسان ذی عقل اور اشرف المخلوقات ہونے کے باوجود یہ برا کام کر گزرتا ہے تو یقینا ایسا انسان جانوروں سے بھی کئی گنا زیادہ بدتر اور ذلیل ہوتا ہے۔(القرآن)

لواطت کرنے پر عذاب

اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کو پانچ طرح سے عذاب دیا تھا تا کہ دوسرے لوگ اس

سے عبرت حاصل کریں۔

①**الاھلاک:** پوری قوم لوط کو ہلاک کر دیا گیا سوائے چند مؤمنین کے، جس سے یہ معلوم ہوا کہ لوطی عمل کرنے والے کو خلاف فطرت کام کرنے کی وجہ سے زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔

②**قلب دیارھم علیھم:** قوم لوط کی بستی کو ان پر الٹ دیا گیا۔ اوران کے گھروں کو جڑ سے اکھاڑ کر آسمان کی طرف اتنا اونچا اٹھایا کہ فرشتوں نے کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے ہینگنے کی آواز سنی۔

③**رجمھم بالحجارۃ:** قوم لوط پر پتھروں کی بارش کی گئی۔ وہ پتھر دوزخ کی مٹی پر پکائے گئے تھے جن پر لوگوں کے نام لکھے ہوئے تھے یوں ان کا خاتمہ کر دیا گیا۔

④**الخسف بھم:** پوری قوم لوط کو زمین میں دھنسا دیا گیا۔ بتا دیا کہ لوطی قوم کے لئے زمین کے اوپر والے حصے کی نسبت زمین کے اندر والا حصہ زیادہ بہتر ہے۔

⑤**التنکسیل:** اللہ تعالیٰ نے پوری قوم لوط کا تفصیلی تذکرہ قرآن مجید میں فرما کر ان کو خوب رسوا کیا، کسی قوم کے لئے اتنے ہتک آمیز اور ذلت آمیز الفاظ کا استعمال نہیں کیا جتنا قوم لوط کے بارے میں کیا۔ (حیا و پاکدامنی)

عورت کے ساتھ زنا پر سزا متعین مگر لوطی کو سخت سے سخت سزا دی جائے گی

علماء و مشائخ نے لکھا ہے کہ لواطت کرنے والے کو اونچے پہاڑ سے گرا دیا جائے یا اس پر دیوار گرا دی جائے۔ یا وہ سخت سے سخت سزا دی جائے کہ لوگ یہ دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔ غیر شادی شدہ زنا کرے تو سو کوڑے لگانے ہیں، شادی

شدہ زنا کرے تو سنگ ساری کی سزا متعین ہے۔مگر جمہور علمائے امت کے نزدیک لوطی چونکہ خلاف فطرت کام کرتا ہے اسے ایسی سزا تجویز کی جائے گی جس میں زیادہ سے زیادہ فضیحت اور عبرت ہو کہ رہتی دنیا تک لوگوں کو یاد رہے۔

لواطت سے عرش رحمن ہلنے لگتا ہے

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جب دو مرد آپس میں خلاف فطرت کام کرکے زنا کرتے ہیں یہ اتنا برا اور قبیح فعل ہے کہ جس سے عرش الرحمن ہلنے لگتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی غیرت بھڑکتی ہے۔اس عمل لواطت پر اللہ تعالیٰ کے قہر و غضب کی انتہاء ہوتی ہے۔

لواطت اسلام کی نظر میں

دین اسلام نے لواطت کو انتہائی ناپسندیدہ اور قبیح فعل سمجھا ہے لوطی کیلئے کڑی سزائیں متعین کی ہیں۔

نبیؐ نے ارشاد فرمایا۔

لا ینظر اللہ عز و جل الیٰ رجل اتی رجلا اور امرأۃ فی دبرھا (ترمذی)

اللہ تعالیٰ ایسے مرد کی طرف دیکھیں گے ہی نہیں جو کسی مرد یا عورت کی دبر کی طرف سے آئے۔لواطت کے گھناؤنے پن اور فعل بد کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ اللہ رب العزت لوطی کی شکل دیکھنا پسند نہیں فرماتے۔ایک حدیث پاک میں ارشاد فرمایا:۔

من وجد تموہ یعمل عمل لوط فاقتلو الفاعل والمفعول بہ (ابن حبان و ترمذی)

جب کسی کو قوم لوط کا عمل کرتے دیکھو تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردو۔یعنی

ان دونوں کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔ (ترمذی، احمد، مشکوۃ، ابوداود)

بیوی سے لواطت

دین اسلام نے میاں بیوی کو ایک دوسرے سے جنسی ملاپ کرنے کی اجازت دی ہے اور اسے عبادت کا درجہ دیا ہے۔ لیکن خاوند کو منع کر دیا ہے کہ وہ بیوی کی دبر میں جماع نہ کرے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ائتہا علی کل حال اذا کان ذلک فی الفرج (رواہ احمد)

تم اپنی عورت سے کسی بھی طریقے سے جماع کرنا چاہو کر سکتے ہو مگر شرط یہ ہے کہ یہ جماع فرج کے راستے سے ہو نہ کہ دبر کے راستے سے کیونکہ وہ حرام ہے نبیؐ نے فرمایا:

اقبل و ادبر و اتق الدبر و الحیضۃ (رواہ احمد)

اپنی بیوی سے جماع کرو جس طرح چاہو مگر دبر اور حائضہ عورت سے دور رہو۔ یعنی بیوی سے دبر میں جماع کرنا ہر حال میں حرام ہے۔ جو بیوی سے دبر میں جماع کرے گا وہ لوطی شمار ہو گا۔ دوسرا حالت حیض میں بھی بیوی سے جماع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ جب تک وہ پاک نہیں ہوتی۔ نبیؐ نے ارشاد فرمایا:۔

معلون من اتی امرأۃ فی دبرھا

فرمایا لعنت ہو اس شخص پر جو عورت سے دبر میں جماع کرے۔ (رواہ احمد)

لوطی کی سزا

قرآن مجید میں لواطت کرنے والوں کے متعلق فرمایا:

واللذن یاتینہا منکم فاذوھما:

تم میں سے جب دو مرد بدفعلی کریں تو انہیں خوب سزا دو۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

من وجدتموه یعمل عمل قوم لوط فاقتلو الفاعل والمفعول به(ابن حبان ترمذی)

جس شخص کو تم قوم لوط کا عمل کرتے دیکھوتو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زنا اور لواطت میں بڑا فرق ہے زنا پر حد مقرر ہے جب کہ لواطت پر مقرر نہیں اس لئے لوطی کو سخت سے سخت اور دردناک سزا دی جائے گی۔ چاہے تو اسے کسی اونچے پہاڑ سے گرا دیا جائے یا ہاتھی کے پاؤں کے نیچے ڈال کر کچل دیا جائے اور یا آگ میں جلا دیا جائے۔مطلب یہ کہ لوطی کو سخت سے سخت سزا دی جائے گی۔(ترمذی،ابن حبان)

السحاق:

جب دو عورتیں ایک دوسرے کے ساتھ ملاپ کر کے اپنی شہوت پورا کریں تو اسے سحاق کہتے ہیں۔ابن قدامہ لکھتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اذا أتت المرأة فهما زانيتان)

پس جب عورت،عورت کے پاس آئے تو وہ دونوں زنا کرنے والیاں ہیں۔
ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

سحاق النساء زنا بينهن:(درمنثور)

عورت کا عورت سے گناہ کرنا ان کا آپس میں زنا ہے(درمنثور)

دو مردوں اور دو عورتوں کا ایک بستر میں لیٹنے سے منع فرمایا ہے

اسی احتیاط کے پیش نظر دو مردوں کا ایک بستر میں لیٹنا منع کیا گیا ہے۔اسی

طرح دو عورتوں کو ایک بستر میں لیٹنے سے منع فرمادیا۔

(عن ابی سعید قال قال رسول الله ﷺ لاینظر الرجل الی عورۃ الرجل ولاالمرأۃ الی عورۃ ا ولایفضی الرجل الی الرجل فی ثوب واحد ولاتفضی المرأۃ الی المرأۃ فی ثوب واحد(مسلم مشکوۃ)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مرد دوسرے مرد کے مقام ستر کو نہ دیکھیں اور نہ ہی کوئی عورت دوسری عورت کے مقام ستر کو دیکھیں اور نہ ہی کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں سوجائے ،(یعنی نہ لیٹے)اور نہ ہی کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک بستر میں سوجائے (،نہ لیٹے ،) اس لئے منع فرمایا کہ کہیں بدن میں حرارت پیدا نہ ہو کہ شیطان کو گناہ میں مبتلا کرنے کا موقع ملے۔آج کے بے حیائی، بے پردگی، ڈش، کیبل اور موبائل پر فحش مناظر نے اخلاقی بے راہ روی میں اضافہ کر دیا ہے اس لئے آج تو بطریق اولیٰ ایک کپڑے میں دو مردوں یا دو عورتوں کا سونا ناجائز ہے۔حدیث پاک میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ سات سال کی عمر کے بچوں کو نماز پڑھنے کی عادت ڈالو اور دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر سزا دو۔اور دس سال کی عمر کے بچوں کے بستر الگ کردو۔(مسلم،مشکوۃ،ابوداود)

لواطت اور زنا کے نقصنات:

لواطت اور زنا میں فرق ہے۔لواطت کہا جاتا ہے کسی مرد کا کسی مرد کے ساتھ اپنی جنسی خواہش کو پورا کرنا۔جبکہ کسی عورت کے ساتھ یا کسی بھی غیر فطری اور غیر شرعی طریقے سے اپنی جنسی خواہش پورا کرنے کو زنا کہتے ہیں۔لواطت اور زنا کے نقصانات مندرج ذیل ہیں۔

① لوطی شخص عقل سلیم سے عاری ہوکر عورت کی بجائے لڑکوں میں دلچسپی لینے پر خوش ہوتا ہے جس سے اس کی بیوی ناخوش ہوکر گھر اجڑ جاتے ہیں۔

② امانت میں خیانت وہ اس طرح کہ لوطی ایسی جگہ جماع کر کے مادہ ضائع کرتا ہے جہاں سے نسل انسانی بڑھنے کا امکان ہی نہیں۔

③ زنا اور لواطت سے ایڈز جیسی مہلک بیماری لگ جاتی ہے۔

④ زانی اور لوطی شخص کی قوت حافظ کمزور ہو جاتی ہے اول تو کچھ یاد ہی نہیں ہوتا۔ اگر وقتی طور پر یاد بھی ہو جائے تو جلدی بھول جاتا ہے۔

⑤ زانی اور لوطی شخص کے چہرے کی رونق ختم ہو جاتی ہے، چہرہ نحوست بھرا ہوتا ہے۔

⑥ زنا اور لواطت سے جوانی میں بڑھاپے کی سی حالت ہو جاتی ہے۔

⑦ زنا اور لواطت سے صحت میں اتنی کمزوری اور لاغری پیدا ہو جاتی ہے کہ بس تھوڑی سی وزنی چیز اٹھانے کی طاقت زانی اور لوطی میں نہیں ہوتی

⑧ خون کی کمی کی وجہ سے ہاتھ کانپنا شروع کر دیتے ہیں۔

⑨ معدہ خراب ہو جاتا ہے۔

⑩ وضو جلد خشک نہیں ہوتا

⑪ زنا اور لواطت سے مثانہ متورم ہوکر قطرے آنے کا مریض بن جاتے ہیں

⑫ عضو خاص میں اس قدر کمزوری آ جاتی ہے کہ زانی اور لوطی بیوی سے جماعکے قابل نہیں رہتے اور نہ ہی بیوی اس سے خوش رہتی ہے۔

⑬ زانی اور لوطی ہمیشہ اپنے بدن کو تھکا تھکا محسوس کرتے ہیں۔

⑭ زنا اور لواطت سے گردوں اور جگر پر اثر پڑتا ہے۔

(۱۵) زانی اور لوطی پر اللہ تعالیٰ کا غضب بڑھ جاتا ہے۔
(۱۶) زانی اور لوطی ہمیشہ یکسوئی اور تنہائی کو چاہتے ہیں
(۱۷) زانی اور لوطی کی ذلت ورسوائی مقدر بن جاتی ہے۔
(۱۸) زانی اور لوطی کا عبادات میں دل نہیں لگتا۔
(۱۹) زنا اور لواطت سے خیالات اور تصورات ناپاک بن جاتے ہیں۔
(۲۰) زنا اور لواطت سے نیک اعمال کی توفیق سلب ہو جاتی ہے۔
(۲۱) اگر زانی ولوطی توبہ نہ کرے تو انجام بہت برا خاتمہ کفر پر ہوتا ہے۔
(۲۲) زانی اور لوطی کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔
(۲۳) ہر قسم کی پریشانیاں زانی اور لوطی کا مقدر بن جاتی ہیں۔
(۲۴) زانی اور لوطی فعل لواطت کی وجہ سے خنزیر جیسے ناپاک جانور سے بھی بدتر اور گئے گزرے ہوتے ہیں
(۲۵) زانی اور لوطی جب تک توبہ نہیں کرتے ان پر لعنت اور پھٹکار رہوتی ہے۔

جیسی کرنی ہے ویسی بھرنی ہے۔

ایک حدیث پاک میں نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ زنا قرض ہے۔گھر والیوں میں سے کوئی نہ کوئی اس کو چکا دے گی یعنی اگر آپ نے کسی کی ماں، بہن، بیٹی کی عزت کو لوٹ کر زنا کا ارتکاب کیا ہے۔تو یاد رہے کہ آپ کی ماں، بیٹی، بہن وغیرہ میں سے یہ قرض اور یہ بدلا لیا جائے گا، اگر آپ نے کسی کا دروازہ ہاتھ سے کھولا ہے تو آپ کا دروازہ ہاتھ سے کھولا جائے گا اور اگر آپ نے کسی کا دروازہ پاؤں سے کھولا ہے تو آپ کا دروازہ پاؤں سے کھولا جائے گا۔(مشکوۃ، الترغیب والترہیب)

جیسی کرنی ہے ویسی بھرنی ہے پر واقعہ ایک سنار کا

ایک شخص کی سونے کی دوکان تھی ایک دن جب سونار گھر آیا تو بیوی کو روتے ہوئے پریشان پایا۔ پوچھا کیا ہوا؟ کہنے لگی کہ یہ سقا جو برابر کئی سال سے ہمارے گھر پانی پہنچاتا رہتا ہے اس نے کبھی کوئی غلط حرکت نہیں کی ہے۔ مگر آج جب پانی دینے آیا تو اس نے میرا ہاتھ شہوت سے پکڑ کر دبایا تو یہ سن کر شوہر نے کہا کہ غلطی سقا کی نہیں غلطی میری ہی ہے کہ میں نے جب سے دوکان کھولی ہے اب تک کسی غیر عورت کی طرف میرا ہاتھ نہیں بڑھا۔ لیکن آج ایک عورت سونے کی چوڑیاں خریدنے آئی تو چوڑیاں پہناتے وقت اس کے ہاتھ مجھے اچھے لگے تو میں نے شہوت سے اس کے ہاتھ چھو لئے۔ بس اسی کا بدلہ لیا گیا۔ چنانچہ اسی وقت توبہ کر لی کہ آئندہ میں کبھی بھی ایسی حرکت نہیں کروں گا جب اس نے توبہ کر لی تو اس کے کچھ دیر بعد سقا بھی معافی مانگنے آیا کہ مجھے معاف کر دو مجھ سے غلطی ہوگئی ہے آئندہ کبھی ایسا نہیں کروں گا تو آپ نے دیکھا کہ جیسی کرنی ہے ویسی بھرنی ہے (ملخص از تفسیر روح البیان)

جیسی کرنی ویسے بھرنی پر بادشاہ کا واقعہ

ایک بادشاہ جو بڑا نیک تھا اس کا ہاتھ کبھی غیر عورت کی طرف نہیں بڑھا تھا اس نے کہا کہ دیکھتا ہوں جیسی کرنی ویسی بھرنی کا بدلہ کیسے ہوتا ہے۔ تو اس نے بیٹی سے کہا کہ خوبصورت کپڑے پہن کر بازار کا چکر لگا کر آجانا اس نے خوب صورت کپڑے پہن کر خوب آراستہ ہو کر بازار، گلی کوچوں سے ہو کر آئی۔ بادشاہ نے پوچھا کہ کسی مرد نے آپ کی طرف دیکھا؟ کہنے لگی نہیں، اگلے دن پھر بھیجا وہ گھوم پھر کر آ گئی۔ بادشاہ کو بتایا کہ کسی نے بھی بُری نگاہ سے میری طرف نہیں دیکھا ہے۔ تیسرے دن پھر بھیجا جب وہ بازار اور گلی کوچوں سے اپنے محل میں داخل ہونے لگی۔ تو محل کے چوکیدار نے

برقعہ میں دیکھ کر اجنبیہ عورت سمجھ کر سینے سے لگا کر شہوت سے دبا کر چھوڑ دیا۔اور معافی کوطلب کیا،لڑکی نے آکر اپنے والد کو بتایا کہ کسی مرد نے میری طرف بری نگاہ سے نہیں دیکھا،مگر اپنی محل میں داخل ہونے پر چوکیدار نے پکڑ کر دبایا۔تو بادشاہ کی یہ دیکھ کر عقل ٹھکانے لگ گئی کہ میں نے کبھی غیر عورت کی طرف بری نگاہ سے نہیں دیکھا تھا۔مگر کل رات محل میں خدمت کرنے والی ایک عورت جو مجھے اچھی لگی اس کو میں نے شہوت سے سینے سے لگا کر چھوڑ دیا اور آئندہ کے لئے پکی سچی توبہ کر لی۔اور سمجھ گئے کہ دو دن میری بیٹی بازار سے گھوم پھر کر آئی۔کسی نے آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا لیکن جب میں نے محل میں ایک عورت کو شہوت سے پکڑ کر سینے سے لگا کر چھوڑ دیا تو بالکل اسی طرح میری بیٹی کو بھی محل ہی کے چوکیدار نے شہوت سے پکڑ کر سینے سے لگا کر چھوڑ دیا۔تو ادلے کا بدلہ ہو گیا اور کہا کہ سچ ہے جیسی کرنی ہے ویسی بھرنی ہے۔آپ نے دیکھا کہ کسی غیر عورت کی طرف ہاتھ بڑھانے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے اس لئے حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ زنا قرض ہے یہ قرض آپ کی گھر والیوں میں سے کوئی نہ کوئی اس کو ادا کر ہی دے گی۔اس لئے اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی ماں، بہن، بیٹی کی عصمت برقرار رہے تو پھر آپ کا ہاتھ کسی غیر عورت کی طرف نہ بڑھے اور نہ ہی آپ کی نگاہ غیر محرم عورتوں پر پڑے(۔ملخص از تفسیر روح المعانی)

اسلام میں مجمع عام میں رجم کی سزا ظلم نہیں ہے۔

اسلام نے شادی شدہ مرد وعورت کے لئے رجم کی یہ سخت سزا اس لئے مقرر فرمائی ہے کہ اگر ہم انصاف کی نظر سے دیکھ لیں کہ شادی شدہ مرد وعورت کے لئے حلال طریقے سے اپنی جنسی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے سبب اور محل موجود تھا یعنی مرد کیلئے بیوی اور بیوی کے لئے خاوند۔باوجود اس کے وہ زنا کرتے ہیں تو یہ جرم بہت

بڑا ہے اس لئے کہ کسی کی امانت میں خیانت کرنا، نسب کو داغدار کرنا، شوہر کو ایذا پہنچانا اور معاشرے میں فحاشی پھیلانا وغیرہ تو جرم بڑا سزا بھی بڑی۔

دوسری وجہ یہ کہ اگر آپ کسی مرد کو اپنے محرم عورتوں کے ساتھ زنا کرتے دیکھو تو آپکو اچھا نہیں لگے گا اور نہ آپ سے برداشت ہوگا تو ٹھیک اسی طرح کوئی بھی برداشت نہیں کرتا، تو گناہ بڑا سزا بھی بڑی۔

تیسری وجہ یہ کہ شادی شدہ ہو کر زنا کرنے والے کو رجم کی سزا دینے سے کھلے عام فحاشی کا سدباب مقصود ہے کہ لوگ یہ سخت سزا دیکھ کر جرات نہیں کرسکیں گے بلکہ شادی شدہ زانی مرد وعورت کو مجمع عام میں سنگسار کرنے کا حکم اس لئے ہے کہ جو لوگ یہ سن کر ان پر دہشت سوار ہو جاتی ہے تو جب وہ لوگ یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے کہ مرد وعورت پر پتھر پڑ رہے ہیں کون ہے جو بے حیائی کی جرأت کر سکے اس لئے رجم وحشیانہ سزا نہیں بلکہ منصفانہ سزا ہے۔

رجم کا طریقہ

یعنی مجرم کا جرم ثابت ہو جانے کے بعد ایک کھلے میدان میں لے جا کر جہاں قاضی گواہ اور مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت موجود ہو۔ اگر اعتراف جرم سے فیصلہ ہوا ہے تو حاکم وقت پتھر مارنے میں ابتداء کرے گا اور اگر گواہوں کی گواہی سے جرم ثابت ہوا ہے تو پتھر مارنے میں گواہ ابتداء کریں گے پھر تمام موجود مسلمان پتھر ماریں گے یہاں تک کہ اس شخص کی جان نکل جائے۔ عورت کو رجم کرنے کے لئے زمین میں اتنا گہرا گڑھا کھودا جائے کہ اس کا نصف بدن اس میں چھپ جائے پھر اسے سنگسار کر دیا جائے۔

زنا کے نقصانات

برائی کا انجام ہمیشہ برا ہی ہوتا ہے بلکہ جو برائی جتنی بڑی ہوگی تو اس کا انجام بھی

زیادہ برا ہوگا زناکار انسان چونکہ بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کرتا ہے لہٰذا اسے کئی طرح کے نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ارشاد خداوندی ہے۔

من یعمل سوء یجز بہ:

جو برائی کرے گا وہ اسکی سزا پائے گا۔

معاشی نقصانات

① بے برکتی: زنا کے ارتکاب کی وجہ سے زانی برکتوں سے محروم کردیا جاتا ہے اور پرہیزگاروں پر رحمتیں کھول دی جاتی ہیں۔

ولو ان اھل القری امنو واتقو الفتحنا علیھم برکت من السماء والارض: اگر یہ بستی والے ایمان لائیں اور تقویٰ اختیار کریں تو ہم ان پر زمین و آسمان کی برکات کھول دیں۔

② رزق میں تنگی: فرمایا (ومن اعرض عن ذکری (فان لہ معشیۃ ضنکا) جس شخص نے میری یاد سے منہ موڑا اس کے لئے رزق میں تنگی کردی جائے گی۔

③ کامیابی کے راستے بند: اگر زانی اپنے گناہ سے توبہ نہ کرے تو اس کے لئے کامیابی کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ پوری محنت و مشقت کے باوجود اس کے کام ادھورے رہیں گے۔اگر وہ سونے کو بھی ہاتھ لگائے تو مٹی کو ہاتھ لگانے والا شمار ہوگا۔

④ مصائب وآلام پریشانیاں اسے گھیر لیتی ہیں۔یعنی اگر زانی زنا کا عادی بن جائے گا تو اسے طرح طرح کی تکالیف، مصائب اور پریشانیاں گھیر لیتی ہیں جس سے نجات زنا کو چھوڑے بغیر ممکن نہیں ارشاد خداوندی ہے۔

وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم

تمہیں جو مصیبت پہنچی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی ہے۔ یعنی جیسے تمہارے اعمال ویسے تمہارے حالات۔

⑤ قحط سالی: حدیث پاک میں فرمایا:

مامن قوم یظھر فیھم الزنا الا اخذو بالسنۃ (رواحمد ومشکوۃ)

جب کسی قوم میں زنا پھیل جاتا ہے تو اسے قحط سالی کی مصیبت میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔ کہیں تو بارشیں نہیں ہو رہی اور کہیں تو زمین کے اندر کا پانی بھی نیچے سے نیچے چلا جاتا ہے یہ زنا کا نتیجہ ہوتا ہے۔

معاشرتی نقصانات

① عوام سے وحشت: زانی کے دل میں عوام سے وحشت پیدا ہوتی ہے وہ ہمیشہ تنہائی کو چاہتا ہے۔ لوگوں میں میل ملاپ اور محفلوں میں آنے جانے سے جی چراتا ہے۔

② آباد گھر برباد: زنا کار شخص کے لئے اپنی بیوی میں کشش نہیں رہتی جس سے محبت کرنے والی بیوی کے باوجود گھر کا سکون برباد اور کبھی تو گھر ہی اجڑ جاتے ہیں۔

③ ذلت و رسوائی: زنا کار لوگ چھپ چھپ کر زنا کرتے رہتے ہیں اول تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ستاری کا معاملہ فرماتے ہیں مگر جب وہ توبہ نہیں کرتے بلکہ زنا کی عادت بنا لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل و رسوا فرماتے ہیں۔

④ پورے خاندان کی رسوائی: زنا کے نتیجے میں حمل سے نسب پر دھبہ پڑ جاتا ہے بلکہ پورے خاندان کی عزت خاک میں مل جاتی ہے۔

⑤ قتل کا گناہ: وہ اس طرح کے زانیہ عورت زنا کار تو پہلے سے تھی اب زنا سے

ٹھہرنے والے حمل کو گرایا جاتا ہے جو قتل کے زمرے میں آتا ہے۔

۶ زنا کار لوگ جب چھپی آشنائیاں کرتے ہیں آپس میں زنا کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں تو ایک دن راز کھل جاتا ہے جس سے ذلت ورسوائی تو ہوتی ہی ہے مگر ساتھ ساتھ اس گھناؤنی حرکت سے رشتے ناطے بھی ختم ہوجاتے ہیں۔ قطع تعلقی ہوجاتی ہے۔ نفرتیں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔

۷ قتل و فساد: زنا کاری کے نتیجے میں بعض اوقات دو گھروں میں یا دو خاندانوں میں فتنہ وفساد کھڑا ہوجاتا ہے اور قتل وقتال تک نوبت آتی ہے۔ عورت کو اس کے گھر کے لوگ ہی قتل کر دیتے ہیں۔ اسی طرح مرد کو بھی عورت کے گھر والے قتل کر دیتے ہیں جس میں مالی و جانی کئی طرح کا نقصان اپنے سر لینا پڑتا ہے۔ (بحوالہ حیاء و پاکدامنی)

طبی نقصانات

۱ سکون دل سے محرومی: زانی چاہے کتنی کامیابی سے زنا کرے کہ دیکھنے والا کوئی نہیں، روکنے والا کوئی نہیں، پوچھنے والا کوئی نہیں بظاہر مال و دولت بھی ہے مگر پھر بھی دل کے سکون سے محروم ہوگا۔ ہر جگہ ہر محفل میں سوچوں میں گم ہو کر پریشانی اداسی دل پر حاوی ہوجاتی ہے۔

۲ عقل میں فساد: زانی مرد وعورت کی سوچ نارمل نہیں رہتی جس سے وہ اپنے جرم کو چھپانے کیلئے کبھی نہ چاہتے ہوئے بھی شادی کیلئے تیار ہوجاتے ہیں۔ بعد میں ذلت ورسوائی ان کا مقدر بن جاتی ہے۔

۳ دل بدن کمزور: زنا کرنے سے انسان بزدل بن جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ جرأت اور بہادری والی نعمت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

④ چہرے کا نور ختم: زانی شخص کے چہرے پر ظلمت و سیاہی کے اثرات صاف نظر آتے ہیں۔ چہرے کی رونق ختم ہو جاتی ہے۔ چہرہ نحوست بھرا رہتا ہے۔

⑤ عمر کا گھٹ جانا: زانی شخص کی زندگی سے برکت ختم ہو جاتی ہے کبھی تو وہ ماہ و سال کم ہو جاتے ہیں اور کبھی بیماریوں کی وجہ سے عمر کا فائدہ مند وقت کم ہو جاتا ہے۔ ایک حدیث میں فرمایا کہ زنا کی تین سزائیں دنیا میں دی جاتی ہیں ان میں سے ایک عمر کا گھٹ جانا ہے۔

⑥ کثرت اموات: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ماظهر الدبا رو الزنا في قرية الا اذن الله باهلا كها

نہیں ظاہر ہوتا سود اور زنا کسی بستی میں مگر اللہ تعالیٰ اس کی ہلاکت کا اعلان کر دیتے ہیں۔! تو معلوم ہوا کہ جب کسی بستی قوم میں زنا کی کثرت ہو جائے تو اس میں اموات کی بھی کثرت ہو جاتی ہے۔

طاعون کا پھیلنا: نبیؐ سے ایک لمبی حدیث میں پانچ گناہ اوران کے بداثرات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ منجملہ ان میں سے یہ ارشاد فرمایا کہ جس قوم میں زنا کاری پھیل جاتی ہے یعنی کھلم کھلا ہونے لگتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو طاعون میں مبتلا کر دیتا ہے اور ایسے دکھ درد میں ڈالتا ہے جس سے ان کے بڑے ناآشنا ہوتے ہیں۔

⑦ خطرناک بیماریوں کا پھیلنا: زنا کاری کی وجہ سے انتہائی خطرناک اور جان لیوا بیماریاں پھیل جاتی ہیں مثلاً ایڈز، آتشک اور سوزاک وغیرہ۔

ابن ماجہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کسی قوم میں پانچ گناہ عام ہو جاتے ہیں تو ان میں پانچ اثرات پیدا ہو جاتے ہیں۔

① جوقوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے اس پر ظالم حکام مسلط کردیئے جاتے ہیں
② جوقوم زکوۃ کو تاوان سمجھتی ہے اس پر قحط سالی مسلط کردی جاتی ہے۔
③ جوقوم عہد شکنی کرتی ہے اس پر دشمن مسلط کردیا جاتا ہے۔
④ جوقوم احکام شریعت کو ہلکا سمجھتی ہے اس میں نااتفاقی اور خانہ جنگی مسلط کردی جاتی ہے۔
⑤ جوقوم فحاشی اور بے حیائی میں مبتلا ہو جاتی ہے اس پر مہلک بیماریوں کو پھیلا دیا جاتا ہے (بحوالہ حیاء و پاکدامنی)

دینی نقصانات:

① برائی کا احساس ختم: زنا کا ایک عظیم نقصان یہ ہے کہ زانی کے دل سے رفتہ رفتہ برائی کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔ غیر محرم سے فحش مذاق گفتگو اور تنہائی میں وقت گزارنا اس کو برا محسوس ہی نہیں ہوتا بلکہ کبھی دعا بھی کرتا ہے حالانکہ گناہ کے لئے دعا کرنا بھی بڑا گناہ ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا:

کل امتی معافلی الا المجاھرین۔ ہر گروہ کیلئے معافی ہے مگر وہ جو برائی کو علی الاعلان کریں۔ عجیب ہے کہ اللہ رب العزت بندے کے جن گناہوں کو چھپاتا ہے بندہ اپنی زبان سے سب لوگوں کو بتاتا ہے گویا کہ ایسے شخص کے دل میں برائی کا احساس ہی نہیں۔

② گناہوں کی کثرت: یعنی زنا کاری کے بداثرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ زانی پر گناہوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ گناہوں پر گناہ کرتا رہتا ہے۔
③ غیرت ختم: یعنی زانی مرد وعورت کے اندر سے ایمانی غیرت ختم ہو جاتی ہے۔ زانیہ عورت اگر اپنی بیٹی یا بیٹے کو غلط راستے پر چلتا دیکھتی ہے تو منع کرنے کی

ہمت اپنے اندر نہیں پاتی۔اسی طرح زانی مرد اپنی بیوی بچوں کو گناہوں میں مبتلا دیکھتا ہے مگر روک نہیں پاتا اس لئے کہ خود وہ سب کچھ کرنے میں مبتلا ہے۔

④ توفیق توبہ سلب: زانی مرد و عورت اپنے ناجائز تعلقات اور گناہوں میں اس قدر پختہ ہوجاتے ہیں کہ پھر توبہ کرنے کی توفیق ہی نہیں ملتی

⑤ قلب میں سختی: زنا کاری کی وجہ سے دل سخت ہوجاتا ہے نصیحت کی باتوں کا دل پر اثر ہی نہیں ہوتا۔خوف خدا سے پتھر بھی کانپتے ہیں مگر انسان کا دل ٹس سے مس نہیں ہوتا۔

⑥ طاعات سے محرومی: زانی کی نحوست زانی کو روحانی طور پر مفلوج کر دیتی ہے اس کا دل نیک اعمال کی طرف راغب ہی نہیں ہوتا نماز دیگر عبادات بوجھ نظر آتے ہیں۔

⑦ اللہ تعالیٰ سے وحشت: زانی کو اللہ تعالیٰ سے وحشت محسوس ہونے لگتی ہے۔نہ یاد الٰہی میں دل لگتا ہے نہ تلاوت قرآن میں اور نہ ہی دینی مجالس میں بلکہ مسجد جانا اس کے لئے مشکل بن جاتا ہے یعنی دین کے کاموں۔عبادات میں بے چینی محسوس کرے گا جب کہ گناہوں کے موقع پر خوش نظر آئے گا یہ اس کے فسق و فجور کی دلیل ہے۔

⑧ رحمت خداوندی سے مایوسی: کہ زانی کے دل پر ظلمت و سیاہی کی ایسی تہہ چڑھ جاتی ہے کہ وہ ذرا سی بات پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہوتا ہے۔

⑨ غیرت خداوندی کا موجب حدیث پاک میں فرمایا: کہ اے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اللہ کی قسم اس بات پر اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو غیرت نہیں آتی کہ کوئی مرد یا عورت زنا کرے۔

⑩ حالت ایمان دورانِ زنا: مشکوۃ کی حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ جب بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل جاتا ہے۔ پس وہ اس کے سر پر سائے کی طرح ہوتا ہے جب وہ اس عمل سے فارغ ہوتا ہے تو ایمان لوٹ آتا ہے۔ ایک دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

لایزنی الذانی حین یزنی وھو مؤمن: مشکوۃ)

زانی جب زنا کرتا ہے اس وقت وہ مؤمن نہیں رہتا۔

⑪ شرک کے بعد عظیم گناہ: فرمایا کہ شرک کے بعد اس سے بڑا گناہ کوئی نہیں کہ کوئی شخص اپنے نطفے کو ایسے رحم میں رکھے جو اس کے لئے حلال نہ ہو۔

⑫ زنا جرم عظیم: ایک صحابیہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اکبر الکبائر یعنی سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟۔ فرمایا اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو شریک بنانا۔ اس نے پوچھا اس کے بعد، فرمایا کہ اپنے بچے کو اس خوف سے مار ڈالنا کہ وہ ساتھ کھائے گا، پوچھا اس کے بعد کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان تزنی خلیلۃ جارک (بخاری) یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے۔ یعنی پڑوسی کے ساتھ زنا کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے (ملخص از حیاء و پاکدامنی)

احادیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ دعائیں منقول ہیں ان کو مانگنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

اللھم انی اسالک الھدی والتقی والعاف والغنی (مسلم مشکوۃ)

اے اللہ میں آپ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور غنا کا سوال کرتا ہوں۔

اللھم انی اسئلک الصحۃ والعفۃ والحسن والرضاء بالقدر (مشکوۃ)

اے اللہ میں آپ سے صحت، پاکدامنی، خوبی اور تقدیر پر راضی رہنے کی درخواست کرتا ہوں۔

اللھم الھمنی رشدی واعذنی من شر نفسی (ترمذی)

اے اللہ مجھے سیدھے راستے کی رہنمائی فرما اور نفس کی برائی سے اپنی پناہ عطا فرما۔

اللھم انی اعوذبک من منکرات الاخلاق والاعمال والاھواء:

اے اللہ میں بے اخلاقی برے اعمال اور بری خواہشات سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں (ترمذی)

اللھم انی اعوذبک من فتنۃ النساء:

اے اللہ میں عورتوں کے فتنے سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ مشائخ کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ شہوت کے فتنے سے بچنے کے لئے دعا کا خوب اہتمام فرماتے۔

زنا کی سزا دنیا و آخرت میں۔

ایک حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ زنا کے چھ نقصان ہیں تین دنیا کے اندر اور تین آخرت کے ہیں۔

دنیا کے نقصانات

① رزق میں کمی اور بے برکتی ہو جاتی ہے۔

② نیکی کی توفیق سے محرومی ہو جاتی ہے۔

③ لوگوں کے دلوں میں اس سے نفرت ہو جاتی ہے۔

آخرت کے نقصانات

① اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔

② حساب سختی سے لیا جائے گا۔

③ دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ (ملخص از تنبیہ الغافلین)

دوزخ کا حال حضرت جبرائیل علیہ السلام کی زبانی

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ دوزخ کا کچھ حال سناو، کہنے لگے اے پیغمبر وہ انتہائی سیاہ اور تاریک ہے اگر سوئی کے سوراخ کے برابر بھی اسکی آگ باہر آجائے تو روے زمین کے ہر چیز جل جائے اور اسکے کپڑوں میں سے کوئی کپڑا اگر زمین و آسمان کے درمیان لٹکا دیا جائے تو تمام زمین والے اسکی بد بو سے مرجائیں اود اسکے زقوم کا ایک قطرہ زمین پر ڈال دیا جاے تو زمین والوں کے تمام اسباب حیات یعنی اسباب زندگی تباہ ہوکر رہ جائیں اور ان انیس فرشتوں میں سے جن کا ذکر قرآن پاک میں آیا ہے اگر کوئی ایک فرشتہ زمین پر نمودار ہوجائے تو سب اہل زمین اسکی ہیبت سے مرجائیں اور اسکی زنجیروں کا ایک حلقہ گرادیا جائے تو وہ اسے نیچے تک دھنسا تا چلا جاے اور کہیں نہ رکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جبرائیل علیہ السلام بس کافی ہے اور رونے لگے اور جبرائیل بھی رونے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبرائیل تم کیوں روتے ہو؟ تمہارا تو اللہ تعالی کے ہاں بہت اونچا مقام ہے

جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یارسول اللہ مجھے کیا بھروسہ ہے کہ میں اللہ تعالی کے ہاں اسی مقام پر رہوں گا یا مجھے بھی ہاروت ماروت، اور ابلیس کی طرح کسی امتحان اور آزمائش میں مبتلا ہونا پڑے گا آہ، جبرائیل علیہ السلام جیسے مقربین برگاہ خداوندی

میں روتے ہیں تو ایک گناہ گار کو بہت رونا چاہیے [بحوالہ تنبیہ الغافلین، ۳۱۰]

زنا کی سزا آخرت میں بڑی خطرناک ہوگی

روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو زنا کی حالت میں وہ مومن نہیں رہتا یعنی ایمان اس سے نکل کر دور جا کر کھڑا ہوتا ہے، جب زانی زنا سے فارغ ہوجاتا ہے تب ایمان واپس لوٹ آتا ہے اس لیے علماء کرام فرماتے ہیں کہ اگر کوئی زنا کیحالت میں فوت ہوجاتا ہے یعنی زنا کی حالت میں کسی کی موت واقع ہوجاتی ہے تو اس کی اگرچہ نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور تدفین بھی کردیجائے گی مگر اس کی نماز جنازہ میں عام لوگ شرکت کریں گے، علاقہ کے نیک لوگ، علماء، صلحاء وغیرہ اس کی نماز جنازہ اور تدفین میں شرکت نہیں کریں گے تاکہ لوگ یہ دیکھ کر عبرت حاصل کریں

زنا کی سزا آخرت میں بڑی خطرناک اور سخت ہوگی وہ اس طرح کہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب زانی زنا کرتا ہے تو اس وقت اس کے جسم کا ایک ایک رگ اور ایک ایک حصہ، انگ انگ لذت اور مزے کو محسوس کرتا رہتا ہے، تو جو شخص زنا کو چھوڑ کر بغیر توبہ کے مرے گا قیامت کے دن اس پر ایسے زہریلے بچھو مسلط کردیے جائیں گے کہ ان زہریلے بچھوؤں کے ڈسنے سے جسم کے ایک ایک رگ اور جسم کے ایک ایک حصہ اور انگ کو عذاب ہورہا ہوگا تو جس طرح زانی نے زنا کرتے وقت اس کے بدن کے ایک ایک حصے نے مزہ لیا تھا آج اس کے بدن کا ایک ایک حصہ بچھوں کے ڈسنے کی تکلیف بھی محسوس کررہا ہوگا کہ یہ لو تمہاری دنیا میں ناجائز طریقے سے دو منٹ کی لذت اور مزے حاصل کرنے کی سزا جو آج تمہیں بھگتنی پڑیگی، آگ میں جلنے کا عذاب الگ ہوگا یعنی ہر طرف سے عذاب ہی عذاب ہوگا، عذاب سے نجات حاصل کرنے کا نہ اس کے پاس کوئی سامان ہوگا اور نہ عذاب سے چھٹکارا پاسکے گا، نہ

کوئی سفارشی ہوگا اس لیے دومنٹ کی لذت کی خاطر اپنی آخرت کو خراب وتباہ نہ کیا جائے بلکہ اگر گناہ ہوئے ہیں تو فورا پکی سچی توبہ کرلیا جائے اللہ رب العزت سے معافی مانگیں اللہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔،

جہنم کی آگ بڑی سخت ہے۔

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے ستر گنا زیادہ سخت ہے اور دنیا کی آگ جہنم کی آگ سے پناہ طلب کرتی ہے، جہنم کی آگ سخت کیون نہ ہو کہ قرآن کہتا ہے، وقودھا الناس والحجارۃ کہ جہنم کی آگ کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، یعنی جہنم کی آگ کو انسانوں اور پتھروں سے بھڑکائی جاتی ہے کہ انسان اور پتھر جہنم میں جل رہے ہونگے جس سے جہنم کی آگ خوب بھڑکتی اور بڑھتی چلی جائے گی، دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے،

وبدلنهم جلودا غيرها ليزوق العذاب ، اور ہم ان (جہنمیوں) کے کھالوں کو بدلتے رہیں گے تاکہ وہ خوب عذاب چکھتے رہیں، مطلب یہ کہ ان جہنمیوں کو خوب عذاب ہورہا ہوگا اور جلد بدلنے کا مطلب یہ کہ نئی جلد خوب جلے گی بہ نسبت اس جلد کے جو ایک دفعہ جل گئی ہو یعنی آدمی خوب عذاب میں گرفتار ہوگا۔

محترم قارئین۔ہم سے تو دنیا کی گرمی، سردی برداشت نہیں ہوتی تو بھلا جہنم کی آگ کیسے برداشت کریں گے جو دنیا کی آگ سے کئی گناہ زیادہ سخت تر ہے، اس لئے عزیزو، دوستو دومنٹ کی لذت کی خاطر اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن بنانا کوئی عقل مندی نہیں، دنیا کی ہر چیز فانی اور زوال پذیر ہے، دنیا کی کامیابی و ناکامی اصل کامیابی و ناکامی نہیں بلکہ اصل کامیابی و ناکامی تو آخرت کی ہے، یقینا جو شخص آخرت میں کامیاب ہوا تو وہ ہمیشہ کے لئے کامیاب ہوا اب اس کو جنت کی ایسی ایسی نعمتیں

ملیں گی کہ جن کا اس نے تصور، وہم اور گمان بھی نہیں کیا ہوگا، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں آخرت کی کامیابی اور دائمی نعمتیں نصیب فرمائیں آمین ثم آمین۔۔

سچی توبہ کیجئے!

بسم الله الرحمن الرحيم: الحمد لله و كفى وسلام علىٰ عباده الذين اصطفى امابعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم: يا ايها الذين آمنوا توبوا الى الله توبة النصوحاو توبو ا الى الله جميعا ايها المومنون لعلكم تفلحون قل يا عبادى الذين اسرفوا على انفسهم لا تقنطو من رحمة الله ان الله يغفر الذنوب جميعا انه هو الغفور رحيم و قال النبى صلى الله عليه وسلم التائب من الذنب كمن لا ذنب له وقال عليه السلام كل بنى آدم خطائون وخير الخطائين التوابون سبحان ربك رب العزة عما يعفون وسلم على المرسلين و الحمد لله رب العالمين ⑲

انسان کی خلقت،کمزور ہوئی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے۔**خلق الانسان ضعيفا**۔ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ انسان سے گناہ اور جرائم کا صدور ہوتا ہے مگر اپنے ان گناہوں کو دھل جانے اور معافی کا علاج سچی توبہ ہے تو چونکہ اللہ رب العزت کی ذات کریم ہے اور کریم ذات وہی کہلاتی ہے کہ جو اپنے بندے کی سچی توبہ کو قبول کرتے ہوئے معاف

فرما دے توبہ کا دروازہ کھلا ہے، ہم کو چاہئیے کہ آج کل پر نہیں چھوڑیں بلکہ آج اور ابھی ہی سچی پکی توبہ کریں، کیونکہ موت پر کوئی بھروسہ نہیں مقرر شدہ رزق اور سانس ختم کر کے اچانک کسی بھی وقت موت آسکتی ہے۔ ملک الموت کے آنے سے پہلے پہلے ہم سچی توبہ کر چکے ہوں تاکہ اخروی سختیوں سے نجات پا کر ہمیشہ کی کامیابیوں کو پاسکیں۔

بہتر آدمی توبہ کرنے والا ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ کل بنی آدم خطاء و خیر الخطائین التوابون (ترمذی)

ترجمہ۔ ہر آدمی غلطی کرنے والا ہے۔ اور بہترین غلطی کرنے والوں میں وہ لوگ ہیں جو توبہ کرنے میں والے ہیں۔

تشریح۔ ہر انسان غلطی کرتا ہے لیکن غلطی کرنے والوں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو غلطی کے بعد خوب اچھی طرح توبہ کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ **التائب حبیب اللہ۔** ''توبہ کرنے والا اللہ کا دوست ہے۔

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو اپنے گناہوں پر دل سے نادم ہو کر استغفار کرتے ہوئے آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عزم وارادہ رکھتا ہو، تو ایسا شخص توبہ کرنے کے بعد گناہوں سے ایسے پاک صاف ہو جاتا ہے جس طرح ماں سے پیدا ہونے والا پہلے دن کا بچہ جو گناہوں سے پاک صاف ہوتا ہے۔

گناہوں سے توبہ کرنے والا صرف پاک ہی نہیں ہوتا بلکہ اللہ کا دوست بن جاتا ہے۔ سبحان اللہ، اللہ کتنی کریم اور غفور بخشنے والی ذات۔

توبہ کی تعریف

یہ ہے کہ گزشتہ گناہوں پر دل سے ندامت ہو، فی الحال گناہ سے پرہیز ہو، اور آئندہ کے لئے گناہوں سے بچنے کا پختہ ارادہ کرنا توبہ ہے۔ پھر توبہ میں تین چیزوں میں سے اصل ندامت ہے کہ آدمی انتہائی شرمندہ ہوجائے گناہ کرنے کے بعد اور پریشان ہوجائے اور مغفرت کی فکر میں لگ جائے اور یقین کرتا جائے کہ معافی ہورہی ہے اور فی الحال گناہ نہ کرے اور آئندہ گناہ سے بچنے کا پختہ ارادہ کرے اور کوشش سے بچتا رہے تو توبہ فوراً قبول ہوجاتی ہے۔

یہ نہ ہو کہ آدمی یہ سوچتا رہے کہ اللہ تعالیٰ بڑے رحیم وکریم ہیں اور گناہ کرتا رہے۔ گناہ کو فوراً چھوڑ کر پھر سوچنا چاہئے کہ وہ بہت رحیم وکریم ہیں معاف فرمادیں گے۔ اسی لئے تو فرمایا کہ ہر انسان غلطی کرتا رہتا ہے لیکن اس غلطی کے بعد توبہ کی فکر میں اور معافی کی فکر میں اگر لگ جاتا ہے تو وہ بہتر ہے اُن غلطی کرنے والوں سے جو غلطی کے بعد توبہ کی فکر ہی نہیں کرتے۔ یہ مطلب ہے حدیث کا، یہ مطلب نہیں کہ ہر آدمی غلطی کرتا ہے تو ہم بھی کرتے ہیں۔ کسی شخص کا گناہ کرنا دوسرے کے لئے جائز ہونے کی دلیل نہیں ہوتا۔ لہذا بہت سے گناہ جو آجکل اس وجہ سے ہوتے ہیں کہ فلاں ایسا کررہا ہے تو ہم کیوں نہ کریں یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ ہر انسان کے اعمال اس کے ساتھ ہیں اور ہر ایک کی قبر الگ الگ ہے۔ لہذا ہر انسان کی غلطی اور توبہ الگ الگ ہے۔

(ارشاد الطالبین شرح اردو، زاد الطالبین)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ماں سے زیادہ مہربان ہے

صحیح حدیث میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قیدی عورت کو

دیکھا جس سے اس کا بچہ چھوٹ گیا تھا اور وہ اپنے بچے کو باؤلوں کی طرح تلاش کر رہی تھی اور جب وہ نہیں ملا تو قیدیوں میں سے جس بچے کو دیکھتی اسے گلے لگا لیتی، یہاں تک کہ اس کا اپنا بچہ مل گیا خوشی خوشی اسے گود میں اٹھالیا سینے سے لگا کر پیار کیا اور اس کے منہ میں دودھ دیا۔ یہ دیکھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا بتلاؤ یہ اپنا بس چلتے ہوئے اس بچہ کو آگ میں جانے دے گی؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز نہیں آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم جس قدر یہ ماں اپنے بچہ پر مہربان ہے اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رؤف ورحیم ہیں (تفسیر ابن کثیر، بکھرے موتی)

گناہوں میں ڈوبنے والے بندے سے بھی اللہ رب العزت مایوس نہیں ہوتے

اللہ رب العزت فرماتے ہیں: '**ادعونی استجب لکم**' تم مجھ سے دعا مانگو گے تو میں تمہاری دعا قبول کروں گا یعنی اے میرے بندو مانگنا تمہارا کام ہے اور قبول کرنا میرا کام لیکن افسوس کہ بندہ پھر بھی نہیں مانگتا اور اپنے کریم اللہ کا در چھوڑ کر کہیں اور بھاگا جا رہا ہے۔ گناہوں کے پیچھے جب ہم ٹوٹ پڑتے ہیں تو بھی اللہ تعالیٰ اپنے اس طرف جاتے ہوئے بندے سے بھی مایوس نہیں ہوتے اس سے بھی فرماتے ہیں۔

یاایھا الانسان ماغرک بربک الکریم:

اے میرے بندے تجھے تیرے کریم آقا سے کس چیز نے دھوکہ میں ڈال دیا کہ تو میرا در چھوڑ کر کسی اور کے در پر کیوں جارہا ہے، اللہ اکبر کتنی محبت ہے اپنے بندوں سے کہ اس کے در کو چھوڑ کر جاتے ہوئے بندے کو بھی بلا رہے ہیں۔ یہاں اللہ رب العزت اپنے آپ کو کریم فرما رہے ہیں۔ کریم وہ ہوتا ہے جس میں کرم ہو اور کریم کی

کرم والی صفت میں بہت زیادہ عفوودرگزر ہوتا ہے کریم کا کام ہی یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنے بندوں کوعطا کرے۔(ہر پریشانی کا علاج)

اللہ رب العزت کی رحمت سے مایوس نہ ہوں، وہ اپنے بندوں سے بہت محبت کرتے ہیں۔

بھلا کوئی آدمی اپنے نافرمانوں کو بھی محبت سے بلاتا ہے ہرگز نہیں بلکہ اگر ضرورت پڑے بھی تو غصے سے بلاتا ہے مگر رب کریم کا معاملہ ہی عجیب ہے، قرآن مجید میں گنہگاروں کا تذکرہ بڑے عجیب الفاظ سے اپنے محبوب کے ذریعے سے یوں فرمایا:

قل یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم:

آپ فرما دیجئے میرے ان بندوں سے جو اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔ سبحان اللہ، تذکرہ بھی ان لوگوں کا جو اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے، اے پروردگار عالم، تیری رحمت پہ قربان جائیں کہ خطاب کرتے ہوئے آپ نے اجنبیت اور بے تعلقی کا احساس نہیں ہونے دیا، آپ نے ان سے رخ نہیں پھیرا اور صرف یہ نہیں کہ بندوں یا لوگوں سے کہدو بلکہ فرمایا: **قل یاعبادی** ،، میرے بندوں سے فرما دیجئے کہ **لاتقنطوا من رحمۃ اللہ:** اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوجانا، **ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً:** اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو معاف کرنے والے ہیں۔ **انہ ھو الغفور رحیم۔**

وہ تو بڑی مغفرت کرنے والا اور رحمت کرنے والا ہے۔

اے رب کریم، آپ گنہگاروں کو بھی خطاب کرتے ہوئے اپنے بندوں کے نام سے خطاب کرتے ہیں آپ کی اتنی رحمتیں، آپ کے اتنے کرم، ہم قربان جائیں آپ کی رحمتوں پر، آپ کی عنایتوں پر کہ ادھر سے پیہم گناہ اور آپ کی طرف سے رحمت کا خطاب کہ میرے بندو: اب بھی میرے در پر آجاؤ اور توبہ کرلو میں تمہاری توبہ

قبول کرلوں گا۔(ہر پریشانی کا علاج)

ایک شرابی پر اللہ تعالیٰ کا لطف کرم

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ وہ دریا کے کنارے پر جارہے تھے انہوں نے دیکھا کہ دریا سے ایک کچھوا نکلا اور کنارے کے قریب آیا، پانی کی سطح پر آ گیا، کنارے سے ایک بچھو نے چھلانگ لگائی اور کچھوے کی پیٹھ پر سوار ہو گیا، کچھوے نے تیرنا شروع کر دیا، وہ بزرگ بڑے حیران ہوئے انہوں نے اس کچھوے کا تعاقب کرنے کی ٹھان لی، چنانچہ دریا میں تیر کر اس کچھوے کا پیچھا کیا وہ کچھوا دوسرے کنارے پر جا کر لگ گیا اور بچھو اس کی پیٹھ سے اتر کر دریا کے دوسرے کنارے پر چڑھ گیا اور آگے چلنا شروع کر دیا، وہ بزرگ بھی اس کے پیچھے چلتے رہے آگے جا کر دیکھا کہ جس طرف بچھو جارہا تھا اس کے راستے میں ایک آدمی سویا ہوا تھا اس بزرگ نے سوچا کہ اگر یہ بچھو اس نوجوان کو کاٹنا چاہے گا تو قریب پہنچنے سے پہلے ہی میں اسے اپنی لاٹھی سے مار ڈالوں گا۔ابھی چند قدم آگے بڑھے تھے کہ انہوں نے دیکھا کہ دوسری طرف سے ایک اژدھا تیزی سے اس نوجوان کو ڈسنے کے لئے بڑھ رہا تھا اتنے میں بچھو بھی وہاں پہنچ گیا، اس بچھو نے اژدھا کے جسم سے لپٹ کر اس کو ڈس لیا جس کی وجہ سے بچھو کا زہر اژدھے کے جسم میں سرایت کر گیا اور وہ اژدھا وہیں ڈھیر ہو گیا اس کے بعد وہ بچھو واپس چلا گیا، سبحان اللہ، تھوڑی دیر کے بعد وہ آدمی نیند سے بیدار ہوا تو اس بزرگ نے اسے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس نوجوان کی حفاظت کے لئے اس بچھو کو کہاں سے بھیجا اور وہ نوجوان اژدھے کو دیکھ کر حیران رہ گیا، اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے وہ اللہ تعالیٰ کے حضور فریاد کرنے لگا کہ اے اللہ میں شرابی،۔۔۔۔مگر تیرا اتنا لطف و کرم، تیری اتنی مہربانی تو اے بے کسوں کے دستگیر، اے ٹوٹے دلوں کو تسلی دینے

والے پروردگار، اے زخمی دلوں کو مرھم عطا کرنے والے آقا، اے گناہوں کے باوجود اپنے بندوں پر احسانات کرنے والے اللہ میں آج سچی توبہ کرتا ہوں تو مجھے معاف فرما دے آئندہ تیری نافرمانی نہیں کروں گا۔ (ملخص از خطبات سکھروی)

کتے کی دس صفات

حیوان اپنے مالک کا زیادہ وفادار ہوتا ہے لیکن انسان اپنے پروردگار کا اتنا وفادار نہیں ہوتا، حضرت حسن بصریؒ فرمایا کرتے تھے کہ کتے کے اندر دس صفات ایسی ہیں کہ اگر ان میں سے ایک صفت بھی انسان کے اندر پیدا ہو جائے تو وہ ولی اللہ بن جائے، فرماتے ہیں:

① کتے کے اندر قناعت ہوتی ہے، جو مل جائے یہ اسی پر قناعت کر لیتا ہے، راضی ہو جاتا ہے، یہ قانعین یا صابرین کی علامت ہے۔
② کتا اکثر بھوکا رہتا ہے یہ صالحین کی نشانی ہے۔
③ کوئی دوسرا کتا اس پر زور کی وجہ سے غالب آجائے تو یہ اپنی جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ چلا جاتا ہے یہ راضیین کی علامت ہے۔
④ اس کا مالک اسے مارے ہی سہی تو یہ اپنے مالک کو چھوڑ کر نہیں جاتا یہ صادقین کی نشانی ہے۔
⑤ اگر اس کا مالک بیٹھا کھانا کھا رہا ہو تو یہ باوجود طاقت اور قوت کے اس سے کھانا نہیں چھینتا دور سے ہی بیٹھ کر دیکھتا رہتا ہے یہ مساکین کی علامت ہے۔
⑥ جب مالک اپنے گھر میں ہو تو یہ دور جوتے کے پاس بیٹھ جاتا ہے، ادنیٰ جگہ بیٹھنے پر راضی ہو جاتا ہے یہ متوضعین کی علامت ہے۔
⑦ اگر اس کا مالک اسے مارے اور یہ تھوڑی دیر کے لئے چلا جائے اور پھر مالک

دوبارہ اسے ٹکڑا ڈال دے تو دوبارہ آ کر کھالیتا ہے اپنے مالک سے ناراض نہیں ہوتا یہ خاشعین کی علامت ہے۔

⑧ دنیا میں رہنے کیلئے اس کا اپنا کوئی گھر نہیں ہوتا یہ متوکلین کی علامت ہے

⑨ رات کو بہت کم سوتا ہے یہ محبین کی علامت ہے۔

⑩ جب مرتا ہے تو اس کی کوئی میراث نہیں ہوتی یہ زاھدین کی علامت ہے۔

نوٹ: ذرا ہم غور کریں کہ ان صفات میں سے کوئی صفت ہم میں موجود ہے؟
(بکھرے موتی)

بھرے بازار میں کتے، بلے، اور خنزیر۔

احمد علی لاہوریؒ اپنے بیانات میں یہ واقعہ سنا کر فرماتے تھے کہ ایک دفعہ میں ایک مجذوب سے ملا کہ جس نے مجھ سے پوچھا، احمد اس بازار میں کوئی انسان بھی رہتا ہے؟ تو میں نے کہا حضرت یہ سارے انسان تو ہیں، فرمایا یہ تو سارے کتے، بلے اور خنزیر ہیں۔ احمد علی لاہوریؒ فرماتے ہیں کہ ان کی توجہ سے مجھے بھی سارے کتے، بلے اور خنزیر دکھائی دینے لگے کیوں؟ اس لئے کہ یہ ان کے گناہوں کی وجہ تھی۔، (ہر پریشانی کا علاج)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے پکڑ کب آتی ہے؟

میرے دوستو بجلی کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ پہلی غلطی بھی معاف نہیں کرتی۔ اس کی تار کو غلطی سے پہلی دفعہ ہاتھ لگ جائے تو پھر بھی نقصان پہنچا دیتی ہے لیکن اللہ رب العزت کا دستور ہے کہ وہ انسان کی پہلی غلطی پر پکڑ نہیں فرماتے، کیونکہ وہ رحیم و کریم ذات ہے۔

ان اللہ بالناس لرئوف الرحیم۔ بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا مہربان اور

رحم کرنے والے ہیں۔ وہ ایک آدھ غلطی پر سزا نہیں دیتے، البتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وقت پکڑ آتی ہے جب بندے نے ایک گناہ کیا پھر کیا پھر کرتا رہا، کرتا رہا اور زندگی کے سالہا سال گزر گئے حتیٰ کہ ایک مدت کے بعد وہ وقت آتا ہے جب رب کریم اس کی پکڑ فرما لیتے ہیں۔ اس کی دلیل حدیث پاک سے ملتی ہے ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا اسے چوری کے جرم میں پکڑا گیا تھا۔

کہنے لگا اے امیر المومنین، مجھے معاف فرما دیجئے مجھ سے پہلی غلطی ہوئی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں پہلی غلطی پر اللہ تعالیٰ رسوا نہیں کرتے چنانچہ حکم دیا کہ تحقیق کی جائے، جب لوگوں نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ وہ عادی مجرم تھا اور پہلے بھی چوری کیا کرتا تھا۔ انسان جب گناہوں میں الجھ جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پکڑ آتی ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا۔

من کسب سیئة۔ جس نے گناہ کئے۔ **و احاطت به خطیئته**۔ اور اس کی خطاؤں نے اس کا احاطہ کیا۔ احاطہ کرنے کا کیا مطلب؟ یعنی اتنے گناہ کئے کہ ان گناہوں میں ڈوب گیا۔ گناہوں نے اسے گھیرے میں لے لیا۔ **فاولئک اصحاب النار**۔ یہ وہ لوگ ہیں جو آگ میں ڈال دیئے جائیں گے۔ انداز بیان دیکھئے۔ اللہ رب العزت اگر یہی فرماتے کہ جس نے گناہ کیا اس کو ہم آگ میں ڈال دیں گے تو پھر بھی عین انصاف ہوتا مگر رب کریم کی رحمت پر قربان جائیں کہ جب تک گناہ اس کا احاطہ نہ کر لیں اس وقت تک پکڑ نہیں آتی۔ (ہر پریشانی کا علاج)

سچی، پکی توبہ کی قبولیت کے لئے تین شرطیں

وعن انس رضی الله تعالی عنه ان النبی ﷺ قال کل ابن آدم خطاء و خیر الخطائین التوابون)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہرانسان خطا کار ہے (یعنی ہر انسان گناہ کرتا ہے سوائے انبیاء علیہم السلام کے، کیونکہ وہ معصوم عن الخطاء ہے) اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں) سچی پکی توبہ میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے اس لئے کہ موت کا کوئی بھروسہ نہیں وہ کسی بھی وقت اچانک آسکتی ہے، ارشاد خداوندی ہے۔

(اذاجاءاجلهم لايستاخرون ساعةولايستقدمون)

کہ جب کسی انسان کا وقت پورا ہوجاتا ہے تو ایک سیکنڈ کے لئے بھی موت آگے پیچھے نہیں ہوسکتی بلکہ وقت مقررہ پر موت آکر رہتی ہے۔اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم پکی سچی توبہ کرلیں۔ارشاد خداوندی ہے،

يا ايها الذين امنوا توبوا الى الله توبة نصوحا (التحريم)

اے ایمان والوتم اللہ کے سامنے سچی توبہ کرو۔توبہ کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ توبۃ النصوح یہ ہے کہ دل سے اپنے گناہ پر ندامت ہو زبان سے استغفار کرے اورعزم ہو کہ کبھی آئندہ نہ کروں گا۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے کہ زبان سے استغفار کرنے والا اور گناہوں پر اصرار کرنے والا اللہ تعالیٰ کے ساتھ مذاق کرنے والے کی مانند ہے۔حضرت رابعہ بصریؒ سے منقول ہے کہ ہمارا استغفار اس لائق ہے کہ اس پر بکثرت استغفار کیا جائے۔(معصیت راخندا مے آید بر استغفار ما) یعنی جب زبان سے استغفار پکارے اور نیت دوبارہ گناہ کرنے کی ہو تو اس کی توبہ کذاب لوگوں والی ہے اسے توبہ نہیں کہتے۔بلکہ توبہ کی قبولیت کے لئے یہ تین شرطیں ہیں۔اول یہ کہ اس گناہ پر دل سے ندامت اور شرمندگی ہو،دوم یہ کہ حالا اس گناہ پر استغفار اور معافی کو طلب کیا جائے،سوم یہ کہ دل میں آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ،پکا عزم ہو کہ میں آئندہ گناہ نہیں کروں گا تو ایسی توبہ کرنے پر اللہ تعالیٰ اس گناہ کو معاف فرما

دیتے ہیں خواہ وہ گناہ کتنا ہی بڑا ہو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت ہی مہربان اور درگزر کرنے والے ہیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ حاکم، الترغیب والترھیب)

مومن قصداً گناہ نہیں کرتا غفلت سے اس میں مبتلا ہو جاتا ہے اسے شرمندہ نہ کرنا چاہیے،

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عورت کو زنا کرنے پر رجم کی سزا دی اور پھر اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نے تو اسے رجم کی سزا دی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اس کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اس کی توبہ حقیقی توبہ تھی اور سچی توبہ قبول ہوتی ہے خواہ گناہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص کسی مومن کو اس کے گناہ کی وجہ سے شرمندہ کرتا ہے وہ خود بھی اس گنہگار جیسا بن جاتا ہے اور لازمی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو گناہ میں مبتلا کریں گے۔ وہ دنیا سے نہیں جائے گا جب تک اس کا ارتکاب نہ کر لے۔ فقیہ فرماتے ہیں کہ مومن اپنے ارادے سے کسی گناہ میں نہیں پڑتا اور نہ ہی وہ ایسا چاہتا ہے کیونکہ اللہ پاک کا ارشاد ہے،

وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان (حجرات:۷)

اور کفر وفسق اور عصیان سے تم کو نفرت دے دی۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ معصیت مومن کو مبغوض ہوتی ہے وہ کبھی اس کا قصد نہیں کرتا۔ ہاں غفلت کی وجہ سے اس میں مبتلا ہو جاتا ہے اس پر بھی جب وہ توبہ کر لے تو اسے شرمندہ کرنا کسی طرح جائز نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بندہ توبہ کر لیتا ہے اور

اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں تو کراماً کاتبین فرشتوں نے جو گناہ اس کے لکھے تھے وہ بھول جاتے ہیں اور اس کے اعضاء بھی ان گناہوں کو بھول جاتے ہیں اور زمین کا وہ ٹکڑا بھی اس کے گناہ کو بھول جاتا ہے اس کے مقابل آسمان کا حصہ بھی اس کو بھول جاتا ہے یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ مخلوق میں سے کوئی چیز اس بندے کے خلاف اس کے گناہ کی گواہی نہ دے سکے جس سے اس نے توبہ کرلی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مخلوق کے پیدا ہونے سے چار ہزار برس پہلے عرش کے چاروں طرف یہ لکھ دیا گیا ہے۔

وانی غفار لمن تاب وآمن وعمل صالحاً ثم اهتدی (طٰہٰ:۸۲)

اور میں ایسے لوگوں کے لئے بڑا بخشنے والا ہوں جو توبہ کرلیں اور ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں پھر اس پر قائم رہیں۔ (بحوالہ تنبیہ الغافلین: ص۔۱۰۱)

اللہ تعالیٰ گناہ دیکھتے ہیں مگر غضب ناک نہیں ہوتے

کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک بادشاہ تھا اس کے پاس کسی عابد کا تذکرہ ہوا ۔ بادشاہ نے اسے بلا بھیجا اور منت سماجت کر کے اسے اپنے پاس رکھنے کی کوشش کی عابد نے کہا بادشاہ سلامت بات تو بہت اچھی ہے مگر یہ بتلایئے کہ اگر آپ کسی دن مجھے اپنی باندی کے ساتھ خوش طبعی کرتے ہوئے اپنے حرم سرا میں دیکھ لیں تو کیا ہو گا ؟ بادشاہ غضب ناک ہو کر بولا ۔ او بدکار تو میرے گھر میں ایسی جرات کرے گا۔ عابد کہنے لگا کہ میرا رب کتنا کریم ہے کہ دن میں ستر گناہ بھی دیکھے تو مجھ پر غضب ناک نہیں ہوتا اور نہ ہی اپنے دروازے سے دھکیلتا ہے اور نہ ہی مجھے اپنے رزق سے محروم کرتا ہے تو میں اس کا دروازہ کیسے چھوڑوں؟ اور ایسے شخص کے دروازہ پر آ پڑوں جو نافرمانی کرنے سے پہلے ہی غضب ناک ہو رہا ہے اگر جرم کرتے ہوئے دیکھ لے تو

نامعلوم کیا کرے یہ کہہ کر اٹھ کر چل دیا۔(تنبیہ الغافلین)

توبہ کرنے کا طریقہ:

فقیہؒ فرماتے ہیں کہ گناہ دوطرح کے ہیں۔ایک وہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کے درمیان ہیں اور ایک وہ جو ایک بندہ اور دوسرے بندے کے درمیان ہیں۔یعنی ایک گناہ حقوق اللہ سے متعلق ہے اور دوسرے حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں۔پہلی قسم کے گناہوں کی توبہ زبان سے استغفار کرنا اور دلی ندامت کا اظہار کرنا آئندہ کے لئے اس گناہ کے نہ کرنے کا عزم کرنا ہے اس طرح سے توبہ کرے گا تو اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمادیں گے۔البتہ اگر فرائض چھوٹے ہوئے ہوں تو اتنی توبہ کافی نہیں جب تک کہ ان کی قضا نہ کرے اور ندامت کا اظہار اور استغفار نہ کرے۔اور دوسری قسم کے گناہ کی توبہ بہت مقید ہے جب صاحب حق کا حق ادا کردے یا اسے راضی کرلے اور وہ اسے معاف کردے۔بعض تابعین سے منقول ہے کہ ایک گناہگار گناہ کرتا ہے پھر اس پر نادم ہو کر استغفار کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے تو شیطان کہتا ہے اے کاش میں اسے گناہ میں مبتلا نہ کرتا حضرت ابوبکر واسطیؒ سے منقول ہے کہ جلد بازی نہ کرنا ہر کام میں اچھا ہے سوائے تین باتوں کے اول نماز میں جب کہ مستحب وقت ہو جائے۔دوسرے میت کے دفن میں تیسرے گناہ ہو جائے تو توبہ کرنے میں۔

توبہ کی پہچان اور علامتیں

کسی دانا کا قول ہے کہ آدمی کی توبہ چار باتوں سے پہچانی جاتی ہے۔ایک یہ کہ اپنی زبان کو فضول گوئی اور غیبت اور جھوٹ سے روک لے دوسری یہ کہ اپنے دل میں کسی کے لئے حسد اور عداوت نہ رکھے۔تیسری یہ کہ بدکار لوگوں سے علیحدگی اختیار کرلے، چوتھی یہ کہ موت کی تیاری میں لگا رہے، گزشتہ پر ندامت کے ساتھ استغفار کرتا رہے اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری پر کمربستہ ہو جائے۔کسی حکیم سے پوچھا گیا کہ کون سی علامت ہے جس

سے معلوم ہو سکے کہ توبہ قبول ہو گئی۔فرمایا چار علامتیں ہیں۔پہلی یہ کہ برے لوگوں سے ہٹ کر اچھے لوگوں سے میل جول اختیار کرے دوسری یہ کہ سب گناہ چھوڑ کر تمام طاعتوں پر کمر بستہ ہو جائے۔تیسری یہ کہ اس کے دل سے دنیا کی لذتیں اور فرحتیں سب جاتی رہیں اور آخرت کا غم ہمیشہ کے لئے اس کے دل میں گھر کر جائے۔چوتھی یہ کہ رزق وغیرہ اشیاء سے جس کی اللہ تعالیٰ نے ضمانت اور ذمہ داری لے رکھی ہے اپنے آپ کو فارغ کر کے ان کاموں میں لگائے جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔یہ علامتیں موجود ہوں تو وہ ان لوگوں میں سے ہو جائے گا جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطھرین

کہ بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور صاف ستھرا رہنے والوں کو پسند فرماتے ہیں (البقرۃ:(تنبیہ الغافلین))

یقیناً اللہ تعالیٰ محبت رکھتے ہیں توبہ کرنے والوں سے اور محبت رکھتے ہیں پاک صاف رہنے والوں سے اور لوگوں پر اس کے حق میں چار چیزیں واجب ہو جائیں گی۔پہلی یہ کہ اس سے محبت کرنے لگیں گے۔اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔دوسری یہ کہ اس کے لئے توبہ پر دوام اور ثابت قدمی کی دعا کرتے رہیں گے،تیسری یہ کہ گزشتہ گناہوں پر اسے شرمندہ نہ کیا کریں گے۔چوتھی یہ کہ جس کے پاس بیٹھا کریں گے اس کے ساتھ بھلائی میں تعاون اور اچھی گفتگو کیا کریں گے اور اللہ تعالیٰ اس شخص کو چار کرامات سے نوازیں گے ایک یہ کہ اسے گناہوں سے یوں پاک کر دیں گے جیسے گناہ کیا ہی نہیں،دوسری یہ کہ اس سے محبت رکھیں گے،تیسری یہ کہ شیطان کو اس پر مسلط نہیں ہونے دیں گے چوتھی یہ کہ دنیا سے جانے سے پہلے ہی اسے خوف سے امن کی نوید عطا فرمائیں گے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون (حم السجدۃ:۳۰)

ان پر فرشتے اتریں گے کہ تم اندیشہ کرو اور نہ رنج کرو اور تم جنت میں خوش رہو جس کا تم سے وعدہ کیا جایا کرتا تھا۔

سچی توبہ کا فائدہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ توبۃ النصوح یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد گناہ کی طرف نہ لوٹے اور انہی کا مقولہ ہے کہ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور توبہ ہر کسی کی قبول ہے سوائے تین آدمیوں کے۔ ایک ابلیس شیطان جو کفر کا سرچشمہ دوسرے قابیل بن آدم جو تمام گنہگاروں کا سردار ہے۔ تیسرے وہ بدبخت جس نے کسی نبی کو قتل کیا اور فرماتے ہیں کہ توبہ کا دروازہ توبہ کرنے والوں کے لئے کھلا ہوا ہے جو کہ جانب مغرب میں ہے۔ چالیس برس کی مسافت جتنا وسیع ہے۔ اس وقت بند ہوگا جب کہ سورج مغرب کی طرف سے نکلے گا۔ حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ توبہ فضا میں لٹک رہی ہے۔ رات دن مسلسل پکارتی رہتی ہے کہ جو شخص مجھے اختیار کرے گا اسے عذاب نہیں ہوگا وہ ہمیشہ یہ اعلان کرتی رہے گی جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو اوپر اٹھالی جائے گی۔ مذکورہ روایات میں توبہ کی ترغیب کا مضمون ہے اور یہ کہ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو اس کی توبہ قبول کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو توبہ کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا۔ و

توبوا الی اللہ جمیعاً ایھا المؤمنون لعلکم تفلحون۔

اور مسلمانوں تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ۔) یعنی تا کہ تم اس کے عذاب سے بچ کر اس کی رحمتوں سے مالا مال ہو جاؤ۔ آیت سے معلوم ہوتا

ہے کہ توبہ ہر بھلائی کی چابی (مفتاح) ہے اور یہ کہ توبہ میں مومن کے لئے فلاح و کامیابی ہے دوسری آیت میں مومن کو توبہ کا حکم یوں مذکور ہے۔

یا ایھا الذین امنوا توبوا الی اللہ توبۃ النصوحاً (التحریم)

اے ایمان والوتم اللہ کے سامنے سچی توبہ کرو۔اس کے بعد آیت میں اس اعزاز و اکرام کا ذکر ہے جو توبہ میں رکھا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

عسیٰ ربکم ان یکفر عنکم سیاتکم

امید ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ معاف کردے۔یعنی تمہارے گناہوں سے درگزر کردے گا۔

ویدخلکم جنت تجری من تحتھا الانھار (التحریم)

اورتم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ یعنی آخرت میں تمہیں ایسے باغات عطا فرمائیں گے جن کے بالاخانوں اور محلوں کے نیچے سے اور ان کے درختوں کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی۔ نیز یہ بھی بتایا کہ وہ توبہ کرنے والوں کے گناہوں کو بخشنے والے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے:

والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسھم ذکرو اللہ (ال عمران:۱۳۵)

اور ایسے لوگ کہ جب کوئی ایسا کام کر گزرتے ہیں جس میں زیادتی ہو یا اپنی ذات کا نقصان کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیتے ہیں، یعنی معصیت کے وقت اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔

فاستغفرو الذنوبھم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی ما فعلوا دھم یعلمون:(آل عمران)

پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون ہے؟ جو گناہوں کو بخشتا ہو اور وہ لوگ اپنے فعل پر اصرار نہیں کرتے یعنی اپنی معصیت پر دوام اختیار نہیں کرتے۔ وھم یعلمون اور وہ جانتے بھی ہیں۔

عارف کے اوصاف

کسی دانا کا قول ہے کہ عارف کی چھ خاصیتیں ہوتی ہیں ایک یہ کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو فخر کے ساتھ کرتا ہے، دوم، اور اپنا ذکر حقارت کے ساتھ کرتا ہے، سوم یہ کہ اللہ کی آیات میں نظر کرتا ہے تو عبرت حاصل کرتا ہے، چہارم یہ کہ کسی معصیت یا شہوت کا ارادہ کرتا ہے تو رک جاتا ہے، پنجم یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عفو کا ذکر کرتا ہے تو خوش ہو جاتا ہے، ششم یہ کہ اپنے گناہوں کو یاد کرتا ہے تو استغفار کرتا ہے۔

توبہ کا آخری وقت

محمد بن عبدالرحمن سلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے ساتھ مدینہ طیبہ میں بیٹھا تھا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص مرنے سے نصف یوم پہلے توبہ کر لے تو اس کی توبہ قبول ہو جاتی ہے، راوی کہتے ہیں میں نے اس شخص سے پوچھا کہ کیا تو نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے؟ وہ کہنے لگا ہاں۔ اتنے میں ایک اور شخص کہنے لگا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص مرنے سے ایک گھڑی پہلے توبہ کر لے تو اس کی توبہ قبول ہوتی ہے۔ ایک اور شخص کہنے لگا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص سانس اکھڑنے سے پہلے توبہ کر لے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں۔ محمد بن مطرف رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ابن آدم پر تعجب ہے کہ گناہ کرتا ہے اور پھر مجھ سے بخشش چاہتا ہے تو میں اسے بخش دیتا ہوں۔ پھر گناہ کرتا ہے اور معافی چاہتا ہے تو

میں معاف کر دیتا ہوں کیسا عجیب ہے کہ نہ گناہ چھوڑتا ہے اور نہ میری رحمت سے مایوس ہوتا ہے میرے فرشتوں گواہ رہو کہ میں نے اسے بخش دیا۔ (تنبیہ الغافلین)

بندے کی توبہ سے اللہ تعالیٰ کو انتہائی خوشی ہوتی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ کو اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جو بنجر زمین میں ہو جہاں ہلاکت کا خطرہ واضح ہو اس کی سواری پر اس کے کھانے پینے کا سامان ہو۔ ہوا یوں کہ وہ آدمی سو گیا جب جاگا تو سواری کہیں جا چکی تھی۔ اس نے اپنی سواری کو تلاش کیا۔ تلاش کرتے کرتے اس کا گلہ پیاس سے خشک ہو گیا اس نے سوچا کہ اپنی پہلے والی جگہ پر چلتا ہوں، وہاں جا کر لیٹ جاتا ہوں، یہاں تک کہ مجھے موت آ جائے۔ اس نے اپنا سر اپنے بازو پر رکھ لیا تا کہ موت کا انتظار کرے اچانک جب آنکھ کھلی تو اپنی سواری کو اپنے پاس پایا، کھانے پینے کا سامان بھی اس پر موجود تھا۔ اس آدمی کو اپنی سواری اور سامان پا کر جس قدر خوشی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس سے بھی کہیں زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ جب بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر توبہ کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اسے بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا۔ اللہ تعالیٰ پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ اے میرے بندو: تم دن رات گناہ کرتے رہتے ہو اور میں سارے گناہ بخش سکتا ہوں۔ میرے سامنے مغفرت کی درخواست پیش کرو میں تم کو بخش دوں گا۔ اللہ تعالیٰ رات بھر اپنا ہاتھ بڑھائے رکھتا ہے تا کہ دن میں غلطی کرنے والا توبہ کر سکے اور سارا دن اپنا ہاتھ بڑھائے رکھتا ہے تا کہ رات کو غلطی کرنے والا توبہ کر سکے۔ پھر ہم بندے اس کی طرف متوجہ کیوں نہیں ہوتے؟ ہمارے دل سخت کیوں ہو چکے ہیں۔ جب کہ رحمت خداوندی ہماری منتظر ہے اور ہم گمراہیوں اور گناہوں کے اندھیروں میں بھٹکتے پھر رہے ہیں۔ اس کی

چوکھٹ پر سجدے میں گر کر ایک دفعہ سچے دل سے توبہ تو کیجئے پھر دیکھئے کہ ہمارے قلوب اور زندگیوں میں کتنا سکون اور رحمتوں کا نزول ہوگا۔شعر:

موتی سمجھ کر شان کریمی نے چن لئے
قطرے جو تھے میرے عرقِ انفعال کے

شعر:تڑپ کر شان کریمی نے لیا بوسہ۔کہا جو سر جھکا کر گناہگار ہوں میں۔

(ملخص از ہر پریشانی کا علاج،بکھرے موتی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے

① توبہ اس چیز کا نام ہے کہ آدمی سے جو کچھ ہو چکا ہو اس پر نادم ہو۔

② جن فرائض سے غفلت برتی ہو ان کو ادا کرے۔

③ جس کا حق مارا ہو اس کو واپس کر دے۔

④ جس کو تکلیف پہنچائی ہو اس سے معافی مانگے۔

⑤ آئندہ عزم کرے کہ اس گناہ کا اعادہ نہ کرے گا۔

⑥ اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اس طرح گھلا دے جس طرح اب تک اسے معصیت کا خوگر بنائے رکھا اور اس کو اطاعت کی تلخی کا مزہ چکھا۔جس طرح اب تک اسے معصیت کی حلاوت کا مزہ چکھاتا رہا گویا کہ خود کو مکمل طور پر بدل دینے،اپنا رخ اللہ کی طرف پھیر دینے،آخرت کے حساب کتاب کا ذکر کرنے اور احساس ذمہ داری بیدار کرنے کا نام ہے جب کسی نے سچی اور پکی توبہ کر لی تو وہ ہر طرح کا گناہ کر چکنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ بن جائے گا اور اگر پھر کبھی اس سے گناہ ہو جائے تو پھر فوراً توبہ کرے۔بارگاہ غفور و کریم سے ہر مرتبہ توبہ قبول کرنے اور قبول ہونے کی امید رکھے۔اس لئے ہمارے خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

شعر: جو نا کام رہے عمر بھر بھی۔ بہر حال کوشش تو عاشق نہ چھوڑے

توبہ ٹوٹ جاتی ہے تو آدمی مایوس ہو جاتا ہے کہ میری توبہ بے کار گئی۔ نہیں ہر گز نہیں ...... بے کار نہیں گئی ...... پھر توبہ کرلو۔ اللہ تعالیٰ سے اپنا ٹوٹا ہوا رشتہ پھر جوڑ لو۔ فرماتے ہیں۔ شعر: یہ رشتہ محبت کا قائم ہی رکھے۔ جو سو بار ٹوٹے تو سو بار جوڑے۔

کوشش کیجئے کہ نہ ٹوٹے، گناہ سے بچنے میں جان کی بازی لگا دیجئے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑا کر توبہ کیجئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کا گڑگڑانا، ندامت کے آنسو بہانا اور معافی مانگنا بہت پسند ہے جیسے کہ اس حدیث میں ہے: کوئی بندہ مومن ایسا نہیں ہے جس کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے خوف وخشیت سے آنسو نکلیں، اگرچہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہوں۔ پھر اس کے چہرے کو جہنم کی حرارت پہنچے (نہیں ایسا نہیں ہے) مگر اس چہرے پر اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ حرام فرما دیتے ہیں۔ جو سچے دل سے توبہ کرتا ہے اور پختہ عزم کرتا ہے کہ اے اللہ میں آئندہ ہر گز گناہ نہ کروں گا۔ جان دے دوں گا مگر آپ کو ناراض نہ کروں گا، لیکن باوجود پوری کوشش کے پھر اس کی توبہ ٹوٹ جاتی ہے پھر یہ ندامت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہے، گڑگڑاتا ہے، عاجزی کرتا ہے اور آئندہ گناہ کا عزم نہیں رکھتا۔ حدیث پاک میں ہے ایسا شخص گناہ پر اصرار کرنے والوں میں سے نہیں، چاہے دن میں ستر بار اس کی توبہ ٹوٹ جاتی ہو۔ لہٰذا توبہ کرنے والے کو ہر گز مایوس نہ ہونا چاہیئے۔

بے چینی و پریشانی سے نجات کا مستند علاج

حضرت حسن بصریؒ کی خدمت میں ایک شخص نے آ کر قحط سالی کی شکایت کی تو انہوں نے اس سے فرمایا استغفار کرو، یعنی اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرو۔ دوسرے شخص نے آ کر غربت و افلاس کی شکایت کی تو اس سے فرمایا استغفار

کرو۔ تیسرا آدمی آیا اس نے نرینہ اولاد کے لئے دعا کی درخواست کی تو فرمایا، استغفار کرو چوتھے شخص نے آ کر اپنے باغ کے خشک ہو جانے کا ذکر کیا تو آپ نے اس سے بھی فرمایا، استغفار کرو۔

چنانچہ آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کے پاس چار آدمی الگ الگ شکایت لے کر آئے اور آپ نے سب کو استغفار کا حکم دیا۔ تو جواب میں حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ میں نے اپنی طرف سے کوئی بات نہیں بتلائی، خود اللہ تعالیٰ نے سورۃ نوح میں ارشاد فرمایا ہے۔

استغفرو ربکم انہ کان غفارًا یرسل السماء علیکم مدرارًا و یمددکم بأموال و بنین و یجعل لکم جنت و یجعل لکم انھارا

ترجمہ: اپنے رب سے گناہوں کی معافی طلب کرو، بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے، آسمان سے تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا، تمہارے اموال اور بیٹوں میں اضافہ کر دے گا اور تمہارے لئے باغ اور نہریں بنائے گا ان آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں۔ ۱) موسلا دھار بارش، ۲) مال، ۳) اولاد میں اضافہ ۴) اور باغات و نہروں کی فراوانی...... کی نعمتوں کو استغفار کے نتیجے کے طور پر ذکر کیا ہے جا س سے معلوم ہوتا ہے کہ توبہ و استغفار کی کثرت ان نعمتوں کی وصول یابی کا سبب بنتی ہے، حضرت حسن بصریؒ نے اسی لئے مختلف شکایتوں والے چاروں اشخاص کو استغفار کا حکم دیا۔

سیدنا موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحیفوں کی چھ عجیب وغریب باتیں

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ارشاد فرمایئے کہ موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں کیا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان میں چھ باتیں ہیں:

① مجھے تعجب ہے اس شخص پر جسے دوزخ کا یقین ہو پھر وہ کیسے ہنستا ہی رہتا ہے۔

② تعجب ہے اس شخص پر جو موت کا یقین رکھتا ہو پھر کیسے خوشیاں مناتا پھرتا ہے۔

③ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جسے حساب کا یقین ہے تو پھر، کیسے گناہوں سے باز نہیں آتا۔

④ تعجب ہے اس شخص پر جو تقدیر پر یقین رکھتا ہے پھر کیوں مارا مارا پھرتا ہے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ وہ کیوں غم کرتا ہے۔

⑤ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو دنیا اور اہل دنیا کے حالات کو بنتا بگڑتا الٹ پلٹ دیکھتا ہے اور دنیا کی محبت پر مطمئن ہوتا ہے۔

⑥ اور مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو جنت کا یقین رکھتا ہے پھر نیکیاں نہیں کماتا، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس لئے ان چیزوں پر یقین رکھتے ہوئے بھی اگر ہماری زندگی غفلت میں گزری یا سچی اور پکی توبہ نہ کی جس سے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ پھر بھی ہم فائدہ نہ اٹھائیں تو پھر یقینا ہم ہی قصوروار ہیں، اس لئے محترم بھائیوں دوستو اور بزرگو آج اور کل پر نہیں بلکہ آج اور ابھی سچی پکی توبہ سے اپنے کریم رب کو راضی کرلیں۔

توبہ کی ترغیب اور توبہ کا حاصل

سعید بن ابی بردۃ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں دن میں سو بار توبہ واستغفار کرتا ہوں۔ ایک اور روایت میں ہے اے لوگو اللہ کے سامنے توبہ کرو میں دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں پس جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توبہ واستغفار کرتے ہیں حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو چکے ہیں،۔تو ایسے لوگ جن کے متعلق کچھ پتہ نہیں کہ ان کے گناہوں کی بخشش ہوتی ہے یا نہیں۔ ان کو لازم ہے کہ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کریں اور اپنی زبان کو ہمہ وقت استغفار میں مشغول رکھیں۔

نیک کام برائی کو مٹا دیتے ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے

(التائب من الذنب کمن لاذنب لہ)

کہ گناہ سے توبہ کرنے والا یوں ہو جاتا ہے جیسے اس کا کوئی گناہ ہی نہ تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ مجھ سے گناہ ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا توبہ کرلو پھر گناہ نہ کرنا۔ سائل نے کہا میں توبہ کرنے کے بعد پھر گناہ کر چکا ہوں۔ فرمایا پھر توبہ کرلو، آئندہ نہ کرنا۔ سائل پوچھنے لگا کب تک فرمایا اس وقت تک کہ شیطان تھک جائے۔ مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ **انما التوبة علی اللہ للذین یعملون السوء بجھالہ (النساء : ۴)** توبہ جس کا قبول کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے وہ ان لوگوں کی توبہ ہے جو جہالت سے کوئی گناہ کر بیٹھتے ہیں۔ اس۔ **ثم یتوبون من قریب (النساء:۱۷)** پھر قریب ہی وقت میں توبہ کر لیتے ہیں اس آیت میں ہر موقعہ اور ہر وقت جو موت سے پہلے ہے قریب ہی کہلاتا ہے حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اور پھر کہتا ہے پروردگار مجھ سے گناہ ہو گیا ہے معاف فرما، تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں میرے بندے نے گناہ کیا ہے اور وہ یقین رکھتا ہے کہ اس کا پروردگار ہے جو گناہوں کی مغفرت کرتا ہے اور اس پر پکڑتا بھی ہے۔ سو میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی اور یہ تمام سلسلہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعزاز میں قائم فرمایا ہے۔ ورنہ پہلی امتوں میں یوں بھی رہا کہ گناہ کرنے پر حلال کو حرام کر دیا جاتا تھا کسی نے گناہ کیا تو اس کے دروازے پر یا اس کے جسم پر لکھا ہوتا تھا کہ فلاں بن فلاں نے یہ گناہ کیا ہے اور اس کی توبہ کی یہ صورت ہے۔ سو اس امت پر کس قدر آسانی کر دی گئی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ومن یعمل سوءا او یظلم نفسه ثم یستغفر الله یجد الله غفور رحیما۔ (النساء : ۱۱۰) اور جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان کا ضرر کرے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بڑی مغفرت والا اور، بڑی رحمت والا پائے گا۔ پس ہر مسلمان پر واجب ہے کہ ہمیشہ صبح و شام بارگاہ خداوندی میں توبہ کرتا رہے مجاھدؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح کرتا ہے یا شام کرتا ہے اور توبہ نہیں کرتا وہ ظالم لوگوں میں سے ہے بندے کو مناسب ہے کہ ہر وقت توبہ کرے اور پانچ وقت نمازوں کی پوری محنت سے حفاظت اور پابندی کرے، اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازوں کو بندے کے گناہوں کو دور کرنے والی بتایا ہے۔۔ پس یوں سمجھئے کہ اللہ رب العزت کی نافرمانی اور ناراضگی سے اور شیطان کی تابعداری سے بچتے ہوئے تمام تر احکام خداوندی پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگیاں سنت اور شریعت کے سانچے میں ڈھال لے۔ انشاء اللہ دنیا و آخرت میں کامیابیاں ملیں گی۔ (تنبیہ الغافلین)

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے

فقیہ ابو اللیث سمرقندیؒ، عبداللہ بن عبید سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے پروردگار آپ نے ابلیس کو مجھ پر مسلط کر دیا۔ آپ کی مدد کے بغیر اس سے بچنا ممکن نہیں۔ ارشاد فرمایا کہ تیری نسل میں جو بھی پیدا ہوگا شیطان ملعون کے مکر سے بچانے کے لئے اور برے ساتھیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے میں پہرہ دار مقرر کر دوں گا۔ عرض کیا یا اللہ کچھ مزید عطا فرمائیے۔ ارشاد فرمایا کہ ایک نیکی پر دس بلکہ اس سے بھی زیادہ اجر دوں گا۔ عرض کیا یا اللہ کچھ اور عنایت فرمائیے۔ فرمایا جب تک بدن میں روح موجود ہے توبہ قبول ہوتی رہے گی عرض کیا، یا اللہ مزید ارشاد فرمائیں۔ ارشاد فرمایا۔

قل یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً انہ ھو الغفور رحیم (الزمر:۸۳)

آپ کہہ دیں کہ اے میرے بندو: جنہوں نے اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں خدا کی رحمت سے ناامید مت ہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا واقعی وہ بڑا بخشنے والا بڑی رحمت کرنے والا ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

توبہ کی قبولیت اور معافی ملنے پر کچھ عبرتناک واقعات

① چند دن قبل زیادہ گنہگار، اس کے چند دن بعد وہی آدمی نیک

یک دن ایک بزرگ نے اللہ کریم سے درخواست کی کہ میں سب سے زیادہ گنہگار کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ ارشاد ہوا فلاں جگہ ہے۔ جا کر ایک نوجوان کو دیکھا کہ مستی اور شہوت بھری زندگی گزار رہا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی توجہ بھی نہیں، بس اس کی زندگی اللہ رب العزت کی نافرمانیوں میں گزر رہی ہے۔ چند دن بعد پھر اللہ رب العزت سے درخواست کی کہ میں سب سے نیک آدمی کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ ارشاد ہوا فلاں جگہ ہے جب جا کر دیکھا تو وہی آدمی تھا۔ پوچھا اے اللہ کیا ماجرا ہے کہ چند دن قبل یہی آدمی سب سے زیادہ گنہگار اور اس کے چند دن بعد وہی آدمی سب سے زیادہ نیک۔ تو ارشاد ہوا کہ چند دن قبل بیوی نے اسے ملامت کیا اس نے سچی پکی توبہ کر لی ہے تو میں نے اس کو معاف کر دیا اس کی توبہ قبول ہوگئی تو نیک بن گیا۔

② قصہ قارون اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا

قارون نے ایک عورت کو مال و دولت کی لالچ دے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تہمت لگانے کے لئے تیار کیا جب بھری مجلس میں راز کھل گیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ دیکھ کر غیظ و غضب میں آئے۔ اب اللہ رب العزت کے حکم سے زمین حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تابع بن گئی تو موسیٰ علیہ السلام نے زمین کو حکم دیا کہ قارون کو پکڑو تو زمین نے قارون کو پکڑا۔ تھوڑا سا دھنس گیا تو قارون، موسیٰ علیہ السلام سے

درخواست کرنے لگا کہ موسیٰ علیہ السلام معاف کردو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام زمین کو حکم دیتے کہ اور پکڑو قارون اور بھی دھنس گیا۔ پھر کہا موسیٰ علیہ السلام معاف کرو مگر موسیٰ علیہ السلام نے زمین سے کہا اور پکڑو چنانچہ زمین نے قارون کو نگل لیا اور اپنے خزانوں سمیت دھنس گیا۔ تو اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ موسیٰ اگر قارون مجھ سے ایک دفعہ معافی مانگ کر توبہ کرتا تو میں معاف کر دیتا۔ (سبحان اللہ۔ قربان جائیں ایسی ذات پر جو قارون جیسے نافرمان اور سرکش کو بھی معاف کرنے کے لئے تیار۔ (مختصر لکھا ہے، مولف)

(تفسیر مظہری، ج ۳، ص، ۱۰۳)

۳ سو آدمیوں کے قاتل کی توبہ کو قبول کر کے معافی ملنے کا واقعہ

بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا قصہ حدیث پاک میں مذکور ہے کہ جس نے ننانوے قتل کیے تھے ایک راہب کے پاس گیا کہ میں ننانوے قتل کر چکا ہوں میرے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟ کہا نہیں تو اس کو بھی قتل کر دیا سو پورے ہو گئے پھر توبہ کے ارادے سے ایک عالم دین کے پاس آ کر کہنے لگے کہ میں سو آدمیوں کو قتل کر چکا ہوں۔ اب میں سچی توبہ کرنا چاہتا ہوں کیا میری توبہ قبول کی جائے گی اور کیا میرے لئے معافی کی گنجائش ہے تو انہوں نے کہا کہ ہاں توبہ کا دروازہ کھلا ہے آپ سچی پکی توبہ کریں اللہ رب العزت معاف فرما دیں گے ساتھ یہ بھی کہا کہ جس بستی میں آپ رہائش پذیر ہیں یہ بستی چھوڑ کر نیکو کاروں کی بستی کی طرف چلے جائیں، وہ اس بستی کی طرف چل کر روانہ ہوئے۔ اب اللہ رب العزت کی شان دیکھئے کہ راستے میں ہی اسے موت آ گئی۔ اب جہنم کے فرشتے آ کر جہنم لے جانا چاہتے ہیں کہ یہ سو آدمیوں کا قاتل ہے اور جنت کے فرشتے جنت لے جانا چاہتے ہیں اگر چہ سو آدمیوں کا قاتل ہے

مگر سچی توبہ کے ارادے سے نکلا تھا اس کی توبہ قبول ہوگئی ہے اور اس کو معافی مل چکی ہے یہ جنتی ہے۔ چنانچہ ان کے درمیان فیصلہ نہیں ہو پا رہا تھا تو اللہ رب العزت کی طرف سے فیصلہ آیا کہ زمین کو ناپو، اگر بدکاروں کی بستی کی طرف قریب ہے تو جہنم کا مستحق اور اگر نیکوکاروں کی بستی کی طرف قریب ہے تو جنت کا مستحق ہوگا۔ تو جب زمین کو ناپا گیا اگرچہ وہ نیکوکاروں کی بستی کی طرف فاصلہ کم طے کر چکا تھا مگر چونکہ وہ سچی پکی توبہ کے ارادے سے نکلا تھا تو اللہ رب العزت نے زمین کو سمیٹ کر فاصلہ کو کم کر دیا اور یوں وہ بجائے جہنم جانے کے جنت پہنچے۔ تو میرے دوستو جو رب کریم سو آدمیوں کے قاتل کو معاف کر سکتا ہے قارون کو معاف کرنے کے لئے تیار تو ہمیں کیونکر معاف نہیں فرمائیں گے مگر ہم آ کر سچی توبہ تو کر لیں۔ (بخاری، مسلم، ابن ماجہ، الترغیب والترھیب)

۴ ایک گنہگار کا سچی توبہ کر کے معافی ملنے پر واقعہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں قحط سالی پڑی۔ بارش نہ ہونے کی وجہ سے موسیٰ نے لوگوں کو دعا اور توبہ کے لئے جمع فرمایا اور اللہ رب العزت سے باران رحمت اور بارش برسانے کی دعا کی تو اللہ رب العزت کی طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلامکو حکم ارشاد ہوا کہ مجلس میں ایک بندہ موجود ہے۔ جو چالیس سال سے میری نافرمانی پر اترا ہوا ہے جب تک یہ اس مجلس سے نہیں نکلے گا تو بارش بھی نہیں ہو گی چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلامنے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اس مجلس میں ایک ایسا شخص موجود ہے جو چالیس سال سے اپنے پروردگار کی نافرمانی کر رہا ہے جب تک وہ موجود رہے گا بارش نہیں ہوگی، وہ نکل جائے۔ اس نے سوچا کہ اگر مجلس سے نکلوں گا تو ذلت ورسوائی ہوگی سب دیکھیں گے شرمندہ ہو کر ذلیل وخوار ہو جاؤں گا۔ اگر نہیں

نکلوں گا تو بارش نہیں ہوگی۔ چنانچہ اس نے دل ہی دل میں سچی پکی توبہ کی اور اللہ رب العزت سے معافی کی درخواست کی تو اللہ رب العزت نے معاف فرما دیا اور خوب بارش شروع ہو کر برسنے لگی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ رب العزت سے پوچھا کہ اے رب کریم مجلس سے تو کوئی آدمی نہیں نکلا مگر خوب بارش ہو گئی تو اللہ رب العزت نے فرمایا کہ اے موسیٰ اگرچہ وہ گنہگار تھا مگر اس نے نادم ہو کر دل ہی دل میں سچی توبہ کی تو میں نے معاف کر دیا اور بارش برسا دی۔ اللہ اکبر جو کریم ذات ایسے وقت میں بھی معافی دے سکتی ہے تو اگر ہم بروقت سچی توبہ کر کے معافی مانگیں تو ہمیں بھی ضرور معاف کیا جائے گا۔ (کتاب التوابین)

⑤ ایک گناہ گار خوف خدا کی وجہ سے بخشا گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک شخص نے اپنے نفس پر بڑی زیادتی کی (اور بڑا ظلم کیا یعنی غفلت سے اللہ کی نافرمانی والی زندگی گزارتا رہا) جب اس کی موت کا وقت آیا تو (اپنی پچھلی زندگی کو یاد کر کے رویا۔ اس پر اللہ کا ڈر اور خوف کا بہت زیادہ غلبہ ہوا اور آخرت کے برے انجام سے وہ ڈرا، یہاں تک کہ اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا کر راکھ کر دینا پھر تم میری اس راکھ میں سے آدھی تو کہیں خشکی میں بکھیر دینا اور آدھی کہیں دریا میں بہا دینا (تاکہ میرا کہیں پتہ نشان بھی نہ رہے اور میں جزاء وسزا کے لئے دوبارہ زندہ کیا جاؤں۔ اس نے کہا کہ میں ایسا گنہگار ہوں) کہ اللہ کی قسم اگر خدا نے مجھے پکڑ لیا تو وہ مجھے ایسا سخت عذاب دے گا جو دنیا جہاں میں کسی کو بھی نہیں دے گا۔۔ اس کے بعد جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹوں نے اس کی وصیت پر عمل کیا (جلا کر اس کی راکھ کو کچھ ہوا میں اڑا دیا اور کچھ دریا میں بہا دیا) پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے خشکی اور تری سے اس کے اجزاء جمع

ہوئے (اس کو دوبارہ زندہ کیا گیا) پھر اس سے پوچھا گیا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا اے میرے مالک! تو خوب جانتا ہے کہ تیرے ڈر و خوف سے ہی میں نے ایسا کیا تھا۔ (رسول اللہ نے یہ واقعہ بیان فرما کر ارشاد فرمایا کہ (اللہ تعالی نے اس کی بخشش کا فیصلہ فرما دیا)

اس واقعہ کو بیان کرنے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقصد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت درحقیقت بندے سے صرف ایک چیز کا مطالبہ کرتی ہے، وہ یہ کہ بندہ ایک مرتبہ اپنے کئے پر سچے دل سے شرمسار ہو جائے، نادم ہو جائے اور نادم ہو کر اس وقت جو کچھ کر سکتا ہے، وہ کر گزرے تو پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت ایسی متوجہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما کے اس کو معاف کر دیتے ہیں۔ (بخاری، مسلم، مالک، نسائی، الترغیب والترہیب، اصلاحی خطبات)

❻ ایک آدمی کا موت کے وقت سچی توبہ اور حسن بصریؒ کا باوجود انکار کے نماز جنازہ پڑھانے کا عجیب واقعہ۔

حضرت حسن بصریؒ کی ایک شاگردہ تھی جو آپ کے درس میں آیا کرتی تھی اس کا ایک بیٹا تھا اس نے اس کی اچھی تربیت کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بہت سمجھایا مگر وہ اپنی مستی میں مست تھا، چنانچہ بیمار ہوا اور مرنے کے قریب ہوا تو اپنی ماں سے کہا کہ میں بیماری کی شدت کی وجہ سے حسن بصریؒ کے پاس جا نہیں سکتا اور آپ مجھے لے جا نہیں سکتیں تو آپ حسن بصریؒ کو میرے پاس لائیں کہ مجھے توبہ کا طریقہ بتائیں اور جب میری روح نکل جائے تو میری نماز جنازہ بھی پڑھائیں، تو ماں جلدی سے حسن بصریؒ کے پاس پہنچ گئیں اور قصہ عرض کیا، جواب میں حسن بصریؒ نے فرمایا کہ میں بالکل نہیں آ سکتا اور نہ ہی اس کی نماز جنازہ پڑھاؤں گا کیونکہ میں اسے بہت سمجھا چکا ہوں اس نے کہاں راہ

راست پہ آنا ہے۔ چنانچہ ماں مایوس اور ناامید ہوکر گھر آ کر بیٹے سے کہنے لگی کہ حسن بصریؒ تیرے برے کرتوتوں کی وجہ سے نہ تیرے پاس آنے کے لئے تیار اور نہ ہی تمہاری نماز جنازہ پڑھانے کیلئے تیار ہیں، یہ دیکھ کر وہ بڑا رنجیدہ ہوا اور خود کو ملامت کرنے لگا پھر اپنی ماں سے کہا کہ جب میں اتنا بڑا گنہگار اور اتنا برا ہوں کہ اللہ والے بھی مجھ سے نفرت کرتے ہیں اور میری نماز جنازہ پڑھانے سے بھی انکار کرتے ہیں۔ ،تو پھر میری ایک وصیت پر ضرور عمل کرنا۔ چنانچہ اپنی عاجزی اور بے کسی کا اظہار کرتے ہوئے ماں سے کہنے لگے۔ اماں جب میری روح نکل جائے تو میرے گلے اور گردن میں رسی اور پھندا ڈال کر بچوں کے حوالے کر دینا کہ وہ مجھے خوب گھسیٹتے رہیں تاکہ لوگ مجھے دیکھ کر عبرت حاصل کریں کہ جو اللہ رب العزت کی نافرمانی کرے گا اسے میری طرح گھسیٹا جائے گا۔ چنانچہ ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی، دروازہ کھولا تو حضرت حسن بصریؒ تھے۔ پوچھا کہ کیسے آنا ہوا؟ آپ نے تو آنے سے انکار کیا تھا۔ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ جب آپ چلی گئیں تو میں قیلولہ کے لئے سو گیا تو کیا خواب دیکھ رہا ہوں کہ اللہ رب العزت کی طرف سے مجھے یہ کہا جا رہا ہے کہ تم کیسے ولی ہو کہ تم میرے ولی کی نماز جنازہ پڑھانے سے انکار کرتے ہو، تو اپنی شاگردہ سے کہا کہ اس نے موت کے وقت ایسی سچی اور پکی توبہ کی ہے کہ جس کی وجہ سے اس کی مغفرت ہوکر ولیوں میں گویا شامل ہوگیا ''اللہ اکبر کبیراً'' ذرا دیکھئے اللہ رب العزت کی رحمت کو، قربان جائیں ایسی ذات پر،

ذالکفل کا ایک مجبور عورت کو جانے دیکر توبہ کی قبولیت پر ایک عجیب واقعہ

بنی اسرائیل میں ایک آدمی جس کا نام ذالکفل تھا وہ ایک مالدار شرابی اور

بدکردار آدمی تھا ہر رات اس کے پاس ایک نئی لڑکی آتی، چنانچہ ایک دفعہ ایک خوبصورت عورت بھوک اور بچوں کی وجہ سے دینار کے عوض اپنی عزت کو نیلام کرنے پر مجبور ہوگئی، جب رات کو ذالکفل کے پاس کمرے میں پہنچی تو رونے لگی اور کانپنے لگی ، ذالکفل نے کہا کہ میں نے کوئی مجبور تو نہیں کیا تھا کیا ہوا؟ کیوں رو رہی ہو؟ تو اس عورت نے کہا میں کوئی فاحشہ اور پیشہ ورعورت ہر گز نہیں ہوں بلکہ میں بھوک اور بچوں کی وجہ سے آپ کے پاس آنے پر مجبور ہوگئی، تو ذالکفل یہ آنسو دیکھ کر رونے لگا اور کہا کہ بہن تو چلی جا اور میں نے جو ساٹھ دینار دیئے ہیں وہ آپ کو ہدیہ ہیں، مگر میرے حق میں دعا کر دیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائیں، میں پکی سچی توبہ کرتا ہوں کہ آئندہ اپنے کریم رب کی نافرمانی نہیں کروں گا، چنانچہ وہ عورت گناہ سے بچنے اور دینار مل کر ضرورت پوری ہونے پر خوش ہو کر ذالکفل کے حق میں دعا دے کر چلی گئی: اب کچھ دیر بعد ذالکفل فوت ہوگئے، اس کو کیا پتہ کہ میری موت قریب آچکی ہے، اگر یوں صبح ہو جاتی تو لوگ اس کی بری حرکات کی وجہ سے اس کی لاش کتے کی طرح بغیر غسل وکفن کے دبا دیتے مگر جب صبح ہوئی تو ذالکفل کے دروازے پر ایک بینر لگا ہوا تھا جس پر لکھا تھا۔ **ان اللہ قد غفر للکفل** ۔ کہ بے شک اللہ رب العزت نے کفل کو بخش دیا اس لئے کہ لوگ یہ دیکھ کر معلوم کرلیں کہ اس نے توبہ کر لی ہے اور معافی مل چکی ہے کہ اس کو غسل وکفن دے کر باعزت طریقے سے دفنانے کو عمل میں لایا جائے۔ جو اللہ ایسے آدمی کو بھی موت سے تھوڑی دیر پہلے توبہ کرنے پر معاف فرما دیتے ہیں پھر ہم کیوں اس کی رحمت سے مایوس ہوں بلکہ آج ہی پکی سچی توبہ کرلیں کیونکہ موت پر کوئی بھروسہ نہیں کسی بھی وقت آئے گی تو اچانک آئے گی (ترمذی شریف)

۸ سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کا ایمان لانے اور قبولیت توبہ پر قرآن کا نزول

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل وحشی نے مکہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالیہ میں خط لکھا کہ میں اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں مگر میرے لیے قرآن پاک کی یہ آیت رکاوٹ ہے

والذین لایدعون مع اللہ الھا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون ومن یفعل ذلک یلق اثاما (سورہ الفرقان ۲۸)

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی پرستش نہیں کرتے اور جس شخص کے قتل کو اللہ نے حرام فرمایا ہے اس کو قتل نہیں کرتے مگر اس کو جس کا قتل کرنا درست ہے، اور وہ زنا بھی نہیں کرتے، اور جو شخص ایسے کام کریگا اس کو سزا سے سابقہ پڑے گا۔ اور میں نے یہ تینوں کام کیے ہیں، تو کیا میرے لیے توبہ ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی،

الا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیاتھم حسنات (الفرقان)

مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرتا رہے تو اللہ تعالی ایسے لوگوں کو گناہوں کی جگہ نیکیاں عطا فرمائیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت وحشی کو لکھ کر بھیجی، انہوں نے پھر لکھا کہ آیت میں عمل صالح کی شرط ہے تو کیا معلوم کہ میں عمل کرسکوں گا یا نہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی،

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر مادون ذلک لمن یشآ(النسآء۱۱۶)

بے شک اللہ تعالی اس بات کو نہ بخشیں گے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا جائے اسکے سوا جتنے گناہ ہیں جس کو چاہیں بخش دیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت لکھ بھیجی تو انہوں نے پھر یہ لکھا کہ اس آیت میں بھی شرط ہے نہ معلوم میری مغفرت بھی چاہیں گے یا نہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

قل یاعبادی الذین اسرفو علی انفسھم لاتقنطو من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور رحیم (الزمر ۵۳)

اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانون کے اوپر زیادتی کی ،تو، اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو، تحقیق اللہ بخشتا ہے سارے گناہ، تحقیق وہی ہے بخشنے والا مہربان، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت لکھ کر بھیجی اس میں کوئی شرط نہ تھی چنانچہ حضرت وحشی رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ حاضر ہوکر مشرف با اسلام ہوئے (بحوالہ تنبیہ الغافلین)

فائدہ جو اللہ اتنے درگزر اور بخشش کرنے والے ہیں کہ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے قاتل کفر سمیت تمام گناہوں کے باوجود معاف کر سکتے ہیں تو ہماری توبہ قبول کر کے ہمیں بھی معاف کریں گے (تنبیہ الغافلین)

⑨ ایک کفن چور کا ایک مردہ لڑکی سے مجامعت کر کے توبہ کرنے پر معافی ملنے کا عبرتناک واقعہ

زہریؒ ناقل ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وجہ پوچھی تو عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دروازہ پر ایک نوجوان رو رہا ہے جس نے میرا دل جلا دیا ہے۔فرمایا عمر! اسے

اندر لے آؤ وہ نوجوان روتا ہوا حاضر ہوا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس سے رونے کی وجہ پوچھی کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے گناہوں کا ڈھیر مجھے رلا رہا ہے اور مجھے جبار سے ڈر آتا ہے کہ وہ مجھ پر غضب ناک ہوگا آپ نے فرمایا۔نوجوان! کیا تو نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا ہے؟ عرض کیا نہیں۔کیا تو نے کسی جان کو ناحق قتل کیا ہے؟ عرض کیا نہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ تیرے گناہوں کو معاف فرمادیں گے اگرچہ وہ سات آسمان سات زمینوں اور پہاڑوں سے بھی بڑھا ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا تیرا گناہ بڑا ہے یا کرسی؟ کہنے لگا میرا گناہ بڑا ہے۔فرمایا گناہ بڑا ہے یا عرش۔اس نے کہا میرا گناہ بڑا ہے۔ارشاد فرمایا کہ گناہ عظیم کو خدائے عظیم ہی معاف فرمائے گا جو بہت ہی عفوودرگزر کرنے والا ہے۔پھر فرمایا ذرا اپنا گناہ تو بتا، اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے آپ سے حیا آتی ہے۔آپ نے پوچھا تو کہنے لگا کہ میں کفن چور تھا اور سات سال تک یہی پیشہ کیا۔ایک دفعہ انصاری کی ایک لڑکی فوت ہوئی۔میں نے اس کی قبر کھودی اور کفن اتار کر چل دیا تھوڑی دور گیا تھا کہ شیطان نے مجھ پر غلبہ پایا اور میں نے لوٹ کر اس سے مجامعت کر لی چل کر تھوڑی دور گیا ہی تھا کہ کیا دیکھتا ہوں۔وہ لڑکی کھڑی پکار کر کہہ رہی ہے اے جوان تجھے قیامت کے دن جزاوسزا دینے والے سے حیاء نہیں آئی جس وقت وہ اپنی کرسی فیصلہ کے لئے رکھیں گے اور ظالم سے مظلوم کا بدلہ دلوائیں گے۔تو مرنے والوں کے مجمع میں مجھے ننگی کر کے چل دیا اور میرے اللہ کے روبرو مجھے بحالت جنابت حاضر ہونے پر مجبور کیا یہ سنتے ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کھڑے ہوگئے اور اس کی گدی میں ایک دھول رسید کی اور فرمایا او فاسق تو بس آگ ہی کے لائق ہے، دفع ہو یہاں سے۔نوجوان وہاں سے نکلا۔چالیس راتوں تک اللہ کے حضور توبہ کرتا مارا مارا پھرتا رہا۔چالیس راتوں کے بعد آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خدا، آدم وحوا کے معبود

اگر تجھے میری توبہ منظور ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کی خبر دے ورنہ پھر آگ بھیج کر مجھے جلا دے اور آخرت کے عذاب سے نجات دے دے اتنے میں جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور سلام کہا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو سلام پہنچایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ خود سلام ہیں۔ سلام کا مبدا (شروع) اور منتہا (آخر) بھی وہی ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کیا مخلوق کو آپ نے پیدا کیا ہے؟ فرمایا مجھ کو بھی اور تمام مخلوق کو اسی نے پیدا کیا ہے۔ عرض کیا وہ پوچھتے ہیں کہ کیا آپ مخلوق کو رزق دیتے ہیں؟ فرمایا بلکہ مجھے بھی اور تمام مخلوق کو اللہ تعالیٰ ہی رزق دیتے ہیں۔ عرض کیا وہ پوچھتے ہیں کہ بندوں کی توبہ آپ قبول کرتے ہیں؟ فرمایا بلکہ میری بھی اور تمام بندوں کی توبہ وہی قبول کرتے ہیں۔ پھر کہا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بندے کی توبہ قبول کر لی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اس پر نگاہ شفقت فرمایئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس نوجوان کو بلا کر اس کی توبہ قبول ہونے کی بشارت سنائی۔ (بحوالہ تنبیہ الغافلین: ۹۷)

⑩ ایک عورت کی توبہ کا قصہ

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر نکلا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عورت نقاب اوڑھے راستہ پر کھڑی ہے اور مجھ سے پوچھ رہی ہے کہ مجھ سے بڑا گناہ ہو گیا ہے کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ میں نے پوچھا تیرا گناہ کیا ہے؟ کہنے لگی مجھ سے زنا کی حرکت سرزد ہو گئی ہے اور اس سے پیدا ہونے والے بچے کو بھی میں نے قتل کر دیا ہے۔ میں نے کہا تو خود بھی ہلاک ہو گئی اور ایک جان اور بھی ہلاک کی، خدا کی قسم تیری توبہ قبول نہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ سن کر اس عورت نے چیخ ماری اور بیہوش ہو کر گر پڑی اور میں آگے چلا آیا اور اپنے جی سے یوں کہہ رہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موجود ہوتے تجھے فتویٰ دینے کا کیا حق تھا۔ صبح

ہوئی تو میں جلدی سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزشتہ رات ایک عورت نے مجھ سے فلاں مسئلہ پوچھا اور میں نے اس کا یوں جواب دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سن کر انا للہ و انا الیہ راجعون۔ پڑھا اور فرمایا بخدا اے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ تو خود بھی ہلاک ہوا اور اسے بھی ہلاک کیا۔ کیا تجھے یہ آیت معلوم نہ تھی۔

والذین لا یدعون مع اللہ الھا اخد ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون ومن یفعل ذلک یلق اثاماً یضاعف لہ العذاب یوم القیمۃ و یخلد فیہ مھانا الامن تاب و امن و عمل عملاً صالحاً فاولئک یبدل اللہ سیاٰتھم حسنات و کان اللہ غفورا رحیم (فرقان:٦٨)

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی پرستش نہیں کرتے اور نہ ہی قتل کرتے اسے جسے اللہ نے منع فرما دیا ہے مگر جس کا قتل حق پر ہو، اور زنا نہیں کرتے اور جو کوئی یہ کام کرے وہ جا پڑا گناہ میں اسے قیامت کے دن دگنا عذاب ہوگا اور خوار ہوکر اس میں پڑا رہے گا مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور کچھ نیک کام کیے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی برائیوں کی جگہ بھلائیاں بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اسی وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں سے چلا گیا اور حال یہ تھا کہ میں مدینہ کی گلیوں میں دوڑتا پھرتا تھا اور پکارتا جاتا تھا کہ کون ہے جو مجھے فلاں عورت کا پتہ بتائے جس نے گزشتہ رات مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھا تھا۔ میرا یہ حال دیکھ کر بچے شور کرتے تھے کہ ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ دیوانہ ہوگیا حتیٰ کہ اسی طرح رات ہوگئی تو وہ عورت کل والی جگہ پر مجھے پھر ملی تو میں نے اسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا ارشاد مبارک سنایا کہ اس کی توبہ قابل قبول ہے یہ سن کر وہ عورت چیخ مار کر خوشی میں رونے لگی اور کہا کہ میرے پاس فلاں باغ ہے جسے میں گناہ کے کفارہ میں مساکین کے لئے صدقہ کرتی ہوں۔ آیت مذکورہ کے بارے میں بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو اس کے گزشتہ گناہ ہی نیکیاں بن جاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انسان قیامت کے دن جب اپنے نامہ اعمال میں نظر مارے گا تو اول حصہ میں اپنے گناہ اور آخیر حصہ میں نیکیاں دیکھے گا اور دوبارہ دیکھنے لگے گا تو اول سے آخر تک نیکیاں ہی نیکیاں دکھائی دیں گے۔ یہی مضمون حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بھی حضور ﷺ سے نقل کیا ہے اور **یبدل اللہ سیاتھم حسنات** کا بھی یہی مطلب ہے۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ اس آیت کے یہ معنی ہے کہ برے اعمال سے منہ موڑ کر نیک اعمال کی طرف رخ کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے برائیوں کی بجائے نیکیاں کرنے لگ جاتا ہے۔ میرے بھائی یہ بات جان رکھو کہ کفر سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں۔

اللہ پاک کا ارشاد ہے۔

قل للذین کفروا ان ینتھو یغفر لھم ما قد سلف (الانفال:۳۸)

آپ ان کافروں سے کہہ دیں کہ اگر یہ لوگ باز آجائیں تو ان کے سارے گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں، سب معاف کر دیئے جائیں گے۔ تو جو گناہ کفر سے کم درجہ کے ہیں ان کا کیا کہنا۔ حضرت حسن بصریؒ، حضور ﷺ کا ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی خطاؤں سے زمین و آسمان کا درمیانی حصہ بھر دے اور توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں۔ (بحوالہ تنبیہ الغافلین: ص ۱۰۶ تا ۱۰۸)

اس لئے میرے مسلمان بھائیو: آج کل نہیں بلکہ آج ہی بلکہ ابھی ابھی سچی پکی توبہ کر کے اپنی آخرت کو بناتے ہوئے۔ اپنے کریم پروردگار کی رضامندی حاصل کر لو۔ یہ نہ سوچو کہ ابھی تو جوان ہوں پھر توبہ کرلوں گا۔ یہی شیطان کا دھوکہ ہے۔ ہمیں کیا معلوم کہ ہم کتنا زندہ رہیں گے موت پر تو ایک سیکنڈ بھی بھروسہ نہیں۔ کسی بھی وقت اچانک آسکتی ہے پہلے سے ہم تیار رہیں۔

اللہ تعالیٰ انسان سے فرماتا ہے

میری طرف آ کر تو دیکھ　　متوجہ نہ ہوں تو کہنا
میری راہ پر چل کر تو دیکھ　　راہیں نہ کھول دوں تو کہنا
مجھ سے سوال کر کے تو دیکھ　　بخشش کی انتہاء نہ کر دوں تو کہنا
میرے لئے بے قدر ہو کر تو دیکھ　　قدر کی انتہاء نہ کر دوں تو کہنا
میرے لئے ملامت سہہ کر تو دیکھ　　اکرام کی حد نہ کر دوں تو کہنا
میرے لئے لٹ کر تو دیکھ　　رحمت کے خزانے نہ لٹا دوں تو کہنا
میرے کوچے میں بک کر تو دیکھ　　انمول نہ کر دوں تو کہنا
مجھے رب مان کر تو دیکھ　　سب سے بے نیاز نہ کر دوں تو کہنا
میرے خوف سے آنسو بہا کر تو دیکھ　　مغفرت کے دریا نہ بہا دوں تو کہنا
وفا کی لاج نبھا کر تو دیکھ　　عطا کی حد نہ کر دوں تو کہنا
میرے نام کی تعظیم کر کے تو دیکھ　　تکریم کی انتہاء نہ کر دوں تو کہنا
مجھے حی القیوم مان کر تو دیکھ　　ابدی حیات کا امین نہ بنا دوں تو کہنا
ہستی کو فنا کر کے تو دیکھ　　جامِ بقاء سے سرفراز نہ کر دوں تو کہنا

بالآخر میرا ہو کر تو دیکھ ہر کسی کو تیرا نہ بنا دوں تو کہنا

میرے محترم بھائیو دوستو بزرگو جب اللہ تعالیٰ اتنے کریم ورحیم ہیں اور توبہ کو قبول کرنے والے ہیں تو پھر دیر کس بات کی ہے۔کل پر موقوف نہیں بلکہ ابھی ابھی سچی پکی توبہ کر کے (فانی دنیا اور اس کی رنگینیوں اور شیطان کے دھوکے میں نہ آتے ہوئے) اپنی آخرت کو جو ہمیشہ والی زندگی ہے بنا لیجئے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

محتاج دعا ابو محمد عکاشہ

(۱۹ ذی الحج ۱۴۳۵ھ۔ بمطابق ۱۴-۱۰-۲۰۱۴ء)

بے حیائی اور پاکدامنی، اور محبت الٰہی ودعا پر کچھ اشعار

شیخ العرب والعجم عارف باللہ شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ کے اشعار۔

گناہوں سے حفاظت

ہر گناہوں سے گر حفاظت ہے　　تو یہ سمجھو خدا کی رحمت ہے۔
ان حسینوں کا حسن کیا دیکھیں　　جس نظر بد پہ آہ لعنت ہے۔
حسن فانی سے زندگانی کو　　دور رکھنا رہ سلامت ہے۔۔
ایسی الفت کی آخری منزل　　کیسی ذلت ہے کیسی نفرت ہے۔
ان سے سنتے ہو گالیاں کیوں تم　　جن سے کہتے ہیں آپ الفت ہے۔
حسن فانی کی گرمیاں اختر　　پہلے نفرت ہے پھر عداوت ہے۔

نصیحت برائے عاشق مجاز

مشورہ سن لے مجھ سے مرے ہم نشیں　　دل حسینوں سے ھر گز لگانا نہیں
ہے فلک نوحہ تنگ ہے یہ زمیں　　یوں حسیں کرتے ہیں دل کو اندوہگیں۔
گل رخوں کو سمجھتا ہے جو گلستاں　　یہ خزاں ہے خزاں یہ خزاں ہے خزاں۔
اس بیاباں کو تو مت سمجھ گلستان　　ورنہ پچھتائے گا اے مہرباں۔
خاک پر خاک اپنی جوانی نہ کر　　رائگاں اس طرح زندگانی نہ کر۔
ان حسینوں سے کس کو ملا چین ہے　　جس نے بھی دل دیا ان کو بے چین ہے۔

مخلوط تعلیم کا زھر

کچھ حسن بھی مجبور ہے کچھ عشق بھی مجبور

دنیائے حسن و عشق بڑی کشمکش میں ہے
لازم ہے کہ دونوں ہی کریں عشق سے توبہ
ہر مبتلائے فسق بڑی کشمکش میں ہے
جب بھی ہوئی ہے حسن کی جانب سے پیش کش
حرکت میں آگیا ہے گناہوں کا پیچ کس
مخلوط حسن و عشق کی تعلیم زہر ہے
لیکن خدا کے قہر کو سمجھا کہ مہر ہے
سوسائٹی عذاب ہے اور قہر حماقت
مخلوط حسن و عشق ہیں دونوں ہی نجاست
ہے اختلاج قلب اور دونوں ہیں دردسر
دونوں ہیں چین سے دختر ہو یا پسر۔

لحہ فکریہ

کمر جھک گئے مثل کمانی ہوئی — کوئی نانا ہوا کوئی نانی ہوئی۔۔
ان کے سفید بالوں پہ غالب سفیدی ہوئی — کوئی دادا ہوا کوئی دادی ہوئی۔
لڑکی اماں بن گئی پھر نانی ہوگئی — تاریخ حسن و عشق کی یوں فانی ہوگئی۔
رسوائی دوام نافرمانی ہوگئی — اور قلب و جاں کی اس طرح ویرانی ہوگئی

حسن مجازی کا انجام

ہونٹوں پہ ان کے مونچھ ہے گالوں پہ ڈاڑھیاں
اب ختم ہیں سب عشق و جنوں کی کہانیاں
پٹڑی ہی جب اکھڑ گئی حسن و جمال کی

اب کس طرح چلیں گی محبت کی گاڑیاں
جو تھے شگفتہ و تر و تازہ بہ شکل گل
دورِ خزاں میں اب ہیں وہ کانٹوں کی جھاڑیاں
(ماخوذ از آئینہ محبت)

ٹی وی کے نقصانات

دیکھ کر ٹی وی کو اب ہیں لوگ ٹی بی کا شکار　جرم ڈاکہ جرم چوری جرم عشق زلف یار
دوستو ٹی وی کو ویٹو کر کے دیکھوں پھر بہار　دل میں اپنے چین وراحت کی فضائے سازگار

اڑ گیا رنگ حسن فانی کا

جن، کا نقشہ تھا کل جوانی کا　ہے لقب آج نانا، نانی کا
کیسا دیکھا تھا ہو گئے کیسے　کیا بھروسہ ہے اس جوانی کا
مل گئے خاک قبریں کتنے　ناز تھا جن کو زندگانی کا
یہ جہاں گر گیا نگاہوں سے　جب کھلا حال دار فانی کا
میر، اب دل کو کس سے بہلائے　اڑ گیا رنگ حسن فانی کا
دل لگا بس خدا سے اے ظالم　خوف کر موت ناگہانی کا
شیخ کامل کے فیض سے دل ہے　حامل کیف جاودانی کا
خاک تن کو عطا ہوا ان کا غم　ہے صلہ ان کی مہربانی کا
حال دیکھو تو اللہ والوں پر　مستی خمر آسانی کا
سن لو قصہ زبان اختر سے　اس کے دل کے غم نہانی کا

انجام حسن فانی

کسی گلفام کو کفنا رہا ہوں　جنازہ حسن کا دفنا رہا ہوں

لگانا دل کا ان فانی بتوں سے ‏ ‏ عبث ہے ،دل کو یہ سمجھا رہا ہوں
بال سفید ہوتے ہیں ‏ ‏ کچھ بھروسہ نہیں جوانی کا
کھا کے کیڑوں نے خاک کر ڈالا ‏ ‏ کیا بھروسہ ہے حسن فانی کا

فراریاران حسن

مونچھوں کے زیر سایہ لب یار چھپ گئے ‏ ‏ داڑھی کے زیر سایہ وہ رخسار چھپ گئے
بالوں کی سفیدی میں زلف یار چھپ گئے ‏ ‏ جو یار حسن کے تھے وہ سب یار چھپ گئے

از عشق مجازی

محبت بڑھا کے نہ پٹ جائے گا ‏ ‏ محبت سے پہلے ہی ہٹ جائے گا
نہ مانے تو پھر میر پچھتائے گا ‏ ‏ لہو اپنی آنکھوں سے برسائے گا
کبھی آئے گا کبھی جائے گا ‏ ‏ نہ لیکن کسی کل سکوں پائے گا
سوا غم کے ہرگز نہ کچھ پائے گا ‏ ‏ ستم مفت میں جان پر ڈھائے گا
بالآخر چمن میں سزاں پائے گا ‏ ‏ مگر زندگی پھر کہاں لائے گا
یہ مانا کہ اس بت پہ مرجائے گا ‏ ‏ مگر میر مر کر کیا پائے گا
کبھی حسن رفتہ سے شرمائے گا ‏ ‏ ندامت سے میر گڑ جائے گا
یہ لب اور زلف سیہ اور چہرہ ‏ ‏ خبر ہے کہاں سے کہاں جائے گا
زندگی جیسی بھی ہو وقت گزر جائے گا ‏ ‏ ایک،دن تو خالی ہاتھ دنیا سے جائے گا
نہ بن آئے گی لاکھ پچھتائے گا ‏ ‏ خود اپنے کیے کی سزا پائے گا

فریب مجاز

نہ وہ سوز ہے نہ وہ ساز ہے یہ عجیب فریب مجاز ہے
سرناز حسن بھی خم ہوا نہ اب عشق وقف نیاز ہے

گیا حسن یوں بت نازک کا کہ نشاں بھی باقی نہیں رہا
پڑھو دوستو مرے عشق پر کہ جنازہ کی یہ نماز ہے

زندگی میری پابند سنت رہے

بس مرے دل میں تیری محبت رہے — زندگی میری پابند سنت رہے
سامنے ایسا خوف قیامت رہے — سب گناہوں سے میری حفاظت رہے
میں جہاں بھی رہوں جس فضا میں رہوں — میرا تقوی ہمیشہ سلامت رہے
ساری دنیا ہی سے مجھ کو نفرت رہے — بس تیرے نام کی دل میں لذت رہے
میرے دل میں ترا درد الفت رہے — میری دنیائے الفت سلامت رہے
عاشقوں میں مرا نام لکھ جائے گا — اپنے اعمال پر گر ندامت رہے
تیری مرضی پہ ہر آرزو ہو فدا — اور دل میں بھی اس کی نہ حسرت رہے
میر بس دل میں درد محبت ہے — میری دنیائے الفت سلامت رہے
روز شب قلب اختر کی ہے یہ دعا — میرے مولی میری استقامت رہے

مرقع عبرت

کتابی چہرے جو ہوں گے بینگن — تو ٹوٹ جائیں گے سارے بندھن
وہ شاہزادی لگے گی بھنگن — اگرچہ پہنے وہ لاکھ کنگن
وہ شاہزادہ لگے گا بھنگی — اگرچہ کر کے آئے وہ کنگھی
یہ دانت ہل کر اکھڑ پڑیں گے — لگائیں ان پر ہزار منجن
نہ سننا اے میران کی ہرگز — نفس وشیطان ہیں تیرے دشمن
لگا بڑھاپے سے مجھ کو فتو — اگرچہ پہنے ہوئے ہے اچکن

ہوئے ہیں پیری میں مثل بلی　　جو تھے جوانی میں شیر افگن
بچا اپنی نظر کو اختر　　یہی ہے بس اک طریق احسن

نفس دشمن ہے، دشمن کو ناشاد کر

اپنے مالک سے اٹھ کر کے فریاد کر　　دل کو سجدہ میں رو رو کر کے آباد کر
روح کو نور تقوی سے تو شاد کر　　نفس دشمن ہے دشمن کو ناشاد کر
دل کو نور خدا سے تو آباد کر　　اور گناہوں کی خواہش کو برباد کر
حمد سے اس زباں کو تو حماد کر　　سر کو چوکھٹ پہ ان کی تو سجاد کر
قلب وجاں کو تو اس در پہ عباد کر　　اور سکون دل و جاں کو خلاد کر
اپنی خوشیوں کو اختر تو برباد کر　　اپنے رب کی خوشی سے دل آباد کر

(ماخوذ از فیضان محبت، للشیخ العرب والعجم
حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہ)

شاہین اقبال اثر جونپوری، کے اشعار

اجتناب معاصی کا غم۔ نمبرا

رہ سلوک کا کیف وسرور پا نہ سکے　　جو اجتناب معاصی کا غم اٹھا نہ سکے
وہ مسجدوں میں مراقب رہیں تو کیا حاصل　　سڑک پہ آکے جو اپنی نظر جھکا نہ سکے
ہمیں وصول الی اللہ ہو تو کیسے ہو　　ہم اپنے نفس کی دیوار ہی کو ڈھا نہ سکے
دل شکستہ مومن مکان ہے اس کا　　جو کائنات کی وسعت میں بھی سما نہ سکے
ہوا کو چاہیئے کہ اہل دل کے منہ کو نہ آئے　　کہ ان چراغوں کو طوفان بھی بجھا نہ سکے
ہے ایسا شخص اثر قابل مبارک باد　　گناہ جس کی طبیعت کو راس آ نہ سکے

اثر وہ چھک نہیں سکتا کبھی فنا کا ثمر
انا کے تخم کو جو خاک میں ملا نہ سکے۔۔

(روح سلوک)

اجتناب معاصی کا غم۔نمبر ۲

مراد منزل مولی وہی پا کے چلے
جو اجتناب معاصی کا غم اٹھا کے چلے

نہ کیوں ہو زخمی معاصی سے قلب کی دنیا
نظر کے تیر کو سڑکوں پہ جو چلا کے چلے

خدا کی ذات کہ خودخوں بہا ہے اس کے لئے
جو ان کی راہ میں خوشیوں کا خوں بہا کے چلے

متاع دنیا تو کفار کو بھی ملتی ہے
وہ خوش نصیب ہیں جو آخرت کما کے چلے۔

چراغ تقوی کی لو کو بڑھایئے ورنہ
یہ بجھ ہی جائے گا جھونکے اگر ہوا کے چلے۔

وہ جس کو کو منزل مقصود کی تمنا ہے
وہ راہبر کے قدم سے قدم ملا کے چلے۔

یہ کیا کہ شیخ کی محفل میں رکھے آنکھیں بند
جو مارکیٹ میں جائے نظر اٹھا کے چلے۔

جسے خدا کی ولایت میں آگے بڑھنا ہو
تو اس کو چاہیے پیچھے وہ اولیاء کے چلے۔

اسی کو لوگ بٹھاتے ہیں اپنی آنکھوں پر
جو خود کو اپنی نگاہوں سے بھی گرا کے چلے۔

جو عشرتوں کے محلات چاہے جنت میں
تو حسرتوں کے سمندر میں وہ نہا کے چلے۔

(میں اللہ سے ڈرتا ہوں)

عزم مصمم

نہ ہر کھیت میں بے محابا چروں گی
نہ ہرگز زمانے کا اب دم بھروں گی

زمانے کے خالق سے میں اب ڈروں گی
سو حکم خدا پر جیوں گی مروں گی

میں اب غیر محرم سے پردہ کروں گی
مجھے میرے مولی نے عصمت عطا کی

کہ اسلام نے مجھ کو عظمت عطا کی
مجھے میرے رب نے یہ ہمت عطا کی

نہ اہل زمانہ سے اب میں ڈروں گی
میں اب غیر محرم سے پردہ کروں گی

رضا صرف مولی کی مطلوب ہے اب مری زندگانی بہت خوب ہے اب
مجھے چار دیواری محبوب ہے اب میں سڑکوں میں بازاروں میں کیوں پھروں گی
میں اب غیر محرم سے پردہ کروں گی گو تخم عمل لاکھ بوتی ہوں یارب
مگر عمر رفتہ پہ روتی ہوں یارب کہ خود ہی سے شرمندہ ہوتی ہوں یارب
کہ کیا منہ دکھاوں گی جب میں مروں گی میں اب غیر محرم سے پردہ کروں گی

(میں اللہ سے ڈرتا ہوں)

حیلہ ترا غریب بہانہ عجیب ہے۔

دیدار اپنا سب کو کرانا عجیب ہے چہرے سے اپنے پردہ اٹھانا عجیب ہے
بے پردگی سے فائدہ کیا ہے بتائیں بھی یہ مفت میں گناہ کمانا عجیب ہے
یہ دیکھیں خود کو میرا عمل ہے خراب کیوں یوں مت کہیں کہ آج زمانہ عجیب ہے
بگڑے ہوئے معاشرے میں اے مری بہن بن ٹھن کے تیرا سامنے آنا عجیب ہے
پہلے ہی بھائیوں نے بڑھائی ہوئی ہے زلف بہنو تمہارا بال کٹانا عجیب ہے
زلفیں تمہاری باعث تزئین حسن ہیں زلفوں سے اپنی جان چھڑانا عجیب ہے
عورت کے لغوی معنی ہیں چھپنے کی چیز جب مستور کا نہ خود کو چھپانا عجیب ہے
اسباب بدنگاہی تری بے حجابیاں شیطان کا خود کو تیر بنانا عجیب ہے
پھوپھا وخالو دیور وجیٹھ اور ماموں زاد ان سب کا تیرے سامنے آنا عجیب ہے
خوش دامنوں سے لڑنا جھگڑنا بھی ہے برا اور شوہروں کے دل کو دکھانا عجیب ہے
گھر میں تو خستہ حال ہی رکھتی ہیں خود کو پر باہر نکلتے وقت سجانا عجیب ہے
قبل از نکاح ایسی ملاقات ہے حرام منگیتروں سے ملنا ملانا عجیب ہے
شادی ہے ایک سنت نبوی کی اتباع تصویر، مووی، گانا بجانا عجیب ہے

پردہ اگر کریں تو کہیں لوگ دقیانوس حیلہ ترا غریب بہانا عجیب ہے
بدگوئی، جھوٹ، غیبت وچغلی، شکایتیں بے کار اپنا وقت گنوانا عجیب ہے
پہلے تو دن کو گھر سے نکلتی نہیں تھی وہ لیکن یہ آج کل کی شبانہ عجیب ہے
تیری پکار بار سماعت نہ ہو اثر سوئے ہوؤں کو تیرا جگانا عجیب ہے
(شاہین اقبال اثر صاحب)

حکم خدا پر چلا کریں۔

آنکھیں اگر ہیں پاک تو از خود جھکا کریں
دل صاف ہے تو چہرے کا پردہ کیا کریں
عشق رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعوی بجا مگر
جب بات ہے، کہ حکم خدا پر چلا کریں
روحانیت کے حق میں یہی وجہ مرگ ہے
امراض معصیت کی کوئی تو دوا کریں
بس کیا کہوں کہ لگتا ہے کتنا مجھے عجیب
حوا کہ بیٹیوں سے یہ کہنا، حیا کریں
محبوب ہے زیادہ اگر رب کی دوستی
غافل سہیلیوں سے بھی کم کم ملا کریں
جنت نظیر ہوگی یہ دنیائے بے ثبات
شوہر کی جان ودل سے جو خدمت کیا کریں
ٹی وی وی سی آر کے چکر کو چھوڑ کر
اب اہتمام ذکر وتلاوت کیا کریں
اعذار گو ہزار ہا حائل رہیں

مگر اپنی کوئی نماز نہ ہر گز قضا کریں
غیبت، سے چغلیوں سے تو بہتر ہے اے اثر
خاموش بیٹھیں آپ، یا ذکر خدا کریں

(شاہین اقبال اثر صاحب)

اپنی ہستی کو مٹانے سے خدا ملتا ہے۔

بت تقدس کا گرانے سے خدا ملتا ہے
اپنی ہستی کو مٹانے سے خدا ملتا ہے
صرف گفتار سے حاصل نہیں ہوتی منزل
جان کی بازی لگانے سے خدا ملتا ہے
وصل محبوب میں حائل ہے فقط خواہش نفس
اسی دیوار کو ڈھانے سے خدا ملتا ہے
عقل کی روشنی بنتی ہے حجاب منزل
خود کو دیوانہ بنانے سے خدا ملتا ہے
دل پہ بھی ضرب لگانا ہے مبارک لیکن
نفس پر ضرب لگانے سے خدا ملتا ہے
بے نیازی سے تو حاصل نہیں ہوتا بت بھی
شیخ کے ناز اٹھانے سے خدا ملتا ہے
رحمت حق کو ہے دراصل بہانہ درکار
اہل تقوی کے بہانے سے خدا ملتا ہے۔

(روح سلوک)

آخرت کی فکر

وہ جس کو آخرت کی فکر دامن گیر ہوتی ہے
یہ دنیا خود ہی اس کے پاؤں کی زنجیر ہوتی ہے
جو ان کی راہ میں سہ سہ کے غم ویران ہو جائے
تو لطف خاص سے اس قلب کی تعمیر ہوتی ہے
خدا کے سامنے توبہ سے شرمانے کا کیا مطلب
کہ بندوں ہی سے سرزد آخرش تقصیر ہوتی ہے
جو خود چلتا نہیں لیکن تمنائی ہے منزل کا
اسے حاصل بھلا کب خواب کی تعبیر ہوتی ہے
مسافر ہو گیا گر راہ کی رنگینوں میں گم
تو منزل تک رسائی میں بڑی تاخیر ہوتی ہے
کہیں پر خواہش بندہ کہیں پر مرضی مولی
کہیں تدبیر ہوتی ہے کہیں تقدیر ہوتی ہے
یہی تو روح کی بیماریوں کا ہے علاج آخر
کہ خاک پائے اہل دل بڑی اکسیر ہوتی ہے
یہیں پر جلوہ فرما ہیں طبیب حاذق باطن
یہیں تسکین طفل و نوجوان و پیر ہوتی ہے
نظاروں میں تصور میں بس وہی صورت
نظر سے قلب تک بس اس ایک ہی تصویر ہوتی ہے
نہیں محتاج ہیں لفظ و بیاں کے اہل دل اے دوست

نگاہ بے زباں سے بھی عجب تقریر ہوتی ہے
میں کیوں منت کش احسان قرطاس وقلم ہوں جب
فغان شیخ لوح قلب پر تحریر ہوتی ہے
بالآخر طائران عقل نے بھی کرلیا تسلیم
کہ پرواز جنوں ناقابل تسخیر ہوتی ہے
بعجلت چاہتے ہیں ہم اثر دنیا کا ہر ہر کام
بس اک اصلاح باطن ہے جہاں تاخیر ہوتی ہے۔
(روح سلوک)

قطعہ۔

آدمی جب گناہ کرتا ہے اپنے دل کو سیاہ کرتا ہے
دارفانی کے عیش کی خاطر اپنی عقبی تباہ کرتا ہے
بیٹھے بٹھائے خودکو نہ دل گیر کیجئے رخت سفر تو باندھیئے تدبیر کیجئے
منزل نہ مل سکے گی بلا پیروی لاکھ اسوۂ رسول پر تقریر کیجئے

امانت میں خیانت۔

گناہوں کی جسارت کر رہے ہو اثرکیسی حماقت کر رہے ہو۔
بتوں سے بھی بنا رکھی ہے تم نے خدا کی بھی عبادت کر رہے ہو۔
یہ جسم وجاں امانت ہیں خدا کی امانت میں خیانت کر رہے ہو۔
سبھی کو مرنے کے جب ہونا لاشئے تو کیوں لاشوں کی رغبت کر رہے ہو۔
اثر اپنا عمل بھی تم نے دیکھا زمانے کو نصیحت کر رہے ہو۔

روحانی بیوٹی پارلر۔

اہل تقوی کی صورت بنا لیجئے ۔ نور سنت سے چہرہ سجا لیجئے۔
روز محشر شفاعت سے محروم ہوں ۔ اپنی مونچھیں نہ اتنی بڑھا لیجئے۔
بال سر پر نہ انگریزی رکھیئے جناب ۔ اس کو سنت سمجھ کر کٹا لیجئے۔
ٹخنے ڈھکنا گناہ کبیرہ ہے جی ۔ اپنی شلوار اوپر اٹھا لیجئے۔
ہو اگر غیر محرم مقابل کوئی ۔ اپنی نظروں کو فوراً جھکا لیجئے۔
اپنے کانوں سے گانے نہ سنیئے کبھی ۔ ان کو قہر خدا سے بچا لیجئے۔
اپنے قابو میں رکھیئے خود اپنی زباں ۔ اس سے مت کام بے فائدہ لیجئے۔

(روح سلوک)

انجام عشق مجازی۔

اے کاش نگاہوں کو کبھی چار نہ کرتے ۔ اے کاش کہ گرم عشق کا بازار نہ کرتے
اے کاش ترا خود کو خریدار نہ کرتے ۔ اے کاش محبت کا بیوپار نہ کرتے
ہم جانتے تو تم سے کبھی پیار نہ کرتے ۔ کیا جانتے تھے ہم کہ تو مر جائے گی اک دن
تو خاک ہے اتر جائے گی اک دن ۔ پردیسی ہے گھر جائے گی اک دن
ورنہ تو محبت کا ہم اظہار نہ کرتے ۔ ہم جانتے تو تم سے کبھی پیار نہ کرتے
ہم اپنے سمجھنے میں تو چالاک ہوئے تھے ۔ نافہم تھے کب صاحب ادراک ہوئے تھے
بے سود کسی خاک پہ ہم خاک ہوئے تھے ۔ اے کاش ترا خود کو پرستار نہ کرتے
ہم جانتے تو تم سے کبھی پیار نہ کرتے ۔ کیا علم تھا ہم کو کہ ترا حسن ہے فانی
اک خواب کی مانند ہے الفت کی کہانی ۔ ورنہ کبھی ضائع نہیں کرتے یہ جوانی
اور خود کو کبھی عشق کا بیمار نہ کرتے ۔ ہم جانتے تو تم سے کبھی پیار نہ کرتے

وہ زلف سیہ وہ لب ورخسار تمہارے　　ہم جن کے سبب ہو گئے بیمار تمہارے
اور ناز اٹھانے لگے بیکار تمہارے　　اس دام میں ہم خود کو گرفتار نہ کرتے
ہم جانتے تو تم سے کبھی پیار نہ کرتے　　کیا علم تھا ہے خواب بہت جلد بکھرنا
اے حسن کی دیوی تجھے اک روز ہے مرنا　　نادان تھے کم فہم تھے اے دوست وگرنہ
مرجاتے مگر ہم ترا دیدار نہ کرتے　　ہم جانتے تو تم سے کبھی پیار نہ کرتے

(روح سلوک)

نصیحت

عزیزو دوستو یہ دنیادار فانی ہے
دل اپنا مت لگاؤ تم لحد میں جا بنانی ہے
تم آئے بندگی کرنے پھنسے لذات دنیا میں
ہوئی اندھی عقل تیری کیسی جوانی ہے
گناہون میں نہ کر برباد عمر اپنی کرتو توبہ
کہاں ہیں باپ دادا سب کہ تو جن کی نشانی ہے
نہ کر بل اپنی دولت پر، نہ طاقت پر، نہ حشمت پر
کہ اس دنیا کی ہر چیز تجھ کو چھوڑ جانی ہے
تو کر نیکی ،نمازیں پڑھ، خدا کو یاد کر ہر دم
کہ آخر میں تیری ہر نیکی تیرے کام آنی ہے
نہ ہو شیطان کا تابع، نہ نافرمان رب کا
نبی علیہ السلام کے در کا خادم بن مراد جو اچھی
پانی ہے شریعت کی غلامی کر گناہوں سے تو بچ یارا

بری حالت ہو ظالم، چور کی جو مرد زانی ہے

تو روزی کھا حلال اپنی سراپا نور وتقوی بن

کہ تقوی میں ترقی ہے یہ نعمت جاودوانی ہے

پکڑ لے پیر کامل کو کہ بیعت بھی ضروری ہے

بجز مرشد کے اچھی بات کس جا تجھ کو پانی ہے

خدا یاد آئے جس کو دیکھ کر وہ پیر کامل ہے

سوا مرشد کے دنیا کی محبت کس مٹانی ہے

شریعت کا غلام ہووے عجب اخلاق ہو اس میں

دل اس کا مثل آئینہ ہو یہ اس کی نشانی ہے

اگر تو طالب مولا ہے اور اصلاح کا جو یارا

تو جلدی پکڑ مرشد کی نصیحت یہ ایمانی ہے

قریشی دست بدست عرض کرتا ہے سنو بھائی

قسم رب کی نہ جھوٹ اس میں نہ لائق بدگمانی ہے

کشکول مجذوب میں سے حافظ عصر خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی اب تو آجا اب تو خلوت ہوگئی

ایک تم سے کیا محبت ہوگئی ساری دنیا ہی سے نفرت ہوگئی

یاس ہی اس دل کی فطرت ہوگئی آرزو جو کی وہ حسرت ہوگئی

جو مری ہونی تھی حالت ہوگئی خیر ایک دنیا کو عبرت ہوگئی

دل میں داغوں کی وہ کثرت ہوگئی رونما اک شان وحدت ہوگئی

آگئے پہلو میں راحت ہوگئی   چل دیے اٹھ کر قیامت ہوگئی
عشق میں ذلت بھی عزت ہوگئی   لی فقیری بادشاہت ہوگئی
سوگ میں یہ کس کی شرکت ہوگئی   بزم ماتم بزم عشرت ہوگئی
آپڑا ہوں قبر میں آرام سے   آج سب جھگڑوں سے فرصت ہوگئی
کر چکے رندی بس اب مجذوب تم   ایک چلو میں یہ حالت ہوگئی۔

درسِ عبرت

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سو نمونے   مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے۔
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تو نے   جو معمور تھے وہ محل اب ہیں سونے۔
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے   یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے۔
ملے خاک میں اہل شاں کیسے کیسے   مکیں ہوگئے لامکاں کیسے کیسے۔
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے   زمیں کھاگئی نوجواں کیسے کیسے۔
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے   یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے۔
اجل نے نہ کسری ہی چھوڑا نہ دارا   اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا۔
ہر اک لے کے کیا کیا حسرت سدھارا   پڑا رہ گیا سب یہی ٹھاٹھ سارا۔
جگی جی لگانے کی دنیا نہیں ہے   یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے۔
تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا   جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا۔
بڑھاپے نے پھر آکے کیا کیا ستایا   اجل تیرا کردے گی بالکل صفایا۔
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے   یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے۔

یہی تجھ کو دھن ہے رہوں سب سے بالا ہو زینت نرالی ،ہو فیشن نرالا۔
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا تجھے حسن ظاہری نے دھوکے میں ڈالا۔
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے۔
وہ ہے عیش وعشرت کا کوئی محل بھی جہاں تاک میں کھڑی ہو اجل بھی۔
بس اب اپنے اس جہل سے تو نکل بھی یہ طرز معیشت اب اپنا بدل بھی۔
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے۔
یہ دنیائے فانی ہے محبوب تجھ کو ہوئی واہ کیا چیز مرغوب تجھ کو۔
نہیں عقل اتنی بھی مجذوب تجھ کو سمجھ لینا اب چاہئے خوب تجھ کو۔
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے۔
نہ دلدادۂ شعر گوئی رہے گا نہ گرویدۂ شہرہ جوئی رہے گا۔
نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا رہے گا تو ذکر نکوئی (اچھا) رہے گا۔
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے۔
جب اس بزم سے اٹھ گئے دوست اکثر اور اٹھتے چلے جا رہے ہیں برابر۔
یہ ہر وقت پیش نظر ہے یہ منظر یہاں پر تیرا دل بہلتا ہے کیونکر۔
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے۔
جہاں میں کہیں شور ماتم بپا ہے کہیں فکر وفاقہ سے آہ وبکا ہے۔
کہیں شکوۂ جور ومکر ودغا ہے غرض ہر طرف سے یہی بس صدا ہے۔
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے۔

مراقبہ موت

تو برائے بندگی ہے یادرکھ ‏ بہر سر افگندگی ہے یاد رکھ
ورنہ پھرشرمندگی ہے یادرکھ ‏ چندروزہ زندگی ہے یادرکھ
ایک دن مرنا ہے آخرموت ہے ‏ کرلے جو کرنا ہے آخرموت ہے
تونے منصب بھی اگرپایاتوکیا ‏ گنج سیم وزربھی ہاتھ آیاتوکیا
قصرعالی شان بھی بنوایاتوکیا ‏ دبدبہ بھی اپنا دکھلایا تو کیا
ایک دن مرنا ہے آخرموت ہے ‏ کرلے جو کرنا ہے آخرموت ہے
قیصر وسکندر وجسم چل بسے ‏ زال اور سہراب ورستم چل بسے
کیسے کیسے شیر وضغیم (بہادر) چل بسے ‏ سب دکھا کراپنادم خم چل بسے۔
ایک دن مرنا ہے آخرموت ہے ‏ کرلے جوکرنا ہے آخرموت ہے۔
کیسے کیسے گھراجاڑے موت نے ‏ کھیل کتنوں کے بگاڑے موت نے
پیلتن (قوی) کیا کیا پچھاڑے موت نے ‏ سروقد قبروں میں گاڑے موت نے
ایک دن مرنا ہے آخرموت ہے ‏ کرلے جو کرنا ہے آخرموت ہے۔
نفس وشیطان ہیں خنجر دربغل ‏ وارہونے کو ہے اسے غافل! سنبھل
آنہ جائے دین وایمان میں خلل ‏ باز آ، بازآ، اے بد عمل
ایک دن مرنا ہے آخرموت ہے ‏ کرلے جو کرنا ہے آخرموت ہے
دفعتہً سر پر جو آپہنچے اجل ‏ پھر کہاں تو اور کہاں دارالعمل
جائے گا یہ بے بہاموقع نکل ‏ پھرنہ ہاتھ آئے گی عمر بے بدل
ایک دن مرنا ہے آخرموت ہے ‏ کرلے جوکرنا ہے آخرموت ہے۔

عشرت دنیائے فانی ہیچ ہے　　پیش عیش جاودانی ہیچ ہے
مٹنے والی شادمانی ہیچ ہے　　چندروزہ زندگانی ہیچ ہے
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے　　کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے
ہورہی ہے عمر مثل برف کم　　چھپکے چھپکے رفتہ رفتہ دم بدم
سانس ہے اک رہرو ملک عدم　　دفعتاً ایک روز جائے گا تھم
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے　　کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے
ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دن　　قبر میں ہوگا ٹھکانا ایک دن
منہ خدا کو ہے دکھانا ایک دن　　اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دن
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے　　کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے۔
آخرت کی فکر کرنی ہے ضرور　　جیسی کرنی ہے ویسی بھرنی ہے ضرور
عمر ایک دن گزرنی ہے ضرور　　قبر میں میت اترنی ہے ضرور
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے　　کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے
آنے والی کس سے ٹالی جائے گی　　جان ٹھہری جانے والی جائے گی
روح رگ رگ سے نکالی جائے گی　　تجھ پہ ایک دن خاک ڈالی جائے گی
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے　　کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے
بہر غفلت یہ تیری ہستی نہیں　　دیکھ ! جنت اس قدر سستی نہیں
رہ گزر دنیا ہے یہ بستی نہیں　　جائے عیش وعشرت ومستی نہیں
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے　　کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے۔
عیش کر غافل نہ تو آرام کر　　مال حاصل کر نہ پیدا نام کر
یادحق دنیا میں صبح شام کر　　جس لئے آیا ہے تو وہ کام کر

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے ۔ کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے۔
مال دولت کا بڑھانا ہے عبث ۔ زائد از حاجت کمانا ہے عبث
دل کا دنیا سے لگانا ہے عبث ۔ رہ گزر کو گھر بنانا ہے عبث
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے ۔ کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے
عیش وعشرت کے لئے انسان نہیں ۔ یادرکھ تو بندہ ہے مہمان نہیں
غفلت ومستی تجھے شایاں نہیں ۔ بندگی کر تو اگر نا داں نہیں۔
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے ۔ کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے۔
حسن ظاہر پر اگر تو جائے گا ۔ عالم فانی سے دھوکہ کھائے گا
یہ منقش سانپ ہے ڈس جائے گا ۔ رہ نہ غافل یادرکھ پچھتائے گا
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے ۔ کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے
یوں نہ اپنے آپ کو بے کار رکھ ۔ آخرت کے واسطے تیار رکھ
غیرحق سے قلب کو بیزار رکھ ۔ موت کا ہر وقت استحضار رکھ
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے ۔ کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے
یہ تیری غفلت ہے بے عقلی بڑی ۔ مسکراتی ہے قضا سر پر کھڑی
موت کو پیش نظر رکھ ہر گھڑی ۔ پیش آنے کو ہے یہ منزل کڑی
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے ۔ کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے۔
ترک اب ساری فضولیات کر ۔ یوں نہ ضائع اپنے تو اوقات کر
رہ نہ غافل یاد حق دن رات کر ۔ ذکر وفکر ہاضم اللذات کر
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے ۔ کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

ایک اہم نصیحت۔

① تین چیزوں پہ ایمان رکھنا۔۔۔توحید۔۔رسالت۔۔قیامت۔
② تین چیزوں کے لئے لڑنا۔۔۔اسلام۔۔ملک۔۔حق۔
③ تین چیزوں کا احترام کرنا۔۔والدین۔۔استاذ۔۔قانون۔
④ تین چیزوں کو حاصل کرنا۔۔۔علم۔۔اخلاق۔۔شرافت۔
⑤ تین چیزوں کو ہمیشہ عزیز رکھنا۔۔۔نیکی۔۔ایمان۔۔سچائی۔
⑥ تین چیزوں کی کوشش کرنا۔۔۔نماز۔۔جہاد۔۔حلال رزق۔
⑦ تین چیزوں کو قابو میں رکھنا۔۔۔زبان۔۔دل۔۔غصہ۔
⑧ تین چیزوں کو پاک رکھنا۔۔۔خیالات۔۔جسم۔۔لباس۔
⑨ تین چیزیں باعث فساد ہیں۔۔زن۔۔زر۔۔زمین۔
⑩ تین چیزوں کو ہمیشہ یاد رکھنا۔۔۔موت۔۔احسان۔۔نعمت۔
⑪ تین چیزوں کو فکر کے ساتھ اٹھانا۔۔۔قلم۔۔قسم۔۔قدم۔
⑫ تین چیزوں کو پسند کرنا۔۔۔حق گوئی۔۔رحمدلی۔۔عاجزی۔
⑬ تین چیزوں کی تمنا کرنا۔۔۔تندرستی۔۔نیک اولاد۔۔نیک بیوی۔
⑭ تین چیزوں سے کام لینا۔۔۔عقل۔۔ہمت۔۔صبر۔
⑮ تین چیزوں سے پرہیز کرنا۔۔۔چغلخوری۔۔دروغ گوئی۔۔غیبت۔
⑯ تین چیزوں سے خود کو باز رکھنا۔۔۔آفسوس۔۔فریاد۔۔بددعا۔
⑰ تین چیزوں کے ساتھ رہو۔۔ادب۔۔تقوی۔۔طہارت۔
⑱ تین چیزوں کو کبھی جانے نہ دو۔۔ایمان۔۔اعتماد۔۔اتحاد۔

(۱۹) تین چیزوں پہ کبھی دھوکہ مت کھاؤ۔۔دنیا۔۔دولت ۔۔جوانی۔

(۲۰) تین، چیزیں باعث پریشانی ہیں۔۔سستی۔۔بداخلاقی۔۔بدپرہیزی۔

(۲۱) تین چیزوں سے ڈرو۔۔خدا کی نافرمانی سے۔۔شیطان کی دوستی سے۔۔ خاتمہ کفر سے۔

(۲۲) تین چیزوں کے اپنانے میں عارمحسوس نہ کرو۔۔علم حاصل کرنے میں۔۔حلال کمائی میں۔۔ہرایک سے حسن سلوک میں۔

(۲۳) تین چیزوں کے لئے تیار رہو۔۔دین کی طلب۔۔حصول مقصد۔۔تیاری برائے آخرت۔

(۲۴) تین چیزوں کی حفاظت تین چیزوں سے کرو۔۔دل کی حفظت نماز سے۔نگاہ کی حفاظت مجلس سے۔پیٹ کی حفاظت دسترخوان پر حرام سے۔

(۲۵) تین چیزوں کی حفاظت تین چیزوں سے ہوتی ہے۔۔شرمگاہ کی حفاظت آنکھ کی حفاظت سے۔۔بیماری کی حفاظت احتیاط اور پرہیز سے۔۔برے خاتمے سے حفاظت۔۔ایمان،یقین،نیک اعمال سے۔

(۲۶) تین چیزوں سے بچ کے رہو۔عورت کے مکر سے۔بجلی کے ٹکر سے۔پانی کے چکر سے۔

اشعار کی صورت میں دعا۔

مرشدی،محبوب العلماء والصلحاءحضرت اقدس مولانا حافظ پیر ذوالفقار احمد نقشبندی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا اختتام بیان پر مراقبے میں اشعار کی صورت میں دعاء۔

(۱) دل مغموم کو مسرور کردے دل بے نور کو پرنور کردے
فروزاں دل میں شمع طور کردے یہ گوشہ دل نور سے معمور کردے

ہے میری گھات میں خود نفس میرا — خدایا اس کو بے مقدور کردے
مئے وحدت پلا مخمور کردے — محبت کے نشے میں چور کردے
میرا ظاہر سنور جائے الٰہی — میرے باطن کی ظلمت دور کردے

❷ ہوا وحرص والا دل بدل دے — میرا غفلت میں ڈوبا دل بدل دے
بدل دے دل کی دنیا دل بدل دے — فضل فرما اے اللہ دل بدل دے
رہوں بیٹھا میں اپنا سر جھکا کر — سرور ایسا عطا کر دل بدل دے
گناہگاری میں کب تک عمر کاٹوں — بدل دے میرا راستہ دل بدل دے
سینوں میں نام تیرا دھڑکنوں میں — مزا آجائے مولا دل بدل دے
سہل فرما مسلسل یاد اپنی — کرم فرما اے اللہ دل بدل دے
یہ کیسا دل ہے سینے میں — جو زندہ بھی ہے مردہ دل بدل دے
تیرا ہوجاؤں اتنی آرزو ہے — بس اتنی ہے تمنا دل بدل دے
پڑا رہوں تیرے در پہ دل شکستہ — رہوں کیوں دل شکستہ دل بدل دے
کروں قربان اپنی ساری خوشیاں — تو اپنا غم عطا کر دل بدل دے
جو ہو دیدار تیرا روز محشر — تو دیکھے مسکرا کر دل بدل دے
ہٹالوں آنکھ اپنی ماسوا سے — جیوں، میں تیری خاطر دل بدل دے
میری فریاد سن لے میرے مولا — بنا لے اپنا بندہ دل بدل دے
ہوا وحرص والا دل بدل دے — میرا غفلت میں ڈوبا دل بدل دے
بدل دے دل کی دنیا دل بدل دے — کرم فرما اے اللہ دل بدل دے (آمین)

❸ ایسی صورت جو مجھے آپ سے غافل کردے — اے خدا اس سے بہت دور مرا دل کردے

اپنی رحمت سے طوفان کو ساحل کر دے   ہر قدم پر تو مرے ساتھ میں منزل کر دے

اے خدا دل پہ مرے فضل وہ نازل کر دے   جو مرے درد محبت کو بھی کامل کر دے

اے اللہ مذکورہ بالا دعاؤں کو ہم سب کے حق میں قبول کر دے

ہمارے دلوں کو اپنی نور محبت سے معمور کر دے (آمین)

ماخذومراجع

وہ کتب جن سے بندہ فقیر نے استفادہ کیا ہے

1 قرآن مجید

2 تفاسیر میں سے۔(روح المعانی)

3 روح البیان

4 التفسیر الواضح المیسر

5 ابن کثیر

6 تفسیر عثمانی

7 تفسیر مظہری

8 معارف القرآن

9 ترجمہ قرآن پاک وتفسیر، وغیر ذالک

10 کتب احادیث میں سے۔ بخاری

11 مسلم

12 ترمذی

13 ابوداود

14 نسائی

15 مشکوۃ

16 ابن ماجہ ،

17 طبرانی

18 بیہقی

19 حاکم

20 کنز العمال

21 لترغیب والترہیب

22 الکبآئر

23 اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ

24 الامام ابن ابی الدنیا

25 شروحات، احادیث

26 التاریخ الاسلامی

27 اسوۃ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المعروف بشمائل کبری)

28 حیاء و پاکدامنی

29 ایک سے زائد شادیوں کی ضرورت کیوں؟

30 مثالی ازدواجی زندگی کی سنہرے اصول

31 تنبیہ الغافلین

32 پردہ اور حقوق زوجین، یعنی تحفۃ النساء

33 آپ کے مسائل اور انکا حل

34 اصلاح خواتین

35 خواتین کا دینی معلم

36 رحمت کے خزانے

37 تلبیس ابلیس

38 اولاد کی تربیت کے سنہرے اصول

39 مختلف رسائل اور کتب سے چیدہ چیدہ باتوں کو لیا گیا ہے

40 ہر پریشانی کا علاج

41 اصلاحی خطبات

42 موبائل فون کا استعمال

43 سات خوش نصیب

44 بدنظری و عشق مجازی کی تباہ کاریاں

45 انعام المعبود شرح ابوداود

46 بے پردگی کی تباہ کاریاں

47 کتاب التوابین

48 خواتین اسلام کے کارنامے

49 اسلام اور موسیقی

50 ٹی وی کی تباہ کاریاں

51 بکھرے موتی

52 آپ بیتی

53 درالمختار مع ردالمحتار

54 عالمگیری

55 فتاوی حقانیہ

56 سیرۃ النبی

57 ضبط ولادت

58 خطبات سکھروی

59 خواتین کے مثالی واقعات

60 خطبات فاروقی

61 فیضان محبت

62 آئینہ محبت

63 روح وسلوک

64 میں اللہ سے ڈرتا ہوں

65 کشکول مجذوبؒ

66 ناقابل فراموش واقعات

67 تصویر ایک فتنہ عالمگیر



Designed & Printed by Themes Creation 0315-8391364

ناشر
اسلامی کتب خانہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔فون: 02134927159